اسلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنف/مصنفہ کے نام سے محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ یا مصنف/مصنفہ کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کرسکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد/بلاگ/ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کلاسک اردو میٹیریل کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول/ناولٹ/افسانہ/کالم/آرٹیکل/شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

bestreadingmaterial@gmail.com

Classicnovels04@gmail.com

Facebook Group: Classic Urdu Material

Facebook Page:

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ان شاءاللہ آپکی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

شکریہ

انتظامیہ کلاسک اردو میٹیریل

کلاسک اردو میٹیریل
Classic Urdu Material

ملالِ یار

از قلم مافیہ کنول

مکمل ناول

مجھے وہ لڑکی ہر حال میں چاہیے

داد بخش۔

وہ بڑی شان سے چلتا ہوا میٹنگ

روم میں انٹیر ہوا تھا

جی شاہ صاحب کام سمجھے ہو

گیا ۔

داد بخش نے اس کے ہاتھوں سے

فائل لے کے ٹیبل پر رکھی

داد بحش ۔اس نے روم سے باہر

جاتے داد کو آواز دی۔

جی شاہ سائیں۔داد بخش نے سر

جھکا کے کہا

ستارہ بھائ کے کوٹھے پر اچھے

سے نظریں گاڑھے رکھو مجھے

لگتا تو نہیں کے ستارہ بھائ ہم

سے گیم کھیلے گئ مگر پھر بھی

وہ بی اماں کی وفادار ہے ہو سکتا

ان کے کہنے پر یا ۔۔؟

وہ بولتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا

چھوٹے چھوٹے قدموں سے وہ داد

بخش کے پاس پہنچا ۔

پھر کچھ بولتے ہوئے روکا تھا

جیسے اس کی سوچ نے آگے جانے

سے انکار کیا تھا

اس کے وجیہہ چہرے پر سوچ کی

پرچھائیاں تھی ۔

یا پھر سائیں ۔۔؟

داد بخش نے سر اٹھا کے سامنے

کھڑی شخصیت کو دیکھا جو

بلیک پینٹ کوٹ پر کریم

کلیئر کی ٹائی پہنے بالوں کو جیل

سے محض سٹائل سے سیٹ کیے

چہرے پر بلا کی شان بے نیازی

سجائے وہ سچ میں غضب ڈھا رہا

تھا۔

داد بحش نے اس کی طرف

دیکھتے ہوئے

ادھوری بات کا مطلب پوچھا ۔

یا پھر بی اماں صاحب کا ہاتھ ہو

سکتا اس کام میں ۔

وہ اپنی بات پوری کرتا واپس

اپنی جگہ پر آگیا تھا

گستاخی معاف شاہ سائیں

ہو سکتا نہیں مجھے پورا یقین ہے

بی بی سائیں کا ہی یہ کام ہے۔

داد بحش نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔

ہوں ۔۔ہو بھی سکتا اور نہیں بھی

ویسے بھی اماں جان کو لوگوں

سے ہمدردی کا بخار اکثر چڑا ہوتا

ہے ہو سکتا ہے۔۔؟

شاہ کی آواز پر داد نے سر ہلایا

تھا

نہیں سائیں میرا اندازہ کہتا ہے

کہ۔۔۔؟

داد بحش کیا کہتا ہے تمہارا

اندازہ۔

شاہ بولتا ہوا اٹھ کے داد کی طرف

بڑھا۔

بی بی سائیں ایسا کیوں کریں گی

---؟داد بخش نے سوچتے ہوئے

جیسے شاہ سے پوچھا تھا

وہ اس لیے داد بخش کیوں کے وہ

میری اماں ہے اور وہ چاہتی ہے

میں ان سب کو معاف کر دو جن

سال اذیت12کی وجہ سے میں

میں رہا ہوں۔

شاہ کی آواز پورے میٹنگ روم میں

گونجی رہی تھی

اماں جیتنا دل میرے پاس نہیں داد

بخش۔شاہ نے داد بخش کو دیکھا

جو آنکھوں میں دکھ کی لہر یں

لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

میرے اندر لگی آگ اس وقت تک

ٹھنڈی نہیں ہو گئی داد بخش

جب تک میں

ان کو بھی اسی اذیت سے روبرو

نہ کروا دو

آواز کی تیزی کے ساتھ جو

عناصر زیادہ تھا۔ وہ تھا غصہ

شاہ کی آنکھوں میں اذیت کا اک

جہاں آباد دیکھ کر داد بخش اس

کے آگے جھک گیا تھا

معافی شاہ سائیں میرا یہ مطلب

نہیں تھا۔داد اپنے مالک کو دکھی

کہاں دیکھ سکتا تھا

جاو داد بخش مجھے تمہاری

معافی نہیں وہ لڑکی چاہیے وہ

!بھی ہر حال میں ۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

شاہ نے داد بخش کو ہاتھ کے
اشارے سے جانے کہا اور اپنے لیپ
ٹاپ پر مصروف ہو گیا

جی سائیں جو حکم ۔

♥♥

میری گڑیا کیا کر رہی ہے

آپ کب آئے ۔وہ کچن میں کھڑی
رات کے کھانے کی تیاری میں
مگن تھی جب اس کی بیٹی کی
باتوں کی آواز اس کے کانوں سے
ٹکرائی تھی

وہ جلدی سے باہر آئی تھی ۔
سامنے کھڑے امان کو دیکھ کر
مسکرا دی

www.classicurdumaterial.com

جی بیگم صاحبہ ملک نے اسے
اپنی باہوں کے حصار میں لیتے
ہوے کہا

آج اتنی جلدی طبیعت تو ٹھک
ہے۔
جب سے اس نے اپنا نیو بزنس
سٹارٹ کیا تھا تب سے وہ عموما
لیٹ نائیٹ گھر آتا تھا۔

ہاں بس عجیب سی بے جینی ہو
رہی ایسے لگ رہا جیسے میری
سب سے قیمتی چیز کھو گی ہو۔

ملک نے بے بسی سے کہتے ہوئے
اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا پھر

اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیے

بولا تھا

ملک کی بات پر وہ بے اختیار اس

کے حصار سے باہر نکلی

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے امان

وہ پریشان سی ہو گئ تھی ۔

جی جان امان میں ٹھیک ہوں

اس نے دوبارہ اسے اپنی باہوں

میں بھیچا ۔

امان اپ بیٹھے میں اپ کے لیے

چائے بنا کے لاتی ہو ۔

اس کی پریشانی پر وہ رو دینے

www.classicurdumaterial.com

کو تھی

میں بلکل ٹھیک ہوں یار پریشان

ہونے والی کیا تک ہے۔وہ اس کے

چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے

اس پر پیار کرتے ہوئے بولا

با۔۔با ۔اس سے پہلے کے وہ اسے

اپنی پیار کی بارش میں بھگوتا

ان کی بیٹی نے ایسے اپنی طرف

متوجہ کروایا ۔

الے الے بابا کی جان ۔امان نے اسے

سال کی بیٹی کو5چھوڑ کے اپنی

اٹھایا اور اس کے ساتہ کھیل میں

مگن ہو گیا۔

اماں کو اسے پری کے ساتھ
کھیلتے دیکھ کے وہ مطمئن ہو گئ
اور کچن کی طرف چل دی۔

آئی ہوپ گھر میں سب ٹھیک
ہوں ۔اسے کچن کی طرف جاتا
دیکھتا وہ پھر سے اسی سوچ میں
گھوم ہو گیا تھا ۔

❤❤

آج تو ستارہ بھائ اپ کچھ
پریشان سی لگ رہی ہو خیریت
--؟

ہاں لالی پریشان تو ہو میں اور یہ

پریشانی میری اپنی خریدی ہوئی

ہے۔

ستارا بھائ نے اطراف کرتے ہوئے

کہا ۔

کیوں کیا ہوا اب۔لالی بے تکلفی

سے بولتی ہوئی اس کی پاس ہی

بیٹھ گئی۔

ہونا کیا لالی وہ نئی لڑکی کو لے

کر پریشان ہو ۔

پریشان کیوں ہونا بھائ جو

www.classicurdumaterial.com

زیادہ رقم دے اس کے ہاتھ بیچ

دے۔

لالی کی بات پر تارا نے خونخوار

نظروں سے اس کو دیکھا ۔

پہلے تمہیں نا بیچ دوں تارا بھائی

نے غصے سے لالی کو دیکھتے ہوئے

کہا تھا۔

وہ۔وہ میں تو بس ائیڑیا دی رہی

تھی آپ کو ۔

اسے غصے میں آتے دیکھا تو

منمناتے بولی

وہ لڑکی اماں جان کی امانت ہے

یہاں لالی۔ ان کا آڈر آتے ہی ایسے

کہی اور شیفٹ کر دو گیٔ تب

تک کانوں کان کسی کو خبر نا

ہونے پائے کے لڑکی یہاں ہے

سمجھی۔

تارا بھایٔ نے لالی کو سمجھتے

ہوئے کہا تھا ۔

ایک بات سوچنے کی ہے ستارہ بھایٔ ۔لالی تھوڑی پر ہاتھ رکھ

کے بولی

کیا ۔ ستارا نے اس کی طرف دیکھ‌کر کہا

اماں بی آخر اس لڑکی کی اتنی

حفاظت کر ہی کیوں رہی ہے۔

مطلب یہ ہے میرا کے بے بو جان اخر اس لڑکی کی اتنی فکر کیوں کر رہی ہے۔

یہ بات ہضم نہیں ہو رہی مجھے

ہو سکتا وہ اپنے پوتے کو گناہ سے بچانا چاہ رہی ہو کیونکہ اگر لڑکی شاہ

صاحب کے ہاتھ لگی تو بچے گئی

تو نہیں شاید اس لیے۔ستارہ بھائ

نے سوچتے ہوئے جواب دیا

یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کے

جان بچا رہی اس کی مگر کیوں

ایسا کیا کیا ہو گا اس نے---؟وہ تو ایتنی معصوم سی ہے آپا بیگم اس میں اتنی ہمت کہاں ہو گئی کے وہ شاہ جیسے بندے سے ٹکر لے۔

لالی

سوچ سوچ کے بولتی جا رہی تھی

آپا کچھ تو گڑبڑ ہے اپ کو اس مسلے میں پڑنا نہیں چاہیے تھا

لالی اب تھوڑی پریشان لگ رہی تھی۔

مگر بے بو جان اس لڑکی کے لیے

اپنے ہی پوتے کی دشمن بنی ہوئی ہے

یہ بات میری سمجھ میں ابھی تک نہیں ا رہی ستارا آپا۔

لالی نے کان کے جھمکے کو

چھیڑتے ہوئے کہا۔

ستارا بھاۓ نے لالی کا زیورات اور

میک اپ سے عاری چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔

اور دل میں اس کی دور اندیشی

اور حاضر دماغی کی داد دی

تھی۔

29 سالہ لالی ایسے اس وقت کوئی 40-45 سالہ تجربے کار عورت لگ رہی تھی۔

چلو جو بھی ہے ہمیں کیا کرنا

جان کے۔

تو بس اک بات یاد رکھ ہم اماں

بی کے احسانات کے نیچے دبے

ہوئے ہے

ہم ان سے دغابازی نہیں کرسکتے

ستارا بھائی نے عقیدت سے بے بو جان کا ذکر کیا تھا۔

www.classicurdumaterial.com

جانتی ہو ستارا بھائ بے شک سماج ہمہیں برے ناموں سے جانے ہمیں غلط نگاہوں کا مرکز بنائے رکھے

ہمہیں ناچنے گانے والیاں کہہ کر جانے مگر پھر بھی

ہم اتنے بھی احسان فراموش نہیں
کے کسی کے کیے ہوئے احساسات
کو بھول جائے ۔

اچھے انسان بے شک نا سمجھے
ہمیں پھر بھی آپا بیگم ہم وعدہ خلافت بلکل
نہیں ستارہ اپا ۔
ستارا نے محسوس کیا تھا لالی کی
آواز میں انسووں کی آمیزش
شامل تھی ۔ ستارا جانتی تھی وہ بہت حساس تھی۔

کسی کا اپنی ذات پر کیا ہوا ہلکا سا طنز اسے پہروں رولاتہ تھا۔

مزاح میں بھی کی

گئ بات دل پر لے جاتی تھی ۔تم فکر مت کرو ستارا بھائ اس

کوٹھے سے اس کا ذکر تو کیا اس کے ہونے کا احساس بھی باہر

نہیں جائے گا۔

یہ زبان ہے لالی کی۔لالی نے ستارا بھائ سے وعدہ کیا

اور شام کی مخفل کی تیاری میں

لگ گئ۔

ستارا بھائ برسوں سے اس کوٹھے کی سربراہی میں تھی

اس کوٹھے میں اگر کوئی ستارا بھائ کی چہیتی تھی تو وہ لالی ہی تھی۔

ستارا بھائ نے لالی کو اپنی بیٹی کی طرح پالا تھا۔

جب لالی کو اس کی سوتیلی ماں ستارا بھائ کے کوٹھے پر ملازم

کے ہاتھوں بیچ کر گئ تھی تب وہ محض 12 سال کی تھی۔

پیسوں کے عوض وہ معصوم سی لاریب کو جمال ستارا بھائ کے

خاص ملازم کے ہاتھ بیچ گئ تھی ۔جب ستارہ کو پتہ چلا کے جمال

کسی کم سن بچی سے نکاح کرنے والا ہے تو ستارا بھائ نے عین

وقت پر پہنچ کر ناکہ جمال کو پولیس کے حوالے کیا بلکہ لاریب کو بھی اپنے

ساتھ لگایا ۔

لاریب ایک خوش شکل لڑکی تھی کچھ دن رونے دھونے کے

بعد وہ اس ماحول میں رچ بس گئی تھی

نتیجہ وہ ستارا بھائ کی سب سے ذیادہ معاوضہ حاصل کرنے

والی اسماء کو پیچھے چھوڑ گئ۔لوگ لاریب کے شو کا انتظار کرنے

لگے شادیوں پر ڈانس کرنے سے لے کر کسی بھی چھوٹے بڑے

فگشنز پر سپیشلی لاریب کی ہی

بوکینگ ہونے لگی۔ دیکھتے دیکھتے لاریب کی

عمر کے ساتھ اس کی ڈیمانڈ بھی بڑتی گئ اور اسماء کی

دن بے دن کم ہوتی گئی۔

اسی وجہ سے اسماء کو لاریب جو

بعد میں لالی کے نام سے مشہور ہوئی ایک آنکھ نہ بھاتی

وہ کوئی موقع نہ چھوڑا کرتی لالی کو نیچا دیکھانے کے لیے ۔

لالی صاحبہ کون سی کم تھی اینٹ کا جواب پھتر سے دیتی۔

ستارہ بھائ کا ستارہ دنوں میں

عروج پر جا پہنچا پھر اک وقت ایسا بھی آیا

جب ستارا بھائ کو کھانے کے لالے پر گئے۔

یہ وہ وقت تھا جب اسماء نے کوٹھے پر اور باہر ہونے والی ہر

مخفل میں رقص کرنے سے انکار کر دیا کرتی تھی ۔

اس وقت لالی کی طبیعت خراب تھی لگاتار ہونے والے بخار نے

لالی کو بے حال کر دیا تھا۔

کمزوری اور نقاہت نے ساری ہمت ختم کر دی

یوں لالی عروج سے زوال کا سفر طے کر آئی ان حالات کو دیکھتے ہوئے اسماء

نے رقص کرنے سے انکار کر دیا

۔اس کا کہنا تھا جہاں لالی کو بھولایا جاتا تھا وہاں وہ کبھی

نہیں جائے گئی۔

ستارہ بھائ نے کبھی کسی کو رقص کے لیے مجبور نہیں کیا

www.classicurdumaterial.com

تھا۔

وہ کسی کی مجبوری سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتی تھی اس کے انکار پر وہ خاموش ہو گئی۔

دوسری لڑکیوں کی ڈیمانڈ نا ہونے کے برابر تھی مگر ستارہ

پھر بی چپ رہی۔

انہی حالات میں بے بو جان نے ان کی بہت مدد کی۔

وہ اپنے کسی جاننے والے کے ہاں مدد کے لیے گئی ہوئی تھی جہا ان کی بے بوجان سے ملاقات

ہوئی تھی۔

کیا ہوا بیٹا ایسے کیوں رو رہی ہو

وہ سردار وارث کے ہاں ڈنر پر

انو ایٹیڑ تھی۔ واپسی پر اس عورت کو یوں باہر

بیٹھ کے روتے دیکھ تو رک کے

پوچھ لیا۔

ستارا بھائ پہلے ہی دوکھی حالات کی ستائی ہوئی تھی دل

تھوڑی دیر یوہی بیٹھی بے بسی سے روتی رہی تھی پھر بے بو جان کے دوبارہ استفسار کرنے پر وہ دل کی

ساری بات بتا کر چپ ہو گئی۔

کوئی بات نہیں اس میں رونے والی کون سی بات ہے بیٹا جی۔

امانت ادھر او۔۔بے بو جان کی آواز پر امانت میاں بھاگے آئے تھے۔

جاو ان کے ساتھ ان کی بیٹیاں کی دوائی سے لے کر باقی سب

ضروریات کو کلیئر کر او ۔

مگر بی بی صاحب یہ تو کوٹھے۔۔۔؟ امانت جو کہا ہے وہ

کرو فالتو میں معلومات مت دو

مجھے ۔بے بو جان کی گرج دار آواز نے امانت کی آواز کا گلہ کھونٹ دیا

تھا وہ سر جھکا کر چپ چاپ ستارا بھائ کے ساتھ چل دیا۔

ستارا نے جانے سے پہلے عقیدت سے ان کا ہاتھ چوما پھر آنکھوں سے لگایا۔

میں جانتی تھی اللہ پاک نے دنیا میں انسانوں کے ساتھ فرشتے

بھی بھیج رکھے ہے مگر آج دیکھ رہی ہو پہلی بار شاہ بی بی صاحب ۔

اس نے رونے کے دوران کہا اور

امانت کے ساتھ چل دی۔یوں لالی کے علاج سے لے کر کھانے

پینے کے سامان تک کی ذمے داری بے بو جان نے اٹھائی تھی

اچھے حالات میں ساتھ نبھانے والے کو آپ یاد رہتے ہیں اور جو

برے حالات میں کام آئے وہ آپ کو ہمیشہ یاد رہتا ہے۔

اس لیے ستارا بھائ اور ان کے

کوٹھے پر موجود لوگ بے بو جان کے احسان مند بھی تھے اور

وفاداروں میں اپنی مثال اپ تھے۔

♥♥

رات ابھی تنہائی کی پہلی دہلیز

پر ہے

اور میری جانب اپنے ہاتھ بڑھاتی

ہے

سوچ رہی ہوں

ان کو تھاموں

زینہ زینہ سناٹوں کے تہہ خانوں

میں اتروں

یا

اپنے کمرے میں ٹھہروں

چاند میری کھڑکی پر دستک دیتا

ہے--

جاو یا ٹھہروں ---؟

اسے اس کوٹھڑی میں بند ہوئے تقریبا دو ہفتے ہو چکے تھے۔

آپ کو اللہ کا واسطہ پلیز مجھے

جانے دے میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔ مجھے جانے دے ۔وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے رو دی تھی۔

اس نے آج بھی کھانا دینے والی کو بڑی امید سے کہا تھا۔

دیکھا تھا

زرینہ نے اسے دیکھ نظریں دوسری طرف موڑلی تھی اس سے اس پیاری سی لڑکی کی بے بسی دیکھی نہیں جارہی تھی وہ جب بھی اسے کھانا دینے آتی تھی وہ ایسے ہی اسے اپنے گھر جانے کے لیے ترلے واسطے دیتی پھر تھک کے خود ہی رونے لگتی۔

زرینہ جب پہلی بار اس کے لیے کھانا لائی تھی تب وہ اس کا چہرا نہ دیکھ پائی تھی۔

مگر دوسری بار وہ لالی کے ساتھ اس لڑکی کے لیے کھانا لائی تھی تب اس نے تہہ خانے میں بنے اس کمرے کے ایک کونے میں رکھے بیڈ پر وہ اپنے دونوں بازو لپیٹے اس پر اپنا چہرا رکھے بیٹھی رو رہی تھی۔

اسے دیکھ کر وہ دروازے پر ہی ساکت سی ہو گئی تھی اسے دروازے پر رکتے دیکھ کر لالی نے اسے گھرکا

۔

کیا ہوا اب مجسمے میں کیوں تبدیل ہو گئی ہو چلو آگے

لالی کی آواز پر زرینہ نے اپنے پیچھے آتی لالی کو دیکھا

لالی باجی یہ کہی چڑیل تو نہیں ۔

لالی نے نا سمجھی سے زرینہ کو دیکھا ۔کیا بک رہی ہو ۔

لالی باجی دیکھے تو پتہ میری اماں کہا کرتی تھی جو لڑکی اتنی خوبصورت ہو ضرور اس پر چڑیل عشق ہوتی ہے۔

زرینہ نے خوف سے کاپتے ہوئے لالی کو اپنی اماں کی بتائی ہوئی معلومات فارورڈ کی۔

پیچھے ہٹو ۔لالی نے زرینہ کو پیچھے کرتے ہوئے غصے سے کہا تھا

اور خود آگے بڑھ آئی مگر وہ اس سامنے بیٹھی پری کو دیکھ کر مبہوت رہ گئی تھی۔

کھولی کتاب کی مانند چمکتا روشن چہرا جس پر یہ بڑی بڑی کالی گھور سامنے والے کو اپنے حصار میں جھکڑ لینے والی جادوئی آنکھیں جس پر گھنی پلکوں کی جھالر پھیلی ہوئی تھی

خوبصورت گلاب کی پتیوں کی مانند کدرے موڑے ہوئے ہونٹ اس کی خوبصورتی کو اور نکھار رہے تھے۔

ایک پل کے لیے تو لالی کو زرینہ کی بات سچ ہی لگی تھی۔

مگر اگلے ہی پل اس نے خود کی نظریں بڑی مشکل سے اس کے جادو گر چہرے ہٹائی

اور آگے بڑھ آئی تھی ۔اس نے زرینہ کے ہاتھ سے کھانے کی ٹرے پکڑ کر اس کے سامنے رکھی تھی۔

کھانا کھاو اس طرح رونے سے تم یہاں سے چلی تو نہیں جاو گئی۔

لالی نے اس کو ایک بار پھر غور سے دیکھا اور اس کے پاس بیٹھ گئی

اسے اپنے پاس بیٹھتے دیکھا تو وہ ڈر کے پیچھے ہوئی تھی۔

کیا ہوا ڈر کیوں رہی ہو ۔لالی نے اسے بیڈ سے اٹھتے دیکھ کر پوچھا ۔

بے فکر رہو میری جان یہاں تمیں کوئی کسی بھی طرح کا نقصان نہیں پہنچائے گا۔

لالی نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

اسے یقین آیا تھا یا نہیں مگر وہ چپ چاپ اس کے برابر میں بیٹھ گئی تھی۔

ایک بات پوچھو تمہارا نام کیا ہے۔

اسے دوبارہ بیٹھتے دیکھ کر لالی نے نرمی سے پوچھا۔

مگر وہ نام بتانے کے بجائے خاموش نظروں سے لالی کو دیکھے گئی۔

لالی نے اسے اپنی طرف یوں دیکھتے پایا تو مسکرا دی۔

چلو نہیں بتانا تو مت بتاؤ مگر یہ کھانا تو کھا لو 2 دن سے بھوکی ہو طبعیت خراب نہ ہو جائے کہی۔

لالی ایسے بات کر رہی تھی جیسے وہ اس کی بڑی پرانی دوست ہو۔

مجھے بھوک نہیں اپی ۔اس کی خوبصورت آواز لالی کو اک بار پھر حیران کر گئی تھی جتنی وہ خود خوبصورت تھی اس سے زیادہ پیاری اس کی آواز تھی۔

کیوں بھوک کیوں

نہیں تم کھاو تو سہی بھوک خود لگ جائے گئی۔

لالی نے چاولوں کا چمچہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا

اس کا دل تو نہیں کر رہا تھا کھانے کو

مگر لالی کے اتنے پیار سے کہنے پرکچھ بول نا پائی تھی چپ چاپ منہ کھول دیا۔

گڈ اب کھاو اگر کچھ چاہیے ہو گا تو تم ان انٹی کو بول دینا اوکے

لالی نے اٹھتے ہوئے زرینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اس کی ہدایت پر وہ سر ہلا کر رہ گئی

لالی نے زرینہ کو چلنے کا اشارہ کیا جو کھڑی اسے دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی۔

♥♥

شاما اری او شاما کہا مر گئی یہ شاما۔

وہ کب سے شاما کو ڈھونڈ رہی تھی اماں بی کے لیے چائے بنانی تھی جو کہ شاما کے ذمے تھی خود اسے ابھی بہت کام تھے رات کا کھانا بنانا تھا برتن دھونے تھے رات کو چکن صاف شاما کرتی تھی۔

رانی اور شاما دونوں بہنیں تھی وہ بچپن سے اسی حویلی میں رہائش پذیر تھی ۔

دونوں کے ماں باپ اس دنیا میں نہیں تھے اس لیے اماں بی نے انہیں اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔

www.classicurdumaterial.com

کیا ہوا رانی کسے ڈھونڈا جا رہا ہے اس وقت ۔عرش جو ابی سو کے اٹھی تھی رانی کی آواز سن کے لان میں ہی ا گئی ۔

کچھ نہیں عرش باجی وہ شاما کو ڈھونڈ رہی تھی پتہ نہیں کہا چلی گئ ہے اماں بی کے لیے چائے بنانی تھی اس نے۔

رانی نے پریشانی سے عرش کو ساری بات بتائی اور خود کچن کی طرف چل دی۔

اب کہا جا رہی ہو تم عرش نے اندر جاتی رانی سے پوچھا وہ بور ہو رہی تھی

اس لیے سوچا رانی سے گپ شپ کر کے ٹائم پاس کر لیتی ہو

علینہ بھی ابھی سو رہی تھی ورنہ وہ بھی بور ہوتی یہ ناممکن سی بات تھی۔

باجی مجھے بہت کام ہے آپ نے جو بات کرنی کچن میں ا کر کر لے نہ۔رانی نے اپنے پراندے کو گھماتے ہوئے سٹائل سے کہا تھا ۔

او وڈی نیرو باجوہ رک ذرا بتاو تم کو عرش اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی گئ تھی ۔

عرش کو اپنے پیچھے آتے دیکھ کر رانی سرپٹ بھاگی پھر کیا اگلے 5 منٹ میں دونوں نے پورے ڈرائنگ روم کا نقشہ بدل دیا تھا۔

ہائے عرش باجی آپ نے مجھے کس کام میں لگا دیا ابھی تو مجھے رات کا کھانا بھی بنانا ہے ۔

رانی عرش کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔

ہاں جیسے سارا کھانا تم نے ہی بنانا ہے چاچی اور ماما ساتھ مل کر بنواتی ہے اچھا۔عرش نے اس کا پراندہ کھینچتے ہوئے یاد دلوایا

دوپہر کے معاز بھائی بھی آئے ہوئے بی اماں بول رہی تھی آج جلدی کھانا بنا لینا انھوں نے دوپہر کو بھی نہیں تھا کھایا کھانا ۔رانی نے اسے معاز کی آمد کے بارے میں آگاہ کیا اور آٹھ کر کچن کی طرف چل دی۔

دوپہر کو کیوں نہیں کھایا انھوں نے ۔عرش نے اس کی طرف سے چہرہ موڑ کر کہا۔

پتہ نہیں جی بول رہے تھے جہاز میں کھا لیا تھا۔رانی کی بات پر وہ سر ہلا کر رہ گئی۔

❤❤

کیا ہے کب سے تمہارا نام پکارا تھا اور تم چلتے جا رہے ہو بہرے ہو گئے ہو گیا۔کاشی یونیورسٹی سے نکلا ہی تھا جب اس نے عامل کو روڈ کے دوسری طرف موڑتے دیکھا۔

اس نے وہی سے آوازیں لگانی شروع کر دی تھی مگر وہ جانے کون سی سوچوں میں ڈوبا چلے جا رہا تھا۔

کاشی جو بھاگ کر واشروم تک نہ جاتا اس کے پیچھے بھاگتا آیا تھا۔

اپنا سانس بحال کرتے اس نے سوال داغا۔

پھوٹو گئے کچھ کے نہیں۔کاشی نے اسے یوں کسی گہری سوچ میں ڈوبا دیکھا تو پریشانی سے پوچھا۔

کچھ نہیں یار بس یوہی دل اداس سا ہے۔

اور یہ دل اداس کس خوشی میں ہے۔

کاشی نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

پتہ نہیں یار۔عامل نے ایک بار پھر بے زاری سے جواب دیا۔

چلو گھر چلتے ہیں بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے تو۔کاشی نے اسے کھینچتے ہوئے کہا وہ دونوں سوفٹویر انجینئرنگ کے لاسٹ ائیر میں تھے دوست کم اور ایک دوسرے کا سایا زیادہ تھے

عامل تھوڑا موڈی تھا مگر کاشی اور علینہ بن داس تھے کسی پریشانی کو کبھی 5 منٹ سے زیادہ خود پر سوار نہ کرتے تھے۔

جبکہ عرش تھوڑی سی پاگل تھی ہر چھوٹی سی چھوٹی بات کو خود پر سوار کر لیتی تھی پھر گھنٹوں روتی دھوتی رہتی تھی جس سے سب ہی چڑھتے تھے۔

نہیں یار میں لالا کے پاس جا رہا ہوں تم گھر جاو

کیوں تم پاگل ہو پتہ شاہ بابا کا وہ پہلے تم پر غصہ ہے۔کاشی نے پریشانی سے اس کی وجیہہ چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے منا کرنا چاہا۔

کرنے دو ان کو جو کرنا اب میں ان کے لیے اپنے لالا کو تو نہیں چھوڑ سکتا نا۔

عامل کے لہجے میں بے زاری ہی بے زاری تھی ۔

اوئے روکوں تم نہیں چھوڑ سکتے تو ہم کیوں چھوڑے بھئی

چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلو گا۔

کاشی نے بیگ دوسرے کندھے پر ڈالا اور خود عامل کی بائیک پر بیٹھ گیا۔جو اس کا دوست ان تک پہنچا گیا تھا۔

شرم تو نہیں آتی یہ میری ہے۔عامل نے اسے بائیک سٹارٹ کرتے دیکھا تو اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

بائیک ہے تیری ماشوکا نہیں ہے چل بیٹھ جلدی لالا کا لانچ ہمارا ویٹ کر رہا ہے۔

کاشی نے انکھ دباتے ہوئے کہا تھا۔

عامل مسکراتا ہوا اس کے پیچھے بیٹھ گیا شاہ کے پاس جانے کے خیال نے ہی اس کا موڈ فریش کر دیا تھا۔

❤❤

وہ دونوں جب ضرداب شاہ کے افس پہنچے تھے اس وقت وہ میٹنگ میں بزی تھا۔

تقریبا گھنٹے بھر انتظار کے بعد عامل کو کوفت ہونے لگی تھی۔

کب آئے گے لالا قسم سے بھوک سے جان جا رہی ہے میری

کاشی کا ولولہ اسے الگ غصہ دلا رہا تھا۔

یار کسی سے پوچھ ہی لے کب فری ہونا لالا نے۔کاشی پیٹ پر ہاتھ رکھے دوہرا ہوا جا رہا تھا

صبر کر نہیں مرتا تو دس پندرہ منٹ کے ویٹ سے اور یہ اپنی اور ایکٹنگ بند کر ورنہ تیرے ختم کے چاول یہی سب کو کھلا کر جاو گا۔

عامل نے ٹیبل پر پڑا پیپر ویٹ اٹھا کر پوری قوت سے کاشی کو دے مارا جیسے اس نے بڑی مہارت سے کیچ کر لیا تھا۔

او بھائی اپنے غصہ کا لیول تھوڑا ڈاون کر تیرا بھائی کافی اس ڈیوٹی کے لیے ۔

کاشی نے سیدھا ہوتے پیپر ویٹ دوبارہ اسی کی طرف پھینکتے ہوئے کہا

تم کیوں پوچھو گئے کسی سی میں ہی پوچھ لیتا ہو ۔ہیلو مس نازلی ضرداب لالا کب تک فری ہو گے۔

آپ ایسا کریں داد بخش کو اندر بھیج دیں پلیز ۔ کاشی نے رسیور ٹھک سے نیچے رکھا

داد بخش ضرداب لالا کب تک فری ہو گے۔کاشی نے ضرداب کی سیکٹری سے پوچھا ہوا سوال دوبارہ داد کے سامنے دوہرایا ۔

پتہ نہیں سر شاہ سائیں کو کیتنا ٹائم لگتا اب۔داد بخش نے سر جھکاتے ہوئے بتایا

ہوں ٹھیک چلو اب۔

چلو کہاں چلو اب آئے ہیں تو لالا سے مل کر ہی جائے گے نا۔عامل کی بات پر وہ پھر سے ضرداب کی کرسی پر جا بیٹھا تھا۔

تم انا مل کے ۔عامل بنا اسے دیکھے ضرداب شاہ کے افس سے باہر نکل آیا

اوے رک ۔اوکے داد لالا کو بتا دینا تم ہم آئے تھے اور انہیں بولنا عامی کو کال کر لے ورنہ اس کا موڈ ایسے ہی خراب رہے گا ۔کاشی نے باہر نکلنے سے پہلے داد بخش کو ہدایت دی

اور پھر سرپٹ بھاگتا عامل کے قریب پہنچا جو اتنا تیز چل رہا تھا کے اس کے برابر آتے آتے کاشی کی سانسیں پھول گئی تھی۔

خود تو مر رہا تھا لالا سے ملنے کے لیے اور اب انتظار بھی نہیں ہوا تم سے ۔

کاشی نے اس کے ساتھ تقریبا بھاگتے ہوئے کہا ۔منہ بند کر کے او اگر انا تو ۔۔عامل نے اس کو بنا دیکھے جواب دیا اور چلتا پارکنگ میں کھڑی اپنی بائیک تک ا گیا۔

♥♥

خود ہی آگیا تھا وہ دل کے قریب

اور ہم ہیں مارے ہوئے سہولت کے

علینہ آٹھ بھی جاو نا اتنے بڑے گھر میں سب ہی بزی رہتے ہے

www.classicurdumaterial.com

جب سب نے بزی ہی رہنا تھا تو اتنا بڑا گھر کیوں بنا لیا۔ عرش علینہ کو اٹھاتی غصے سے بولتی جا رہی تھی

مجھ سے تو کوئی پیار بھی نہیں کرتا

عرش کے اتنا ہلانے پر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

ارے عامل بھائی آپ یہاں---کیا!!!!! عامل آپ میرے کمرے میں کیا کرنے آئے -----

اس سے پہلے کے علینہ صورت حال سمجھتی عرش کھڑپ سے بیڈ سے کودی اور پھر کیا علینہ خونخوار نظروں سے عرش کو دیکھتے اٹھی تھی

بے غیرت لڑکی شرم تو نہیں آتی پتہ میں اتنا ڈر گئی تھی مجھے لگا عامل سچ میں ---

جب کے عرش ہنس ہنس کر پاگل ہوئی جا رہی تھی۔

میرے اٹھانے پر تو اٹھی نہیں بھائی کے نام پر تیری نیند منٹ میں اڑی تھی واہ رے عشق کیسے کیسے لوگ تیرے قبضے میں آئے ہوئے ہے۔عرش بھاگتی کچن میں آ گی وہ اچھے سے جانتی تھی علینہ سدہ کی کام چور کچن میں کبھی نہیں آئے گئی مگر اس کا اندازہ اس وقت غلط ضابطہ ہوا جب وہ بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے کچن میں گھسی تھی۔

چاچی اماں بچائے اپنی خونخوار بیٹی سے ۔عرش عاصمہ بیگم کے پیچھے چھپتی بولی ۔میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی اماں ہٹے راستے سے۔

علینہ نے دونوں ہاتھوں اونچا کرتے ہوئے عاصمہ بیگم کو بیچ میں سے ہٹانے کی کوشش کی

کیوں کیا کہہ دیا تمہیں میری بچی نے جو یوں جانوروں کی طرح چیخ رہی ہو اس معصوم پر۔عاصمہ بیگم نے اسے غضب ناک ہوتے دیکھا تو غصے سے بولی۔

پتا اماں میں سو رہی تھی جب اس نے مجھے کہا کے ع ع ع۔۔۔بتاتے بتاتے اس نے زبان دانتوں تلے دبا لی ۔

ہاں ہاں بتاو کیا کہا میں ۔اسے عامل کے نام پر چپ ہوتے دیکھ کر عرش بہادر بن کے میدان میں کود آئی

کچن میں موجود سب ہستیوں کے لب مسکرا اٹھے تھے۔

دیکھے نا ماما آپ کی ہونے والی بہو مجھے بھوکے بھیڑیے کی طرح پھاڑ کھانے کو ا رہی اور اب کھڑی مسکرا رہی میں ابھی لالا کے گھر جا رہی ہوں۔عرش سماہرہ بیگم کو علینہ کی سائیڈ لیتے دیکھ کو ناراض ہوتے کچن سے باہر نکل گئی۔

لو اب اسے مناو ۔سمائرہ نے ہاتھ میں پکڑے کباب اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

جاو بھی کہی وہ پاگل شاہ کو کال نا کر دے شاہ نے توآسمان اٹھا لینا سر پر عاصمہ نے علینہ کو وہی جمے دیکھ کر ڈانٹا

بڑی ماما آپ کے سب بچوں کے یہ ڈھیلے ہیں کیا۔۔۔

علینہ نے سر پر ہاتھ رکھتے اشارے سے پوچھا

سماہرہ بیگم نے ہنستے ہوئے اسباب میں سر ہلا دیا۔

❤❤

جانے کیا واقعہ ہے ہونے کو

جی بہت چاہتا ہے رونے کو

وہ بے چینی سے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا مگر دل بے مہر کو ایک پل بھی سکون نصیب نہ تھا۔اس نے کوئی ہزاروں بار پاکستان کا نمبر ملایا تھا مگر ہر بار ناٹ رسپوڈینگ ہی سننے کو مل رہا تھا۔

جس کی وجہ سے دل کو عجیب سے وسوسوں نے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔

جانے گھر میں سب کیسے ہو گئے یہ وجاہت کال پک کیوں نہیں کر رہا

امان پری کو پکڑے تھوڑی دیر میں کھانا بنا لو یہ دو منٹ کچن کا حلیہ بگاڑ دے گئی۔

چاچو دیکھنا آپ جب میں کھانا پکانے کچن میں جاو گئی نا تو ذرا سا بھی پھیلاو نہیں ڈالوں گئی پلیز چاچو جانے دو نا مجھے کچن دیکھنا ہے ۔کیا ہوا امان اپ ٹھیک تو ہے ۔۔ہاں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا جان امان مہوش کی بات نظرانداز کرتا پری کی طرف بڑھا تھا ایک خوبصورت یاد نے اس کے دل میں دستک دی تھی جو اس کی انکھ نم کر گئی تھی۔

مہوش بڑے غور سے امان کی سفید رنگت کو سرخ ہوتے دیکھ رہی تھی مگر بولی کچھ نا

بنا اس سے بات کیے وہ کمرے سے نکل گئی وہ امان کے دل کی ہر دھڑکن کو سمجھتی تھی امان تو اس کی سانسوں میں بستا تھا پھر یہ کیسے نا جان پاتی کے اس کا دل اداس ہے وہ اپنے گھر والوں کو مس کر رہا ہے خاص کر مانو کو جس میں اس کی جان بستی تھی۔

❤❤

کرنے ہے اگر محبوب سے شکوے وصی

پھر محبت چھوڑ دے کوئی اور کام کر

تم نا نری پاگل ہو تمہیں ہر وقت عامی بھائی سے کوئی نہ کوئی شکوہ ہوتا ہے کسی دن دونوں بیٹھ کر یہ پروسیسز نپٹا ہی لو نا

عرش کالج کے لیے تیار ہوتے ہوئے علیہنہ سے بولی۔

ہوں وہم ہے تمہارا مجھے تمہارے اس سڑے ہوئے بھائی سے کو شکوہ شکایت نہیں سمجھی اب منہ بند کرو اور جلدی تیار ہو میرا ٹیسٹ ہے آج سر فاروق نے بڑی بے عزتی کرنی آج نہ آیا تو۔

علینہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اس کی توجہ ٹیسٹ کی طرف منتقل کرنی چاہی ۔

ارے ہاں مجھے تو نہیں آتا یار رات سو گئی تھی یاد ہی نہیں کیا ۔عرش نے بیگ کندھے پر ڈالتے کہا

علینہ اگر تم کہو تو میں بات کرو بھائی سے ۔

کس بارے میں بات کرو تم عرش کو دوبارہ اسی موضوع پر آتے دیکھ کر علینہ نے اپنا سر ہی پیٹ لیا تھا۔

یہی کے وہ تم سے بات کیوں نہیں کرتے وہ اس رشتے پر خوش ہے کے نہیں ۔

عرش نے راہداری موڑتے ہوئے کہا ۔جی نہیں مہربانی کرو مجھ پر اور اپنا منہ بند رکھو اور ناشتہ کرو دیر ہو رہی ہے ۔علینہ نے بظاہر سرسری سا لہجہ اپنایا تھا مگر اندر سے وہ رشتے سے خوش نہ ہونے والی بات پر گھبرا گئی تھی۔۔۔

♥♥

اسے جانے کتنا وقت لگا تھا خود کو یہ احساس دلاوانے میں کے وہ زندہ ہے اس کل سے بخار تھا ۔

اسے لاشعوری طور پر لالی کا انتظار تھا۔مگر وہ اس دن کے بعد آئی ہی نہیں جانے کیوں اسے لالی کی آنکھوں میں کسی اپنی بہت عزیز ہستی کا گمان ہوا تھا

اس کا یوں فکر کرنا اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھنا اسے بہت اچھا لگا تھا۔

تمہیں جب بھی ڈر لگے نہ تو دل پر ہاتھ رکھنا اور مجھے یاد کرنا میں دوڑ کر اپنی مانو کے پاس ا جاو گا۔۔۔۔!

پہلے پہل اسے یہاں ڈر لگتا تھا مگر اب جب ڈر لگتا اک جانی پہچانی آواز اس کے کانوں میں گونجتی جو اسے ڈھیروں ڈھیر دلاسے دے جاتی تھی۔

اج بھی اسے وہ یاد ا رہے تھے جس وجہ سے اس کی آنکھوں بھیگتی جا رہی تھی۔

❤❤

ہر کسی سے بچھڑ گیا ہوں میں

کون دل میں ملال رکھے

شہر ہستی کا اجنبی ہوں میں

کون آخر میرا خیال رکھے

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا گلے میں پڑا تولیہ بیڈ پر پھینکا اور جہازی سائز بیڈ سے شرٹ اٹھا کر پہنی ۔ مضبوط کلائی پر مہنگی اور قیمتی گھڑی اس کی وجاہت کو اور ابھار رہی تھی۔

بالوں کو جیل سے اک سٹائل سے سیٹ کرتا وہ کسی سلطنت کا مغرور شہزدہ معلوم ہو رہا تھا۔

خوبصورت بھوری آنکھوں سے خود پر تنقیدی نظر ڈال کر اس نے خود پر پرفیوم اسپرے کیا

سلکی براون بالوں کو پونی میں جکڑ کر وہ

موڑا بیڈ سے اپنا کوٹ اٹھایا اور باہر نکل ایا۔

سیڑھیوں سے اتر کر وہ سیدھا ڈائنگ ٹیبل تک آیا تھا

داد بخش اصغری خالہ کو پیغام بھیج دینا آج نہیں آئے وہ

اس نے چیئر پر بیٹھتے داد بخش کو محاطب کیا۔

ناشتہ کرتے اس نے داد بخش کو دیکھا جو روز کی نسبت آج کافی چپ تھا ورنہ اس کی ہر بات کے اختتام پر جی سائیں ضرور سوننے کو ملتا تھا۔

کیا ہوا داد بخش اتنی خاموشی سب ٹھیک تو ہے ۔

ضرداب نے چائے کا کپ منہ کو لگاتے ہو داد کا جائزہ لیا۔

جی سائیں سب ٹھیک ہے داد نے سر اٹھا کر بڑی نفاست سے ناشتہ کرتے اس خوبصورت بھوری آنکھوں والے شہزادے کو دیکھا تھا ۔ناشتے سے فارغ ہوتے

ضرداب ٹشو سے ہاتھ صاف کرتا اٹھا کر آہستہ سے چلتا اس تک آیا تھا

اگر کوئی ایشو ہے تو بتاو ورنہ گاؤں چلے جاو شاہ بابا کے پاس چلے جاو مجھے کوئی اعتراض نیں۔ضرداب نے اپنی خوبصورت آنکھیں داد بخش کی ڈھلتی عمر اور سانولے ہوتے چہرے پر گاڑتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا۔

نا سائیں نا میرے آبا کا وعدہ ہے سائیں میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہو ۔یہ وعدہ میں اپنی جان دے کر بھی نہیں توڑوں گا سائیں

داد بخش نے اج سے 20 سال پہلے اپنے باپ سے کیا گیا وعدہ شاہ کو یاد دلایا ۔

ہمممم داد بخش خوشی ہوئی تمہیں وہ وعدہ ابھی بھی یاد ہے ۔ضرداب شاہ مسکراتا ہوا بولا ۔

داد بخش اتنا سوچو مت جو پریشانی شیئر کر سکتے ہو ۔

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے اپنی بالوں کی پونی ٹھک کرتے داد کو اک بار پھر مخاطب کیا۔

بتایا نہیں داد بخش کیوں پریشان ہو تم۔ضرداب نے کار میں بیٹھ کر سن گلاسس سے اپنی سحر انگیز آنکھوں کو کور کرتے داد سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی۔

سائیں کوٹھ سے کال آئی تھی چھوٹی بٹیا کی طبیعت خراب ہے ضرداب کے اسرار پر داد بخش نے دکھی لہجے میں بتایا تھا۔

ہوں تو تم گئے کیوں نہیں ابھی تک شاہ کی پیشانی پر دو بل نمودار ہوئے ۔

تمہیں مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی داد بخش تمہیں فوران گاؤں چلے جانا چاہیے تھا ۔جی سائیں کوٹھ بعد میں پہلے آپ ہے میرے لیے۔

داد نے آفس کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے کہا ۔

گاڑی سے اتر کر داد بخش نے شاہ کے لیے دروازہ کھولا تو وہ اپنا رائل بلو کورٹ اپنے مضبوط بازو پر ڈالے دوسرے ہاتھ میں قیمتی موبائل پکڑے بڑی شان سے چلتا آفس میں داخل ہوا تھا

اسے دیکھ کر سارا سٹاف احتراما آٹھ کھڑا ہوا ضیاء مغل کی فائل لے کر میرے روم میں او جلدی۔نازلی کو حکم دیتا وہ اپنے روم کی طرف بڑھاتے ہوئے چند لمحے روکا تھا۔

تم داد بخش گاؤں چلے جاو باقی جو کا تمہارے ذمے ہے وہ ا کر دیکھ لینا اوکے ناو گو

♥♥

جمال ملی وہ چھوکری یا اڑ گئی بلبل کسی اور نگر۔

شریفوں دین نے اندر آتے جمال کو بڑے کرخت انداز سے استفسار کیا تھا۔

نہیں استاد ملی تو نہیں مگر آپ فکر ہی نا کرے مل جائے گئی آخر جائے گئی کہاں بلبل ۔جمال اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتا خباثت سے بولتا استاد شریفوں دین کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

www.classicurdumaterial.com

سالے میری راتوں کی نیدیں اڑی ہوئی اس کی وجہ سے تو بول رہا نہیں ملی اب سالے تو کرتا کیا رہتا اج 18 دن ہو گئے اسے ڈھونڈ تے ہوئے اب بھی یہی بول رہا تو مجھے ۔شریفوں دین نے کرسی پر اپنا پاؤں پوری طاقت سے مارہ تھا جمال کرسی سمیت دور جا گرا تھا۔

مجھے وہ لڑکی ہر حال میں چاہئے جمال ہر حال میں مطلب ہر حال میں سمجھے ۔غصے سے پاگل ہوتے شریفوں دین نے اس کے بال مٹھی میں جھکڑتے ہوئے سر اونچا کیا۔ جمال شریفوں دین کو اتنے غصے میں پہلی بار دیکھ رہا تھا جمال اسے پچھلے پانچ سالوں سے جانتا تھا ان پانچ سالوں میں جمال نے اسے کبھی بھی اتنا آوٹ اوف کنٹرول نہیں دیکھا تھا جتنا وہ اس لڑکی کی وجہ سے ہو رہا تھا وہ بس شریفوں دین کی

ہے ۔

تھا کون وہ جس نے شریفوں دین سے پنگا لینے کی ہمت کی

شریفوں دین نے اپنے تیل سے بھرے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا تھا۔سرمے سے بھری آنکھوں میں غصے کی لالی واضح تھی۔

مجھے وہ لڑکی کہی سے بھی نکال کر دے جمال ورنہ تو تو جانتا مجھے وہی پہنچا دو گا جہاں سے لایا تھا۔ اس نے زمین پر پڑے جمال کو ورن کرتے ہوئے کہا اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ کر چائے کا کپ اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔

❤❤

کچھ کہنا چاہتی ہو تو بول دو کیوں اتنا سوچ میں پڑھ رہی ہو۔لالی کو تیری بار کچن کے دروازے سے واپس موڑتے ہوئے دیکھ کر ستارہ بھائ نے آخر پوچھ ہی لیا تھا۔

جی وہ ستارہ آپا ۔آپا دراصل وہ ۔۔

آپ یہاں آئے میرے ساتھ۔ لالی اس کا پکڑے احاطے کی دوسری سائیڈ پر لی آئی یہ کوٹھی کافی پرانی طرز کی بنی ہوئی تھی جس کی بڑے سے حال نما احاطے کی ایک طرف قطار میں بنے چار کمرے اور ساتھ کچن تھا کچن کے ساتھ ہی دو کمرے تھے۔حال کی دوسری طرف قریبا تین کمرے تھے ان کے دائیں طرف گول طرز پر بنی سیڑھیاں کوٹھی کو ماڈرن لوک دے رہی تھی سیڑھیوں کے ایک حصے کے نیچے فالتو سنگیت کا سامان پڑا ہوا تھا ۔

اوپر چھیت پر ستارہ بھائ نے حال ہی میں کمرے دلوائے تھے نئی لڑکیوں کی آمد پر۔

کیا ہوا لالی اتنی بھی کیا خاص بات جو تو مجھے یہاں کھینچ لائی ہو پتہ تمہیں اسماء دیکھ لیتی تو نئی مصیبت پیدا ہو جاتی۔ستارہ آپا وہ میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نہ اس لڑکی کو ہم یہاں اپنے ساتھ رکھ لے مطلب وہ میرے ساتھ میرے کمرے میں رہہ لے گئی۔لالی نے جلدی سے اپنی بات مکمل کی مبادہ ستارہ ناراض ہی نا ہو جائے ۔حد ہے لالی تمہارا اوپر کا مالا خالی ہے کیا میں کہتی ہوں یہ بات تم نے سوچی بھی کیسے جانتی ہو نا شاہ کے آدمیوں کی ہر پل کی نظر لگی ہوئی یہاں پھر بھی۔ستارہ کا دماغ گھوم گیا تھا اس کی بات پر

ستارہ آپا وہ بچی ہے اسے بخار ہے کل سے بہت رو رہی تھی پلیز آپا میں اسے اپنے کمرے میں رکھو گئی آپا 18 دن ہو گئے اسے وہاں بند ہوئے ہم اگر اسے بچا کر اس کی مدد کر رہے ہیں تو تھوڑا دل بڑا کرنا پڑے گا آپا شاہ نے کون سی دور بین لگائی ہوئی کوٹھی میں جو اسے پتہ چل جانا کہ وہ لڑکی یہی ہے اور میرے کمرے میں ہے۔لالی نے منت سماجت کرتے ستارہ کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔کل وہ زرینہ کے بتانے پر کے اسے بہت تیز بخار ہے تو وہ اسے دیکھنے اس کے ساتھ کھانا لے کر گئی تھی مگر اسے فرش پر بے ہوش پڑے دیکھ کر خوف زدا ہو گئی تھی اس نے زرینہ کے ساتھ مل کر بڑی مشکل سے اس دان پان سی لڑکی کو اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا تھا۔

پانی کے چھینٹوں سے وہ ہوش میں آئی تھی۔گڑیا اٹھو کیا ہوا اٹھو بیٹھو یہ لو پانی پیو

لالی نے پانی کا گلاس اس کے شگافی لبوں سے لگایا۔پلیز مجھے بابا کے پاس جانا ہے مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے پلیز جانے دے۔پانی کے

دو گھونٹ لینے کے بعد اس نے گلاس پیچھے کرتے ہو کہا تھا

لوں یہ کھاو لالی نے روٹی کا نوالہ اس کے منہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

جی امی آئی وہ اپنا صبح سر عثمان کا دیا ہوا ٹیسٹ یاد کر رہی تھی جب ناصرہ کی آواز نے اس کام میں مداخلت ڈالی تھی اس نے گود میں رکھی اپنی کتاب اک طرف رکھی اور آٹھ کر باہر ا گئی۔

جی امی ۔اپ کیا پکا رے ہو امی اس نے ناصرہ کے پاس پڑی چونکی پر بیٹھتے ہانڈی میں جانکا ۔

راوی پتر جاو ساتھ والی خالا سے تھوڑا آٹا لے او گھر میں کچھ بھی نہیں دال کے سوا وہ بھی روز بنتی ہے ختم ہونے والی تیرے ابو کو آج بھی کوئی کام نہیں ملا ۔ناصرہ نے ڈوپٹے سے بے بسی سے آنے والے آنسو صاف کیے ۔ امی پلیز آپ روئے نہیں اللہ پاک سب بہتر کریں گئے دیکھنا ابو کو اچھی جاب بھی ملے گئی اور گھر میں اچھا کھانا بھی بنے گا ۔اس نے اپنی بانہیں ناصرہ کے گلے میں ڈالتے ہوئے کہا تھا۔

امی چپ کریں نا ورنہ مجھے رونا ا جانا فیر ابو جی نے آپ کو ہی ڈانٹنا ہے ۔اس کے منہ بنا کر کہنے پر ناصرہ روتے میں ہنس دی تھی۔

چل شیطان نہ ہو تو جو کام کہا ہے وہ کر جا کے

امی مجھے تو تھوڑی سی بھی بھوک نہیں آپ جو آٹا ہے اسی سی بنا لے ابا کے لیے اور اپنے لیے ۔راوی نے اسے پیار سے بولا اور آٹھ کر کمرے کی طرف بڑھی کیونکہ تیزی سے امڈنے والے آنسو باہر نکلنے کو بےتاب تھے ۔کمرے میں آکر اس نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر زور سے جمائے تاکہ اس کی سسکی ماں نہ سن لے ۔کیوں اللہ جی آپ سارے امتحان ہم جیسے لوگوں کے لیے رکھے ہوئے ہے اللہ جی کیا ہم اس لائک نہیں کے تیری دنیا میں پیٹ بھر کر روٹی ہی کھا سکے اپ ہم پر اپنی نظر کرم کیوں نہیں کرتے۔وہ اللہ پاک سے شکوہ کرتی کب سوئی اسے خود پتہ نا چلا۔

❤❤

جی مس نازلی ۔ سر وہ پرسوں آپ کے بھائی آئے تھے آفس اپ اس وقت میٹنگ میں بزی تھے تو اگر آپ فری ہے تو کال کر لے عامل سے بہت برے موڈ میں یہاں سے گئے تھے۔نازلی نے ضیاء مغل کی فائل اس کے سامنے رکھتے ہو ڈرتے ہوئے بنایا تھا۔

مطلب اج سے تین دن پہلے تو آپ مجھے اب بھی نا بتاتی ۔شاہ نے فائل پر اپنا مظبوط ہاتھ مارتے طنزیہ کہا ۔ اس کے غصے سے ویسے ہی سٹاف کی جان جاتی تھی نازلی کا رنگ اس وقت اڑا تھا جب شاہ نے گرجتے ہوئے اسے آفس سے باہر جانے کا حکم صادر کیا تھا

لیکن سر۔۔۔ پلیز سوری سر مجھے لگا داد سر نے اپ کے بتا دیا ہو گا نازلی نے کاپتی آواز میں اسے صفائی دینی چاہئی ۔

سیکرٹری اپ ہو میری داد بخش نہیں انڈرسٹینڈ اپ کو اس کام کے لیے سیلری دی جاتی ہے.

اٹھائیں یہ فائل اور احمد صاحب کو بولے ان کی ڈیل ڈن کر دے باقی کی ڈیٹیل میں معاز کے ساتھ خود کلئیر کر لو گا۔

ضرداب نے بے زاری سے فائل نازلی کے سامنے پھینکی ۔

فائل اٹھا کر نازلی تیر کی تیزی سے اس کے آفس سے بھاگی تھی۔

♥♥

اگرچہ تجھ سے بہت اختلاف بھی نہ ہوا

مگر یہ دل تیری جانب سے صاف بھی نہ ہوا

تعلقات کی برزخ میں ہی رکھا مجھ کو

وہ میرے حق میں نہ تھا اور میرے خلاف بھی نہ ہوا

عجب تھا جرم محبت کہ جس پہ دل نے میرے

سزا بھی پائی نہیں اور معاف بھی نہ ہوا ۔

جلدی نکلو کیا یہی رہنا آج تم نے عرش کو کلاس میں اسے بیٹھا دیکھ کر علینہ بولتی ہوئی اس کے قریب آئی مگر عرش خاموش بیٹھی اپنے مرمریں ہاتھوں کو غوری جارہی تھی آنکھیں ضبط سے سرخ ہوئی جا رہی تھی --

عرشی کیا ہوا میری جان یہاں دیکھو میری طرف علینہ کی تو جان پر بن آئی تھی۔ آیا وہ جانتی تھی کے چھوٹی سی غلط بات بھی اس کے نازک سے دل پر گرا گزرتی تھی مگر وہ یوں ضبط سے کام نہیں لیتی تھی بلکہ فورا رونا شروع کر دیتی تھی ۔اس لیے ضرداب کی ہدایت پر علینہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتی تھی ۔آج وہ صبح سے ہی خاموش تھی نا تو ناشتے کے ٹیبل پر کاشی کے ساتھ کو منہ ماری کری اور نا ہی کسی کی بات کا سیدھے سے کوئی جواب دیا۔

بتاو چندا کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔علینہ نے اس کا صبحئ چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔مگر بجائے اسے کچھ بتانے کے وہ علینہ کے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا کر زور زور سے رو دی اس کے رونے سے علینہ کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔ عرشی کیا ہوا بتاو مجھے کسی نے کچھ کہا کیا۔علینہ نے اسے چپ کرواتے اک بار پھر سے پوچھا تھا۔

اسی وقت علینہ کے موبائل نے رینگ کی ۔

اسلام و علیکم بھائی جی ہم ابھی کالج ہی ہے عرشی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا بھائی روئے جا رہی ہے میں پوچھ پوچھ کر تھک گئی ہو مگر بتا ہی نہیں رہی علینہ نے چھوٹتے ہی ضرداب کو سب بتا دیا تھا۔

ضرداب آفس سے نکل کر سیدھا عرش کے کالج آیا تھا کالج پہنچ کر اس نے علینہ کو کال ملائی تھی مگر علینہ کی بات نے اسے پاگل سا کر دیا تھا کالج سے کلاس روم تک کا سفر اس نے تقریبا بھاگتے ہوئے طے کیا تھا۔

اندر جاتے ہوئے بہت سی ستائش بھری نظروں نے اس کا پیچھا کیا تھا۔

گڑیا جان کیا ہوا ضرداب نے آگے بڑھ کر عرش کو اپنے فراق سینے سے لگایا ضرداب کا شفقت بھرا احساس اس کے رونے میں مزید اضافہ کر گیا تھا۔

چپ بلکل چپ اب اک آنسو نہیں آئے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا بیٹھو یہاں اور بتاو مجھے اپنے رونے کی وجہ جلدی کرو ضرداب نے اپنے ہاتھوں سے اس کا خوبصورت چہرہ صاف کیا اس کے ماتھے پر پیار کرتے کہا تھا۔

لالا ۔جی لالا کی جان اس نے لالا بول کر پھر سے رونا شروع کر دیا

گڑیا میں کیا کہا تھوڑی دیر پہلے مطلب اب میری کو اہمیت نہیں تم لوگوں کی نظروں میں۔

ضرداب نے جان بوچ کر اپنا لہجہ غمگین بنایا ۔

لالا اپ بہت گندے ہیں ۔عرش نے اپنا سر ضرداب کے کندھے پر رکھتے ہو کہا

ہاں تو تبھی میری بات کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔اک وہ گدھا میری کال پک نہیں کر رہا یہاں تم کچھ نہیں بتا رہی اک شاہ بابا ہے جو میری شکل دیکھنا گوارہ نہیں کرتے میں تم لوگوں کا لگتا ہی کیا ہو جو اپنی پروبلمز مجھ سے شیئر کرو گئے ۔ضرداب کے وجیہہ چہرے پر پل بھر میں مایوسی چھا گئی تھی ۔

باقیوں کا مجھے نہیں پتا بھائی مگر آپ ولڈ کے بسٹ بھائی ہو علینہ جو اتنی دیر سے چپ بیٹھی تھی آگے بڑھ کر ضرداب کے کندھے سے لگ گئی۔

خوش رہو میری گڑیا چلو اب یہاں سے کافی ٹائم ہو چکا ہے ضرداب انہیں لے کر باہر نکل آیا گاڑی کی طرف بڑھتے اک بار پھر سے وہ بہت سی گزرتی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا ۔جیب سے سیگریٹ کا پیکٹ

نکالتا وہ فرنٹ سیٹ سنبھال چکا تھا واہ یار سو ہیڈسیم تمہارا بھائی ہے کیا علیبنہ ان دونوں کے قریب سے گزرتی حنا نے علیبنہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا تھا

جی ہاں ہمارے بھائی ہے مگر وہ کیا ہے نا تمہارے ٹائپ کے نہیں سو سٹے اوے ۔عرش نے اپنی سرخ ہوتی ناک کو اک ادا سے صاف کیا اور فخر سے گردن اکڑاتی ضرداب کے ساتھ بیٹھ گئی ۔

ہوں بڑی آئی ٹائپ کے نہیں حنا غصے سے پاوں زمین پر مارتی آگے بڑھ گئی مگر نظریں ابھی بھی بے نیازی سے سموکنگ کرتے ضرداب پر تھی۔

چلے بھائی ورنہ یہ آپ کو نظر لگا کر چھوڑے گئی بدتمیز نہ ہو تو۔علیبنہ نے ضرداب کو گھورتی حنا کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

ضرداب کے لبوں پر دلکش سی مسکراہٹ ابھر کے مدم ہوئی تھی۔

♥♥

جی تو اب بتانا پسند کرے گئی میڈم نے یہ رونا پیٹنا کیوں ڈالا ہوا تھا بتائیں بھائی میری تو جان ہی نکل گئی تھی اسے یوں روتے دیکھ کر۔اب میرا دل کر رہا گلا دبا دو اس کا ۔علیبنہ نے

شاہ کے دائیں طرف بیٹھتے ہوئے عرش کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا ۔

مجھے لالا کی یاد ا رہی تھی اس لیے مجھے رونا ا گیا۔عرش نے روہانسا منہ بنا کر ضرداب کو دیکھا

۔گڑیا ادھر دیکھوں میری طرف ضرداب نے اپنا رخ اس کی طرف موڑتے ہوئے کہا ۔

www.classicurdumaterial.com

لالا اپ---چپ اب روئی نا تو تھپڑ پڑے گا سیدھے سے بتاو شاہ بابا نے کچھ کہا تھا۔

ضرداب کے مصنوعی غصے پر اس کا نازک سا دل بھر آیا تھا۔

نہیں بتانا تو---بتاو ان کو عرش کے شاہ بابا نے تمہیں اور ہم سب کو ان سے ملنے سے سختی سے روکا تھا اس لیے تم پریشان ہو بتا دو ان کو ---مگر ہاں ان کو کیا فرق پڑھنا ہم ملے یا نہ ملے---

۔کاشی کی آواز پر سوائے ضرداب کے ان دونوں نے موڑ کے دیکھا تھا۔

ہوں تو رونے کی وجہ یہی تھی نا ۔ضرداب نے اس کی طرف دیکھ کر تاکید چاہی اس کے سر کو اثبات میں ہلتا دیکھ کر اس کے لب سختی سے بھیج گئے تھے۔

کہا جا رہے اپ لالا ہم آپ کو کبھی نہیں چھوڑ سکتے اپ کی اور شاہ بابا کی جو بھی لڑائی جھگڑے ہیں لالا میں نہیں جانتی ۔میں بس یہ جانتی ہوں آپ میرے لالا ہو ۔عرش نے روتے ہوئے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا

آپ ان تینوں کے نہیں ہمارے بھی لالا ہو ہٹ پرے بندری کاشی نے اس سے ضرداب کا ہاتھ چھوڑوایا اور خود اس کی گلے لگ گیا۔ضرداب نے اسے اپنی مضبوط باہوں میں بھیج لیا---آئی لو یو بھائی

اس کے اتنے پیارے معصوم سے اظہار پر ضرداب کھل کے مسکرایا تھا

مدم سی مسکراہٹ ہنسی میں تبدیل ہو گئی تھی ۔میرا بچہ بولتے ضرداب نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔چہرے پر چھائے دکھ کے بادل کافی چھٹ چکے تھے۔

www.classicurdumaterial.com

ایسا کرو تم لوگ آڈر کرو میں آتا ہوں ضرداب موبائل ہاتھ میں لیے اٹھ گیا۔۔۔

ہاں بول۔ رنگ کرتے موبائل کو یس کرتا کان سے لگاتے بولا تھا

مجھے کوئی بھی فضول خبر نہیں چاہیے جو کام بولا بس وہ کمپلیٹ ہونا چاہیے

ضرداب کے لہجے میں پتھر سی سختی تھی۔

بدتمیز لڑکی مجھے کیوں نہیں بتایا تم نے کے شاہ بابا نے ایسا کچھ کہا ہے۔علینہ نے گھر آتے ہی اسے ناراضگی سے پوچھا تھا۔

اب رونا مت سیدھے سے بتاو کیا کہا تھا بڑے بابا نے۔علینہ نے اسے دکھی دیکھ کر ٹوکا تھا۔

کل رات میں بھائی کے پاس گئی تھی لالا کی خیریت پوچھنے مگر بھائی بابا سے اسی بات پر الجھ رہے تھے۔

اس نے روتے ہوئے بتانا شروع کیا تھا۔

کس خوشی میں نہ بات کرو میں ضرداب شاہ سے وجہ بھی بتا دے ۔عامل ہاتھ سینے پر باندھ کر مجاز شاہ کے سامنے کھڑا بولا تھا۔

کیوں کے میں تمہارا باپ ہو تم میرے باپ نہیں ہو سمجھے۔مجاز شاہ کی گرج دار آواز اس کے کمرے میں گونجی تھی

نہیں میں یہ بات بلکل نہیں سمجھنا چاہتا سوری مجھے سونا ہے گڈ نائیٹ ۔عامل بے زاری سے کہتا اپنے بیڈ کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں سماہرہ بیٹھی اسے چپ رہنے کا بول رہی تھی۔

۔تم اس گھٹیا شحص کے لیے مجھ سے زبان درازی کرو گئے۔اس کے انداز پر مجاز شاہ کے غصے کا پیراگراف اک جھٹکے سے بڑا تھا۔

وہ گھٹیا شحص آپ کا بیٹا ہے مسٹر مجاز شاہ ۔عامل کا لہجہ ابھی سرد تھا

اتنا گندہ خون میرا نہیں ہو سکتا۔اچھا اگر لالا کا خون گندہ ہے تو میرا اور شاریب کا بھی ڈی ان اے کروا لے ہو سکتا ہم میں بھی گندی کے جراثیم موجود---------!

چٹاح مجاز شاہ کا تھپڑ اس کا منہ بند کروا گیا تھا۔ سوچ کر بولنا تو تم نے سیکھا ہی نہیں۔

جی اس معاملے میں بھی آپ پر ہی گیا ہو خون جو ہوں اپ کا ضرداب شاہ کی طرح ۔ زہر سے بھرا طنزیہ لہجہ مجاز شاہ کو سلگا گیا تھا۔

کر لو جو کرنا تم نے ۔شاریب اور میری بیٹی کو اس گھٹیا

شحص سے کیسے دور رکھنا وہ میں اچھے سے جانتا ہوں۔

www.classicurdumaterial.com

غلطی فہمیاں پالنا اچھی بات نہیں شاہ صاحب ضرداب شاہ ان سب کے دلوں اور سوچو میں بستا ہے۔ اپ کچھ نہیں کر سکتے۔

اک قہر آلودہ نظر اس پر ڈال کر وہ باہر نکلنے کو تھے جب عامل کی آواز نے انھیں رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

دل سے بھی نکل جائے گا وہ گھٹیا انسان۔بنا موڑے بولے اور قدم

آگے بڑھا دیے۔

دلوں سے تو نکال لے گئے مگر سوچوں سے کیسے نکالے گئے

کوشش کر کے دیکھ لے اگر کامیاب ہوئے تو میں عامل مجاز

شاہ اپ سے وعدہ کرتا ہوں اس کی بعد ضرداب شاہ کے

بارے میں سوچو گا بھی نہیں۔اپنے وعدے پر قائم رہنا۔

ان کے جاتے عامل نے بیڈ پر پڑھا موبائل اٹھایا جہاں ضرداب لالا کالینگ لکھا ا رہا تھا۔

کیسے لالا کیسے میں آپ کو اس تکلیف دہ لمحات سے نکالو عامل کی خوبصورت بھوری آنکھوں میں نمکین پانی تیر گیا تھا۔

♥♥

بڑی ماما جانتی ہے اس بارے میں۔رات کے کھانے کے بعد علیینہ عرش کے پاس آئی تھی۔

ہاں ماما اور کاشی وہی تھے تب ۔وہ اداسی سے بولتی علیینہ کے کندھے پر سر رکھ گئی۔

اوکے اب تم اپنا موڈ ٹھیک کرو سب کو شک ہو جائے گا ایسے تو۔علیینہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

علیینہ کیا شاہ بابا سچ میں لالا کو ہمیشہ کے لیے ہم سے دور کر دے گے ۔بولتے ہوئے عرش کی آنکھیں بھر آئی تھی ۔

بلکل نہیں یار ہمیں کوئی بھی بھائی سے الگ نہیں کر سکتا

ویسے عرشی کیوں نا ہم بھی عامل کی ٹیم میں شامل ہو

جائے۔ہے بھائی کی کون سی ٹیم بنی ہوئی عرش نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اپنی آنکھوں بڑی بڑی کرتے حیرت سے

منہ کھولے پوچھا تھا ۔یا اللہ کیوں مجھے ڈرا رہی ہو آنکھیں تو اندر کرو پہلے پھر بتاتی ہو بدتمیز لڑکی ۔

بھائی تو مجھے اپنی ہر ٹیم رکھتے ہیں اب ٹیم بنالی اور مجھے بتایا بھی نہیں۔عرش کے اپنے ہی رونے تھے وہ کچھ بول رہی تھی اور یہ سمجھ کچھ رہی تھی۔

افففففف۔اے بہن میں کوئی لوڑو یا کیرم کی بات نہیں کر رہی جو تم اتنا ولولہ مچا رہی ہو۔تو پھر ---؟عرش نے سوالیہ انداز سے اسے دیکھا ۔

یار میرا مطلب ہے کے ہمیں پتہ کرنا چاہیے کہ آخر لالا اور شاہ بابا میں اتنی نفرت کیوں ہے آخر ایسا کیا ہوا تھا 12

سال پہلے جو شاہ بھائی یہ گھر ہی چھوڑ گئے۔علینہ نے اپنی پرسوچ نگاہیں عرش کے چہرے پر جماتے ہوئے کہا۔

ہاں بات تو تمہاری ٹھیک ہے مگر ہم پتہ کیسے کریں گے یہاں کوئی بھی ہمیں کچھ نہیں بتائے گا۔عرش نے اس کی بات سے اتفاق کرتے کہا تھا۔

اس بارے میں صبح سوچتے ہے اب تو مجھے نیند ا رہی ہے ۔علینہ وہی بیڈ پر لیٹ گئ

❤❤

رفیق پتا تو کر یہ جمال کہا غائب ہے 3 دنوں سے۔شریفوں دین نے اپنے اڈے پر بیٹھے رفیق کو جمال کا پتہ کرنے بھیجا جو تین دنوں سے لاپتہ تھا۔

www.classicurdumaterial.com

استاد لگتا اڑنچھو ہو گیا جمالا۔ کاظم نے کاونٹر صاف کرتے دانت نکالے

اوے پاگلا شریفوں دین کا مال

اور ہضم ہو جائے نا یار اسی تے فیر نا دے ہی

بدمعاش رے جانا اے کیوں وی بالے اس نے پاس بیٹھے بالے سے تاکید چاہی

ہاں استاد او کوئی جمیا نہیں استاد شریفوں دین کا مال کھانے والا یہ جمال کس چڑیا کا نام ہے کاظمی بھائی

بالے نے جوش سے کہا تو شریفوں دین کا قہقہہ ہوا میں بلند ہوا تھا

چل لا ناشتہ شریفوں دین کاظم کو حکم دیتا بالے کے ساتھ ٹک گیا۔

♥♥

مجھے تو سمجھ نہیں آتی بابا اسے زمین نگل گئی کے آسمان .

کہی سے بھی کچھ سوراخ نہیں مل رہا اس کا۔

وجاہت کے لہجے میں بے بسی نمایاں تھی۔

ہمارے آدمیوں نے کوئٹھ سے لے کر کراچی کے سارے مشکوک ایریاس چھان مارے ہیں

مگر کہی سے کچھ ہاتھ نہیں لگ رہا بابا۔

سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ کہا سے ڈھونڈ نکالے اسے۔۔

اپ پلیز بابا

مجھے ماما کی طبیعت کے بارے میں بتاتے رہیے گا۔وجاہت نے طارق ملک کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

وجہی وہ مل تو جائے گئی نا ۔طارق ملک نے بڑی امید سے پوچھا تھا ۔ان کے آنسوؤں نے ان کا چہرہ بھگو ڈالا تھا۔

امان نے اسی ڈر سے اسے اپنے گھر میں بند کر رکھا تھا

میری

پھولوں میں پلی شہزادی طارق ملک نے اپنی آواز میں اتی لرزش کو بنا روکے کہا تھا

اک دکھ تھا جو رگ و جان کو کاٹ رہا تھا

ہر گزرتا پل اک اذیت ناک موت مار رہا تھا

لوگوں کی باتیں الگ دل کے ہزار ٹکڑے کر دیتے تھے۔

انشاءاللہ بابا ضرور ملے گئی اپ حوصلہ رکھے اور ماما کا خیال بھی رکھے بابا۔

میں پھر بات کرتا ہوں۔وجاہت نے کال بند کی اور اسٹریگ پر زور سے ہاتھ دے مارا یہ اس کی بے بسی کی انتہا تھی۔

❤❤

کھانا نہیں کھانا کیا آج۔لالی ابھی کسی شادی کے فکشن سے لوٹی تھی اسے یوہی منہ لٹکائے بیٹھا دیکھ کر فکر مندی سے بولی۔

نہیں اپی بھوک نہیں ہے۔پری کی بات پر لالی کھانے کی طرف بڑھاتے رک گئی تھی۔

کیوں بھئ کیا ہوا میری پری کو جو بھوک نہیں

لگ رہی اج۔لالی نے گھور کر پوچھا مگر جواب میں وہی خاموشی۔

ستارہ بھائ کے مانتے ہی لالی اسے اپنے کمرے میں لے آئی تھی

وہ پچھلے 5 دنوں سے لالی کے ساتھ اس کے

کمرے میں تھی

اگر وہ ان 24 دنوں میں سب سے زیادہ کسی سے اٹیچ ہوئی تھی

تو وہ لالی ہی تھی ستارہ کو دیکھ کر تو اب بھی اس کی جان نکلتی تھی

حالانکہ وہ لالی سے زیادہ نرم طبیعت کی تھی۔

اپی آپ سے ایک بات پوچھو۔اس کے چہرے کی معصومیت نے لالی کا دل موہ لیا تھا۔

ہاں اک کیوں دو پوچھ لو ارے نہیں ایسا کرو تین بھی پوچھ سکتی ہو آئی دونٹ مائنڈ ۔لالی نے شوخی سے کہا

اور اس کے پاس الٹی پلٹی مار کے بیٹھ گئی۔

اپی لوگ برے کیوں ہوتے ہیں------؟

اس کی بات پر لالی ہلکے سے مسکرا دی

اچھا تم یہ بتاو تم نے برے لوگ کہاں دیکھ لیے جب کے تم نے خود ہی بتایا تھا کے تم کبھی کسی کے سامنے گئی ہی نہیں-----؟

لالی کو اپنے اور گھر کے بارے میں چھوٹی چھوٹی باتیں بتاتی رہتی تھی۔

وہ جن لوگوں نے مجھے بے ہوش کیا تھا نا

اور یہ بولا تھا آپ کو آپ کے چاچو بولا رہے ہے اپی وہ لوگ برے ہی تھے نا----

اس نے اداسی سے لالی کو دیکھتے ہوئے کہا۔لالی کے لبوں کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی تھی۔

کیا تم نے کسی کا چہرہ دیکھا تھا۔لالی نے سنجدگی سے پوچھا۔جی اک کا دیکھا تھا۔

کون تھا وہ تم نے پہلے کبھی دیکھا تھا اسے۔

لالی گھبرا کے اٹھ کھڑی ہو گئی۔

نہیں میں تو پہلی بار ہی دیکھا تھا۔

اگر دوبارہ سامنے آئے تو پہچان لو گئی۔لالی نے پریشانی سے دریافت کیا-----اس کے اثباب میں سر ہلانے پر وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

♥♥

عامل جان یہ تمہارے گال پر کیا ہوا ہے۔

وہ آج یونی جانے کے بجائے ضرداب کی طرف آگیا تھا۔

کچھ نہیں کوئی کیڑا مکوڑا کاٹ گیا ہو گا۔

عامل نے گال پر ہاتھ رکھ کر لاپرواہی سے کہا تھا۔

مگر یہ تو مجھے کیڑے مکوڑے کا نشان نہیں لگ رہا ضرداب کی زیرک نگاہوں سے بچنا مشکل تھا

املیٹ کے لیے پیاز کاٹتے ضرداب کی خوبصورت آنکھیں اس کے نشان پر جمی تھی۔

یہ داد بخش کہاں گیا لالا۔عامل نے گھبرا کر شاہ کا ذہین اس موضوع سے ہٹانا چاہا۔

وہ جانتا تھا اب شاہ نے جانے بنا اسے یہاں سے جانے نہیں دینا تھا۔

پھر بھی وہ لاشعوری طور پر ایسا کر رہا تھا کہ شاید شاہ کا دھیان بٹ جائے

بابا اور اپنے درمیان ہونے والی تلخ باتیں وہ شاہ کو بتا کر دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مجھے میری بات سے ہٹانے کی اچھی کوشش تھی دلبر جان

ضرداب بچپن میں جب ان کوئی جھوٹ پکڑ لیتا تھا تو اسے ہی بات کرتا تھا بنا مسکرائے۔

شاہ نے ناشتہ ٹیبل پر رکھ کر اس بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ہوں تو جھوٹ وہ بولوں جو بول سکو فضول میں کوشش مت کرو۔

ناشتے سے فری ہو کے اس نے عامل کو سختی سے کہا تھا۔

چائے یا کوفی ضرداب کسی ماہر شیف کی طرف کچن سنبھالے ہوئے تھا۔

میں یونی جا رہا ہوں بائے عامل بیگ کندھے پر ڈالے گیٹ کی طرف بڑھا تھا مگر اگلے تین منٹ بعد پھر وہی ا رکا۔۔۔۔!

کیوں بھئ گئے نہیں ۔ضرداب نے اپنی سنہری بالوں کو پونی میں جھکڑتے پوچھا۔

لالا اپ مجھے ٹرپ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں عامل مصنوعی غصے سے کہتا ضرداب کی چائے اٹھا کر لبوں سے لگا گیا۔

پوچھے اب کیا پوچھنا میرا سیکنڈ پیریڈ سٹارٹ ہونے والا اور مجھے وہ مس نہیں کرنا عامل جانتا تھا ضرداب بنا وجہ جانے اسے ہرگیز نہیں جانے دے گا

تم نے جھوٹ بولا مجھے سے۔ضرداب کے سخت تاثرات عامل کو سر جھکانے پر مجبور کر گئے تھے۔

سوری لالا ۔۔۔۔عامل نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا

وجہ پوچھنے کی گستاخی ہو سکتی مجھ سے۔۔۔۔

ضرداب طنزیہ بولا۔۔

لالا آپ کیا سننا چاہ رہے ہے مجھ سے۔

وہی جو تم بتانا نہیں چاہ رہے ضرداب نے دوبدو جواب دیا تھا۔

اب بولوں گئے -----

ضرداب نے اسے دکھی ہوتے دیکھا تو نرمی سے کہا تھا----

اپ کیا چاہتے ہے لالا

ہم چپ رہے چپ رہے منہ سی لے اپنا یا---پھر---

اپ کو انصاف دیلانے کے بارے میں کچھ نا بولے

عامل کی آنکھیں دھندلا سی رہی تھی ---

بابا سے ڈر کر اپنا منہ بند کر لے ہم سب-------؟

وہ ناراض لہجے میں کہتا ٹیبل سے آٹھ کھڑا ہوا۔

بابا نے تم پر ہاتھ اٹھایا تھا۔

ضرداب نے کرسی پر بیٹھے بے تاثر لہجے میں پوچھا تھا بھوری آنکھیں غصے سے بھر گئی تھی

جی ہاں مارا مجھے انھوں نے

آپ بھی مار لے

اور بولے مجھے اپ کے معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ عامل رو دیا

اپ کو ہماری کوئی ضرورت نہیں نہ لالا مگر ہمیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

بولے لالا اب چپ کیوں بیٹھے ہیں۔ وہ روتے ہوئے اس کے سامنے درزانو بیٹھ گیا تھا۔

مجھے فرق نہیں پڑتا وہ مجھے جتنا مارنا چاہئے مار لے مگر میں اپ سے الگ نہیں ہو گا لالا سن لے اپ

۔عامل اپنے شرٹ کی استن سے اپنا چہرہ صاف کرتا اٹھا تھا۔۔

آپ ہمیں اپنے دکھ میں شامل نہیں کرنا چاہتے تو مت کرے مگر ہم سے دور جانے کا اپ کو کوئی حق نہیں ۔۔۔

اس نے اپنا بیگ اٹھا کر کندھے پر رکھا اور آگے بڑھ گیا۔

www.classicurdumaterial.com

بنا یہ دیکھے کے ضرداب شاہ دکھ کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں تنہا رہ گیا تھا

شکست زدا سر جھکائے بیٹھا رہا

اس میں اتنی ہمت نہ تھی کے باہر جاتے اس شہزادے کو روک کے اپنی باہوں میں بھر لے

اپنے سینے سے لگا کر وہ ڈھیر سارے آنسو بہا دے جو اس نے اپنے اندر کہی بند کر کے رکھے ہوئے ہیں

۔

آج شدت سے سماہرہ بیگم کی یاد اس پر حملہ اور ہوئی تھی۔

دل کر رہا تھا ان کی گود میں سر رکھ کر اپنے اندر کا سارا غبار نکال دے۔۔

چیخ چیخ کر سب کو بتا دو کے اس نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔

اماں ا جائے پلیز ۔۔۔۔اس نے کسی چھوٹے بچے کی طرح سماہرہ بیگم کو پکارہ تھا۔۔

♥♥

جمال صاحب سوچ لے سوچ کر مجھے جواب دیے گا اتنی رقم اپ نے خوابوں میں بھی نہیں دیکھی ہو گئی وہ بھی نقدی کوئی چیک شیک کے سیاپے کے بنا اگر تم یہ کام کرنے کو راضی ہوئے تو مجھے بتا دینا میں تمہیں اس بندے سے ملوا دو گا۔

اب میں تو تمہیں یہ ہی مشورہ دو گا یہ موقع ہاتھ سے جانے ہی نا دے۔

حمید نے جمال کو لالچ دیتے ہوئے کہا

ہاں یار حمید بول تو ٹھیک ہی رہا ہے چل میں تجھے سوچ کر بتاو گا ۔

جمال نے اسے خدا حافظ کہتے ہوئے اپنی بائیک آگے بڑھالی

حمید جمال کو جال میں پھستے دیکھ کر مسکرا دیا تھا

او صاحب جی آپ فکر ہی نا کریں جی سمجھے کام ہو گیا اپ کا میں نے جو بندہ ڈھونڈا ہے وہ اصل حرامی ہے اتنے پیسے دیکھ کر تو وہ کسی کا قتل کرنے سے نا چوکے جی یہ تو چھوٹا سا کام ہے۔ حمید کال بند کرتا آگے کا سانحہ عمل تیار کرنے اپنے گھر کی طرف چل دیا۔

♥♥

یہ تم اس وقت حجرے کی طرف کیوں جا رہی ہو۔

سماہرہ کی آواز پر ان دونوں کی اک ساتھ چیخ بلند ہوئی تھی۔۔

کیا جاہلیت ہے یہ عرش ۔۔

سماہرہ نے اتنی تیز آواز پر اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھتے عرش کو ڈانٹا تھا۔۔۔۔

جب کے ان کو سامنے دیکھ کر دونوں کا ہی رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

اپنی طرف سے وہ سب سے چھپ کر حجرے میں ضرداب اور شاہ بابا کی ناراضگی کی وجہ ڈھونڈ نے جا رہی تھی

وہ۔وہ وہ ماما اپ--------- سب سے پہلے عرش کے حلق سے آواز نکلی تھی حالانکہ اسے سب سے پہلے بے حوش ہو جانا چاہیے تھا۔

جتنی وہ چھوٹے دل کی مالک تھی اس سے یہی امید تھی---

مگر حیرت کی بات تھی نہ کے وہ اپنے حواس میں تھی بلکہ بولی بھی علیینہ سے پہلے تھی۔

جی میں ہی ہو اپ بتاو گئی کہا جاری ہو تم دونوں۔

سماہرہ نے غصے سے کمر پر ہاتھ رکھے پوچھا تھا۔

ک۔ک۔ک۔کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں ہم تو یونہی جا رہے تھے بڑے بابا سے گپ شپ کرنے ہم دونوں فری تھی تو سوچا-----

اچھا فری ہو تو او کچن میں بڑے بابا کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔

چلو او شاباش رات کا کھانابنانا ابھی سب مل کر بناتے ہیں

سماہرہ ان کی بات پر مطمئن ہوتی

کچن کی طرف چل دی

مرو اب جاو تم میں تو نہیں جارہی کچن میں ۔

ان کے جاتے ہی دونوں نے کب سے روکا ہوا سانس خارج کیا تھا

عرش پاوں پٹختی لان کے پیچھے والے حصے کی طرف چل دی۔

تمہیں اور کوئی بہانہ نہیں ملا دنیا بھری پڑی بہانوں سے مگر نہیں جی-----

جاتے جاتے وہ اسے غصے سے دیکھنا نہ بھولی تھی--

یار ا جاو نا بڑی ماما کیا سوچے گئی علینہ نے منت کرتے ہوئے کہا اب بول دیا تھا تو جانا تو پڑتا تھا۔

مگر وہ بنا اثر لیے چلتی گئی

اور بچاری علینہ بے بسی سے وہی کھڑی رہ گئی۔

کچن کے نام پر اسے خود موت سے دو چار ہوتی ملاقات لگتی تھی ---

♥♥

رفیق پتا چلا اس کھبیں کا کہی میرے اس کی طرف دس لاکھ روپیہ بنتا ہے۔

وہ دیے بنا تو اس کمینے کو قبر میں بھی نا جانے دو

یہ ہے کس بھول میں ۔شریفوں دین غصے سے لال پیلا ہوتا اپنے اڈے پر آیا تھا

اس کے آتے ہی سب چوکنے ہو گئے تھے۔

کہاں ہے یہ رفیق کاظمی۔

وہ ابھی گیا ہے شریفوں دین بھائی کہہ رہا تھا کے اس کی بیوی کی طبیعت خراب ہے ہوسپٹل لے کر جانا تھا

اس نے

مگر شریفوں دین کی سخت نظروں سے وہ گڑبڑا کے کاونٹر کی طرف موڑ گیا تھا جہاں بہت سے گاہک سامان کے لیے کھڑے تھے۔

ہاں سارے حرام خور میرے اڈے پر جمع ہوئے ہو---

وہ غصے سے بولتا سٹور کے اندر والے حصے کی طرف چل دیا--

جہاں ہیروئن اور گانجا کی ڈیلوری ہونی تھی آج اس لیے وہ چاہ رہا تھا سارے بندے گودام کے اس پاس ہی رہے۔

تاکہ ڈیلوری کے وقت کوئی گڑبڑ نہ ہو سکے---

اوے کاظم جمالی کو پیغام بھیج بول ضروری کام ہے ---

کیوں پاہ جی ----

اوئے بندے باہر کے ہے ---

کچھ بھی ہو سکتا زیادہ بندوں کا بندوبست رکھنا ہو گا---

تو ایسا کر ہ رحیم پنچی کو بھولا لے--

بندہ کام کا ہے ڈیلوری کے بعد مال پہنچانے کے لیے بھی قابل بھروسا بندہ چاہیے ہم کو----

وہ کاظم کو بتاتا موڑ کے گودام کے اندر چلا گیا تھا

اور کاظم سر ہلاتا اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا---

♥♥

کاشی کاشی کہا گیا یہ کاشی کا بچہ.کیا اس کاشی کی شادی کب ہوئی چھوٹی ماما

اپ نے بھی نہیں بتایا ہمیں دیکھ رہے ہے

چاچو آپ اپنے اس آدھے دماغ والے بیٹے کے کام۔عرش نے معاز کی بات پر

کاشی کو لتاڑتے ہوئے اپنا رخ مجاہد شاہ کی طرف موڑا

جگلی بلی اپنا منہ بند کر لو ورنہ ------

کیا ورنہ---ہاں بتاو کیا کر لو گئے

عرش نے اسے آنکھیں دیکھاتے کہا

میں جا کر بے بو جان کو بتا دو گا

پھر ان کے سامنے ایسے ہی کھڑی ہونا۔کاشی صاحب کون سا کم تھے اک سئیر تو دوسرا سوا سئیر تھا۔

چاچو آپ بھی کبھی بول لیا کریں دیکھ رہے ہے

آپ -اپ کے سامنے ہی مجھے دھمکایا جا رہا

اور اپ دونوں چپ بیٹھے ہیں -دونوں کون بھئی ----میں تو اکیلا ہئی بیٹھا ہو۔

www.classicurdumaterial.com

مجاہد شاہ نے اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا --

یہ جو آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں

کشتیاں جلا کے ان صاحب کو بھی اپ کے ساتھ گنوایا تھا چاچو جان ۔اس کا اشارہ سمجھ کر سب ہی کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا۔ -

یعنی کے حد ہی ہو گئی ہے اب مجھے کیوں بیچ میں کھینچ لائیں ہوں تم

کیوں آپ اس گھر کا حصہ نہیں کیا-----؟ جیسے چاچو گھر نہیں ٹکتے ویسے ہی آپ بھی ذرا کم کم ہی دیکھتے ہو تو کہی---؟

عرش اج پہلی بار معاز سے کھول کر بات کر رہی تھی

اس میں بھی ذیادہ حصہ معاز کی مسکراہٹ کا تھا

ورنہ جب سے معاز کے لیے دل میں سپیشل فیلینگز پیدا ہوئی تھی

تب سے وہ خود ہی اس سے کترانے لگی تھی

اکثر جب کبھی سامنے ہوتا تو وہ اپنی نظریں نیچے ہی جھکائے رکھتی تھی۔

دل میں چور تھا کہی وہ نظروں سے دل کا بھید ہی نا جان جائے۔

ابھی اتنے دن برے نہیں ائے میڈیم جی---معاز اس کی بات کا مطلب سمجھتا ہوا مسکرا کر بولا۔

www.classicurdumaterial.com

ارے کہی تمہارا مطلب یہ تو نہیں تھا

کے بابا اور معاز بھائی کا کہی چکر چل رہا ہے---؟

علینہ کے منہ سے بے ساختہ ہی یہ بات ابلی تھی

مجاہد جو بڑے مزے سے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

اس کی بات پر بڑی زور سے گلے میں پھندا لگا تھا۔

ان کے کھاسنے سے کچن میں ناشتہ بناتی عاصمہ باہر بھاگی تھی۔

آرام سے مجاہد صاحب اتنی بھی کیا جلدی ہے چائے پینے کی

جی جی چلاچو چائے کہی بھاگی تھوڑی جا رہی تھی بھلا---!

معاز جو ان کی پیٹھ سہلا رہا تھا اپنی ہنسی ضبط کرتا بولا

یار تم تو کچھ میری سائیڈ پر ہو جاو کہاں گیا یہ شیطانی ٹولا تھوڑی شرم نہیں باپ کو ہی مشکوک سمجھ لیا---

۔مجاہد نے غصے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

www.classicurdumaterial.com

یہ رہے لے ذرا خبر ان سب کی اپ حد ہے آپ کی عمر کا بھی لحاظ نہیں ابھی چاچی سن لیتی تو آپکی تو آج چھٹی ہو جانی تھی۔

معاز نے جلتی پر تیل ڈالا

اس کا مزاج ایسا بلکل نہیں تھا مگر عرش کے چہرے کے تاثرات اسے ایسا کرنے کے لیے گدگدا رہے تھے۔ معاز اور مجاہد جیسے ہی ان کی طرف پلٹے

مجاہد کے ساتھ معاز کا منہ بھی کھلا رہ گیا تھا

کیونکہ وہ تینوں ہی اپنی اپنی جگوں سے غائب تھے۔

♥♥

اندر کیوں نہیں جا رہی تم نازلی۔

ردا جو کمپنی کی کاونٹر آپریٹر تھی اسے ضرداب شاہ کے افس کے باہر کھڑا دیکھ کر پوچھ لیا۔

تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو جاو اپنی ڈیوٹی اٹینڈ کرو۔نازلی نے اسے اپنے سر پر

کھڑا دیکھ کر ناراضگی دیکھائی۔

جی جا رہی ہو مجھے سر ضرداب شاہ سے بات کرنے ہے مجھے

دو دن کی چھٹی چاہے میری کزن کی شادی ہے لاہور جانہ اٹینڈ کرنے اس لیے سر سے چھٹی کے بارے میں۔۔۔ردا نے پریشانی سے نازلی کو دیکھتے ہوئے

اپنی پروبلم بتائی۔

ہوں وہ تو ٹھیک ہے مگر شاہ سر اس وقت بہت غصے میں ہے۔نازلی کی بات پر وہ گھبرا گئی

اب کیا ہو گا مجھے تو شام میں روانہ ہونا تھا۔ردا نے بے لبسی سے کہا۔

اچھا ابھی تو تم جاو چھٹی ٹائم سر کا

موڈ دیکھ کر بات کر لینا ابھی کاونٹر پر جاو یار۔نازلی کی تاکید پر وہ سر ہلا کر اپنی سیٹ کی طرف چلی آئی۔۔۔

♥♥

اپ نے تو کہا تھا وہ مل گئی ہے اسے بلائیں نا مجھے دیکھنا اپنی بچی کو۔

روشن ارا بیگم کو جب سے ہوش آیا تھا ان کی اک ہی رٹ تھی مانو کو بلائیں مجھے اسے دیکھنا ہے میری بچی کو بلائیں طارق صاحب۔

طارق ملک ان کے ہر سوال پر بس یہی بول رہے تھے۔

روشن ارا وہ آرام کر رہی ہے تھک گئی تھی نہ

آئی بھی تھی تم سے ملنے یہاں

میں نے ہی گھر بھیجا دیا ابھی ۔طارق ملک کی بات پر روشن ارا کے چہرے پر سکون سا بکھر گیا تھا۔

تڑپ کم ہو گئی تھی

وہ مل گئی ہے اور ٹھیک ہے یہ سن کر بھی ان کے دل کو جیسے قرار نہیں آیا تھا۔

مگر پھر بھی وہ چپ ہو گئی تھی جانتی تھی

اس کی مانو کتنی نازک ہے ذرا سی مشقت بھی اس کی نازک طبعیت پر گرا گزرتی تھی ۔

چلو تم آرام کرو میں ڈاکٹر سے تمہاری دواوں کا وقت پوچھ کر آتا ہو۔وہ ان کا سر تھپک کر ہوسپٹل کے پرائیویٹ روم سے باہر آئے تھے ۔

روم سے باہر آتے ہی

طارق ملک راہداری میں پیشینٹز کے لیے بنائی گئی چیئرز میں سے اک پر بیٹھ گئے ۔

باخدا مجھے پتہ ہوتا کہ کسی بے گناہ کی آہ ایسے لگتی تھی تو میں کبھی اس بچے کے ساتھ ایسا کبھی نا کرتا اور نا ہی علظ کرنے میں کسی کا ساتھ دیتا۔۔۔۔۔۔!

انھوں نے اپنا سر چیئر پر ٹکاتے اپنی سوجی ہوئی آنکھیں بند کرتے اپنے رب کے حضور اپنی

خطا کو قبول کر رہے تھے۔

www.classicurdumaterial.com

یاخدا مجھے معاف کر میں تیرا گناہ گار بندہ ہوں ---!

ان کی آنکھیں گرم سیال اگل رہی تھی جو ان کے سفید بالوں میں جذب ہوتا جا رہا تھا۔

ہمارے کیے کی سزا میری بچی کو نہ دے اے دو جہاں کے مالک تو ---

تو بڑا رحیم و کریم ہے----!

تجھے تیری رحمت کا واسطہ مجھے معاف کر دے-----!

ان کا پورا جسم خدا کے خوف سے لرز رہا تھا۔

یا خدا میری پھول سی بچی اس بے رحم دنیا کی

سختیاں نہیں سہہ پائے گئی

وہ جہاں بھی ہے اسے اپنی حفظ و امان میں رکھنا۔

طارق ملک اپنے گناہ پر نادم تھے

اپنی پریشانی اپنے رب سے بیان کرتے وہ بھول گئے تھے کہ وہ اس وقت ہوسپٹل کی راہداری میں بیٹھے ہوئے ہے۔

آتے جاتے لوگ ان کو ترس بھری نگاہوں سے دیکھتے گزار رہے تھے ----

زندگی بھی کیسے کیسے امتحان لیتی ہے ۔

جو ماں کا زیادہ لاڈلا ہوتا ہے وہ اتنا ہی پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے اور پھر ماوں سے بچھڑنے والے تو ویسے بھی راستوں کی خاک میں مل جاتے ہیں --

مانو بھی بہت جلد اس مہربان ہستی سے دور ہونے والی تھی ۔

آج دو دن ہو گئے تھے

عامل کو گئے ہوئے ----

اس دن کے بعد نا تو عامل نے ضرداب سے کوئی رابطہ کیا تھا

اور نہ ہی ضرداب اتنی ہمت کر پا رہا تھا------

www.classicurdumaterial.com

کے عامل کو بول سکے کے اب دوبارہ اس سے ملنے مت انا اپنے عزیز و جان رشتوں سے وہ پہلے ہی دور تھا-----

12 سال سے ایک کرب ناک زندگی بسر کرتے تھک گیا تھا وہ------

عامل اور شاریب میں تو جان تھی اس کی۔

ان سے دوری کا خوف غصے میں تبدیل ہو گیا ہوا تھا------------

جو سٹاف کی جان عذاب کر رہا تھا-----

خاص کر نازلی کی تو شامت آئی ہوئی تھی----

ضیاء مغل انڈسٹری کو بھیجنے والی ای میل کو۔

تقریبا پانچ پر ٹائپ کروا چا تھا

ساری میل ٹائپنگ کے بعد کبھی کچھ اڈ کرواتا تو کبھی کچھ۔

www.classicurdumaterial.com

جس سے نازلی بیچاری اچھی خاصی گھبرائی ہوئی تھی---------

ای میل ٹائپ کرتے اس کے ہاتھ باقاعدہ کپکپا رہے تھے ----

معمولی سی غلطی پر اس کی شامت ا جاتی تھی---

اس لیے اس کی سانس خوشک ہو رہی تھی---

اس ایک گھنٹے میں اس نے اک بار بھی شاہ کے چہرے کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

سر وہ ردا کو دو دن کے لیے چھٹی چاہیے تھی۔

نازلی نے اپنا گلے سے تھوک نگلتے ہوئے بڑی مشکل سے دس گیارہ لفظ ادا کیے تھے۔

ہوں دے دو ۔ضراب کی بات پر نازلی کو جھٹکا لگا تھا

وہ کم ہی چھٹی کے لیے مانتا تھا---

اور ہاں نیو کاونٹر آپریٹنگ کا اے ڈ دے دینا۔

شاہ کی بات پر اسے اچھا خاصا ہلا دیا تھا۔۔۔

بتاو چھٹی دینے کے بجائے جاب سے ہی نکال دیا تھا۔

نازلی نے دل میں تاثیف سے سر ہلاتے سوچا تھا۔

اوکے اپ جائے نازلی اور رضا کو بھیجے باقی کا کام وہ کر دے گا

۔ضراب کے سرد لہجے پر غور کرنے کے بجائے وہ اٹھی اور تقریبا بھاگتی ہوئی اس کے آفس سے باہر نکل آئی۔

باہر آتے ہی اس نے اپنا رک سے رکا ہوا سانس باہر نکالا اور دونوں ہاتھ منہ پر پھیر کر خدا کا شکر ادا کیا تھا۔

یا اللہ اس بندے میں لگتا ہسنے کا فیچر تو اپ ڈالنا بھول گئے تھے----

مگر کم سے کم تھوڑا رحم ہی ڈال دینا تھا

اس کے دل میں------بتاو لے کر بچاری کی جاب ہی چھین لی--

نازلی کو آج پہلی بار شاہ پر غصہ ا رہا تھا--

ردا قریب گھر سے تھی اسے جاب بھی اسی نے دلوائی تھی---

مگر اب----اسے سچ میں دکھ ہوا تھا---

❤❤

تمہیں شرم نہیں آتی ایسی باتیں بولتے ہوئے۔

علینہ اور کاشی اسے کھینچ کر لان کے پیچھے والے حصے میں لے آئے تھے----

جہاں عرش نے ضد کر کے بڑے سے ام کے درخت پر جھولا ڈلوا رکھا تھا-----

وہ اکثر جب کسی سے ناراض ہوتی تو یہی پائی جاتی تھی

اب بھی وہ جھولے پر بیٹھے غصے سے علینہ کو دیکھ رہی تھی-----

جو کاشی کے ساتھ مل کر ہنسی جا رہی تھی----

تمہیں سوچتے شرم نہیں آئی پھر مجھے بولتے کیوں آتی

علینہ نے آنکھ دبا کر کہا اور پھر سے ہسنے لگ گی۔

بکواس میں یہ کب کہا تھا

کے معاز کا کسی کے ساتھ چکر ہے

مجھے پتہ ان کا کسی کے ساتھ کوئی چکر نہیں سمجھی۔

عرش نے معاز کے نام پر اپنے تیزی سے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اچھا تو تمہارا مطلب میرے پاپا کا چکر چل رہا پھر۔

کاشی نے بھی ان کی باتوں میں حصہ لیا

تم اپنی چونچ بند رکھو۔

عرش نے کاشی کو گھرکا تو وہ بچارہ منہ بنا کر بیٹھ گیا تھا۔

جاو میرے لیے ناشتہ لے کر او کاشی قسم سے بہت بھوک لگ رہی۔علینہ نے کاشی کو بڑے پیار سے کہا تھا۔

جی نہیں پاپا ابھی آفس نہیں گئے جب جائے گئے تب کر لینا

تم جو ان کی شان میں تعریف کے پل بند کر آئی ہو نا وہ بھولے نہیں ہو گئے۔۔۔

۔کاشی نے مجاہد شاہ کا بتایا تو وہ سر ہلا کر رہ گئی۔

❤❤

رکو پری تم پاگل ہو یہ کیوں پہن رہی ہو ۔

لالی اج شام میں ہونے والی محفل کی تیاریوں میں مگن تھی۔۔۔

اس لیے کمرے میں انے کا ٹائم ہی نہیں ملا۔۔۔

حال کو سجانے کے بعد اسے بھوک کی شکایت ہوئی تو وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

آج تو کچن بھی ویران تھا

کیونکہ آج کھانے کا اہتمام باہر

دیگوں کی صورت میں تھا۔

کافی عرصہ بعد اس چوبارے میں محفل کااحتمام ہو رہا تھا

تو سب ہی اسے شاندار بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑ رہے تھے۔۔۔۔

کیا بنایا جا رہا ہے چیمچی آف ستارہ بھائی۔۔۔۔

اسماء جو حال میں پوچا لگوا رہی تھی۔۔۔۔

اسے دیکھ کر طنز کے تیز اس کی طرف اچھالتے بولی۔۔۔

مگر لالی بنا اسے دیکھے رات کے چاول اور قورمہ گرم کرنے میں مگن رہی ۔کھانا گرم کر

کے ٹرے میں رکھے۔۔

اپنے کمرے کی طرف موڑ گئی

اس کے اس طرح کرنے پر اسماء پیچ تاب کھا کر رہ گئی تھی۔

ہوں اتنی اکڑ اک دن توڑی نا تو میرا نام بھی اسماء نہیں ۔۔۔

کمرے کا لاک کھول کر وہ جوہی اندر آئی تھی

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

پری پاوں میں لالی کے گھنگروں پہننے کی کوشش میں ہلکان ہوئے جا رہی تھی۔

دیکھے نا اپی یہ تو مجھ سے پہنے ہی نہیں جا رہے۔

اس نے روہانسے لہجے میں لالی کو محاطب کیا تھا۔

تمہارا دماغ کام نہیں کرتا چھوڑوں اس کو ۔

لالی نے اس کے پاوں سے گھنگروں اسے کھینچے جیسے وہ کوئی سانپ یا بچھو ہو ۔

ذرا سی دیر میں لالی پسینے سے بھیگ چکی تھی۔

ان کو دوبارہ ہاتھ لگایا نہ تو مجھے سے برا نہیں ہو گا پری۔۔۔

لالی نے غصے سے اسے ڈانٹتے

ہوئے گھنگروں اٹھا کر الماری میں رکھے۔۔۔

یہ تمہارے لیے نہیں ہے

میری گڑیا اللہ تمہیں اس کرب ناک زندگی سے دور رکھے ۔

نا میں تمہیں اس گند میں گرنے دو گئی ۔۔۔

پاک چیزیں پاک جگو پر اچھی لگتی ہیں ۔۔۔

لالی کی آنکھیں جل تھل ہو رہی تھی ۔۔۔

اسے گھنگروں پہنے دیکھ اس اپنے دن یاد ا گئے تھے۔

یہاں او ۔لالی نے اس اپنے سینے سے لگا لیا اک پر شفیق ماں کی طرح ۔۔۔

آپ رو کیوں رہی ہو چپ کریں نہ نہیں پہنو گئی اب یہ۔

پری کے نازک دل پر لالی کے آنسوؤں نے قیامت ڈائی تھی۔

آپ چپ نہیں ہو گئی تو مجھے بھی رونا ا جانا۔۔

پتہ مجھے آپ اتنی اچھی لگتی ہیں۔۔

پری نے اپنی خوبصورت آنکھیں اس پر جائے ہوئے ہاتھوں سے ذیادہ کا اشارہ کیا تھا۔۔

جس پر لالی مسکرا اٹھی تھی۔۔

چلو کھانا کھاو ۔لالی نے کھانے کی ٹرے اس کے سامنے کرتے اپنی آنکھیں صاف کی۔

اپی اج کوئی فکشن ہے یہاں۔

اس نے اشتیاق سے پوچھا تھا۔

ہائے میں کبھی کسی فکشن میں نہیں گئی

اپی مجھے بھی دیکھنا ہے لوگوں کو۔

اس نے پرجوش ہوتے لالی سے کہا

نہیں تم باہر نہیں جا سکتی پتہ ہے نا تمہیں۔

لالی نے گھور کر اسے دیکھا

اپی پلیز پلیز بس تھوڑا سا دیکھو گئی پھر ا جاو گئی کمرے میں۔

اب وہ لالی کے سر پر کھڑی ہو گئی تھی۔

باہر کی دنیا دیکھنے کی ضد بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

تم نہیں جاو گئی تو نہیں جاو گئی بس کھانا کھاو اور آرام سے سو جاو یا ایسا کرو اس آدمی کا سکیج بنا کے دو مجھے جس نے کالج سے باہر آنے کا کہا تھا۔

لالی کی سوئیاں اسی آدمی پر اٹکی ہوئی تھی--

وہ چاہتی تھی جلدی سے پری اپنے گھر چلی جائے---

یہاں ہر وقت دل میں اک خوف رہتا تھا---

کہ کہی کوئی اسے دیکھ نہ لے بہت سے گاک شکاریوں کا انا جانا تھا یہاں ---

پھر اسے یہ خوف ساری رات ستاتا تھا

کہی وہ خود یہاں کی دنیا کے لوگوں کو دیکھنے کی چاہ میں کہی ادھر ادھر ہی نا نکل جائے ---

مجھے سکیچ بنانا نہیں آتا اور اب مجھ سے بات مت کرنا اپ

-وہ منہ پھلا کے اپنی مخصوص جگہ پر جا بیٹھی-

لالی مسکراتی ہوئی کھانا کھانے لگی وہ جانتی تھی

تھوڑی دیر بعد وہ خود ہی اگر باتیں کرنے لگ جائے گئ ----

راوی پتر آٹھ جا میرا شیر ببر -اکرم باہر سے ایا تو پتہ چلا راوی کو بخار ہے وہ دو دن سے کالج بھی نہیں گئی تھی۔

ابو جان میں ٹھیک ہو اپ یوہی پریشان ہو رہے ہو۔راوی نے ہمت کر کے اٹھتے ہوئے باپ کو بتایا۔

ہاں دیکھ رہا ہو کتنی ٹھیک ہو تم چلو یہ چائے پیو -اکرم نے چائے کی پیالی اس کے ہاتھ میں تھمائی۔

ابو یہ چائے راوی نے حیرت سے اپنے بوڑھے باپ کی طرف دیکھا

ابو دودھ کے لیے پیسے کہاں سے آئے -اس کے خوبصورت چہرے پر پریشانی سی پھیل گئی تھی۔

چل تو چائے پی زیادہ پریشان نہ ہو مجھے نوکری مل گئی ہے۔اکرم نے اس کا سر تھپ تھپاتے ہوئے کہا تھا -

سچ میں ابو اپ سچ کہہ رہے ہے راوی خوشی سے اُٹھتی اکرم کے گلے لگ گئی۔

ہاں پتری سچ چل تو چائے پی میں کام پر جا رہا ہوں -

اکرم اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا بولا تھا۔

تھینکس اللہ جی آپ کا بہت سارا شکریہ میرے ابو جی کو نوکری دلوانے کے لیے۔اس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اور سوری میں اس دن آپ کو پتہ نہیں کیا کیا بول گئی پلیز سوری ہاں معاف کر دینا۔اس نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر اللہ سے سوری کہا۔

اس کی اتنی پیاری پیاری باتوں پر سامنے مڈیر پر بیٹھی چڑیا مسکراتی شور مچاتی اڑ گئی

❤❤

عرش پلیز ذرا یہ ہک بند کرنا کب سے ٹرائی کر رہی ہو میرا ہاتھ ہی نہیں جا رہا۔

علینہ اپنے دھیان میں چلتی عرش کے روم میں انٹر ہوئی تھی ۔

اسے اج اپنی فرینڈ کی مہندی کے لیے جانا تھا عرش کو منا منا کر تھک گئی تھی مگر وہ جانے کے لیے راضی ہی نہیں اور اکیلے اسے کوئی جانے نہ دیتا سو مجبوری میں کاشف صاحب ساتھ جا رہے تھے ۔جس پر اسے جی بھر کے غصہ ا رہا تھا۔

خوبصورت گلابی غرارے میں موتیوں کے کام سے بھری کرتی اس کے نازک سے سراپے پر غضب ڈھا رہا تھا۔

مگر کرتی کی زپ کام نہیں کر رہی تھی اور چینج کرنے کا موڈ بلکل نہیں تھا اس کا۔

اس لیے اپنی چادر اچھے سے لپیٹ کر وہ عرش کے روم میں آئی تھی سماہرہ اور عاصمہ اس وقت کچن میں مصروف تھی بے بو جان اپنی کسی جاننے والی کے ہاں گئی ہوئی تھی ۔

اس لیے عرش سے ہیلپ لینے چلی آئی ۔

عرش کی جگہ اگر میں یہ کر دو تو-----؟

عامل کو سامنے دیکھ کر اس کے تو ہاتھوں کے طوطے کبوتر سب اڑ گئے تھے ۔

ااااا۔پ ۔یہ۔یہ۔یہاں ---علینہ کو تو سمجھ ہی نہیں آیا کیا کرے

عامل دھیرے سے چلتا اس کے قریب آیا تھا--

کچھ دیر اسے یوہی

دیکھتا رہا۔بولوں میری سروس افوڈیبل ہو گئی یا-----؟

عامل مسکرتا اس کے بیک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

ایک بات تو بتاو یہ مجھ سے چھپنے کا کام کیوں ہو رہا ہے وجہ پوچھ سکتا ہو ملکہ عالیہ سے ---!

عامل نے ہاتھ بڑا کر ہک ٹھیک کی اور کندھے پر جھولتی چادر اس کے گرد پھیلائی --

جب کے علینہ تو مانو مجسمہ میں تبدیل ہو گئی تھی۔اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کے اس سنک دل انسان کے سامنے سے ہٹ جائے ۔

جانے کیوں ڈھیر سارے آنسو اس کی پلکوں سے گالو تک کا سفر تہہ کرتے ا رہے تھے ---

اب میں کیا۔کیا ہے۔عامل نرمی سے اس کے آنسو اپنی پوروں پر چوتے بولا تھا۔

کہاں جو پوچھا اس کا جواب کون دے گا------؟؟

علینہ نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور کمرے سے باہر نکل گئی مگر اگلے ہی پل وہ دوبارہ اس کے سامنے تھی کیونکہ عامل کے ہاتھ اس کا بازو تھا ---

چھوڑ ے میرا ہاتھ۔علینہ نے غصیلی نظر عامل پر ڈالتے ہوئے کہا تھا۔

نہ چھوڑوں تو----؟ عامل نے مسکرا کر کہا

عامل کی مسکراہٹ علینہ کو آگ لگا رہی تھی وہ مسلسل اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کرتی رہی مگر عامل کی گرفت چند پل کے لیے بھی ڈھیلی نہ ہوتی دیکھ کر اس نے مذاحمت کر چھوڑ دیا اور اس کے کندھے سے لگ کر رونے لگی۔

جانے کب کا کس کس لمحے کا غصہ وہ اس پل آنسو کے ذریعے عامل پر نکال رہی تھی۔

سوری یار مجھے نہیں تھاپتہ میرے یوں بات نا کرنے سے تم اتنی ساریاں بدگمانیاں پال لو گئی۔

عامل نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا ۔یار چپ کرو بیٹھو یہاں ۔عامل نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے بیڈ پر بیٹھایا اور خود نیچے کارپٹ پر اک پاوں الٹا کرتا بیٹھ گیا تھا۔اب بتاو تمہیں کس نے کہا میں اس رشتے پر راضی نہیں ہوں ۔عامل نے اس کے متواتر بہتے آنسو صاف کیے۔

یار میں بس لالا کو اس گھر میں واپس لانا چاہتا ہوں اسی وجہ سے میں تھوڑا ٹینس تھا ادر وائز یہ بلکل نہیں کے تم مجھے پسند ہی نہیں۔

پاگل ہو تم بلکل بھی۔۔عامل نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

عامل جیسے ہی اس کے برابر بیٹھا وہ جھٹکے سے آٹھ کھڑی ہوئی تھی۔تھوڑی دیر پہلے والی اپنی بے احتیاری یاد آنے پر اس کا خوبصورت چہرہ شرم سے لال ہو چکا تھا۔

تمہیں کس نے کہا مجھے تم میں انٹریسڈ نہیں۔عاملا سے یوں شرماتے دیکھ کر مسکرا دیا۔

کاشی نے۔۔۔!

علینہ نے سر جھکائے بتایا۔اس کے برعکس عامل اچھل کر بیڈ سے اٹھا تھا۔

کیا۔۔۔؟اس کی آنکھوں میں سختی در آئی تھی۔

جی اس نے تو یہ بھی کہا تھا کے آپ اپنی کلاس میٹ کو لائک کرتے ہو اور روز اس کے ساتھ ڈنر پر بھی جاتے ہیں۔علینہ کے نین پھر سے جھلکنے کو تیار تھے۔

جھوٹ بول رہا سالا اس کی تو خبر لیتا ہوں میں۔عامل غصے سے باہر جاتے رک گیا

کیا ہے سالا ہی بنتا میرا وہ۔اسے حیرت سے اپنی طرف دیکھتے عامل نے آنکھ مارتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا کاشی کی خبر لینے۔

❤❤

تم کہاں --------؟؟تم تو بول ری تھی تمہارا دل نہیں جانے کا پھر ----

علینہ اپنا میک اپ سہی کر کے لوٹی تو عرش تیار شیار ہوئے اس کے پیچھے بھاگئ آئی تھی۔

اب کاشی کی تو ایسی حالت نہیں جو تمہارے ساتھ جا سکے

میں سوچا میں چل دو تمہارے ساتھ۔عرش نے اپنی ہنسی دباتے عامل کے انداز میں انکھ ماری تو علینہ کا منہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔

وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی یہ کام اسی کا ہے۔

تمہیں شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے۔

علینہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے آتے لتاڑا ۔

تمہیں پیار کرتے وقت شرم نہیں آئی تو مجھے یہ اپنے بھائی کو بتاتے ہوئے کیوں آتی ۔

عرش نے اسی کا جملہ اسی کو لٹاتے ہوئے کہا۔

اللہ پوچھے تمہیں سہی کہتی ہوں میں تمہیں بدتمیز ۔

علیینہ نے اسے ہاتھ مار کے خود سے دور کیا تھا۔

کیا ہے بھئی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا-----

اک تو تمہاریبھائی کے ساتھ میٹنگ کاروائی اوپر مار بھی مجھے ہی رہی ہو----

عرش نے اپنا کندھا سہلاتے ہوئے اسے گھورا ---

اے بہن معاف کرو مجھے تم فتنی سے تو اللہ بچائے---

اچھا اپ میں فتنی ہو گئی ----

جب بات بات پر بھائی پر شک کیا جاتا تھا ----

وہ کچھ نہیں تھا کیا-----

www.classicurdumaterial.com

شکر کرو میں بھائی کو یہ نہیں بتایا کہ تم نے یہ رشتہ توڑنے کا پلان بنایا ہوا تھا۔۔

عرش نے اس کے فتنی کہنے پر اچھا خاصا برا منایا لیا تھا۔۔

زیادہاور ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ۔۔۔۔

اپنا منہ بند کر لو ورنہ اٹھا کر گاڑی سے باہر پھینک دو گئی۔۔۔۔

علینہ نے عرش کو اک بار پھر ڈانٹا۔

اور پھر چہرہ موڑ کر گاڑی سے باہر کے نظاروں میں گھوم ہو گئی۔

♥♥

امی ۔۔۔۔ ابو جی کو کہاں نوکری ملی ہے۔۔۔۔؟

اسے جب سے نوکری کا پتہ چلا تھا وہ تب سے

ناصرہ کے سر پر سوار تھی ۔۔۔

پتر شریفوں دین کے سٹور پر ملی ہے ۔۔۔

کاظم بھائی اے تھے کل۔۔

میں بتایا کی اکرم کے پاس نوکری نہیں ہے ---

گھر کے حالات وی اسے ہی ہے ---

تو انھوں نے ہی کہا تھا ---

اکرم کو سٹور پر بھیج دینا میں کچھ کرو گا---

ویرے زندگی تو عذاب کر دی ہے اس مہنگائی نے--

بندہ کیا کرے------

چل تو فکر نہ کر تو اکرم کو بھیج دینا ---

باقی کام میرا ہے -----

کاظم نے اس کے سر پر پیار دیا اور گھر سے نکل گیا--

ماموں آئے تھے امی روک لیتی اپ میں بھی مل لیتی--

راوی کو اپنے اکلوتے ماموں بہت اچھے لگتے تھے۔۔

وہ اکثر ان کے لیے کھانے پینے کا سامان ضرورت کی اشیاء دے جاتے تھے۔۔۔

پتر ان کو کام تھا اس لیے جلدی چلے گئے۔۔۔

ناصرہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔

اچھا امی میں کالج سے آتے وقت مل او گئی میرے کالج سے نزدیک ہی تو ہے سٹور ان کا۔۔۔

اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو ناصرہ سر ہلا کر اٹھ گئی گھر کے کام کرنے۔۔۔

❤❤

سر آپ کی لیے کال ہے داد سر کی وہ بول رہے اپ کا سیل آف کیوں ہے۔۔۔؟

نازلی نے فائل پر سر جھکائے ضرداب شاہ کو محاطب کرتے ہوئے داد کا پیغام پہنچایا۔

ہوں اوکے۔۔۔۔ضرداب نے مختصر جواب دیتے ہوئے اپنے ٹیبل پر سے اپنا قیمتی موبائل اٹھایا

www.classicurdumaterial.com

کچھ پل اک نمبر تلاش کیا اور پھر موبائل کان اور کندھے کے درمیان اڑیسا اور پھر سے سر فائل پر جھکا لیا۔

ہاں بولوں داد بخش کچھ زیادہ دن نہیں لگا دیے تم نے گڑیا ٹھیک نہیں ہوئی کیا۔۔۔؟

ضرداب شاہ نے داد بخش کو بڑی نرمی سے پوچھا تھا۔

مگر دوسری طرف کی بات نے اس کے وجیہہ چہرے سے نرمی کسی بھاپ کی مانند اڑائی تھی۔

اس عنابی لب ضبط سے آپس میں بھیج گئے تھے۔

تم کب تک او گئے۔ضرداب نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پاتے ہوئے داد بخش سے پوچھا تھا۔

ہوں بائے۔۔۔!دو حرفی لفظ پر اس نے رابطہ منقطع کیا تھا۔

ستارہ بھائی ۔۔۔۔۔ستارہ بھائی اگر یہ بات سچ نکلی تو تمہیں تو میں بخشوں گا ہرگز نہیں ۔۔۔۔ضرداب نے اپنے تصورات میں ستارہ کو محاطب کرتے ہوئے کہا۔

بہت شوق ہے نا بے بو جان کی وفادار بننے کا۔۔

کر لو شوق پورہ وہ بھی تب تک جب تک میں اس تک نہیں پہنچ جاتا۔

اس نے ٹیبل پر پڑی سیگریٹ کی ڈبی اٹھائی اور اک سیگریٹ نکال کر اپنے لبوں سے لگائی اسے آگ کا شعلہ دیکھا کر اس نے گہرا کش لیتے ہوئے سوچا تھا۔

www.classicurdumaterial.com

امان ملک تمہیں اب پتہ چلے گا میں کیا ہوں۔۔۔۔!

ضرداب شاہ کی آنکھوں جل اٹھی تھی گزرا ہوا کل یاد کرتے ہوئے ۔۔

تم میرا خون نہیں ہو سکتے ضرداب عالم شاہ ۔۔۔میرا خون اتنا گندہ نہیں ہو سکتا کے انسانیت ہی چھوڑ دے ڈوب مرو کہی ضرداب عالم شاہ ۔۔۔

دل کو چیر دینے والے جملے اسے اذیت سے ہم کنار کر گئے تھے۔

اک انجانی سی درد کی لہر اس کے وجود کو ٹکڑوں میں بانٹ گئی تھی۔

اس نے سیگریٹ کا آخری کش لیا اور اسے کیش ٹرے میں مسلتے ہوئے اٹھا تھا۔

موبائل اور گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے وہ باہر نکل گیا تھا۔۔

♥♥

اس بار وہ تلخی ہے،روٹھے بھی نہیں ہم۔۔

اب کے وہ لڑائی ہے کہ جھگڑا نہ کریں گئے ۔۔

www.classicurdumaterial.com

یہ تم نے کون سے خزانے دبائے ہوئے اپنے کمرے میں جو اتے جاتے تالا لگا کر جاتی ہو۔۔۔

اسماء کے ساتھ حال میں کام کرتی رجو نے لالی کو کمرا لاک کرتے دیکھا تو بول اٹھی تھی۔

کیوں تم لوگ اپنے کام سے کام نہیں رکھ سکتے۔لالی نے تڑک کر جواب دیا تھا ۔

بچاری رجو اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔

ہر وقت میری ٹو میں لگے رہتے ہو تم سب ۔لالی نے غصیلی نظر اسماء پر ڈالی جو ان دونوں کی باتوں پر مسکرائے جا رہی تھی ۔

اس مسکراہٹ لالی کو پریشان کر گئی تھی۔

کیونکہ اسماء کی ہر مسکراہٹ کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی تھی ۔

اب بھی وہ اسے ہی مسکرائی تھی جس پر لالی کا ماتھا ٹھنک گیا تھا۔

یہ تم پاوں کیسے مار رہی ہو رجو اک اچھی رقاصہ ایسے رقص نہیں کرتی ادھر او میں بتاو ۔لالی نے رجو کو غلط لہر پر رقص کرتے دیکھا تو بول اٹھی۔

دل چیز کیا ہے اپ میری جان لیجیئے ۔

بس اک بار میرا کہا مان لیجیئے

لالی نے اپنا ڈوپٹہ کمر کے گرد باندھتے ہوئے گانے کے ساتھ ساتھ اپنے قدموں کو لہرایا تھا۔

تو سارے حال میں زور دار تالیوں کی آواز گونج اٹھی تھی ہر طرف واہ واہ کا شور اٹھا تھا۔

لالی کی اس پذیرائی پر اسماء جی جان سے جل اٹھی تھی۔

ماشااللہ۔۔۔ ماشااللہ بٹیاں رانی اج تک اپنی مدرائے بھولی نہیں ۔ ماسٹر صاحب نے لالی کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔

کیوں ماسٹر صاحب میری شاگرد ہے بھولنے دو گئی کیا۔۔۔۔؟

ستارہ بھائی نے اتراتے ہوئے ماسٹر صاحب سے کہتے ہوئے لالی کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا ۔

چلے ماسٹر جی کام پر لگ جائے اج رات بہت بڑی بڑی ہستیاں آنے والی ہے کوئی کسر نہیں رہنی چاہیئے ۔ستارہ بھائی نے اپنی ساڑی کے پلوں کو سنبھالتے ہوئے ماسٹر صاحب کو ہدایت دی تھی۔۔

ارے کمبختوں یہ تکیے یہاں حال میں لگاو سب مہمان یہی بیٹھے گئے۔

ستارہ نے تکیے اٹھاتی ہوئی لڑکیوں کو کہتے آگے بڑھ گئی

❤❤

لگتا استاد بھی ستارہ بھائی کے کوٹھے پر مہمان بننے والے ہیں اج رات ۔رفیق نے کلف لگے سفید سوٹ میں بڑی شان سے اتے شریفوں دین کو دیکھتے ہوئے دانت نکالے تھے۔

ستارہ بھائی کی کون سی عمر رہ گئی کے اس کے لیے ہم اس کے مہمان بنے رفیق ---شریفوں دین نے خباثت سے آنکھ دباتے ہوئے کہا تھا۔

ہم تو اپنی شہزادی لالی جان کے لیے جا رہے ہیں یار۔

ہائے کیا کمال کی چیز ہی یات لالی جان بھی ۔شریفوں دین نے گھٹیا پن سے کہتے رفیق کو دیکھا تھا۔

اک بار مل جائے تو زندگی بن جائے تیرے استاد کی۔اس نے کاونٹر پر کھڑے کاظم کو اشارے سے بولاتے ہو کہا تھا ۔

یہ اپنا جمال آیا تھا بعد میں یہاں ۔اس نے کاظم سے پوچھا ۔

جی استاد آیا تھا بول رہا تھا طبیعت خراب تھی

اس لیے اتنے دن نہیں آیا ۔کاظم بتا کر واپس چلا گیا۔

چل بھلا واپس ا ئی گیا نا۔شریفوں دین نے اپنی مونچھو کو تاو دیتے ہوئے کہا۔

♥♥

www.classicurdumaterial.com

سلام بے بو جان کیسی ہیں آپ کب آئی اپ---؟

مجاہد شاہ ابھی آفس سے لوٹے تھے لاؤنج میں بے بو جان کو بیٹھے دیکھ کر انہیں خوش گوار حیرت ہوئی تھی ۔وہ کافی دنوں سے اپنی کسی رشتے دار کی بیٹی کی شادی میں گئی ہوئی تھی ۔

جیتے رہو میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔بے بو جان نے ان کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا

آپ کی دعائیں ہے۔مجاہد شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ۔

اچھا یہ معاز اور باقی بچے کہاں ہے جب سے آئی ہو اسے ہی سناٹا چھایا ہوا سارے گھر میں ۔بے بو جان نے بچوں کے بارے میں استفسار کیا تھا۔

پتہ نہیں بے بو جان میں تو خود ابھی آیا ہوں جانے کہا گیا یہ شیطانی ٹولا ۔

مجاہد شاہ نے کندھے اچکاتے ہوئے بتایا تھا۔

جس پر وہ بے بو جان کے ساتھ مل کر ہنس دیئے تھے۔

اچھا بے بو جان معاز بتا رہا تھا اس کا کہنا ہے کہ گنے کا نیو سیمپل آئے ہیں مارکیٹ میں

اگر آپ کہے تو اس بار فضل میں وہی یوز کرلے۔مجاہد شاہ نے بے بو جان سے رائے لیتے ہوئے کہا تھا

۔

جیسا تمہیں اور معاز کو ٹھیک لگے کرو پتر مجھ بوڑھی کو کیا پتا ان کاموں کا۔

ہمارا فرض ہے اپ سے پوچھنا بے بو جان------بے بو جان کی بات پر مجاہد شاہ مسکراتے دیے تھے۔

مجاہد پتر شاہ کا کوئی آتا پتا کیسا ہے میرا لال ۔

بے بو جان نے اداسی سے مجاہد شاہ سے ضرداب شاہ کا پوچھا تھا ۔

میری بات نہیں ہوئی بے بو جان میں سوچ رہا تھا اک دو دن تک جاو کا اس کے پاس۔مجاہد شاہ کے لہجے میں سنجیدگی در آئی تھی۔

بے بو جان سمیرا بھابھی کے بعد وہ زیادہ اپ کے ہی پاس رہا ہے معاز اور ضرداب آپ کی گود میں کھیل کر جوان ہوئے ہے ----

کیا آپ کو لگتا وہ ایسا کچھ کر سکتا------؟

مجاہد شاہ کے لہجے میں دکھ ہنگورے لے رہا تھا سب سے زیادہ پیار واضح تھا جو ضرداب سے تھا--

نہیں مجاہد میں جانتی ہو میرا ضرداب ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔

بے بو جان نے ٹھنڈی اہ بھرتے ہوئے کہا تھا ۔

پھر کیوں اپ لوگوں نے اس پر اعتماد نہیں کیا ----؟ کیوں اسے یوں در در بھٹکنے کے لیے اکیلا چھوڑ دیا بے بو جان سمیرا بھابھی کی روح کتنا تڑپتی ہو گئی کبھی آپ نے اور بھائی صاحب نے سوچی یہ بات---؟

مجاہد شاہ نے غصے اور دکھ کے ملے جلے تاثرات سے بے بو جان کو ان سب کے برے رویے کا احساس دلوایا تھا۔

تم اچھی طرح جانتے ہو مجاہد تب حالات ہی ایسے تھے اوپر سے لوگوں کی باتوں نے دماغ خراب کر رکھا تھا مجھے خود افسوس ہے اس بات کا مگر ضرداب تو مانو پتھر کا بن گیا ہے کیی بار اس سے معافی مانگی مگر وہ آگے سے بولتا ہی نہیں ۔

بے بو جان کو اب غصہ ا رہا تھا اوپر سے اک انجانی سی فکر لگی ہوئی تھی کتنے دن ہو گئے ستارہ سے اس کا حال نہیں پوچھا تھا۔

شکر کریں پتھر ہوا ہے لوٹا نہیں ورنہ آپ لوگوں نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

مجاہد نے لاؤنج میں داخل ہوتے مجاز اور عامل کو دیکھتے ہوئے بات ختم کی تھی--

♥♥

ہر وقت روتی رہا کریں آپ یہ نہیں کرتی کہ شاہ سے مل ہی او سمائرہ مجاہد شاہ کے لیے چائے لے کر آئی تھی جب بے بوجان اور مجاہد کی باتوں میں سمیرا کے ذکر نے ان کے قدم روک لیے تھے ۔

www.classicurdumaterial.com

اک درد کی ٹیس ان کے وجود میں دوڑگئی تھی۔

عاصمہ تم نہیں جانتی بجو کا ذکر مجھے کتنی تکلیف دیتا ہے یہ اس لیے نہیں کے وہ میری سوتن ہے----

یہ تکلیف اس لیے ہے وہ میری اتنی پیاری بجو تھی---

ان کا بچھڑنا مجھے اج بھی روز اول کی طرح رولاتا ہے

اگر میرا یہ حال ہوتا ہے ان کی یاد سے تو میرے شاہ کا کیا ہوتا ہو گا------ ۔

سمائرہ ہچکیوں سے رو رہی تھی عاصمہ بیگم نے بہت کوشش کی چپ کروانے کی مگر وہ چپ ہونے کی بجائے بچوں کی طرح روئے جا رہی تھی۔

بھابھی چپ کریں یہ لے پانی پیے سب گھر ہے اپ کو ایسے دیکھ کر بچے پریشان ہو جائے گئے۔

عاصمہ نے ان کی طرف پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے کہا تھا ۔

کیا ہوا ہے ماما کو۔ ---؟

عامل کچن میں پانی پینے آیا تھا ۔

سماہرہ بیگم کو یوں روتے دیکھا تو پریشانی سے ان کی طرف بڑھا تھا ۔

بولے اماں کیا ہوا۔۔۔؟ عامل نے ضرداب کی طرح انھیں اماں کہا تو سماہرہ بیگم نے اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگا لیا

میرا شاہ ۔۔۔۔!

وہ بس اتنا ہی بول پائی تھی۔

ہو ہوں ماما اپ نے تو ڈرا دیا مجھے چپ بلکل چپ تھوڑا صبر کر لے پھر آپ کا شاہ اپ کے پاس ہو گا ہمیشہ کے لیے۔عامل نے سماہرہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔

انشاءاللہ عاصمہ نے بھی عامل کا ساتھ دیا تھا۔

اب کھانا ملے گا کے ضرداب مینشن جانا پڑے گا۔۔۔؟

تینوں نے بے ساختہ پیچھے دیکھا تھا جہاں مسٹر کاشف کمر پر ہاتھ رکھے کھڑے انھیں ہی گھور رہا تھا۔

حد ہے یار کاشی کتنا کھاتے ہو پھٹ جاو گے اگر یہی سپیٹ رہی تمہاری پیٹو نہ ہو تو۔

عامل نے بھی اسی کے انداز سے کہا تو سماہرہ اور عاصمہ ایک ساتھ مسکرا اٹھی تھی وہ جانتی تھی اس گھر میں علینہ اور کاشی بھوک کے کتنے کچے تھے۔

چل نکل پہلے اپنی پیٹو بیوی کو روک جا کر مجھے کیوں نظر لگا رہے ہو۔کاشی کو اس کا یوں سب کے سامنے پیٹو کہنا بہت کھولا تھا تو لگے ہاتھوں علینہ کو بھی نپٹا دیا۔

سالے رک تیری تو۔۔تیری طرف تو ویسے بھی بہت سے حساب رہتے ہے۔عامل زیرے لب بڑبڑاتا اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

کاشی صاحب تک وہ بڑبڑاہٹ بڑی آسانی تک پہنچی تھی وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کیا حساب ہو سکتا اس لیے وہ جتنی سپیٹ سے بھاگ سکتا تھا بھاگتا گیٹ سے بار نکل گیا تھا عامل بھی اس کے پیچھے ہی تھا۔

♥♥

ارے بھائی جلدی کرو سب انا شروع ہو جائے گئے ابھی۔ستارہ نے لائٹس لگاتے ملازموں کو وہاں سے ہٹایا۔۔۔

سفینہ جا دیکھ لالی تیار ہو گئی۔۔۔۔۔

اور اسماء رجو نازنین کو بھی بول جلدی تیار ہو جائے۔۔۔۔۔

سیٹھ صاحب آئے بیٹھے ہیں نازنین کو کہہ وہ اپنی پرفارمنس شروع کریں۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

باقی سب آتے جائے گئے اسی حساب سے اسماء اور لالی کی پرفارمنس سیٹ کر لے گئے۔ستارہ بھائی نے سفینہ کو خاصی لمبی ہدایت دی۔

مگر ستارہ آپا یہ سیٹھ صاحب کون ہے ----؟ جس کے لیے آپ جلدی شو شروع کروا رہی ہے---؟

ارے کمبخت ماری کراچی کے بہت بڑے تاجر ہے وہ

کپڑے کا وپاری ہے

بہت مال دار آسامی ہے------

ستارہ نے سر دھنکتے ہوئے سفینہ کو دیکھا---چل

اس لیے بول رہی ہو شو شروع ہو گا تب تک باقی مہمان بھی انا شروع ہو جائے گئے ----

۔ستارہ نے سفینہ کو بتایا اور خود بھی تیار ہونے چل دی ----

عجب نہیں لگتا تمہیں یہ سیٹھ رضیہ ---

جب سے آیا ہوا سیگریٹ ہی پیے جا رہا بات وات کر نہیں رہا کسی سے--

مجھے تو کوئی سائقو ہی لگ رہا تھا--

چند سیکنڈ کے لیے اس کی نظر اٹھی تھی یار میرا تو دل ہی ڈوب گیا توبہ اتنی لال آنکھیں

سفینہ نے پاس کھڑی رضیہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اپنا تجربہ شیئر کیا۔۔۔

دفع کر سانوں کی جو مرض ہوئے ہمیں اس سے کیا۔۔۔

ا چل تیار ہو جائے ہم بھی۔۔۔

رضیہ نے ہاتھ کے اشارے سے دفع دور کرتے کہا

اور اپنے اپنے کمروں کی طرف چل دیا۔۔۔۔

ن۔ن۔نہیں م۔م۔میں کیوں جاو اندر تم جاو کسی نے دیکھ لیا تو پتہ کیا ہو گا قیامت ا جائے گئی ۔۔۔۔! علینہ نے حجرے کے اندر جانے سے انکار کیا۔

کوئی تمہیں گولی نہیں مارتا جاو تو اک بار میں یہی رک کر پہرا دیتی ہوں ۔۔۔!

عرش نے علینہ کو اندر جانے کے لیے فورس کرتے ہوئے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے ۔گر پلیز کوئی آئے تو بتا ضرور دینا ----یہ نا ہو اس دن کی طرح بڑی ماما ٹپک پڑے--علینہ نے اندر جانے کے لیے راضی ہوتے ہوئے کہا تھا---

اچھا بابا جاو تو۔عرش نے اسے دھکا دیتے ہوئے اور خود حجرے کے دروازے کے قریب بنی چھوٹی سی دیوار کے پیچھے چھپ گئی۔---

علینہ اندر داخل ہوئی تو ہر طرف سے اندھیرے نے اس کا سواگت کیا تھا۔-

وہ سب سے پہلے کبڑ کی طرف بڑھی تھی۔

جہاں پنچایت میں ہونے والے سب فیصلوں کے کاغذات پڑے ہوئے تھے۔گاوں میں جو بھی فیصلہ ہوتا اس کے سارے کاغذات بطور امانت مجاز شاہ کے پاس رکھوائے جاتے تھے۔اس لیے اس کبڑ میں 20 سال سے لے کر اب تک کے سارے کاغذات پڑے ہوئے تھے

جو ضرورت پڑنے پر پنچایت کے سامنے پیش ہوتے رہتے تھے۔

علینہ نے ابھی کبڑ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑایا ہی تھا کے کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور گھسیٹتا ہوا کمرے میں لگے جہازی سائز پردوں کے پیچھے لے گیا۔

علینہ کی تو آنکھیں خوف سے پھٹ گئی تھی۔

اک انجانے خوف نے اسے کے چہرے کا رنگ ذرد کر دیا تھا۔

ششششش-----آواز مت نکالنا-- کسی نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی---

اس شخص کے لمبس سے اس کا پورا وجود پسینے میں نہا گیا تھا۔

اس سے پہلے کے وہ اس کا ہاتھ ہٹاتی یا شور مچاتی کمرا روشنی سے نہا گیا تھا۔۔۔

ساتھ ہی آوازوں کا اک ریلہ کمرے میں گونج اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔جس نے علینہ کو ساکت کر دیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

وہ بنا حرکت کرلیے یہی اپنی سانس روکے کھڑی رہی۔۔

یہ لیجیئے فراز صاحب آپ کو یہ کاغذ چاہیے تھے۔

مجاز شاہ نے کبڑ سے کچھ کاغذ نکال کر فراز کے حوالے کیے تھے ۔۔۔۔۔۔۔

اور ہاں یہ کاغذ اپ تھانے لے جائے اپ کے بیٹے پر جو الزام لگا ہے اسے بے گناہ ثابت کرنے میں آپ کی مدد کرے گئے ۔مجاز شاہ سب کے ساتھ چلتے ہوئے باہر نکلے تھے۔

سب کے جاتے کی علینہ نے زور سے بھیچی اپنی آنکھیں کھولی تو اس شخص کی قربت پر وہ جل اٹھی تھی ۔اس کی پست عامل کے سینے سے لگی ہوئی تھی اس اک ہاتھ علینہ کے منہ پر جما تھا اور دوسرا ہاتھ علینہ کی کمر کے گرد۔۔۔۔۔

تمہارے پاس عقل نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں یہ کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عامل نے بڑی مشکل سے علینہ کو خود سے دور کرتے غصے سے اس کو گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

م-م-م-میں وہ-ہ-ہ وہ علینہ کو کوئی الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے۔

کیونکہ عامل کے ہاتھ ابھی بھی علینہ کی کمر کے گرد گھیرا بنائے ہوئے تھے۔

وہ اس قدر قریب تھا کے علینہ ذرا سا بھی ہل نہیں پائی۔

پاگل پن کب چھوڑوں گی تم۔عامل نے اس کے چہرے کے گرد بکھرے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے اڑیستے کہا تھا۔

چلو یہاں سے۔

عامل نے اپنے شور مچاتے جذبات سے گھبرا کر اسے خود سے دور کیا اور خود کھڑکی سے باہر کود گیا۔

اب او یا اٹھا کے لاو تمہاری تشریف کا ٹوکرا۔عامل نے اس اپنی جگہ جمئے دیکھ کر شرارت سے کہا تھا۔

علینہ سر جھکائے اس کی طرف بڑی تھی حالانکہ دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا اور ٹانگیں الگ کپکپا رہی تھی پھر بھی وہ چلتے کھڑی کے پاس آئی۔آو عامل نے اسے اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے تو وہ گھبرا گئی۔آپ جائے م-م-میں خود ا جاو گئی۔

اچھا ٹارزن کی رشتہ دار ہو گیا---؟

یہاں سے گودو گئی تو یہاں نہیں وہاں پہنچو گئی سمجھی بڑی آئی خود ا جاو گئی۔---------

عامل نے اک ہاتھ دل اور دوسرا آسمان کی طرف کرتے ہوئے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

چلو دونوں ہاتھ میرے کندھے پر رکھو عامل نے اس کے ہاتھ اپنے کندھے پر رکھے اور اپنے ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے ہوئے اسے نیچے اتارا تھا۔

جاو عرش کی بچی تجھے اللہ پوچھے کہا پھسا دیا مجھے ۔۔علینہ دل میں عرش کو کوستی عامل سے الگ ہوئی اور بنا عامل کو دیکھے سرپٹ بھاگتی اپنے روم میں بند ہو گئی تھی۔جب کے عامل وہی کھڑا اسے دور جاتے دیکھ کر مسکرا دیا ۔۔۔

♥♥

ارے صاحب اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی ذرا روکے تو سہی ۔۔ستارہ بھائی نے سیٹھ صاحب کو اٹھتے دیکھ کر اک ادا سے کہا تھا ۔۔

نہیں ستارہ بھائی ان کا کام ختم ہو چکا ہے اس لیے ان کا جانا تو بنتا ہے نا۔۔۔ستارہ جانی پہچانی آواز پر موڑی تھی۔

شریفوں دین دھیرے سے چلتا ستارہ بھائی کے پاس پہنچا تھا ۔۔۔

آئے آئے بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے ۔۔ستارہ بھائی کے طنزیہ لہجے پر شریفوں دین پھونڈی ہنسی ہنستا آگے بڑھا تھا ۔۔

آئے صاحب ہم آپ کو اس طرف لیے چلتے ہیں۔۔۔

یہاں بے کار سے لوگوں کا رش بڑھ رہا ہے --

ستارہ سیٹھ صاحب کو لیے اک طرف لگے گدے کی طرف بڑی تھی ۔

ان آنکھوں کی مستی کے مستانے ہزاروں ہیں

ان آنکھوں سے وابستہ افسانے ہزاروں ہیں

اسماء محفل میں رنگ جماتی رقص میں مگن تھی ۔

خوبصورت ڈارک ریڈ انار کلی فراک میں وہ غضب ڈھا رہی تھی ---

اک تم ہی نہیں تنہا الفت میں میری رسوا

اس شہر میں تم جیسے دیوانے ہزاروں ہیں

رقص کرتی اسماء کے پیچھے بنی مڈیر کے پاس بیٹھی پری بڑی حیرت سے اسماء کو رقص کرتے دیکھ رہی تھی اس نے شاید اپنی 18 سالہ زندگی میں پہلی بار اسے کسی کو رقص کرتے دیکھا تھا۔

www.classicurdumaterial.com

وہ بھی اتنی مہارت سے---

اس کے اپنوں نے تو اسے ہمشیہ اپنی چاہتوں کے سائے میں رکھا تھا۔

اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کی باہر کی دنیا میں یہ سب بھی ہوتا ہو گا۔-اس کی دنیا تو چاچو اور بابا سے شروع ہوتی تھی اور انھی پر ختم ہو جاتی تھی--

اک ہم ہی ہیں جو آنکھوں سے پلاتے ہیں۔

آنکھوں سے پلاتے ہیں

کہنے کو تو دنیا میں مہ خانے ہزاروں ہیں۔

اسے یہ رنگ برنگے لوگ ہر طرف پھیلا شور اچھا لگ رہا تھا۔

وہ وہی مڈیر کے پاس بیٹھ گئی اور بڑھے غور سے اسماء کی اداوں اور چہرے کے نقش کو دیکھنے لگی۔

لالی اج محفل کی بھاگ دوڑ میں کمرے کو لاک لگانا بھول گئی تھی۔باہر سے اتے شور اور بھات کی آوازوں نے اس کا تجسس بڑھایا تو وہ دھیرے سے دروازہ کھول کر باہر نکل آئی تھی----

اس شمع فروزا کو آندھی سے ڈراتے ہو

اس شمع فروزا کے پروانے ہزاروں ہیں ۔

ان آنکھوں کی مستی کے مستانے ہزاروں ہیں

آن آنکھوں سے وابستہ افسانے ہزاروں ہیں ۔

جویہی اسماء کا رقص ختم ہوا سب نے اپنے سامنے پڑے مشروب کے گلاس اٹھا کر منہ کو لگا لیے۔

مگر ان سب کا ساتھ جس شخص نے نہیں دیا تھا وہ سیٹھ صاحب تھے وہ اسی طرح سپاٹ چہرے لیے چاروں طرف نظریں گھومارہے تھے۔

کام ہو گیا گڈ باقی مجھ پر چھوڑ دوں ۔ سیٹھ صاحب نے اپنی براون داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کال بند کی تھی۔

تم سب سے پہلے اس شریفوں دین کو چلتا کرو یہاں سے۔اس کی سرد آواز پاس بیٹھے شخص کے کان میں گونجی تو وہ سر ہلاتا آٹھ گیا۔

♥♥

یہ لالی کہاں گئی آگے اس کی باری ہے۔۔۔۔ستارہ بھائ نے پریشانی سے سب سے پوچھا تھا مگر سب اک ہی لفظ بول رہے تھے ۔ہمیں نہیں پتہ

ستارہ نے پریشانی سے اک بار پھر لالی کا نمبر ملایا تھا بیل جا رہی تھی مگر وہ کال پک نہیں کر رہی تھی جس سے ستارہ کی تشویش اور بڑھ رہی تھی۔

ہاں لالی کہاں ہو تم ۔۔۔۔تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔۔؟

ستارہ بھائ نے بےتابی سے پوچھا تھا محفل تو وہ لالی کی طبیعت کی خرابی کا بول کر برخاست کر چکی تھی۔اس لیے وہ فکر مندی سے بولی تھی

مگر لالی کی بات نے اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی۔

کیا کہہ رہی ہو لالی اللہ یہ۔یہ کیسے ہو گیا ۔۔ستارہ بھائ کی تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا۔۔

لالی تم دیکھو میں آتی ہو سب کو بھیج کر۔

ستارہ نے فورا کال کاٹی اور بھاگتی حال تک آئی تھی۔

ارے آرام سے ستارہ بھائی اتنی بھی کیا جلدی ہے ۔حال کے بیچوں بیچ کھڑی ہستی کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکی اور رک گئی۔

سیٹھ صاحب آپ ابھی تک یہی ہے گئے نہیں ----؟

ستارہ بھائی نے اپنے چہرے پر اڑتی ہواؤں پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا---

نہیں اور جانے کا ارادہ بھی نہیں ہمارا۔سیٹھ صاحب کے لہجے میں سنجدگی اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھی ------

چلو بھئی لے او ستارہ جی بہت پریشان ہے ان کی وجہ سے ۔ سیٹھ صاحب نے حال میں پڑے تخت پر بیٹھتے ہوئے اپنے سر پر پہنی بڑی سی ہیڈ اتار کر دور پھینکی تھی اور پھر کالے رنگ کی بڑی سی داڑھی اتاری تو نیچے سے ہلکی براون داڑھی نمودار ہوئی تھی---

جس نے ستارہ بھائی کو زور دار جھٹکا دیا تھا۔اس کی تو آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھی اور حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔

اسے دوسرا جھٹکا تب لگا جب کچھ لوگ پری کو پکڑے حال میں داخل ہوئے تھے۔

اب کیا خیال ہے ستارہ بھائی ---

ضرداب شاہ نے اک شان بے نیازی سے ستارہ بھائی پکارا تھا۔

شاہ صاحب یہ کام شریف لوگوں کے نہیں جو آپ کر رہے ہیں --

ستارہ نے کافی حد تک خود پر قابو پا لیا تھا جو ہونا تھا ہو گیا اب شاہ کا سامنا تو کرنا ہی تھا-----

تم یہاں چھپی بیٹھی ہو اور میں تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈ کے آئی ---

عرش نے آتے ہی اس کی کلاس لینی چاہی تھی ۔

مگر وہ اس سے پہلے ہی بھری بیٹھی تھی اس کا پوچھنا غضب ڈھا گیا تھا

کیا چل نکل یہاں سے ---چل چل دفع ہو آج کے بعد مجھ سے بات کی نا تو تیرا منہ توڑ دوں گئی ----

چل تو ----تو دوست کے نام پر نری پروبلم ہے --

جا --جا کے خود ہی کر جو کرنا ہے---

میں دوبارہ سے بتا رہی ہو آج کے بعد مجھ سے بات بھی مت کرنا تم سمجھی---

علینہ نے عرش کی اک نہ سنی اور اسے دھکے دیتے ہوئے روم سے باہر نکال دیا۔

حالانکہ وہ بچاری میری بات تو سنو عالی--ہوا کیا آخر ---

آرام سے بات سن لو---

میری بات تو سن لو ---بولے جا رہی تھی۔

مگر عالی صاحبہ کا تو دماغ اس وقت گھوما ہوا تھا۔

اسی فتنی کی وجہ سے بے چاری کو دو بار عامل کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا تھا۔

آج تو حد ہی ہو گئی تھی۔

خود کو بھاگنا ہی تھا تو اسے تو کوئی سگنل دے جاتی

چلو سگنل نہیں دے پائی تو کم سے کم اسے بچانے تو اسکتی

تھی بڑے بابا کے جانے کے بعد---

مگر نہیں جی ----

اگر عامل بھی اسے نہ بچاتا تو

آج سارے گاؤں والے اس کی تعزیت کے لیے جمع ہوئے ہوتے-----

اور سب یہی کہتے محروما بھائی کو بچاتے بچاتے خود ہی گزار گئی---

علینہ نے اس کی اک نہ سنی

اور دھکے دیتے باہر نکال کر دروازہ ٹھا کی آواز سے بند کر دیا تھا۔

بھاڑ میں جاو اب میری طرف سے---دروازہ بند کرتے اس نے چیخ کر کہا تھا--

حد ہے بندہ لگلے کی بھی تو سن لیتا اپنی ہی ماری جا رہی ہے ---

اسے آخر ہوا کیا اندر تو اچھی بھلی گئی تھی۔

پھر اچانک کرنٹ کیوں مارنے لگ گئی ہے----

عرش نے وہی کھڑے اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھے اپنی چھوٹی سی عقل کے گھوڑے دوڑائے تھے--

آخر اندر کیا ہوا ہو گا-----؟

کہی بابا نے تو نہیں دیکھ لیا اسے------؟

ارے نہیں عرش اگر بابا دیکھ لیتے تو اب تک تو مہا بھارت شروع ہو جاتی گھر میں ---

اس نےاپنے ذہین میں آئے اس خیال کو خود ہی ترک کر دیا تھا۔۔

یہ سچ بھی تھا اگر مجاز شاہ دیکھ لیتے تو اب تک تو لڑائی کا اک نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

اس لیے سب ہی مجاز شاہ سے دور ہی رہنا پسند کرتے

تھے ان سے اور ان کے کام سے کسی کو کوئی لگاو نہیں تھا۔۔۔

بے بو جان تھی جو ان سے اس معاملے میں بات کر لیتی تھی۔۔

مجاہد شاہ کئی سالوں سے اپنی زمین پر بنی شوگر مل چلا رہے تھے۔

اس شوگر مل کی بنیاد انھوں نے اورتابش شاہ نے

اس وقت رکھی تھی۔۔

جب ضراب 8 سال کا تھا۔۔۔

تابش شاہ اور رانیہ شاہ کی ڈیتھ کے بعد سے لے کر اب تک وہ اکیلے ہی سنبھال رہے تھے۔

مگر جب معاز نے میٹرک پاس کیا تو اس نے سب سے پہلے مجاہد شاہ کا بوجھ بانٹنا چاہ تھا وہ باقاعدگی سے فیکٹری جاتا اور ہر کام میں ان کی ہیلپ کرواتا۔۔۔۔

تب کاشف مخصوص 5 سال کا تھا۔۔

❤❤

رانی کیا بنا رہی ہو۔۔بے بو جان اج کافی آر سے کے بعد کچن میں آئی تھی۔

جب سے ان کی طبیعت خراب رہتی تھی انھوں نے کچن میں انا چھوڑ دیا ہوا سارا کچن رانی سماہرہ اور عاصمہ سنبھالے ہوئے تھی۔

آپ کو کچھ چاہیے بے بو جان ---؟

رانی نے حیرت سے بے بو جان کو کچن میں آتے دیکھا تھا۔

نہیں بچے مجھے تو کچھ نہیں چاہیے تو ادھر ا میرے پاس۔

رانی ان کے اشارے پر ان کے پاس جا بیٹھی----

یہ شاما کہاں رہتی اج کل ۔۔بے بو جان نے مسکراتے پوچھا تھا۔

بچی ہے نا جی بچوں کے ساتھ کھیلتی رہتی ہے میں بڑا سمجھاتی ہوں مگر بے بو جان سمجھتی ہی نہیں --

رانی نے سمجھداری سے اپنی بات بے بو جان کو سمجھائی تھی😝

اچھا چل کوئی نہیں کھیلنے دیا کر

معاز نے کھانا کھا لیا کیا۔۔بے بو جان کے لہجے میں معاز کے لیے فکرو پیار تھا۔

بے بو جان میں تو کہتی ہوں معاز بھائی کی شادی کر دے

ماشااللہ سے 29 کے ہونے والے ہیں ۔

شاہ بھائی اور معاز بھائی دونوں کو گھوڑی چڑھا ہی دے اس بار ۔۔

رانی نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا ۔تو بے بو جان نرمی سے مسکرا کر سر ہلا گئی۔

جیسے بول رہی ہو سوچتے ہیں اس بارے میں بھی

❤❤

دیکھے شاہ صاحب اس بچی نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔۔۔

ستارہ بھائ نے پری کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اپ کا جو بھی مسلہ ہے آپ ملک صاحب سے خود حل کیوں نہیں کرتے۔۔۔

ستارہ بھائی کو پری سے زیادہ لالی کی فکر لگی ہوئی تھی --

جتنا وہ پری سے اٹیچ ہو چکی تھی اتنا تو وہ ان سے بھی ابھی تک نہ ہوئی تھی---

پری کے جانے کے بعد لالی کا حال سوچ کر ہی ستارہ بھائی کے دل میں ہول اٹھ رہے تھے--

شاہ صاحب پلیز رحم کریں اس معصوم پر----؟

ستارہ بھائی نے بنا کچھ بولے موڑتے اس مغرور شہزادے کے سامنے آتے ہوئے التجا کی تھی جس پر اس نے اپنی خوبصورت آنکھیں ستارہ بھائی کے چہرے پر ٹکا دی تھی --

اچھا اور یہ میں کیوں کرو---- ؟

ضرداب کا لہجہ سرد تھا جانے کون سا دکھ تھا جو اس وقت ضرداب شاہ کی آنکھوں میں ہنگورے لے رہا تھا---

ستارہ بھائی نے الجھے ہوئے لہجے کے اس مالک کو بڑے غور سے دیکھا تھا--

اور دل میں اس کی خوبصورتی کو سراہا تھا ---

ستارہ بھائی نے اپنی 47 سالہ زندگی میں بہت سے حسین مرد دیکھے تھے بہت سے امیر کبیر خوبصورتی میں جن کا کوئی ثانی نہ تھا مگر شاہ جیسا وجیہہ اپنی بھوری آنکھوں سے سامنے والے کو چاروں شانے چت کروانے کی سلاحیت رکھنے والا مرد پہلی بار دیکھ رہی تھی ----

کیوں نہیں کرے گے آپ ----؟ ستارہ نے الٹا سوال کیا تھا--

کیوں کے موڈ نہیں میرا ---

ضراب نے سیگریٹ جلاتے بے نیازی سے کہا اور دوبارہ سے تحت پر بیٹھ گیا ---

وہ کیا ہے نا ستارہ صاحبہ مجھے یہ لڑکی چاہیے..

اس لیے مجھ سے یہ امید تو مت رکھے گا کہ اسے واپس اپ کے پاس چھوڑ کر جانے کی غلطی کرو گا----

ہاں اس کے علاوہ بولے آپکی کیا خدمت کر سکتا ہو----!؟

ضراب نے کش لیتے ہوئے داد بخش کے پیچھے آتی لالی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ جیسے گھٹیا شخص سے خدمت کی امید ہم کیا رکھے گے شاہ صاحب--

اس سے پہلے ستارہ اس کی بات کا جواب دیتی لالی اگ بگولا ہوتی اس کے سامنے اکھڑی ہوئی تھی--

آپ بھول رہے ہے یہاں رقاصائیں رہتی ہیں -----جسم فروش نہیں ----؟

لالی نے غصے سے بھری آنکھیں ضراب شاہ کے چہرے پر گاڑتے ہوئے کہا تھا--

www.classicurdumaterial.com

اپنی بکواس بند کرو تمہیں کیا لگتا تمہاری یہ تقریر سن کے میں پگل جاو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یا پھر۔۔۔ غصے میں لڑکی تمہارے منہ پر مار کر چلا جاو گا۔۔۔

بچے اسی خواہش پالنی ہی نہیں چاہیئے جو پوری نا ہو سکے ویسے تم نے ہمت کی میرے سامنے بولنے کی سو تم بول سکتی ہو اج۔

مجھے سچ میں غصہ نہیں آئے گا سو کیری ون۔۔

۔۔۔مگر تھوڑا جلدی میری میٹنگ ہے تھوڑی دیر تک

شاہ نے اپنی مضبوط کلائی پر بندھی برانڈڈ واچ کو سامنے کرتے ہوئے ٹائم دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

ضرداب شاہ نے آج سب کو حیران کر دیا تھا بلکہ داد تو خود ڈرا ہوا تھا۔۔۔۔

جتنا اس کا موڈ خراب تھا۔۔۔۔۔اس سے اتنی نرمی کی توقع تو بلکل نہیں تھی۔۔۔

مگر شاہ کو یوں نارملی لالی سے بات کرتا دیکھ کر سب نے اک دوسرے کے منہ کو دیکھا تھا۔۔۔

ہاں آپ کو فرق کیوں پڑے گا شاہ صاحب بے غیرت لوگوں کو بھی کبھی فرق پڑتے دیکھا ہے ۔۔۔۔

لالی کے لفظوں نے سوئے ہوئے شیر کو جگا دیا تھا

شٹ اپ---ضرداب حلق کے بل دھاڑا تھا--

چیخیں اور زیادہ چیخیں میرا منہ بند کروا دے گولی مار دے مجھے آپ تو بڑے لوگ ہیں آپ کے لیے عزت ہو نا ہو کوئی فرق نہیں پڑھتا---

لالی نے نفرت سے شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا----

تم حد سے بڑھ رہی ہو----

شاہ کے خوبصورت چہرے پر سختی در آئی تھی--

ویسے آپس کی بات ہے کیا کرے گئے اس کا شاہ صاحب----؟

لالی نے تھوڑا سا آگے کو جھکتے ہوئے شاہ کے دل میں اپنی باتوں کے زہر سے بجھے تیر اتارے تھے---

خود رات رنگین کریں گے یا-------؟

لالی نے آنکھوں سے

ان کے سامنے کھڑے پانچ چھ غنڈے نما آدمیوں کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا --

اس کی ادھوری بات کا مطلب

شاہ اچھے سے سمجھ گیا تھا --

غصہ ضبط کرتے شاہ نے اپنے مظبوط ہاتھوں کی مٹھی بند کی تھی ......

ورنہ اس کا دل شدت سے سامنے کھڑی اس عورت کو زمین میں زندہ گاڑ دینے کو کر رہا تھا---

کیا ہوا شاہ صاحب غصہ اگیا الے الے اپ نے تو ابھی کہا سب کے سامنے کہ اپ کو غصہ نہیں ا رہا ---

تم بول سکتی ہو کچھ بھی ۔تو پھر----؟

لالی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا--

اسے غصے سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے دیکھ کر لالی کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔

ضرداب شاہ کو غصہ آتا دیکھ کر اسے اپنے دل میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔

اس کے بر عکس ضرداب نے غصے سے لب بھیجے ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ کو اپنے برانڈڈ شوز کے نیچے مسلا اور قہر آلودہ نظر لالی پر ڈالتا آگے

بڑھ گیا---

کیا ہوا شاہ صاحب بتاتے تو جائے کتنے دن اسے اپنے بستر کی زینت بنانے کا ارادہ ہے----؟

اسے یوں پری کو لے جاتے دیکھ کر لالی نے ضرداب غصے کو مزید ہوا دی تھی---

کیوں سب کے سامنے بتاتے ہوئے شرم ا رہی ہے تو میرے کان میں بتا دے -----

وہ آہستہ سے چلتی ضرداب تک پہنچی تھی---

آپ لوگوں کو---------!!!!!

www.classicurdumaterial.com

چٹاخ -----شاہ کے صبر کی حد یہی تک تھی--

وہ موڑا اور پھر اس کا ہاتھ لالی کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا۔

تم دو کوڑی کی رقاصہ تم ---تمہاری ہمت کیسے ہوئی ضرداب عالم شاہ سے ایسے بات کرنے کی

ضرداب عالم شاہ نام ہے میرا

شکر کرو عورت ہو ورنہ اتنے ضبط سے کام نہیں لیتا میں اکثر---

اور تم مجھ پر ریسرچ کرنے کی بجائے تھوڑی توجہ خود پر دے لو----- تمہاری اتنی اوقات ہے ہی نہیں کہ تم ضرداب شاہ کے سامنے کھڑی بھی ہو سکو----

اور ہاں

میں اسے اپنے بستر پر سولاوں یا کسی اور کے نن آف یور بزنس ------

شاہ کی آواز تھی یا کسی شیر کی دھاڑ کسی کو سمجھ نہیں آئی تھی--

ضرداب شاہ کے بھاری ہاتھ نے لالی کو کچھ پل کے لیے سوچنے کے قابل نہ چھوڑا تھا--

www.classicurdumaterial.com

ستارہ بھائی کی باہوں نے اسے سہارا دیا تھا۔

آپ تو غصہ ہی کر گئے ---میں تو اس لیے پوچھ رہی تھی جب دل بھر جائے تو مجھے بتا دیجئے گا۔۔

میں بچی کو واپس لے او گئی----

لالی نے ستارہ بھائی کے ہاتھوں سے خود کو آزاد کرواتے ہوئے اک بار پھر طنز کیا تھا---

اس کے لفظوں نے اگے بڑھتے ضرداب کے قدم اک بار پھر روک لیے تھے------

اگر اتنا ہی اپنی عزت کا پاس ہے آپ کو تو

اسے اپنی عزت بنا کر لے کر جائیں شاہ صاحب

لوگوں کو بھی منہ بند ہو جائے گا اور میرا بھی اس تھپڑ سے میرا منہ کیسے بند ہو گا۔

لوگوں کو بھی پتہ چلے اپ کتنے عزت دار ہے اک عزت دار

ماں کے بطن سے جنے ہوئے ----!

شٹ اپ ۔جسٹ شٹ اپ یو بلڈی وومین ---تمہاری ہمت کیسے ہوئی میں ماں تک جانے کی تم ---

ضرداب کو اس کی بات آگ لگا گئی تھی---

کیوں ہمت نہیں --- ؟ یا کسی عورت کی عزت آبرو اپ کے نزدیک کوئی معنی نہیں رکھتی--؟

شاہ غصہ سے پاگل ہوتا اس کی طرف بڑھا تھا۔

بہت سال پہلے ایسے ہی کسی نے اپنی باتوں کی نشتر اس کے دل میں پیوست کیے تھے۔

اسے میرے سامنے سے لے جاو ستارہ بھائ ورنہ آج جان لے لو گا میں اس کی----ضرداب کی آگ اگلتی آنکھیں لالی پر جمی ہوئی تھی----

ستارہ نے درمیان مین اکر اسے لالی تک جانے سے روکا تھا۔

داد---ضرداب کی دھاڑ پر داد بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا تھا--

پانچ منٹ میں مجھے مولوی صاحب میرے سامنے چاہیے ---اس نے اپنی سرخ آنکھیں داد بخش پر گاڑ کر تقریبا چیختے ہوئے کہا تھا---

اگلے دس منٹ میں مولوی صاحب ضرداب شاہ کے سامنے بیٹھے

بیٹی آپ کا نام کیا ہے۔۔مولوی صاحب کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر لالی کو دیکھا تھا

لالی کے اشارے پر اس نے اپنا نام سرگوشی کے انداز میں بتایا تھا۔

اس کی کالی گھور آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اس کی گود میں گر رہے تھے

اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے

وہ تو بس ساکت بیٹھی سب کو دیکھے جا رہی تھی۔

ذرہ ملک والد طارق ملک سکہ رائج ول وقت 5 لاکھ کے اوز اپ کے نکاح میں دی جاتی ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔

مولوی صاحب کے لفظوں پر سر ہلاتا ضرداب ضبط کی آخری منزل پر تھا

کوئی بھی عزت دار لڑکی تمہارا ہاتھ کبھی نہیں تھامے گئی ضرداب شاہ --

ضرداب کے کانوں میں کسی کی نفرت زدہ آواز گونجی تھی

اس کے صبر کا دامن کبھی بھی چھوٹ سکتا تھا---

تم نے جو گھٹیا حرکت کی ہے نا ضرداب شاہ----- تم سے تعلق رکھنے والے پر تف ہے

آوازوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

قبول واجاب کے بعد ضرداب اپنے گاڑی میں جا بیٹھا تھا بنا کسی کو کچھ کہے بنا کسی کو دیکھے--

❤❤

کچھ پریشانی ہے کچھ ملال ہے

جانے کیوں اج دل اداس ہے

کیا ہوا ہے امان اپ اتنا پریشان کیوں رہنے لگے ہے---کچھ ہوا ہے کیا---؟

مہوش سے کہاں امان کو پریشان دیکھا جا رہا تھا----

اتنے دن سے اس نے صبر کیا ہوا تھا کہ شاید امان خود ہی اپنی پریشانی کی وجہ بتا دے مگر نہیں اس نے تو چپ سادھی ہوئی تھی

بلاآخر مہوش کو خود ہی ہمت کرتے ہوئے پوچھنا پڑا تھا---

کوئی بھی پریشانی نہیں یار تم کیوں اتنا سینسیٹو ہو رہی ہو---

آپ بتانا نہیں چاہ رہے یہ کہے

ورنہ کوئی اندھا بھی اج کو دیکھ کر سمجھ جائے گا---کہ آپ پریشان ہو---

مہوش نے سوچ رکھا تھا اج وہ وجہ جان کر ہی رہے گئی۔

بتائیں بھی ------؟

اگر میں غلط نہیں تو آپ مانو کی وجہ سے تو پریشان نہیں ------؟

پتہ نہیں ماہی کیا ہے مگر کچھ تو ہوا ہے پاکستان 2 مہینے ہو گئے بھائی سے بات بھی نہیں ہوئی ۔

جب بھی کال کرتا ہو رسپونس ہی نہیں ملتا

بھائی کا نمبر بھی بند ہے ۔مانو کا بھی بند ہے ۔

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے ماہی م۔مجھے خود سمجھ نہیں ا رہی ایسا کیوں ہو رہا ----

اپنی فیلینگز بتاتے ہوئے امان ملک کی آنکھیں دھندلا رہی تھی-----

امان تو اپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا آپ نے ---

اس کی باتوں سے مہوش بھی پریشان ہو گئی تھی---

www.classicurdumaterial.com

امان چلے ہم پاکستان چلتے ہیں پھر

مجھے یہ اپ کا وہم ہی لگ رہا ہے مگر ------چلے ہم سب سے مل لے گئے اسی بہانے ۔

مہوش کی بات پر امان ملک کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا تھا---

سچ کہہ رہی ہو تم----امان نے اک بار پھر پوچھا تھا۔

جی جی بلکل-----مہوش نے مسکرا کر تاکید کی تو اس نے خوشی سے جومتے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا---

تھینکس یار میں تو ڈر رہا تھا کہی تم برا نا مان جاو----امان نے مسکرا کر اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے---

❤❤

جی ہاں بلکل ٹھیک پہچانا

سخت بے وفا ہوں میں --

داد بخش یہ کچھ ڈاکومنٹس لے جاو اور عاشر کو دے او----

شاہ نے مصروف سے انداز میں اک فائل داد کو دیتے ہوئے ہدایت دی--

داد بخش حیرت زدہ تھا کہ اپنے ہی دشمن کی بیٹی سے نکاح کرنے کے بعد اتنا پرسکون ------؟؟

یعنی حد بے حسی تھی یا پھر بے بسی کچھ سمجھ نہیں ا رہا تھا اس کے رویہ سے --

آج تین دن ہو چکے تھے اس لڑکی کو آوٹ ہاوس میں بند نہ تو شاہ نے دوبارہ اس کا ذکر کیا تھا --

اور نا ہی اس کے بارے میں دریافت کیا تھا---

اس دن کے بعد وہ آتے ہیں کمرے میں بند ہو گیا تھا۔

-

داد نے ہی اسے آوٹ ہاوس میں رکھا تھا۔

اسے دیکھ کر داد کو اپنی چھوٹی بیٹی نوراں یاد ا گئی تھی ---

جو 17 سال کی چلبلی سی شرارت کا پورا ٹوکرا تھی۔

داد نے اسے نیچے میٹرس لگوا دیا تھا۔

کیوں کیونکہ یہ آوٹ ہاوس کافی عرصہ سے بند پڑا

تھا---

ضرداب شاہ یہاں کبھی کبھار ہی آتا تھا اس لیے اسے کبھی سیٹ کروانے کا نہ تو داد بخش نے سوچا تھا اور نہ ہی ضرداب شاہ کی اس طرف توجہ تھی------

کچھ صوفوں یا چوکیدار کے لیے چند سامان کے علاوہ پورا آوٹ ہاوس خالی پڑا ہوا تھا----

اس کی ضرورت کی سارے چیزیں اسے پہنچا دی گئی تھی۔

بے شک وہ دشمن کی بیٹی تھی----

مگر اب وہ ضرداب شاہ کی بیوی تھی--

داد بخش کون سے خیالات میں ڈوبے ہوئے ہو تم---

اسے فائل کی طرف ہاتھ نہ بڑاتے دیکھ کر ضرداب شاہ نے کرخت لہجے میں اسے پکارا تھا----

کہی نہیں شاہ سائیں --- !

بس اسے ہی بٹیاں کے بارے میں سوچ رہا تھا--

ہوں ۔ شاہ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے جانے کے لیے کہا تو وہ جی میں سر ہلاتا اس کے آفس سے نکل گیا تھا--

ضرداب نے یہ تک نہ پوچھا کون سی بٹیاں یا شاید پھر وہ جانتا تھا۔کون سی بٹیاں----؟؟ داد بخش تب سے اس کے ساتھ تھا جب اسے داد بخش کے ساتھ کا مطلب بھی نہیں پتا تھا----

♥♥

یہاں او بیٹھو یہاں ---عامل نے عرش کو ڈانٹتے ہوئے اپنے پاس آنے کو کہا تھا--

لیکن بھائی میں--میں نے کیا---کیا ہے---؟

عرش کے چہرے پر اک رنگ ا رہا تھا دوسرا جا رہا تھا---

وہ کالج سے اکر اپنی کتابوں میں سر دیئے بیٹھی تھی

جب عامل اس کے روم میں انٹر ہوا تھا--

تم بھی بیٹھ جاو یا انویٹشن کا انتظار کر رہی ہو----؟

اس نے پلٹ کر علینہ کو کہا--

جو اسی کے ساتھ سر جھکائے چلی ا رہی تھی--

علینہ اتنے ہی جلدی سے عرش کے پاس ہی ٹک گئی--

اب بولو کیا کرنے گئی تھی تم حجرے میں-----؟

عامل کا رخ علینہ کی طرف تھا--

جب کے عرش گھبرا کر کھڑی ہو گئی تھی-

بھائی عالی کا کوئی قصور نہیں یہ ائیڈیا میرا تھا--

میرے ہی اسرار پر وہ اندر گئی تھی۔

عرش نے عامل کے لہجے میں غصہ بھانپتے ہوئے اک ہی سانس میں بولی تھی--

کیوں -----؟

عامل نے اک ابرو اٹھا کر سوال داغا---

عرش نے روتے ہوئے عامل کو سب بتا دیا--

مممم ---- یہاں او۔عامل نے کھڑے ہوتے اسے اپنے پاس بھولایا تھا---

یہ پاگل پن دوبارہ مت کرنا ورنہ مار پڑے گئی--

اور رہی لالا کے جھگڑے کی بات تو وہ وجہ ہمیں اس گھر میں کہی سے بھی ازا سبوت نہیں ملے گئی سمجھی--

پھر ماما سے ڈارکٹ پوچھنا پڑے گا بہت ہو گیا یہ چوئے بلی کا کھیل اب جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا---

عامل اس کے چہرے پر ملال کے سائے واضح دیکھ کر نرمی سے بولا تھا--

تم پریشان مت ہو جب دل کرے بتا دینا چلے گے لالا سے ملنے--

عامل نے اس کے سر کو تھپ تھپاتے ہوئے کہا ---

اور تم نیکسٹ ایسا کوئی اڈونچر کرنے کا موڈ ہو تو مجھے بتا کر جانا تاکہ میں -----

اس نے شرارت سے علینہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

عامل کی بات پر اس نے حیا سے سرخ پڑتا چہرہ اور نیچے جھکا لیا تھا---

❤❤

اسلام علیکم بے بو جان ---ستارہ نے اس کے ہیلو کہنے پر سلام کیا تھا---

وعلیکم اسلام --کیا ہوا ستارہ بیگم اتنی پریشان کیوں ہو---

اس کے لہجے میں موجود سنجگی سے بے بو جان اک پل میں اس کی پریشانی بھانپ گئی تھی۔

بے بو جان اک بری خبر ہے اپ کے لیے۔۔ستارہ نے بے بو جان سے کہتے ہوئے

آہستہ آہستہ انہیں سب بتا دیا تھا۔۔

بے بو جان ہیلو۔۔۔۔؟ ستارہ نے اپنی بات کے اختتام پر اس کی اتنی لمبی خاموشی پر تشویش سے ان کو پکارا تھا۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہے بے بو جان۔۔۔؟

ستارہ ہم بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔

بے بو جان بولی تو فقط اتنا۔۔۔ستارہ گھبرا گئی اپ ٹھیک تو

ہے۔ بے بو جان۔۔۔پلیز ہم آپ سے معذرت خواہ ہے بے بو جان ہم آپ کی امانت کا خیال نہ رکھ سکے۔۔۔۔۔

ستارہ شرم شار تھی۔۔۔۔

ستارہ تم سے جتنی حفاظت ہوئی تم نے کی آگے اس رب پر چھوڑ دو وہ جو کرے گا بہتر کے لیے ہی کرے گا۔۔۔انشاءاللہ

www.classicurdumaterial.com

ستارہ بھائی کے شرمندگی سے کہنے پر بے بو جان نے اسے سب رب پر چھوڑ نے کا کہا اور رسیور رکھ دیا۔۔۔۔

جو ہم نے کیا وہ تم مت کرنا زری میری جان ۔۔۔ اے میرے رب میں دعا گو ہوں اپنے زری کے لیے اس کے کو نرم فرما میرے مولا۔۔۔

اس کے دل کو سکون دے یا رب۔۔۔

بس اب کوئی ایسا معجزہ دیکھا دے یا اللہ ۔شاہ اس بچی سے امان کی۔ کی گئی غلطی کا بدلہ نہ لے

اس کے دل میں اس کے لیے نرمی پیدا کر دے۔۔۔

میں جانتی ہو شاہ کو جب تک وہ امان کو اس کی غلطی کی سزا نہیں دے لیتا اسے سکون نہیں ملے گا ۔۔۔

جانے کتنی راتیں میرے بچے نے جاگ کر گزاری ہو گئی۔۔

جانے کون کون سے پل وہ رویا ہو گا سمیرا مجھے معاف کر دے میں تیری امانت سنبھال نہ سکی۔۔

اے میرے پاک پروردگار میرے شاہ کے دل کو قرار بخش دے ۔۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

بے بو جان کی آنکھ سے اک موتی ٹوٹ کر ان کے جھریوں زدہ چہرے پر پھسل گیا تھا----------

❤❤

وجاہت ملک ابھی اپنی ڈیوٹی سے لوٹا تھا جب اس کے موبائل پر رنگ ہوئی تھی--

ہیلو انسپکٹر وجاہت ملک سپیکینگ میں آئی ہیلپ یو---؟

آس نے کال پک کرتے اپنے پروفیشنل لہجے میں پوچھا تھا--

آپ ہماری کیا مدد کرے گئے سالے صاحب

کہے تو ہم اپ کے کیے حاضر ہے--

کال اٹھاتے ہی اک خوبصورت گھمبیر آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی--

بزنس ٹائیکون ضرداب عالم شاہ ---کو کون نہیں جانتا تھا

وجاہت ملک اس سے مل چکا تھا

مگر اس کے لفظوں نے وجاہت ملک کے غصے کا پیراگراف اک دم گرایا تھا---

و ہیلو اپنی پروڈکٹ کے ساتھ تمیز بھی کہی بیچ آئے ہو----؟

یاد رکھنا تم بھی اک عدد بہن کے مالک ہو---

سیم ٹو یو میں بھی بول سکتا ہو نشاہ صاحب ---

وجاہت ملک نے اک اک لفظ چبا چبا کر اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا تھا---

دوسری طرف ضرداب کی دماغ کی رگیں تن گئی تھی---

www.classicurdumaterial.com

سوچنا بھی مت بولنے کا وجاہت ملک --

کیوں کے میری بہن کے بارے میں ایسا بولنے والے کا وہ حال کرو گا کہ بس سوچ ہے تمہاری -----

اتنے

چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ کر کہاں کہاں سپلائی کرو گا کبھی خواب میں بھی نہ سوچ پاوں گئے---

ضرداب شاہ کے منہ سے الفاظ کسی زہریلے سانپ کی پھنکار کی ماند نکل رہیے تھے---

ویسے بھی تم نے مجھے امان ملک سمجھ رکھا ہے کیا----!

مجھے کال کرنے کا مقصد----

وجاہت ملک کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا--

ہاں یہ کی نا بات کام کی-----

www.classicurdumaterial.com

امان ملک تک اک پیغام پہچانا تھا اس لیے سوچا اپ کو یاد کر لیا جائے -----

اسے کہنا اس کی جان میری مٹھی میں قید ہے ---

آزاد کروانے کا دم ہے تو ا جائے پاکستان -----

کیوں بزدلوں کی طرح چھپ کر بیٹھا ہے وہاں ---

ان کی جان سے کیا مطلب ہے تمہارا---؟

وجاہت اس کی باتوں سے پر غور کرتا بولا تھا---

اور ہاں یاد ایا اسے کہنا تھوڑا جلدی آئیں کیوں کی میری پکڑ تھوڑی سخت ہے ---

یہ نہ ہو اس کا دم گھٹ جائے---------

اور اس کے ہاتھ کچھ نہ آئے ----

ضرداب شاہ اسے کوڈ ورڈ میں بتاتا مسکرا دیا---

اوکے سی یو بائے سالے

صاحب -----

او امان ملک او تمہیں بھی تو پتہ چلے اذیت کسے کہتے ہیں ----

شاہ نے کال آف کرتے ہوئے نفرت سے امان کو محاطب کرتے ہوئے کہا تھا--

شاہ کی اک بات بھی اس کے پلے نہیں پڑی تھی----

موبائل ہاتھ میں لیے وہ کتنی ہی دیر اس کی باتوں کو سوچتا رہا تھا

مگر کوئی بھی سرا ہاتھ نہیں آیا تھا-----

❤❤

روح آزاد یوں مجبور تقاضہ نہ

رہے

ہے تمنا کے مجھ کو کوئی تمنا نہ رہے-

اسے آج پانچوں دن تھا اس اوٹ ہاوس میں بند ہوئے ---

www.classicurdumaterial.com

پہلے وہ اپنے پیارے چاچو، بابا، ماما ،اور بھائی سے جدائی پر روتی تھی---

مگر اج ایسے لالی کو مارا گیا تھپڑ رولا رہا تھا---

اسے بار بار لالی یاد ا رہی تھی --

دل چاہ رہا تھا اس شخص کا منہ نوچنے کو مگر ہائے دل کر ہی سکتا تھا---

اس نے تو آج تک اک چونٹی نہیں ماری تھی--

اور وہ تو پھر اتنا فولادی جسامت رکھنے والا مرد تھا---

دیکھو پری جو ہوا ---کیوں ہوا---کس لیے ہوا---

اس چکر میں مت پڑنا بس خود کی حفاظت کرنا---

تب تک جب تک میں تمہارے بھائی یا کسی اپنے تک نہ پہنچ جاو---

اس لیے یہ

ڈر نہ ورنہ چھوڑو اور بہادر بنو اج سے تمہیں اپنی حفاظت خود کرنی ہے سمجھ رہی ہو نہ میری بات--

لالی اس کے سامنے پنجو کے بل بیٹھی اسے سمجھا رہی تھی ۔

مگر وہ لالی کے گال پر نظر آتے انگلیوں کے نشان کو دیکھے جا رہی تھی--

جو لالی کے سفید چہرے کو سرخ کر گیا تھا---

میں کیا بول رہی ہو--یہاں دیکھو میری طرف--

لالی نے اس کی نظر اپنے گال پر پڑتے دیکھ کر نرمی سے کہا تھا--

م-م-میں کیسے و-ہ-ہ مجھے بھی مارے گا---

اس کی خلافی سیاہ آنکھیں جھلک گئی تھی--

پری مجھے نہیں پتہ وہ کیسا ہے مگر تم کیسی ہو مجھے یہ پتہ ہے میری جان تمہیں اس کا مقابلہ کرنا ہے

وہاں میں نہیں ہو گئی تمہیں بچانے کے لیے ----نہ ہی تمہارا کوئی اپنا ہو گا---تمہیں اپنے دم پر لڑنا ہے سمجھ رہی ہو نہ---

ویسے بھی اب تم بیوی ہو اس کی مجھے نہیں لگتا کچھ غلط کرے گا-----

تم بس حوصلہ مت ہارنہ پلیز---

لالی نے اتے ہوئے جو باتیں سمجھائی تھی--

وہ اس کے چھوٹے سے ذہین میں آئی تھی کے نہیں یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا--

فلحال اسے سخت بھوک محسوس ہو رہی تھی --کل سے داد بخش کھانا دے کر نہیں گیا تھا--

رات بھی وہ انتظار کرتی رہی مگر وہ کھانا لے کر آیا ہی نہیں۔۔۔

اس وقت صبح کے 11 بج رہے تھے

مگر کھانے کا دور دور تک کوئی اتاپتہ نہیں تھا۔۔

اب تو پیٹ میں مڑوڑ اٹھنے لگ پڑے تھے۔۔

گھر اسے اتنی بھوک لگتی تو وہ سارا گھر سر پر اٹھا لیتی اب تک تو۔۔

اور بھوک لگنے پر وہ لالی کو بھی نہیں چھوڑتی ۔۔۔

اب تو معاملہ ہی الٹ تھا۔۔

گھر بھی انجانا اور بندہ بھی۔۔۔

اس لیے وہ چپ کر کے وہی بیٹھی رہی مگر جب برداشت سے باہر ہو گئی تو

اللہ کا نام لے کر آٹھ کر دروازے تک آئی اس نے ہلکا سا دباو ڈالا تو دروازہ اپنے آپ کھولتا گیا۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھول کر وہ دھیرے سے چلتی باہر آئی تھی۔۔

باہر آتے اک پل کے لیے تو وہ ڈر گئی تھی۔۔۔

کہی اسے پتہ چل گیا تو مجھے بھی مارے گا اپی کی طرح ۔۔

اس کے معصوم سے ذہین میں ابھی بھی لالی کا تھپڑ تازہ تھا۔۔۔۔۔

آٹھ گئی اپ ۔۔ وہ ابھی چند قدم ہی بڑی تھی جب داد بخش کی آواز پر

بے ساختہ اپنے منہ سے نکلنے والی چیخ کا گلہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ کر گونٹا تھا۔۔۔

م۔میں کہی نہیں جاری تھی۔۔

پ۔پ۔پلیز مجھے مارنہ مت ۔۔

میں واپس چلی چلی جاتی ہوں ---

اتنا کہتے وہ واپس بیسمنٹ کی طرف بھاگئی تھی --

ارے رکو بیٹی میں کب کہا تم بھاگ رہی ہو --

اسے بھاگتا دیکھ کر داد بخش جلدی سے بولا تھا --

کہی بھاگنے کے چکر میں گر ہی نہ جائے --

سچ میں -- اس کے نرم لہجے پر اسے شاک لگا تھا --

ہاں میں تو کب سے آپ کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا --

تاکہ آپ کے لیے گرم گرم ناشتہ بنا سکو --

ا جائیں بتائیں کیا کھائیں گئ اپ ---؟

داد بخش بولتا ہوا کچن کی طرف چل دیا۔۔۔

اور اسے بھی پیچھے آنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے اس کے پیچھے ہو لی۔۔

ا تو وہ گئی تھی مگر دل ابھی بھی ڈر رہا تھا۔۔۔

چلے بٹیاں بتاؤ کیا بناؤ آپ کے لیے۔۔۔

انڈا پراٹھا اور چائے۔۔۔۔۔ اس نے ڈرتے بتایا اسے ابھی لگ رہا تھا کہ وہ مزاح کر رہا۔۔

ابھی آئے گا اور آتے ہی اس کے منہ پر تھپڑ دے مارے گا۔۔۔

مگر اس کی سوچ کے برعکس وہ چپ چاپ ناشتہ بنانے لگا۔۔۔

چلے پتر جی بسم اللہ کرو۔۔۔

تقریباپندرہ منٹ بعد گرم گرم بھاپ اڑاتا ناشتہ اس کے سامنے رکھتے داد بخش نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ---

سچ میں یہ میرے لیے ہے---اسے ابھی بھی یقین نہیں ا رہا تھا------

جی جی بلکل اپ ہی کے لیے ہے----

اس کے مسکرانے پر وہ ان دو مہینوں میں پہلی بار دل سے مسکرائی تھی---

اور جلدی سے ناشتہ کرنے لگی--

اس کی مسکان اتنی پیاری تھی کے داد بخش نے دل ہی دل میں ماشااللہ کہا تھا--

وہ ناشتہ کر کے فارغ ہوئی تو داد کے پیچھے باہر نکل آئی ---

آپ کا نام کیا ہے ---اس بیس منٹ کے دوران پری کے ذہین میں پہلی بار اس کا نام پوچھنے کے بارے میں سوچ ابھری تھی----

میرا نام داد بخش ہے ---اور اپ کا نام میں جانتا ہوں ۔

داد نے ہنستے ہوئے کہا تھا---

اچھا داد بخش میں آپ کے ساتھ کوئی کام کروا دو ---

اس نے داد کو ہیلپ کی افر کی تو داد کی ہنسی بے ساختہ تھی

جس پر وہ برا مان کر باہر نظر آتے لان کی سیڑھیوں میں جا بیٹھی--

اپ میرا مزاح اڑا رہے ہو نہ مجھے پتہ اپ کو پتہ مجھے کام کرنے نہیں اتے----

وہ داد بخش سے اسے بات کر رہی تھی جیسے داد اسے بچپن سے جانتا تھا اس سے بات کرتے ذرہ کو بلکل لالی والی فیلینگز ا رہی تھی---

اس لیے وہ بنا ڈرے اس سے روٹھ کر سیڑھیوں میں اکر بیٹھ گئی --

ارے بٹیاں اپ نے کبھی کام کیا جو نہیں نہ اس لیے بول رہا ہوں اپ کو چوٹ نہ لگ جائے کہی اپ کو نہیں آتے ہو گئے نا یہ کام---

اپ مجھ سے باتیں کرے میں پانچ منٹ میں کر لو گا---

داد بخش نے اسے ناراض دیکھ کر نرمی سے سمجھایا --

جس پر وہ مان بھی گئی تھی--

♥♥

اپ بیٹھو میں چائے بنا کر لاتا ہوں ---

سارا آوٹ ہاوس صاف کرنے کے بعد داد نے اس پکارا تھا-----

نہیں اپ بیٹھو میں بنا کے لاتی ہوں ---

داد نے حیرت سے اس چھوٹی سے گڑیا کو دیکھا جو اپنی بے تحاشہ خوبصورت موٹی موٹی آنکھیں اس پر جما کر فخر سے بولی کر گئی تھی--

کیا اپ کو آتی ہے چائے بنانا---

داد بخش ابھی بھی حیرت زدہ تھا--

یہ لے پی کر بتائیں ----

واہ بچہ یہ تو بہت اچھی ہے---

داد کی حیرت کسی طور بھی کم نہیں ہو رہی تھی---

جی لالی اپی نے سیکھائی ہے---اس نے فخر سے بتایا---

ماشااللہ بٹیاں بہت اچھی بنی ہے ---داد بخش نے کھول کر تعریف کی تھی جس پر وہ بچوں کی طرح خوش ہوئی جا رہی تھی---

اچھا بٹیاں یہ اپ کا بیگ ہے اس میں اپ کے کپڑے اور باقی ضرورت کا سامان ہے اپ فرش ہو جائے پھر چلتے ہیں ---

ک-کہاں چلنا ہے داد بخش --

وہ جو بیگ کی طرف بڑھ رہی تھی اس کی بات پر وہی رک گئی---

اپ کے گھر اور کہاں پتر---داد کی بات پر وہ خوشی سے اچھل پڑی اور تقریبا بھاگتی ہوئی داد تک پہنچی تھی--

ک-کیا-سچ میں اپ مجھ میرے گھر لے کر جا رہے ہو--------؟

اس نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا تھا---

جی بلکل --داد بھی مسکرا دیا-

اور وہ جو آپ کا ہاتھی نما مالک ہے وہ جانے دے گا مجھے میرے گھر---

اس کی بات پر اپنے کمرے میں بیٹھے لیپ ٹاپ پر ان کو دیکھتا شاہ اس کے لفظوں پر دھیرے سے مسکرا دیا تھا---

بری بات بیٹا وہ بڑے ہیں اپ سے---داد نے بڑی مشکل سے اپنی امڈنے والی ہنسی کو دبایا تھا---

بڑا ہے تو میں کیا کرو پھر اس نے لالی اپی کو کیوں مارا----------

پتہ وہ کتنی اچھی ہے----

داد بخش اسے دیکھ کر رہ گیا---

وہ سچ میں معصوم تھی ---داد کو ماننا پڑا

اس کے منہ بسور کر بولنے پر داد دھیمے سے مسکرا دیا---جب کے اسے

لالی کو پڑنے والا تھپڑ اسے پھر سے یاد آیا تو پھر سے رو دی تھی۔

جب کے اس کے رونے پر شاہ کے دل کو کچھ ہوا تھا--

دل میں بے چینی نے جگہ بنائی تھی---

اوہو بٹیاں چپ کرو دیکھو شام ہونے والی ہے ہمیں نکلنا بھی ہے اپ چینج کر لو پتہ ہے نہ کراچی کے حالات کیسے ہیں ---

چلو شاباش اٹھو جلدی سے--

داد کی بات پر وہ سر ہلا کر رہ گئی اور آٹھ کر کمرے کی طرف چل دی---

♥♥

یہ-یہ ہم کہاں ا گئے -----؟ آپ نے تو کہا تھا مجھے میرے گھر لے کر جائیں گے ---؟

گاڑی ضرداب مینشن کے سامنے رکتے دیکھتے وہ تڑپ کے بولی تھی---

وہ تو کب سے اک اک پل گن رہی تھی اپنی ماما سے ملنے کے لیے مگر داد بخش جانے کہاں لے آیا تھا اسے-- ؟

جی بٹیاں کہا تو تھا---داد نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا-----

تو پھر یہ کہاں لے کر ا گئے اپ مجھے----؟

اس کے لہجے میں ہلکے سا غصے کی جھلک واضح تھی---

اپ اندر تو آئیں بٹیاں پھر سب پتہ چل جائیں گا--

مجھے نہیں جانا اندر مجھے میرے گھر جانا ہے --

ماما کے پاس---اس نے ناراضگی کے ساتھ کہتے ہوئے دوبارہ گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھنا چاہا تھا---

ابھی تو رات ہو گئی ہے صبح لے چلوں گا اپ کو ابھی آپ اندر چلے دیکھے باہر کتنی سردی ہو رہی ہے---

بیمار پڑ جاو گئی تو پھر کیسے جا پاو گئی اپنے گھر---

داد بخش نے اسے بچوں کی طرح بہلاتے ہوئے کہا---

وہ واقعی بہل بھی گئی تھی---

پکی بات نہ آپ صبح لے کر جائے گئے نہ ماما کے پاس----؟

وہ داد سے وعدہ لیتی اس کے پیچھے ضراب مینشن میں داخل ہوئی تھی---

سفید اور سرخ پتھر پر اس کے دودھیا پاوں لمحہ بے لمحہ آگے بڑھ رہے تھے---

بڑی سی کھڑکی نما دروازے سے اندر آتے وہ حیران ہوئے بنا نہ رہ سکی تھی--

کسی راجہ کے محل کی طرح وہ جگمگ کر رہا تھا--

ہر طرف بڑی بڑی پینٹنگ آویزاں تھی---

جو کے انسانوں کی کم اور جانوروں کی زیادہ تھی------

حال سے گزارتے وہ اب کسی راہداری سے گزار رہے تھے --

سیڑھیوں سے اوپر آتے داد نے اس کے لیے اک کمرا کھولا تھا---

ابھی وہ کمرے میں داخل ہونے ہی والی تھی ---جب کہی دور سے اسے

خوبصورت بل ڈوگ کے ساتھ کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی تھی--

اس نے گبھرا کر اپنے نازک سے دل پر ہاتھ رکھا تھا---

داد بخش یہ--- یہ کتے کہاں بھونک رہے ہے ہائے مجھے ڈر لگتا ان کی آوازوں سے ----

وہ تقریبا بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھی ---

داد بخش اس یوں بچوں کی طرح کتے سے ڈرتا دیکھ مسکرا دیا---

وہ لان میں ہے اپ بے فکر ہو کر سو جائیں وہ آپ کو کچھ نہیں کہئے گئے اگر بھوک لگئی ہے تو بتائیں

---

www.classicurdumaterial.com

اس راستے میں داد بخش نے کھانا کھلا دیا تھا ---

داد بخش نے اسے دلاسا دیا اور باہر نکل گیا---

داد کے جانے کے بعد اس نے دروازے کا لاک پھر سے چیک کیا اور بیڈ پر بیٹھ کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا کتوں کی آواز تھی ہی اتنی خوفناک اور وہ سدا کی ڈرپوک ---

♥♥

صبح اس کی آنکھ کسی کے دروازہ بجانے پر کھولی تھی----

اس کا اٹھنے کا بلکل دل نہیں کر رہا تھا----

اک تو سفر اتنا لمبا تھا---

پھر انجانی جگہ اوپر سے ان بل ڈوگ کی خوفناک آوازوں نے اسے ساری رات ٹھیک سے سونے نہیں دیا تھا---

چل اٹھ جا ذرہ اج اپنے گھر بھی جانا ماما بابا کے پاس ---

چاچو کے پاس---بابا تو بہت مس کر رہے ہو گئے نا مجھ کو --اور چاچو بھی ---

www.classicurdumaterial.com

نوک کی آواز اسے خیالات سے باہر نکال لائی تھی--

اسلام علیکم آپ کو صاحب نیچے بولا رہے ہے--

دروازہ کھولنے پر دس بارہ سال کی اک بچی نے اسے کہا اور نیچے بھاگ گئی---

جب کے ذرہ حیران ہوئی تھی -------

اب یہ صاحب کون ہے -----؟

وہ سوچ میں پڑ گئی تھی---

ہو سکتا اس گھر کے مالک ہو ---یا پھر داد بخش ہو گا۔

چلو یہ تو نیچے جا کر ہی پتہ چلے گا--

فرش ہونے کے بعد اس نے اپنے لمبا سیاہ بالو کو ترتیب دی اپنا چہرہ صاف کیا اور ڈوپٹہ سر پر اچھے سے جما کر نیچے ا گئی---

جہاں جہاں سے وہ داد کے ساتھ گزار کر اوپر آئی تھی ---

وہ اسی راستے پر چلتی واپس گیٹ پر پہنچ گئی تھی---

ہیں یہ میں کہاں ا گئی وہ لڑکی تو بول رہی تھی نیچے ا جاو مگر یہاں تو خالی گیٹ ہی ہے ---

www.classicurdumaterial.com

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اسے پاس سے ہی کتوں کے بھوکنے کی آواز سنائی دی ---

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی سانسیں تھم سی گئی تھی--

اک بل ڈوگ اپنی پوری رفتار سے اس کی طرف بھاگتا ا رہا تھا---

اس میں اتنی ہمت نہ تھی کے چلا کر ہیلپ مانگ لے--- یا کم سے کم وہاں سے بھاگ ہی جائے ---

اسی سنا میں وہ بل ڈوگ اس کے بہت قریب ا گیا تھا----

اس سے پہلے کے وہ اس پر حملہ کرتا دو مظبوط بازوں نے اسے اپنی گرفت میں جھکڑ لیا تھا--

وہ بل ڈوگ ابھی بھی اس کے نزدیک کھڑے بھونک رہے تھے---

مگر اس شخص کے سامنے ہوتے ہی وہ وہی بیٹھ گیا جہاں کھڑا تھا----

ذرہ کو لگا اس کا دل رک گیا ہو جیسے اگر روکا نہیں تو ضرور اس کا ہاٹ فیل ہو گیا ہو گا-----

لیکن یہ کیا وہ تو زندہ تھی اور ضرداب کے سینے سے لگی کانپ رہی تھی----

www.classicurdumaterial.com

سب ٹھیک ہے وہ تمہیں اب کچھ نہیں کہئے گئے ----

ضراب نے اسے خود سے الگ کرنا چاہا تو اس کی کوٹ پر گرفت اور مضبوط ہو گئی----

ہیلو زندہ ہی ہو نا-----؟ضراب کے طنز کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوا-----

سیدھی کھڑی رہو --شاہ نے زبردستی اسے خود سے الگ کیا---

لیکن وہ ضراب شاہ کو دیکھنے کی بجائے ان بل ڈوگ پر نظر جمائے کھڑی تھی---

اب عالم یہ تھا کہ ضراب کی نظریں سامنے کھڑی خوف سے زرد پڑتی ذرہ کے چہرے پر ٹکی ہوئیں تھی---

اور ذرہ صاحبہ کی نظریں بل حضرات پر جمی ہوئی تھی--

ہونا تو یہ چاہیے تھا بل حضرات کی نظریں ضراب پر ٹکتی مگر وہ بھی شاید ذرہ کی حیرت پر حیران تھے کے عجیب قسم کی بندی ہے نہ تو ہمیں دیکھ کر چیخی اور نا ہی ڈر کر بھاگئی

اور اب ہمی پر نظریں جمائے کھڑی ہے----

بل بچارے وہی دونوں ٹانگیں لمبی کر کے ان پر اپنا چہرہ ٹکا گے --

جیسے بول رہے ہو--لو بہن جی بھر کر دیکھ لو-----!!

www.classicurdumaterial.com

شاہ سائیں ناشتہ تیار ہے-----!!!

ان تینوں کی محونیت داد بخش کی آواز سے ٹوٹی تھی----

سب سے پہلے ضرداب کا سکتا ٹوٹا تھا-

اس نے اس کے ضبجی چہرے سے نظر ہٹا کر داد بخش کو دیکھا تھا----

ہوں ----ضرداب مختصر جواب دیتا اندر کی طرف بڑھ گیا---

چلے اپ بھی بٹیاں ----داد بخش اب ذرہ کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تھا----

ذرہ نے گردن گھما کر داد بخش کو دیکھا اور پھر اس کا صبر جواب دے گیا تھا----

وہ داد بخش کے کندھے پر سر رکھ کے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی--

ضرداب جو ضرداب مینشن کے پچھلے دروازے سے اندر بڑھ رہا تھا وہی رک گیا--

اس کے خوبصورت چہرے پر سختی در آئی تھی --

ہاتھ کی مٹھی سختی سے بند کرتا وہ وہی جما رہا---

بابا وہ ---وہ ڈوگ ---بابا وہ --وہ --مجھے ---کھا---کھا---جاتے---ابھی---------

ارے اسے ہی کھا جاتے میری اتنی پیاری بٹیاں کو ----

داد بخش نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔۔۔!!

میرے ہوتے کوئی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کھا جانا تو بڑی دور کی بات ہے ۔۔!!

داد بخش نے پیار سے اس کا ہاتھ تھپکا ۔۔۔!!

او ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا شاہ سائیں غصہ کریں گئے۔۔۔۔

داد بخش نے اس اپنے سے الگ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

داد بخش کا دل خود بھر رہا تھا۔جانے شاہ سائیں اس معصوم بچی کے ساتھ کیا سلوک کرنے والے تھے۔۔۔۔۔!!!!

ن۔نہیں وہ مجھے کاٹ لے گئے۔۔۔

ذرہ بھاگ کر داد کے پیچھے چھپی تھی۔۔۔

رشید اوئے رشید ۔۔ادھر ا ان کو لے جا اور لان میں باندھ دے اور ہاں کھانا بھی دے ان کو۔۔۔

داد بخش نے درختوں کے پتے صاف کرتے رشید کو آواز دے کر ہدایت دی اور ذرہ کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اب خوف کی بجائے اطمینان پھیل گیا تھا۔۔

اب چلے -----داد نے اسے مطمئن دیکھ کر اندر جانے کا کہا تو وہ سر ہلا کر اس کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئی---

♥♥

بے بو جان کی آج طبیعت کچھ ٹھیک نہ تھی --جس کی وجہ سے سب ہی پریشان تھے---

مجاہد شاہ آج آفس سے چھٹی کیے ہوئے تھے

مجاز شاہ نے بھی اج گاوں میں ہونے والے جرگے میں شرکت سے منا کر دیا تھا--

عاصمہ اور سماہرہ حسیب بے معمول کچن میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھی---

علینہ اور عرش کا کالج جانا ضروری تھا کیونکہ ان کے ایگزیمز نزدیک تھے----سو وہ تیار ہو رہی تھی--

عامل کہاں جا رہے ہو تم اس وقت ---کاشی اسے ناشتے کے لیے بولانے آیا تھا مگر اسے تیار ہوتا دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا

کیونکہ وہ دونوں یونی سے اج چھٹی کرنے والے تھے----

کہی نہیں یار لالا سے ملنے جا رہا ہوں --کافی دن ہو گئے --

ویسے بھی اس دن لالا جان کو کیا کیا بول آیا میں بعد میں ٹائم نہیں ملا جانے کا اس لیے سوچا اج مل او اور انہیں خوش خبری بھی سنا و کر شاہی واپس ا رہا۔۔۔۔۔۔

عامل نے خود پر پرفیوم سپرے کرتے ہوئے خوش گوار لہجے میں اپنا اج کا پروگرام بتایا۔۔۔

ہاں اچھی بات ہے مل او میں تو کہتا ہوں کیوں نہ بے بو جان کو بھی لے چلے ضرداب مینشن کیا پتہ ان سے مل کر تھوڑا بیٹر فیل کریں ۔۔۔۔

کاشی نے اس کے سامنے ٹکتے ہوئے شیشے میں نظر آتے اس کے عکس کو محاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ائیڈیا تو اچھا ہے مگر۔۔۔۔۔۔بابا جانے دے کیا بے بو جان کو لالا کے گھر۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

عامل نے بھی اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں اس کے لیے کوئی جوگاڑ سوچنا پڑے گا۔۔۔

کاشی سوچ میں پڑ گیا۔۔

تم یہاں بھائی کو بولانے آئے تھے ۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

یا گپے مارنے--- ---؟؟؟

عرش نے دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر کاشی کو غصے سے کہا---

تمہیں تھوڑی سی شرم ہے میں بڑا ہو تم سے ----آپ کہنے کی بجائے ---تم ----تم لگائی رکھتی ہو---

کاشی عرش سے چار سال بڑا تھا اور علینہ مخصوص دو سال کاشی ان دونوں سے بڑا ہونے پر بھی ان کا دوست ہی تھا---

نہ تو علینہ کو اسے بھائی بولنے کی عادت تھی ----اور نہ ہی عرش کو تینوں ہی فرینڈلی نیچر کے مالک تھے---

میرے بس دو بھائی ہیں اور وہ کافی ہیں میری حفاظت کے لیے تمہیں سی۔بی۔آئی بننے کی ضرورت نہیں سمجھے---

عرش نے ناک شوڑک کر کہا---

اچھا ا جاو اپ دونوں ماما بولا رہی ہے----

مجھے کالج بھی جانا---عرش انہیں ناشتے کا بول کر چلی گئی--

اگر بے عزتی کروا کر فری ہوا ہو تو لگا کوئی جگاڑ ضرداب مینشن جانے کا--- عامل نے پرفیوم کی شیشی واپس رکھتے ہوئے شرارت سے کہا--

لگ جائے جگاڑ تو بتا دینا -----عامل اسے سوچتا چھوڑ کر باہر نکل گیا--

کمینا سارے بہن بھائی اک جیسے ہیں ---

کاشی دانت پیس کر رہ گیا تھا---

اتنی دیر کیا کر رہے تھے تم دونوں----- کب سے بلوایا ہوا ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے--

عاصمہ کاشی اور عامل کو دیکھ کر ناراض ہوتے ہوئے کہا--

سوری چچی جان مجھے دراصل کسی دوست سے ملنے جانا تھا اس لیے------ !!!

عامل نے مسکراتے ہوئے بتایا اور چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا----

بے بو جان کیسے ہو اپ -عامل نے چائے پیتی بے بو جان کو محاطب کیا---

الحمداللہ میری جان میں ٹھیک ہوں ----

بے بو جان نے عامل کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہا----

www.classicurdumaterial.com

بے بو جان کیوں نہ ہم سب اج کہی باہر چلے اپ کی بھی تھوڑی وٹینگ ہو جائے گئی ---کاشی نے بے بو جان سے آہستہ آواز میں کہتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا ----

کیونکہ وہ اس وقت بے بو جان کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا---

اسی کا فائدہ اٹھا رہا تھا۔

عین کاشی کے سامنے مجاز شاہ بیٹھے ناشتے میں مصروف تھے------

دل تمہارا کر رہا ہے اور آگے مجھے کر رہے ہو واہ بیٹا جی بوڑھی دادی کو بھی نہ بخشنا----- ---

بے بو جان نے بھی اسی کے انداز میں ---اس کے کان میں سرگوشی کی تھی---

ارے بے بو جان اپ کتنی سمجھ دار ہو نہ آخر دادی کس کی ہے---

کاشی نے فرضی کالر جاڑتے ہوئے شوخی سے کہا---

اوکے ناشتہ تو کرو پھر دیکھتے ہیں ----

بے بو جان کی نیم رضامندی پر وہ مسکراتے ہوئے ناشتے میں مصروف ہو گیا---

❤❤

www.classicurdumaterial.com

اوے جمال تمہیں اک کام کہا تھا وہ بھی نہیں ہو سکا تم سے سالے ---

پیسے میرے کب دینے کا ارادہ ہے تیرا------؟؟؟

شریفوں دین نے آتے ہی جمال کو گریبان سے پکڑتے ہوئے کہا تھا---

استاد تیرے پیسے ہی تو واپس کرنے آیا ہوں ---یہ لے پورے ہیں گن لے بے شک تو---

جمال نے اک چھوٹا سا بیگ شریفوں دین کے حوالے کرتے ہوئے کہا---

یہ پیسے ہیں ----؟؟؟

شریفوں دین کے آبرو آٹھ گئے تھے --

اس نے بیگ سے پیسے نکال کر چیک کیے کہی نکلی و کلی تو نہیں دے رہا--

پیسوں کو دیکھ کر شریفوں دین اچھنبے میں پڑ گیا تھا---- ---

تیرے پاس اتنی رقم آئی کہاں سے اوے----؟؟

کہی چوری وری تو نہیں کی بعد میں پتہ چلے کہی سے لوٹ کے لایا ہے----؟؟

شریفوں دین نے بیگ اپنے سامنے رکھا اور خود اپنے دونوں بازوؤں کرسی کے ہتھے پر رکھ کر اپنا رخ اس کی طرف موڑا------

دوسری طرف جمال کا رنگ اڑا ہوا تھا----

شریفوں دین جیسے بندے کو چکما دینا کون سا اسان کام تھا۔۔۔

دیکھو استاد ۔۔۔۔۔

ہاں ہاں دیکھا تیرے ڈرامے ہی تو دیکھنے بیٹھا ہو شہزادے ۔۔۔۔۔۔

شریفوں دین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید بولنے کا کہا۔۔۔!!!!

د۔دیکھ استاد یہ م۔میرا پیسا ہے میری ح۔حق حلال کی کمائی ہے۔۔۔۔

جمال نے مشکل سے خود کو اس کے سامنے نارمل رکھا ہوا تھا۔۔

اوئے۔۔۔کاظم پائی۔۔۔۔ادھر دیکھ اپنا جمالا حق حلال کی کمائی کما کے لایا ہے ۔۔۔۔

شریفوں دین نے قہقہہ لگاتے ہوئے کاظم کو پکارا۔۔۔

ابے سالے تمہیں کیا لگتا تم مجھے بے وقوف بنا لوں گے۔۔۔۔؟؟

مجھے یعنی شریفوں دین کو۔۔۔۔۔۔

شریفوں دین نے الٹے ہاتھ کا زور دار تھپڑ جمال کو دے مارا۔۔۔

جمال اس اچانک حملے کے لیے بلکل تیار نہ تھا۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

اس لیے کھڑاتا ہوا دور جا گرا۔۔۔

جس نے ساری زندگی حلال کا پانی نہیں پیا وہ حق حلال کی باتیں کرے تو بات ہضم نہیں ہوتی جمال صاحب۔۔۔۔!

شریفوں دین نے اس کا گریباں پکڑ کر اسے سامنے پڑے ٹیبل کی طرف پھینک دیا جس سے

جمال سنبھل نہ سکا اور اس کا سر ٹیبل سے جا ٹکرا گیا۔۔۔

ٹیبل کا کونا لگنے سے خون نے اس چہرا بھگا دیا تھا۔۔۔۔

کہاں سے لایا ہے یہ پیسا سالے حرامی مجھے چونا لگائے گا تو۔۔۔ تیرے جیسے ہزاروں پالے ہوئے شریفوں دین نے۔۔۔

بول کہاں سے آیا یہ پیسا تیرے پاس۔۔۔۔؟؟؟

دیکھو استاد میں ۔میں سچ بول رہا ہوں یہ۔م۔ میری ۔م۔محنت کے پ۔پ۔پیسے ہیں ۔۔۔

جمال نے لڑکھڑا تے ہوئے اسے وضاحت دینی چاہی ۔۔۔

اچھا کون سے پہاڑ توڑے تو نے یہ بھی بتا ہی دے۔۔۔۔،؟؟؟

شریفوں دین وہی اس کے نزدیک بیٹھ کر بولا۔۔۔۔

جمال تو یہاں اکر پچھتایا تھا۔۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

بتاتا تب بھی موت تھی نہ بتاتا تب بھی موت ---

اک طرف کنواں تو دوسری طرف کھائی---اب کنوئے میں گرتا یا کھائی میں بات تو اک ہی تھی---

بہت سوچنے کہ بعد اس نے سچ بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا---

اب بچے گا تو آگے پیسے استعمال کر سکے گا نہ ورنہ کیا فائدہ ہوتا اتنی جان جوکھم میں ڈالنے کا---

استاد وہ------کہتے کہتے جمال کے شیطانی دماغ نے اسے الرٹ کیا تھا---

اگر وہ شریفوں دین کو یہ بتا دیتا کے اس نے اسی کا شکار کسی اور کے حوالے کر دیا ہے تو وہ تو اسے ویسے بھی زندہ نہیں چھوڑتا---

استاد میں نے اک دوست کے ساتھ مل کر لوٹا ہے یہ پیسا----

کسی کو لوٹنے میں بھی تو اتنی محنت لگتی ہیں استاد---

پھر ہوا نا میرا حلال کا پیسا-----

جمال نے یک دم پینترا بدلا تھا------ماتھے کی تکلیف الگ کھڑا ہونے نہیں دے رہی تھی---!!!!

اچھا----شریفوں دین بڑی دیر سے اس کے چہرے کے اتار چڑاو دیکھ رہا تھا---

اس کی بات کے آخر میں بس اتنا ہی بولا اور ہاتھ کے اشارے سے سے یہاں سے نکلنے کا کہا---

www.classicurdumaterial.com

جس پر جمال بھاگتا ہوا وہاں سے رفو چکر ہوا تھا۔۔۔ اس کے پیچھے شریفوں دین سوچ میں پڑ گیا تھا یہ سچ بول رہا تھا۔۔۔۔۔یا جھوٹ۔۔۔۔ ؟؟؟،

❤❤

بے بو جان گھر میں اتنی خاموشی ہے۔۔۔۔۔۔کیوں نہ کوئی ہنگامہ ہو جائے۔۔

معاز نے بے بو جان کو دوا دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو راضی ہو تو ہنگامہ تو اج سے ہی شروع کر دوں میں ۔۔۔۔؟؟؟

بے بو جان نے شرارت سے معاز کو چھیڑا۔۔۔

آپ مجھ پر کیوں نظر جمائے ہوئے ہو۔۔۔۔۔پہلے عامل کا کام نپٹائے نہ ویسے بھی اس کی بات بچپن سے تہہ ہے۔۔۔۔۔۔

اس کا چھوڑوں اپنا بتاو 29 کے ہو گئے ہو اب نہیں تو کب کرو گئے شادی۔۔۔۔

بے بو جان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ناراضگی سے کہا تھا۔۔۔۔

ابھی نہیں بے بو جان ۔۔۔ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔۔۔۔

اس کے خوبصورت چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں تھی--

ضرداب کے بارے میں کیا خیال ہے بے بو جان ------؟؟

جتنی اس نے ٹھوکریں کھائی ہوئی ہے پتر وہ اپنا خیال رکھنا سیکھ گیا ہے----

بے بو جان کے آنکھوں سے انسو نکل کر معاز کے ماتھے پر جا گرا تھا---

بے بو جان کیا ہوا یار آپ کی پہلے طبیعت خراب ہے ----

پلیز چپ کرلئے نہ ----معاز نے ان کا کمزور نجف وجود کے گرد اپنے مظبوط بازو پھیلا دیئے---

ہم نے بہت غلط کیا اس کے ساتھ معاز-----!!!

میرا بچہ رو رو کے بولتا رہا بے بو جان مجھ نہیں جانا اپ کو چھوڑ کے ----

وہ ہر بار اپنی تذلیل پر یہی کہتا رہا میں بے گنا ہو میں کچھ نہیں کیا----مگر ہم-----ہم تو پتھر ہو گئے تھے معاز------ہم پتھر ہو گئے تھے ----

بے بو جان کے آنسوؤں نے ان کا بوڑھا وجود لرزہ دیا تھا----

ادھر دیکھے میری طرف ----معاز نے ان کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے کٹوے میں بھرتے ہوئے ان کے آنسو صاف کیے تھے---

تب ہم پتھر ہو گئے تھے معاز----آج وہ پتھر ہو گیا ہے----

بات بھی نہیں کرتا اپنی بے بو جان سے----

بے بو جان نے سسکتے ہوئے معاز کے کندھے پر سر رکھا--

اماں دیکھنا جس دن یہ پتھر موم ہوا اس دن سب خود بخود ٹھیک ہو جائے گا---

اپ رونے کی بجائے اس کے لیے دعا کیا کریں کہ اس کا دل نرم پڑ جائے --

مجاہد شاہ ابھی ان کے کمرے میں داخل ہوئے تھے----

ان کی بات انھوں نے بطور خاص سنتے انھیں اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا تھا--

بلکل یہی تو میں کہنے والا تھا اپ کو----

معاز نے بھی مجاہد شاہ کی بات کی تاکید کرتے ہوئے کہا تھا---

❤❤

ماضی --------

بے بو جان یعنی زہرہ حیات شاہ جب بیاہ کر احسن شاہ کے گھر میں پہلا قدم رکھا تب--- اس گھر میں کوئی بھی ان کا استقبال کرنے کے لیے نہیں تھا---

احسن اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے---

بوڑھے ماں باپ اپنی بہو کے استقبالیہ آگے پیچھے بھاگ دوڑ رہے تھے---

جس پر زہرہ حیات شاہ جو کے زہرہ احسن شاہ بن چکی تھی ---

ذرا اچھا نالگا---

اماں یہ مجھے دیں اور آپ یہاں بیٹھ جائیں آج سے یہ ساری ذمہ داری میری اپ بس حکم دے گئ مجھے ---

انہوں نے اپنے دولہن پن کا----

احساس کیے بنا کھانے کی ٹرے پکڑ کر آتی اپنی ساس کے آگے آتے ہوئے ان سے ٹرے پکڑ کر ان کو کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہا---

شادی کے بعد زہرہ احسن نے سارے گھر کی ذمے داری اپنے کندھوں پر لے لی تھی---

اللہ پاک نے ان کو ان کی محنت کا پھل دیا---جب مجاز شاہ کے بعد مجاہد اور پھر تابش شاہ اس دنیا میں ائے تھے---

احسن شاہ اس وقت اس خوشی سے لطف اندوز نہ ہو سکے اتنے انتظار کے بعد جب اللہ نے ان کو بیٹی سے نوازہ تھا کیونکہ اس

کی پیدائش سے چند دن بعد بڑے شاہ صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔۔۔

اس تکلیف دہ لمحوں میں بھی زہرہ شاہ نے احسن شاہ کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔۔۔۔۔

دن گزارے مہینے اور پھر سالوں نے اڑان بھری بچے بڑے ہوئے تو احسن شاہ عمر کی قید سے بھی آزاد ہو گئے ۔۔۔۔۔

دل کے عارضے میں مبتلا احسن شاہ پہلے ہی اٹیک پر زندگی کی بازی ہار گئے۔۔۔

تب سب سے بڑے مجاز شاہ نے اپنی ساری خواہشات کو اک طرف رکھ کر باپ کی گدی سنبھال لی۔۔۔

ماں بھائی بہن پھر گھر سب کچھ احسن طریقے سے سنبھالا تھا۔۔۔

بے بو جان نے ان کی شادی ان ہی کی پسند کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی بھانجی سے کروائی سمیرا بلکل بے بو جان کی کاپی تھی بس تھوڑی سی ضدی تھی۔۔۔

مگر پیار سے سمجھانے پر رام بھی ہو جاتی اس کے برعکس مجاز شاہ غصے کے تیز تھے۔۔۔

ہر بات کو انا کا مسئلہ بنانے والے زرا سی بات پر غصے میں آ جاتے۔۔۔مگر یہاں بھی معاملہ الٹ تھا سمیرا جو ان کی محبت تھی ان کے سامنے غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا تھا۔۔۔

ضرداب کے دنیا میں آنے پر سب ہی خوشی سے بے قابو ہو گئے تھے خاندان کا وارث سب سے پہلا پوتا بے بو جان تو واری صدقے جاتی تھی اس خوبصورت شہزادے پر بے بو جان کی جان تھی اس بھوری انکھوں والے شہزادے میں--- ---

ضرداب سمیرا کم سماہرہ اور بے بو جان زیادہ سنبھالتی تھی جس پر سمیرا دونوں کو اکثر چھیڑتی تھی--

لگتا زری میرا نہیں اپ دونوں کا بچہ ہے -----

کبھی مجھے بھی دے دیا کرے میں بھی اس کی ہی ماں ہوں ------

سمیرا نے منہ بناتے ہوئے دونوں کو دیکھا تھا--

بجو جلے مت اچھا --زری میرا شہزادہ ہے اب کیا میں کھیلوں بھی نہ اس کے ساتھ دیکھ رہی خالہ جان اپ ----

آپ کی بہو کیسے مجھے سے مانگ رہی زری کو--

سماہرہ جو ان سے ملنے آئی ہوئی تھی ضرداب کو گود میں اٹھائے ساری حوایلی گھومتی رہتی تھی------

جس پر تابش اس کا خوب مزاح اڑاتا تھا---

میں جارہی ہو بجو تابش بھائی ہمیشہ میرا مزاح اڑاتے رہتے ہیں ---

سمیرا رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی جب سماہرہ نے آتے ہی روتے ہوئے کہا تھا------

ارے پگلی بھائی ہے یوہی مزاح کرتا ہے جان کے تنگ کرتا ہے تمہیں ---

بے بو جان وہی بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھی مسکرا کر اسے چپ کروایا---

اچھا بے بو جان تابش بھائی کی شادی کب رہے اپ---

ساہرہ نے بے بو جان کے ہاتھ سے سبزی لیتے ہوئے پوچھا تھا ----

لو بھلا ابھی تو تم جھگڑ کر آئی ہو اس سے ابھی اس کی شادی کی فکر پڑ گئی-----کیوں خیر تو ہے------

بے بو جان نے مسکراتے ہوئے معنی خیزی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا---

نہیں بے بو جان خیر ہی تو نہیں ---ساہرہ نے بھی ویسے ہی جواب دیا تھا---

پھر---سمیرا ان کو دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی-----

پھر یہ کی اس کی شادی کریں میں اپنا سارا بدلہ اس کی بیوی کو تنگ کر کے لو گئی -------

ساہرہ کی بات پر بے بو جان کھل کر مسکرئی تھی---

لو بھلا خود سے خود کا بدلہ کیسے لو گئی پگلی----بے بو جان اور سمیرا کا قہقہے پر اس کا منہ کھل گیا---

کیا مطلب میں سمجھی نہیں بجو---اس نے سوالیہ انداز سے سمیرا کو دیکھا---

سمجھ جاو گئی صبر کرو ابھی---بے بو جان کہتے ہوئے نماز پڑھنے آٹھ گئی ---

سماہرہ کندھے اچکاتے سبزی کاٹنے میں مگن ہو گئی---

♥♥

حال -------

وہ داد کے ساتھ چلتی حال نما کچن میں داخل ہوئی تھی ---

خوبصورت کچن جس میں شیشے اور لکڑی کا کام ہوا وا تھا----

اس کے وسعت میں ڈائننگ ٹیبل سیٹ کی گئی تھی جو تقریبا کچن کے فسٹ کونر سے لے کر دروازے تک پھیلی ہوئی تھی---

کچن کسی فائیو سٹار ہوٹل کے کچن منظرنامہ پیش کر رہا تھا ---

اس کے دروازے والی کرسی پر اک شخص برون بالوں کو پونی میں جھکڑے اس کی طرف پست کیے بیٹھا تھا----

داد نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے آگے بڑنے کے لیے کہا تو وہ چلتی ہوئی اس سے کچھ فاصلے پر اک کرسی پر بیٹھ گئی تھی ---

خالہ ناشتہ دے ان کو ---ضرداب کی گھبر آواز حال نما کچن میں گونجی تھی---

اصغری خالہ کو داد پہلے ہی آگاہ کو چکا تھا کی شاہ صاحب شادی کر چکے ہیں ---

اس لیے اب آپ کو دو ٹائم کھانا بنانے انا ہو گا---

یہی وجہ تھی کے ذرہ کے آنے پر وہ نارملی اپنے کام میں لگی رہی تھی مگر ذرہ کے روشن چہرے کو دیکھ کر اس کے منہ سے بے ساختہ ماشاالله نکلا تھا جو ضرداب کے کانوں تک بھی پہنچا تھا مگر اس نے پیچھے دیکھنے کے بجائے اپنے ناشتہ پر توجہ دینا زیادہ ضروری سمجھا---

ضرداب کی آواز پر ذرہ الجھ گئی تھی --یہ آواز -----

یہ آواز کہاں سنی تھی اس نے------

اپنے ذہین پر زور دیتے ہوئے اس نے سوچنے کی کوشش کی مگر سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھ سکی---

اب کھانا کھاو گئی یا اسے دیکھنے سے ہی پیٹ بھرنے کا ارادہ ہے تمہارا----

اپنا ناشتہ ختم کرتے ضرداب نے اک نظر اس کو دیکھتے ہوئے چائے کا کپ منہ کو لگاتے ہوئے کہا تھا---

داد بخش جو اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا تھا اس کی آواز پر گھبرایا تھا---

اس سے پہلے کے داد بخش اسے کھانے کی ہدایت دیتا

اس نے سر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے اس شخص کو شان بے نیازی سے چائے پیتے دیکھا---

اگلے ہی پل اس کی آنکھیں خوف سے پھٹنے کو آ گئی تھی--

وہ اک جھٹکے سے کرسی سے اٹھی

اور بھاگتے ہوئے داد بخش کے پیچھے جا چھپی تھی---

ا-آپ -م-مجھے یہاں کیوں لے کر آئیں ہیں ---

یہ -یہ تو وہی ہے نہ جس نے اپی کو تھپڑ مارا تھا---

اس کی آواز خوف سے کپکپا رہی تھی آواز سے زیادہ وہ خود کانپ رہی تھی---

مجھے ابھی میرے گھر چھوڑ کے آئے پلیز ---

اس نے روتے ہوئے داد بخش کے بازو پر اپنے نازک ہاتھ مضبوطی سے جماتے ہوئے کہا تھا--

ضرداب پر اس کے ریکشن کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ ویسے ہی چائے پینے میں مگن رہا جیسے اس کے سوا یہاں کوئی نہ ہو

چلو داد بخش ---- ضرداب نے کپ ٹیبل پر رکھا اور وہی پڑی ہوئی کار کی چابی اٹھائی داد کو آنے کا بولتا وہ آٹھ کر باہر نکل آیا ----

تھوڑی دیر بعد وہ واپس انہیں قدموں سے واپس لوٹا تھا---

یہ گھر میرا ہے یہاں آتے سب اپنی مرضی سے ہیں مگر جاتا ضرداب شاہ کی اجازت سے ہیں ---

اس لیے اپنے یہ آنسو یہ رونا دھونا بچہ کے رکھو ---

ابھی عشق کے امتحان اور بھی مائی دئیر وائف ----

ضرداب نے داد بخش کے پیچھے چھپی ذرہ کو انگلی کے اشارے سے تشبیہ کیا اور باہر نکل گیا۔ ---

ذرہ پہلے ہی خوف سے سفید پڑ رہی تھی اس کی باتوں سے اس کا نازک سا دل رک سا گیا تھا---

اس نے گھبرا کر داد بخش کو دیکھا ---

شاہ سائیں غصے کے تیز ہے بٹیاں مگر دل کے برے نہیں اپ اگر پریشان ہوئے بنا ان کی بات مانے گئی تو آپ کو------

داد بخش ----ضرداب کی آواز پر اپنی بات ادھوری چھوڑ کر باہر بھاگا تھا---

ذرہ وہی کھڑی رہ گئی تھی --

ضرداب کے جانے سے اس کے خوف میں خاصی کمی واقع ہوئی تھی--

♥♥

بے بو جان چلے نہ چلتے ہیں کہی باہر ----

کاشف نے بے بو جان کو منانے کی کوشش جاری رکھی ہوئی تھی---

اپ بھی بڑے بابا جیسی ہوتی جا رہی ہیں وعدہ کر کے مکر رہی ہیں اپ ----اپ نے کہا تھا سوچ کے بتاو گئی ایک گھنٹے سے سوچ رہی ہیں اپ اور نتیجہ ابھی تک نہیں نکلا ----

کاشی نے مصنوعی غصہ دیکھاتے ہوئے بے بو جان کو دیکھا جو اس کی باتوں پر مسلسل مسکرائے جا رہی تھی---

اب بس بھی کرے مسکرانا اور بتائیں جائے گئے ہم آج اوٹینگ پر کے نہیں ----؟؟؟

کاشی نے بے بو جان سے اک بار پھر پوچھا تھا----

اج نہیں--- دل نہیں اج میری جان کہی بھی جانے کا---

بے بو جان نے دکھی لہجے میں کہا تھا جانے کیا ہوا تھا۔۔۔ان کے مسکراتے لب خاموشی اختیار کر گئے تھے۔۔

انہوں نے بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر گہرے سانس لینے شروع کیے تو کاشی گھبرا کر ان کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

دادو۔۔۔۔ دادو ۔۔ک۔کیا ہوا اپ کو۔۔

ان کا نحف وجود ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔اماں ۔۔۔بابا۔۔۔ عامل ۔۔۔۔کاشی حلق کے بل چیخا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل پورے گھر میں قیامت ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ عامل اور معاز نے بنا کسی کو دیکھے بے بو جان کو گاڑی میں ڈالا اور ہوسپٹل روانہ ہو گئے تھے۔۔۔۔

♥♥

ا۔اپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں بھیا۔۔

امان اور مہوش اج صبح ہی پاکستان پہنچے تھے ۔۔۔۔مگر گھر آتے ہی ایک جان لوا خاموشی نے ان کا استقبال کیا تھا۔۔۔۔

رحیم بابا بھیا بھابھی کہا ہے اور میری چڑیا کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟

امان نے پری سے ہاتھ چھوڑوا کر اپنے پرانے ملازم رحیم بابا سے مصافحہ کرتے ہوئے سب کا پوچھا ----

کیا مطلب کہاں ہے صاحب آپ کو پتہ ہی نہیں یہاں کیا قیامت ٹوٹی ہوئی ہے----

رحیم بابا نے دکھی ہوتے ہوئے امان سے پوچھا تھا----

کیا۔کیا ہوا رحیم بابا کھل کر بتائیں پلیز----

امان نے پریشانی سے مہوش کو دیکھتے ہوئے کہا---!!!

ملک صاحب چھوٹی بی بی 2 مہینے سے لاپتہ ہیں جی اور بڑی بیگم صاحبہ کو اسی صدمے سے دل کا دورا پڑ گیا تھا---وہ دو مہینوں سے زندگی اور موت سے لڑ رہی ہیں ڈاکٹروں نے تو جواب دے دیا ہوا جی کہتے ٹائم نہیں ان کے پاس زیادہ----

بڑے ملک صاحب تو سوکھ کے تیلا ہو گئے اجی----

رحیم بابا اپنی ہی لہر میں بولے جا رہے تھے---

ان کی آنکھوں میں اپنے مالک کے لیے دکھ واضع تھا---

امان اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے وہی ڈھے گئے تھے---امان امان سنبھالے خود کو----امان کے یوں گرنے سے مہوش چیخ اٹھی تھی------

www.classicurdumaterial.com

دیکھا مہوش میں نہ کہتا تھا میرے اپنے کسی تکلیف میں ہیں ---میری مانو ---میری مانو ---امان چیخ چیخ کر رو رہا تھا پاگل مت بنے امان پلیز سنبھالے خود کو---- ایسے کریں گئے تو باقی سب کو کیسے سنبھالے گئے پلیز امان -------- دیکھے پری کتنا ڈر گئی ہے--

مہوش نے امان کو چپ کرواتے ہوئے ڈری سہمی پری کو اس کے سامنے کیا تو امان نے روتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں بھیج لیا----

مشی میری مانو---جانے کیسی ہو گئی ---امان نے پری کے بالوں پر بوسا دیتے ہوئے مہوش کی طرف دیکھا تھا----

مل جائے گئی امان اپ حوصلہ رکھے-----

مہوش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دلاسا دیا تھا---

جیسے ہی وہ ہوسپٹل پہنچے ایک اور بری خبر ان کی منتظر تھی---

روشن ارا کی طبیعت خراب ہو رہی تھی---

امان آتے ہی طارق ملک کے گلے لگتے رو پڑے تھے---

اللہ پاک بہتر کرنے والا امان اس نے ہمیں جس آزمائش میں ڈالا ہیں--- وہ وہی نکالے گا انشاء اللہ--- وہ بڑا مہربان ہے مجھے اتنا رسوا نہیں کرے گا---

امان سے الگ ہوتے طارق ملک نے اس کے کندھے پر تھپکی دی یہ ان کے چپ کروانے کا انداز تھا۔۔۔

♥♥

توبہ اتنا بڑا گھر بنانے کا کیا مطلب آخر ۔۔۔رہنا ایک بندے نے اور اتنے سارے کمرے بنانے کی کیا تک بنتی بھلا۔۔۔۔

افففف ۔۔۔میں تو تھک گئی ہو سارا گھر گھومتے گھومتے ۔۔۔وہ ضرداب مینشن گھومتے گھومتے تھک گئی تو انہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی جہاں سے اوپر اس کا کمرا تھا۔۔

ضرداب کے جانے کے بعد داد بخش نے رشید کے نمبر پر کال کی تھی۔۔۔

رشید اندر جاو اور ذرہ بی بی سے میری بات کرو۔۔

داد بخش نے رشید کو حکم دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جی اچھا جی۔۔۔رشید جو لان میں پودوں کو پانی دے رہا تھا پانی کا پائپ وہی چھوڑ کر سر ہلاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

بی بی جی آپ کے لیے فون ہے جی داد بخش صاحب کا۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

رشید اسے موبائل تھماتے ہوئے دیدے پھاڑ

کر ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو ----؟؟

جی داد بخش کیا ہوا اس نے آپ کو بھی مارا کیا----؟؟؟

اس کی سوئی مار پر ہی اٹک گئی تھی---

ذرہ نے رشید سے موبائل لے کر ہاتھ میں پکڑا اورکان سے لگاتے ہوئے پریشانی سے پوچھا ----

ارے نہیں وہ کیوں مارے گے مجھے ---

بلکہ وہ تو بہت پیار کرتے ہیں مجھے----داد نے ہنستے ہوئے کہا ---

اپ نے ناشتہ کیا نا ٹھیک سے--؟؟

داد بخش نے فکر مندانہ لہجے میں پوچھا---

جی کر لیا تھا پتہ اپ کو مجھے سے بھوک نہیں برداشت ہوتی --

اپ کے صاحب مجھے مار بھی لیتے نہ میں کھانا فیر وی کھا لینا تھا---

پتہ میرے بابا کہتے ہیں ---پتر جس سے دشمنی ہو اوسی پر نکالنی چاہیے کھانے سے دشمنی کر کے خود کو کیوں پریشان کرنا

ذرہ نے اک ہی سانس میں کھانے اور بابا کی بتائی ہوئی بات داد بخش کو فارورڈ کی تھی---

داد کی ہنسی مسکراہٹ میں تبدیل ہو چکی تھی---

سہی کہتے ہیں اپ کے بابا--چلو اب آپ ایسا کرو سو جاو کچھ دیر-----

دوپہر کو جب بھوک لگے تو رشید کو بولنا وہ کچھ نہ کچھ بنا دے گا یا خود بنا لینا اپ---

مجھے نیند نہیں ا رہی اب---داد بخش کی ہداہت پر ذرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا---

ہوووووو---تو پھر ایسا کرو اپ ضرداب مینشن گھوم لو پھر شام کو بتانا کیسا لگا اپ کو آپ کا نیو گھر---

داد بخش نے سوچتے ہوئے اسے ائیڈیا دیا تھا---

دیکھ تو میں لو گئی مگر یہ گھر میرا نہیں ہے---ذرہ نے غصہ سے جواب دیا---

اچھا اچھا بابا ٹھیک ہے جس کا بھی ہیں اپ دیکھ تو لو پہلے---

داد بخش نے اسے غصہ کرتے دیکھ کر نرمی سے کہا تھا---

فون بند کر کے سامنے کھڑے رشید کے حوالے کیا اور خود ضرداب مینشن میں گھومنے لگی---

گھر کیا محل تھا گھوم دائرے کی طرز پر بنا یہ گھر جس کی نیم پلیٹ پر ضرداب مینشن لکھا وہ پڑھ چکی تھی جب اس گھر میں ائی تھی---

یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں کسی تتلی کی مانند گھومتے گھومتے تھک گئ تو واپس وہی اکر بیٹھ گئ جہاں سے شروع کیا تھا۔۔۔

اب کیا کرو ۔۔۔دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے اس نے بیزاری سے سوچا۔۔۔۔۔۔

لان میں چلی جاو کیا۔۔۔؟؟

یہ گھر میرا ہے یہاں آتے سب اپنی مرضی سے ہیں مگر جاتا ضرداب شاہ کی اجازت سے ہیں ۔۔۔۔

ن۔ن۔نہیں میں نہیں جاو گئی لان میں اگر وہ آگیا تو۔۔۔؟

ضرداب کی بات یاد آتے ہی وہ یوں گھبرائی تھی جیسے وہ اس کے سامنے کھڑا ہو۔۔۔

سو ہی جاتی ہوں ۔۔۔وہ اٹھی اور اوپر کمرے کی طرف بڑھ گئ۔۔۔

جانے ماما کیسی ہو گئی۔۔

بیڈ پر لیٹتے اک بار پھر اس کی سوچ کا رخ اپنے گھر والوں کی طرف موڑ گیا تھا۔۔۔

ان کو سوچتے ہوئے جانے کب سوئی تھی اسے خود معلوم نہ ہو سکا۔۔۔

♥♥

ماضی ------

مبارک ہو میری جان اللہ تیری جوڑی ملائے---

سمیرا کو ایک بار پھر ماں بننے کی خوشخبری ملی تو سارے گھر میں خوشی کی لہر ڈور گئی تھی---

تابش اور سمائرہ کے رشتے کی بات پر تابش نے صاف انکار کر دیا تھا---

جس کی وجہ سے سمیرا دکھی ہو گئی تھی ---انھوں نے بہت ارمان سجا رکھے تھے سمائرہ اور تابش کے حوالے سے مگر تابش کے انکار پر بے بو جان نے اس کی شادی ان کی کلاس فیلو رانیہ سے کروا دی تھی---

کیا ہوا سمی ٹھیک تو ہو تم--- شادی کے ہنگامہ ٹھنڈا ہوا تو سمیرا کی طبیعت اکثر خراب رہنے لگی تھی---

مجاز شاہ نے پریشانی سے پوچھا---

جی ٹھیک ہو---تم کیوں پریشان ہو رہی ہو ہماری سماہرہ کو اور بہت رشتے مل جائے گئے تم کیوں اس کے انکار کو دل پر لے رہی ہو---

سمیرا کے مختصر جواب پر مجاز شاہ نے اس کی دلجوئی کرتے ہوئے کہا تھا-------

ضراب تب تین سال کا تھا--جب سمیرا کو یہ خوشخبری ملی تھی وہ سب کچھ بول کر اپنے آنے والے بچے کی خوشی

میں مگن ہو گئی تھی---

رانیہ کی طرف سے ملنے والی خوشخبری نے بے بو جان کو اک بار پھر نہال کر ڈالا تھا---

وہ تو دونوں کی بلائیں لیتی نہ تھک رہی تھی---

دن مہینوں میں بدلے تو بے بو جان کو فکر نے گھیر لیا---

بے بو جان میرے زری کا خیال رکھنا اپ ---اپ کو پتہ نا وہ میرے بنا نہیں رہتا---- اے باولی ہوئی ہو کیا---

بے بو جان نے دل پر ہاتھ رکھے اسے جھڑکتے ہوئے کہا---

بے بو جان وعدہ کریں میری سماہرہ کو اسی گھر میں لائے گئی اپ---

اے سمیرا کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو --- بے بو جان روتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی تھی---

وعدہ کریں اپ مجھ سے ----چاہئے اپ اسے میری جگہ کیوں نہ لائیں بے بو جان ہم بن ماں کے پلی بڑی ہوئی ہیں میں چاہتی ہوں میری سماہرہ کو بھی اپ اتنا ہی پیار دے جتنا مجھے دیا ہے----

سمیرا نے روتے ہوئے بے بو جان سے زبردستی وعدہ لیا تھا---

بے بو جان کی فکر بے جا نہیں تھی---

کسی انہونی کے خدشہ نے ان کو بے چین کر رکھا تھا---

جب سمیرا کو لیبر پین شروع ہوا تب رانیہ کا بھی تقریباً آخری مہینہ چل رہا تھا---

اپ فکر مت کریں بھائی صاحب اللہ پاک بہتر کریں گئے---

تابش نے پریشانی سے ٹہلتے مجاز شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا---

ہاں تابی دعا کرو میری سمیرا کو کچھ نہ ہو---

ڈاکٹر نے بتایا کے مسلہ بن رہا ڈیلوری میں آپ دعا کریں ---

اللہ پاک بہتر کرنے والا بھائی صاحب آپ دعا کریں ---

تابش کی بات پر وہ سر ہلا کر رہ گئے تھے---

سمیرا کے لیے محبت ان کے چہرے سے واضع جھلک رہی تھی---

ایم سوری شاہ صاحب ہم اپ کی بیوی اور بچے کو نہیں بچا سکے ---

یہ لفظ تھے کے یا بم سب ہی اپنی جگہ پر ساکت ہو گئے تھے کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کے اک دوسرے کو ہی دیکھ لیتے---

یہ صدمہ اتنا بڑا تھا کے مجاز شاہ سے لے کر بے بو تک سب ہی ٹوٹ کے بکھر گئے تھے---

سمیرا کی وفات کے دسواں دن رانیہ نے خوبصورت سے بیٹے کو جنم دیا تھا---

رانیہ سمیرا کو یاد کرتی رو دی تھی---

تابش ہم اس کا نام معاز رکھے گئے پتہ سمیرا بھابھی کو بہت پسند تھا یہ نام ---

رانیہ تابش کے سینے پر سر رکھے پھوٹ کر رو دی تھی---

سمیرا نے رانیہ کو ہمیشہ بہنوں کی طرح پیار کیا تھا-----

وہی پیار اج رانیہ کو اتنی بڑی خوشی پر خوش نہیں ہونے دے رہا تھا---

زری یہاں او میری جان --بے بو جان نے چھوٹے سے ضرداب کو دروازے سے جاھنکتے دیکھا تو فورن اندر بولا لیا--

کیا ہوا میرا شہزادہ اداس کیوں ہیں ----؟؟؟

رانیہ نے ضرداب کو گود میں اٹھا کر ڈھیر سا پیار کرتے ہوئے اس کی بھوری آنکھوں کو دیکھ کر پریشانی سے پوچھا تھا -----

اپ سب میری اماں کو کہا چھوڑ کے آئے ہیں --وہ زبردستی رانیہ کی گود سے اتر کر کھڑا ہوا تھا---

اپ سب گندے ہو--- میری اماں مجھے واپس کریں سب

ضرداب کے بات نے بے بو جان اور رانیہ کا کلیجہ ہلا دیا تھا---

رانیہ نے آگے بڑھ کر اسے نرمی سے سمجھانا چاہا تھا---

مگر وہ آپ سب گندے ہو بولتا باہر بھاگ گیا---

♥♥

حال -------

عرش اب کیسی طبیعت ہے بے بو جان کی۔۔۔۔ضرورت کی آواز پر عرش سب کے پاس سے آٹھ کر دوسری طرف چلی آئی تھی۔۔۔

کیونکہ مجاز شاہ بھی وہی موجود تھے۔۔۔

جی لالا اب ٹھیک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شرم تو نہیں آتی تمہیں ضرداب کال پر حال پوچھ رہے ہو وہ تمہارے آفس کی امپلائی نہیں تمہاری دادی ہے ۔۔۔ڈوب مرو جب سب کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تم میں تو ہم جیئے یا مرے تم اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہیے ۔۔۔

عرش ابھی بتانے ہی والی تھی جب معاز نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیتے ہوئے ضرداب کو سناتے ہوئے کال کاٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل دوبارہ اس کو تھما کر وہ واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھا تھا۔۔۔

حد ہے بے حسی کی۔۔۔۔معاز نے کڑتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔

جاو کاشی چاچی اور عرش کو گھر چھوڑ او ہم سب ہیں یہاں ۔۔۔

معاز نے کاشف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

چاچی جائیں پلیز وہاں حویلی میں گاوں کی عورتیں ا جا رہی بے جان کا پوچھنے ۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

ویسے بھی اپ وہ ٹھیک ہیں ہم ڈسچارج پیپر کلئیر کوا کے آتے ہیں ---

معاز کی بات پر عاصمہ بیگم سر اثباب میں ہلاتی عرش اور کاشی کے ساتھ وہاں سے نکل آئی

♥♥

ذرہ سو کر اٹھی تو 4 بج رہے تھے ----ہائے میں اتنا سوئی---

ذرہ نے اپنے بکھرے بالوں کو سمیٹتے ہوئے خود سے ہی کہا تھا----

بالوں کو جوڑے میں قید کیا اور آٹھ کر باہر ا گئی---

تھوڑی دیر یہاں وہاں گھومنے کے بعد وہ کچن کی طرف بڑھ گئی مگر پھر صبح والا سین یاد آنے پر وہی سے واپس پلٹ آئی تھی ---

دو قدم واپسی کے لیے بڑھائے ہی تھے کے بھوک نے واپس موڑنے نہ دیا تو واپس کچن میں ا گئی --

کیا کھاو----پیٹ پر ہاتھ رکھتے وہ وہی کھڑی سوچ میں پڑ گئی ---

مجھے تو کچھ بنانا بھی نہیں آتا -----

منہ بسورتے وہ واپس حال کی طرف موڑ گئی---

گول دائرے میں رکھے گئے صوفوں پر بیٹھ گئی---

اب یہ رشید بھائی کہا ہو گئے -----

بھوک تو ہمیشہ سے اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی-----

توبہ ہے پری پانچ منٹ لیٹ ہو جاو تو مجھے تو تمہاری فکر لگ جاتی ہیں کہی دروازہ ٹور کر باہر ہی نہ نکل او کھانے کی تلاش میں ---

لالی کی بات یاد آنے پر اس کے خوبصورت لب مسکرا اٹھے تھے---

ہائے اپی کہاں ہو اپ بہت بھوک لگئی ہوئی مجھے---

لالی کی یاد نے زرہ کی ستارہ سی آنکھوں کو بھگو ڈالا تھا ---

لالی کو یاد کرتی وہ اسی صوفے پر لیٹ گئی---

❤❤

داد بخش تم گھر جاو مجھے کچھ کام ہیں بعد میں او گا-------

ضرداب نے اپنے سامنے کھولے لیپ ٹاپ پر کچھ دیکھتے ہوئے داد بخش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا ----

کیوں شاہ سائیں خیر ہے کہاں جانا اپ کو----؟؟؟

ضرداب ہمیشہ داد بخش کو اپنے ساتھ رکھتا تھا چاہے کہی بھی جانا ہو---

میٹنگ سے لے کر بزنس ڈنر یا پھر آوٹ اف سٹی ہی کیوں نہ ہو--ضرداب داد بخش کے بنا پانی تک تو پیتا نہیں تھا پھر اج کیسے وہ بول رہا تھا--

تم گھر چلے جاو میں بعد میں آ جاو گا---

کیوں داد بخش تم میرے مالک ہو یا میں تمہارا جو تمہیں ہر کام بتا کر کرو----

ضرداب شاہ نے غصے سے داد بخش کو گھورتے ہوئے کہا تھا----

معافی شاہ سائیں مگر آپ کے بنا میں گھر کیسے جاو----

داد بخش نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

کیوں میں تمہاری بیوی ہوں کیا جو میرے بنا نہیں جا سکتے گھر---

ضرداب شاہ کے لب لیپ ٹاپ کی سکرین کو تکتے مسکرائے تھے---

یا داد کو کوئی گمان گزرا تھا کے شاہ سائیں مسکرائے تھے ابھی ابھی---

یار داد جاو مجھے بے بو جان سے ملنے جانا ہوسپٹل --

ضرداب نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اپنا سر چیئر کی بیک پر ٹکا دیا ----

اپنی خوبصورت آنکھیں بند کی اوراپنے ہاتھ ان پر رکھتے ہوئے بولا---

جی سائیں --داد بخش بات سمجھتے ہوئے سر ہلاتا باہر نکل گیا---

ضرداب شاہ تمہارا دماغ خراب ہونے لگا ہے شاید تم اپنے لکش سے بھٹک رہے ہو ----

ضرداب کے اندر سے آنے والی آوازیں اسے گھبراہٹ میں ڈال گئی تھی---

♥♥

لالی یہ کیا ڈرامہ لگایا ہوا تم نے روزا جاتی ہو میرے سر پر کھڑی ہو کر بکواس کرنے--

آخر چاہتی کیا ہو تم مجھ سے ہاں--- ؟؟

اسماء ابھی ایک شادی کے فکشن سے لوٹی تھی کپڑے چینج کرنے بڑھ ہی رہی تھی جب لالی روز کی طرح اج بھی اس کے سر پر سوار کھڑی تھی-----!!!

تمہیں کیا لگتا اسماء میں تمہیں جانتی نہیں یہ جو بے خودہ حرکت تم نے کی ہیں نہ ---تمہیں کیا لگتا میں ایسے ہی بخش دو گئی ---

جب تک تم مجھے بتاتی نہیں ضرداب شاہ کو کیسے پتہ چلا پری یہاں ہے------- تب تک میں بھی تمہارا جینا ایسے ہی حرام کیے رکھو گئی---

لالی غصے سے پھنکاری تھی اس کے لہجے پتھروں سی سختی تھی---

اسماء خود حیران تھی لالی جیسی بھی تھی مگر اتنی سخت تو کبھی بھی نہیں تھی---

دیکھو لالی تم فضول میں اپنی انرجی مجھ پر ویسٹ کر رہی ہو----

مجھے اس معاملے کا کچھ نہیں پتہ یار تم مجھی پر کیوں شک کر رہی ہو---

اسماء نے اسے غصے سے پھنکارتے دیکھ کر فورا پینترا بدلا تھا---

تم شاید بھول گئی ہو اسماء میں تمہیں جانتی ہوں ۔

جانتی ہوں کا مطلب پتہ ہیں ----- تم جیسی عورت قابل بھروسہ ہو ہی نہیں سکتی---

گھٹیا لوگوں جتنا بھی خود کو اچھے پن میں ڈھال لے مگر ان خصلت پھر بھی پہچانی جاتی ہیں جانتی ہو کیسے -----؟؟؟

لالی دھیرے سے چلتی اس کے قریب پہنچی ----

اس کی آنکھیں اس کی کمینگی ظاہر کر دیتی ہیں ---آنکھیں بتا دیتی ہیں کون کس حد تک گندہ اور گیرا ہوا شخص ہے---

یو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اارے نہ میری لاڈو یہ کام مت کرنا ورنہ تم سے زیادہ اچھا کرنا آتا مجھے ۔۔۔

لالی کو تھپڑ مارتا اسماء کا ہاتھ لالی نے ہوا میں ہی روک لیا تھا۔۔۔

لالی نے اسماء کو گھوما کر اس کا ہاتھ اس کی کمر سے لگاتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔

جتنا جلدی ہو سکے مجھے اس شخص کا نام بتا دو تم ورنہ ابھی تو ہاتھ پکڑا ہیں کل کو توڑ بھی سکتی ہوں ۔۔۔۔

تم پاگل ہو چکی ہو لالی اس کل کی بالش بھر چھوکری کے لیے

تم مجھ سے دشمنی مول رہی ہو یاد رکھنا۔۔۔۔ بہت پچھتاو گئی تم۔۔۔

اسماء کا غصے سے لال ہوتا چہرہ لالی کو یقین دلا رہا تھا جو وہ سوچ رہی تھی سہی تھا بس اس کے منہ سے سننا باقی تھا۔۔۔

ان دونوں کے شور کی آواز پر سب ہی اسماء کے کمرے میں جما ہو گئی تھی---

سب نے لالی کے شکنجے سے اسماء کو آزاد کروانا چاہا تھا مگر بے سود

تم دونوں نے یہ کیا کام پکڑا ہوا جب دیکھو جھگڑا ----چھوڑوں لالی اس کو---

ستارہ بھائی نے آتے ہی اپنا سر پیٹ لیا تھا گجہ ستارہ بھائی اچھے سے جانتی تھی جو کچھ بھی ہوا----

اس میں اسماء کا ہی ہاتھ تھا مگر وہ مجبور تھی ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا---

لیکن لالی کی سمجھ میں یہ بات نہیں تھی ا رہی ---

ستارہ نے لالی کو اس سے الگ کیا اور اس کے کمرے سے باہر لے آئی ---

تم بچی ہو جو بچوں والی حرکتوں سے باز نہیں ا رہی----

کمرے میں آتے ہی ستارہ بھائی لالی پر برس پڑی تھی---

دیکھو لالی میں جانتی ہوں تم پری کے لیے پریشان ہو---!!!

یقین کرو میں بھی اتنی ہی پریشان ہوں ----

ان دو مہینوں میں مجھے بھی اس سے لگاو ہو گیا تھا ---!!!

مجھے میں دکھ ہے اس کے جانے کا---

ستارہ بھائی نے خاموشی سے آنسو بہاتی لالی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا-------

نہیں آپا اپ پیار نہیں تھی کرتی پری سے آپ کے لیے وہ بے بو جان کی ذمے داری تھی---!!!

عزت سے جینے والے کے لیے آپ کیوں کرنے لگی کچھ---

اگر آپ کو اس سے لگاو ہوتا نا ستارہ آپا تو اپ پتہ کرواتی یہ کام کس کا ہے---- یوں ہاتھ پر ہاتھ رکھے نہ بیٹھی رہتی-----!!!

لالی ستارہ بھائی کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اٹھی تھی---اور بولتے ہوئے ان کے سامنے کھڑی ہو گئی ----

باتوں سے پیار یا لگاو نہیں ہوتا ستارہ آپا ----

لالی بولتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھی تھی---

تو کیا کرو میں شاہ کو گولی مار دو یا اسماء کا گلا گھونٹ دو------کیا کرو تم ہی بتا دو مجھے ---؟؟؟

ستارہ بھائی کو اس کی بات غصہ دلا گئی تھی---!!

دیکھو لالی تم اتنے عرصہ سے میرے ساتھ ہو تم مجھے نہیں سمجھ پائی تو کسی دوسرے سے کیا امید رکھو-----!!

ستارہ بھائی بیڈ سے آٹھ کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی تھی---!!

میں کام بے شک غلط کرو غلط عورت نہیں ہو--- مجھے بھی میرے رب کی پکڑ کا خوف ہے لالی---

پھر غلط کام بھی کیا کہنا یہ پیشہ ہماری روزی روٹی ہے پھر اسے غلط بھی کیونکر کہوں ----!!!

ستارہ بھائی کی آنکھیں دھندلا گئی تھی---

دنیا میں جینے کے ہے کھانا ضروری ہوتا ہے لالی ---جب پیٹ میں بھوک کی اگ بھڑک رہی ہو تو حرام حلال کوئی نہیں دیکھتا ----پھر ہم کون سا جسم بیچتے ہیں روزی کے لیے

ستارہ بھائی کو عزت والی بات تکلیف دے گئی تھی ---

میرا وہ مطلب نہیں تھا آپا ---لالی ستارہ بھائی کو دیکھی دیکھ کر گھبرا کر بولی

آپا میں بس یہ کہہ رہی ہوں کے کچھ بھی کر کے پری کو شاہ سے بچانا ہو گا کوئی ثبوت مل جائے جس سے ہم پولیس کی مدد لے سکے---!!

جانتی ہو ---چل تو دکھی نہ ہو--کرتی ہوں کچھ میں -----!!

ستارہ بھائی نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا---

چلے اپ بھی چپ کرے اور سوری قبول کرے میری---روکے میں چائے بنا کر لاتی ہوں اپ کے لیے پھر تو معاف کر دے گئی نہ مجھے ----!!

لالی نے ستارہ کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا اور اپنے کان پکڑ کر ان کے سامنے بیٹھ گئی ----!!

چل ماروں گئی--- چھوڑ اور چائے کے ساتھ پکوڑے بھی بنا کر لائے گئی تو ہی معافی ملے گئی تمہیں ---!!

ستارہ بھائی نے اس کے ہاتھ نیچے کیے اور چائے کے ساتھ پکوڑوں کی بھی فرمائش کرتے ہوئے مسکرا دی---

لالی سر اوکے ۔میں ہلاتی اٹھ کر کچن کی طرف چل دی ----

♥♥

ماضی_________________!

دیکھو مجاز زری بڑا ہو رہا اسے ماں کی ضرورت ہے پتر---

پھر میں تو رہی بوڑھی عورت مجھ سے وہ ویسے بھی نہیں سنبھلتا---ہر گزرتا دن اس کے اندر آگ کا غوبار جمع کر رہا ہے---ماں سے دوری اسے چڑچڑا بنا رہی ہے ---

بے بو جان اج پھر مجاز شاہ کو سماہرہ شاہ سے شادی پر راضی کرنے آئی تھی---

مگر وہ تھے کے پاوں پر پانی پڑھتے نہیں دے رہے تھے---!!

جو ہوا وہ رب کی رضا تھی اماں ہم بھی تو دکھی ہیں ---

وہ بچہ ہے پتر تم بچے نہیں ہو تمہیں پتہ ہے رب کی رضا تھی اسے نہیں پتہ ---

پھر جب تم میری بات نہیں سمجھ رہے تو

اک چار سال کے بچے سے تم یہ کیسے امید رکھ سکتے ہو کے وہ تمہاری بات سمجھے ---!!

بے بو جان نے ماتھے پر بل ڈالے مجاز کی طرف نگاہ کی تو وہ سر جھکا گئے تھے---

اور رانیہ سے اکیلے گھر نہیں سنبھلتا وہ اپنا بچہ سنبھالے کے یا نوکروں کے آگے پیچھے پھیرے---

پھر گھر کی ذمہ داری ہے ضرداب کی بھی دیکھ بھال وہی دیکھ رہی ہے---

معاز بھی بڑا ہو رہا آگے تم خود سمجھ دار ہو ----!

بے بو جان اپ مجاہد کی شادی کروا دے میرا دل نہ مانتا سمیرا کی جگہ کسے کو دینے کو---

مجاز شاہ کے لہجے میں دکھ تھا---

وہ ابھی پڑھ رہا ہے--- بے بو جان نے اس کی تجویز رد کرتے ہوئے کہا تھا---

www.classicurdumaterial.com

اتنے سوچنے کی ضرورت نہیں مجاز اپنے بچے کے لیے تمہیں یہ کرنا پڑھے گا---!!!

اسے سوچ میں ڈوبا دیکھ کر بے بو جان نے اسے ٹوکا تھا---!!

ٹھیک ہے بے بو جان جیسا آپکو ٹھیک لگے-----

جیتے رہو میرے بچے---بے بو جان نے ان کا ماتھا چومتے ہوئے کہا اور مسکراتی شادی کی تیاری کرنے چل دی---!!!

❤❤

سماہرہ کے آنے سے ضرداب کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا مگر ہر گزرتا دن اس کے اندر غصے کا آشکار بڑھتا جا رہا تھا--!!

مجاز شاہ بھی سماہرہ سے اتنے کھول کر بات نہ کر پاتے تھے اس کے بارے میں اس لیے انھوں نے چپ سا دلی تھی--

ضرداب 8 سال کا تھا جب سماہرہ نے دو خوبصورت جوڑوا بچوں کو جنم دیا---!!

ان دو شہزادوں کو دیکھ کر ضرداب تو پاگل ہو گیا---ہر وقت ان کے ساتھ رہتا--سماہرہ بڑی مشکل سے اسے سکول بھیجتی تھی----!!

دیکھے اماں اگر یہ روئے نہ تو مجھے فورا بتا دینا آپ میں فوران چھٹی لے کر ا جاو گا---!!!!!

سکول جانے سے پہلے بھی وہ سماہرہ کو ہدایت دینا نہ بھولتا تھا--

کیوں بھئ میں بھی تو گھر ہوں اگر یہ روئے گئے تو میں پکڑ لو گا نہ---

اس کی باتوں سے لطف اندوز ہوتے مجاہد نے اس کے پھولے ہوئے گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا تھا -----!!!

اماں ---ضرداب کے چیخنے پر سماہرہ کچن میں ناشتہ بناتے بھاگئ تھی---

اماں یہ کس کے ہیں ----؟ضرداب نے سماہرہ کو آتے دیکھا کر ضرداب غصے سے بولا تھا--

سماہرہ نے سامنے بیٹھے مجاز کو دیکھا جسے پوچھ رہی ہو کیا ہوا اسے---

ان کے مسکرانے پر اس نے بے بو جان کو دیکھا انہوں نے بھی آنکھوں سے بتانے کا اشارہ کیا تو وہ ضرداب کی طرف پلٹی جو غصے سے مجاہد کو ہی دیکھ رہا تھا---

بتائیں بھی یہ کس کے ہیں اماں ---؟

ضرداب نے اک بار پھر اپنا سابقہ سوال دوہرایا ----

یہ میرے شہزادے کے چھوٹے سے گڈے ہیں ---سماہرہ کی بات پر ضرداب کا غصہ لمحوں میں غائب ہوا تھا---

سچ میں یہ میرے ہی ہیں نہ---ضرداب نے اپنی بازوں سماہرہ کے گلے میں ڈالتے ہوئے خوشی بے بے قابو ہوتے ہوئے کہا تھا----!!!

جس پر ڈرائنگ روم میں بیٹھے سارے نقوشوں کھل کھلا کر مسکرا دیئے ---!!

دیکھا چاچو اب آپ ہاتھ بھی مت لگانا ان کو ورنہ----!!

ضرداب نے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھے مجاہد کو غصے سے دیکھا---

ارے یار تھوڑا سا تو اٹھا سکتا ہوں نہ---مجاہد نے مسکرا کر جیسے اجازت چاہی تھی---!!

جی نہیں ---ضرداب نے کسی بادشاہ کی طرح سختی سے کہا اور ان دونوں کا منہ چومتا سکول کے لیے چل دیا---!!

سماہرہ فری ہو تو رانیہ کے ساتھ عاصمہ کے لیے کچھ شاپنگ کرا و----بے بو جان نے سماہرہ کو واپس کچن کی طرف جاتے دیکھ کر کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی--- !!

بے بو جان نے رانیہ کی کزن عاصمہ سے مجاہد شاہ کا رشتہ پکا کر دیا تھا--

انہوں نے عاصمہ کو تابش کی شادی میں ہی مجاہد کے لیے پسند کر رکھا تھا---

موقع ملتے ہی شادی کا سوال ڈال آئی تھی -- اب کچھ دنوں تک دونوں کی شادی تھی---

اماں سماہرہ کہا جائے گئی بچوں کو چھوڑ کر --

کیوں نہ میں اور رانیہ کر آئیں ساری شاپنگ ----؟؟؟

ہاں ہاں کیوں نہیں تم جاو لے جاو رانیہ کو ساتھ سماہرہ بھی تھک جاتی ہیں بچوں کے ساتھ پھر گھر کے کام تم لے جاو رانیہ کو ساتھ ویسے بھی معاز تو سکول ہو گا اسے کوئی مسئلہ بھی نہیں ہو گا--!!

تابش نے چائے پیتے ہوئے بے بو جان سے کہا تو بے بو جان کی بجائے مجاہد شاہ کے جواب پر وہ مسکرا کر سر ہلا گئے--

بے بو جان بھی مسکرا دی مجاز کی سماہرہ کے فکر پر---!!!

♥♥

ہم نے دنیا کو بڑی دور تک دیکھا ہے-!

غم سے لے کر سرور تک دیکھا ہے۔!

کوئی بھی نہ ملا زمانے میں مخلص۔!

عاجزی سے لے کر غرور تک دیکھا ہے۔!

بیٹھ جاو۔۔۔ضرداب شاہ کے حکم پر وہ جلدی سے اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔۔۔!!

ڈر سے اس کی دھڑکن رکی جا رہی تھی۔۔۔۔!!

میں نے یہاں بیٹھنے کو نہیں کہا تھا۔۔۔؟

ضرداب نے سیگریٹ کا آخری کش لیتے ہوئے اسے ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!

وہ اس وقت حال میں رکھے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بڑی شان سے بیٹھا تھا

کسی مغرور شہزادے کی طرح۔۔۔۔!!

وہ تقریبا رات دس بجے کے قریب گھر لوٹا تھا۔۔۔اس کا ارادہ بے بو جان کی خیریت پوچھنے جانا تھا۔۔۔!!! مگر اس میں ہمت نہ ہوئی کسی کا بھی سامنا کرنے کی۔۔۔!! باوجود کوشش کے وہ راستے سے ہی واپس لوٹ آیا تھا۔۔!!

بے بو جان سے ملنے نہ جانے پر اسے سخت پریشان تھا کوفت اور غصہ ا رہا تھا۔۔!!

ان کے سامنے جانے پر اسے شرمندگی کا احساس ہو رہا تھا گزرا ہوا کل اس کے لیے باعث شرمندگی ہی تو تھا۔۔۔!! اک

بے بسی تھی جو غصے کا روپ ڈھال گئی تھی۔۔۔۔!!

جی میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اس کے ساتھ ۔۔۔! امان ملک کے الفاظ اسے سراپا جلا رہے تھے اک ان دیکھی آگ تھی جو اس کے اندر جل رہی تھی۔۔۔!

گھر آتے ہی وہ کمرے میں جانے کے بجائے حال میں بیٹھ گیا تھا۔۔

داد بخش سے بول کر ذرہ کو بلوایا۔۔۔۔۔۔!!!!

اس کے آتے ہی اس نے اسے بیٹھنے کو کہا تو وہ ضراب کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔!!! اس کی ٹانگیں باقاعدہ کپکپا رہی تھی۔۔۔!!

ضراب کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔!!

ضراب نے اس کی آنکھوں میں سوال سمجھ کر اپنے پاؤں کے سامنے جگہ کی طرف اشارہ کیا تو ذرہ کے ساتھ ساتھ داد بخش بھی گھبرا گیا تھا۔۔!!

اٹھو ۔۔ضراب کی دھاڑ پر وہ

خوف سے کانپتی ہوئی شاہ کے سامنے درزانوں ہو کر بیٹھ گئی ۔۔۔!!

جانتی ہو میں کون ہوں ----؟؟؟

ضرداب نے اپنے جوتے کی نوک اس کے چہرے کے قریب لاتے ہوئے کہا---!!

مگر وہ ویسے ہی سر جھکائے بیٹھی رہی---!!

آئی نو نہیں جانتی---چلوں میں بتاتا ہوں وہ اٹھ کر چلتا اس سے دور ہوا---!!

میں ضرداب عالم شاہ ---عرش شاہ انڈسٹری کا مالک---- اور امان ملک کا دوست تھا---!! کسی زمانے میں -----!!!! ضرداب چلتا ہوا حال میں رکھے گئے ٹیبل کے پاس آیا تھا جہاں ذرہ درزانوں ہو کر بیٹھی ہوئی تھی---!

تم بس یہ بتاو ہمارے بیچ جو رشتہ ہے اسے جانتی ہو-----؟؟

ذرہ نے ضرداب کی کسی بات کا جواب نہیں دیا تھا---وہ ضرداب کے لہجے سے کچھ غلط ہونے کا اندازہ لگا چکی تھی -----!!!

وہ بھولی تھی مگر اتنی بھی بھولی نہ تھی کے معاملے کی نزاکت نہ سمجھتی----!!!

ضرداب شاہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنی سیدھی ٹانگ اس کے سامنے ٹیبل پر ٹکا دی---

اوپر دیکھو--ضرداب کی آواز غصے کی وجہ سے بھاری ہو چکی تھی---جو ذرہ کی نازک سے دل پر قیامت ڈھا گئی تھی--!

www.classicurdumaterial.com

ذرہ نے گردن اوپر کی تو نظریں ضرداب کی بھوری آنکھوں سے جاٹکرائی--!

نظروں سے نظریں ملی تو ذرہ کو اپنے جسم میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی تھی---!!!اس وقت اس کی آنکھوں میں اتنا سرد تاثر تھا کے ذرہ کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسناہٹ دوڑ گئی تھی---!

ذرہ کب سے خود پر ضبط کر رہی تھی اسے ضرداب سے خوف محسوس ہو رہا تھا--

ہاتھ پاوں الگ ٹھنڈے پڑ رہے تھے----!!

کھولو ان کو ضرداب شاہ نے ٹیبل پر رکھے اپنے جوتے کی طرف اشارہ کرتے حکم اعادہ ---!!

ذرہ نے کانپتے ہاتھ اس کے جوتے کی طرف بڑھائے تھے--!

اسے جوتے کے لیز کھولنے کا کوئی خاص ائیڈیا نہیں تھا کیونکہ گھر میں کبھی اسی نوبت ہی نہیں آئی تھی کے سیکھ لیتی-!

اس نے اک لیز کی ڈور کھولی تو دوسری الجھ گئی --!

اور دوسری کھولی تو پہلے والی اس سے زیادہ الجھ گئی تھی---!

دونوں کو اک ساتھ کھینچنے پر لیز میں گٹھا لگ گئی--

آنکھیں الگ دھندلا رہی تھی --!

بہت کوششوں کے باوجود بھی وہ جوتے کے لیز کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکی ---

مجھے سے نہیں ہو رہا یہ----!!!

اپنے آنسو صاف کرتے اس نے کانپتی آواز میں---

ضرداب کی بجائے اپنے سامنے کھڑے داد بخش سے بولی-----------!

ہٹو اپ ---داد بخش نے اسے ضرداب سے دور کرنا چاہا---!!!

داد بخش کو ضرداب غصے سے کچھ غلط ہونے کی بو ا گئی تھی اس لیے اس نے سب سے پہلے ذرہ کو اس سے دور کرنا چاہا تھا---!!!

داد بخش جاو یہاں سے----ضرداب شاہ کی آواز نے اس کے جوتے کی طرف بڑھتے ہاتھ روک دیئے تھے---!!

شاہ سائیں بچی ہے میں کر رر----- ----!!!!

میری بکواس تمہیں سنائی نہیں دی داد بخش جاوووو----!!

ضرداب شاہ کی دھاڑ نے ضرداب مینشن کے درو دیوار ہلا دیئے تھے۔۔۔۔!

شاہ س۔ سسس ۔۔۔چٹاخ۔۔۔۔بولا نا جاووو۔۔

داد بخش کے لفظ اس کے منہ میں ہی تھے جب ضرداب شاہ کا بھاری ہاتھ پاس بیٹھی ذرہ کے گال پر پڑھا تھا۔۔۔!!!

اس اچانک حملے سے ذرہ ابھی سنبھلی بھی نہیں تھی جب ضرداب کا دوسرا تھپڑ اسے ہوش و خرد سے بے گانہ کر گیا۔۔۔!!

کیا لگتا تمہیں میں سب کو معاف کرتا رہوں گا بولوں کیا لگتا تمہیں۔۔ ضرداب نے ذرہ کو اس کے بالوں سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا۔۔۔۔!!

۔۔۔۔

ضرداب کے سرد لہجے نے داد بخش کو ساکت کر دیا تھا۔۔۔!!!

وہ غصے کی امید تو رکھے ہوئے تھا مگر اسے یہ امید بلکل بھی نہیں تھی کے ضرداب شاہ ذرہ پر ہاتھ اٹھائیں گا۔۔۔!!!

داد بخش جہاں تھا وہی جم گیا۔۔۔!!

اس میں اتنی سی بھی سکت نہیں تھی کے آگے بڑھ کر ذرہ کو سہارا دے یا اسے ضرداب شاہ کے غصے کے عذاب سے ہی بچا لے۔۔۔

کیوں سب مجھے سے ہی امید رکھتے ہیں کے میں---- میں کرو----!!!معاف---!!ضراب نے اک اور تھپڑ ذرہ کے پھول سے گال پر دے مارا جس سے ذرہ خود کو سنبھال نہ پائی اور لڑکھڑاتے ہوئے دور جا گری----!!

-کیوں----کیوں کرو میں کسی کو معاف -----مجھے کیا گیا تھا معاف مجھے سمجھا گیا تھا--؟؟؟-مجھے دی گئی تھی معافی----پھر میں کیوں-----؟؟

ضراب نے پاس پڑا شیشے کا گلدان سفید پتھر پر دے مارا تھا----وہ غصے سے چیختا داد بخش کی طرف موڑا تھا---!!-بولوں داد بخش کیوں دو میں معافی ----؟؟

انھوں نے آپ کو معاف نہیں کیا تھا شاہ سائیں ---اپ کیا کر رہے ہیں اپ بھی تو وہی کر رہے ہیں -----اب اپ میں اور ان میں مجھے اج کوئی فرق نہیں لگ رہا---!!!

جانتے ہیں اپ معافی اور معاف کرنے والا دونوں اللہ پاک کے نزدیک اک درجہ رکھتا ہے---اج سے پہلے مجھے لگتا تھا اپ حق پر ہیں مگر اج مجھے نہیں لگتا کہ اپ حق پر ہیں شاہ سائیں -----مگر افسوس شاہ سائیں اسے مار کر کیا کر لے گئے اپ----!!!

داد بخش بولتا آگے بڑھا اور کارپٹ پر الٹی پڑی ذرہ کو سیدھا کیا ---ذرہ کے دونوں پھول سے گالو پر ضراب کی انگلیوں کے نشان داد بخش کا دل جلا گئے تھے---!! ذرہ کے نچلے لب سے رستا خون داد بخش کو پریشان کر گیا تھا--!!!!!!!

دکھ کی اک لہر داد بخش کا چہرہ تاریک کر گئی تھی---

چلو بٹیاں ---داد بخش نے بڑھی احتیاط سے ذرہ کو اٹھایا تھا اسے سہارا دیتے وہ اسے اس کے کمرے کی طرف لیے بڑھ گیا------!!!

ضراب شاہ نے وہی بیٹھ کر سر صوفے کی پشت سے لگا کر آنکھوں موند لی---

تھوڑی دیر پہلے والے منظر نے ضراب کو پاگل کر دیا تھا---!!!!!

کہتے ہیں اپ کے گزرے ہوئے کل میں اگر کوئی اپ کی بری یاد ہو گئی تو وہ آپ کو بس تنگ کریں گئی-------!!

مگر اگر گزرا ہوا زمانہ اپ کے دل میں کسی زخم کا نشان چھوڑ جائے تو وہ زخم کبھی نہیں بھرتا بلکہ وہ زخم کم اک کبھی نہ بھرنے والا ناسور بن جاتا ہے---!!! جس پر جتنا مرہم رکھا جائے وہ ٹھیک ہونے کے بجائے اور پھیلتا ہے---!!!

پھر اس درد سے جتنا دامن بچاو وہ اتنا اپ پر سوار ہوتا ہے---!

کبھی کبھی ہم خود اس زخم کو بھرنا نہیں چاہتے--!

ہم چاہتے ہیں ---وہ درد ناسور کی طرح ہم سے چپٹا رہے---!

انسانی فطرت ہے جس چیز کو بھول جانا چاہیے اسے وہ ہمیشہ یاد رکھتا ہے اور جسے یاد رکھنا ہو اسے وہ بھول جاتا ہے---!

شاہ کے ساتھ بھی یہی مسئلہ تھا--

زندگی نے پوچھا

درد کیا ہے--؟

کیوں ہوتا ہے--؟؟

کہاں ہوتا ہے--؟؟؟

یہ بھی تو پتہ نہیں چلتا

تنہائی کیا ہے آخر--؟

کتنے لوگ تو ہیں پھر تنہا کیوں ہوں--؟؟

میرا چہرہ دیکھ کر زندگی نے کہا۔

میں تیری جڑواں ہوں

مجھ سے ناراض نہ ہوا کر

تجھ سے ناراض نہیں زندگی حیران ہوں میں۔

تیرے معصوم سوالوں سے پریشان ہو میں--

♥♥

دوست کیا خوب وفاوں کا صلہ دیتے ہیں --

ہر نئے موڑ پر اک زخم نیا دیتے ہیں --!

تم سے خیر گھڑی پل کی ملاقات رہی--!

لوگ صدیوں کی رفاقت کو بھولا دیتے ہیں---!

#ماضی__

حد ہے شاہ کب سے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں-کہاں رہ گئے تھے---!

امان اپنی جیب میں بیٹھا سامنے سے آتے شاہ پر برسا تھا---!

سفید شرٹ اور بلو پینٹ پر اپنے بھورے بال سٹائل سے بنائے اپنی بھوری آنکھوں سے امان کو دیکھ کر مسکرتا ضرداب وہاں سے گزرتی لڑکیوں کے دل پر قیامت ڈھا رہا تھا---!

بیٹھو گئے یا اٹھا کے بیٹھاو ---!

لوگوں کی اس کی طرف توجہ امان کا جی جلا رہی تھی---

امان کی بات پر ضراب بڑی شان سے مسکراتا اس کے برابر بیٹھ گیا---

اب چلو گئے یا میں چلاو---ضراب نے شرارت سے امان کے الفاظ اسے واپس لوٹائے تو امان ملک نے غصے سے دانت پیستے بس اتنا ہی بول سکا کمینا-----

سیم ٹو یو جناب--ضراب نے مسکرا کر کہا تو امان کے لب بھی مسکرا اٹھے تھے---

اچھا بول کہا مرنا ہے--امان نے احتیاط سے موڑ کاٹتے ہوئے ضراب کو بنا دیکھے پوچھا تھا--!

جہاں تمہارا دل کرے لے جاو اج-----!

ضراب نے اپنی بھوری آنکھوں سے اسے دیکھا--!

کیوں تم مشی ہو جو جہاں میرا دل کرے لے جاو سالے----!

امان کی بات پر ضراب کا قہقہہ بے ساختہ تھا--!

یہ سالا نہ بولا کر اگر کوئی اور رشتہ بن گا مجھ سے تو مشکل میں پڑھ جاو گئے تم---! ضراب نے شوخی سے کہا تو امان بھی مسکرا دیا---

دفع ہو دیوانے کے خواب ہے بس دیکھتا رہ---!امان نے آنکھیں گھوما کر کہتے ہوئے اپنی جیپ اک رسٹورانٹ کے سامنے روکی اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا---!

www.classicurdumaterial.com

کیا کھاو گئے---امان نے مینیو کارڈ اس کی طرف پھینکتے ہوئے پوچھا--

یار مجھے تو سچ میں بھوک نہیں ابھی اماں کے ہاتھ سے کھانا کھا کر آیا ہوں ---!ضرداب نے سہولت سے منا کیا ہاتھ میں پکڑا مینیو کارڈ واپس ٹیبل پر رکھا---!

پھر جوس ہی منگوا لو--امان نے دوبارہ سے کہا--

نہیں یار تم بولوں کیا بات کرنی مجھے گھر واپس جانا ہے ---بے بو جان کی طبعیت تھوڑی ناساز ہے---میں نے اج ان سے وعدہ کیا تھا آج سارا دن ان کے ساتھ گزاروں گا پھر عامل اور شاہی کو بھی پڑھنا ہے مجھے ----! تم بات کرو جو کرنی------؟؟

ضرداب نے سنجدگی سے اس کی توجہ اصل موضوع کی طرف دلوائی---!

یار میں سوچ رہا ہوں کہی گھومنے چلے اللہ اللہ کر کے کہی ایگزیمز سے جان چھوٹی تھی امان کی---!

ضرداب شاہ اور امان ملک کا ساتھ کوئی بڑا پورانا ورانہ نہیں تھا ----سیکنڈ ائیر کے بعد ضرداب کا انٹریسڈ بزنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف تھا مگر مجاز شاہ چاہتے تھے---ضرداب

بی-اے کرے اور اس کے

ساتھ گدی نشیں ہو جائے اور گاوں میں ہونے والے الیکشن میں حصہ لے اور پنچائیت کا سردار بن جائے پھر سارے گاوں کے فیصلوں کا اختیار ان کے پاس ا جائے------!!

وہ پنچائیت کے سربراہ طارق ملک کو اس عہدے سے نکال باہر کرنا چاہتے تھے--- !ہمیشہ

طارق ملک سارے فیصلوں پر نظر ثانی کے بعد ہی وہ مقدمہ مجاز شاہ کے پاس آتا تھا۔۔!!

اس لیے انہیں ضرداب کی اس

طرف توجہ غصہ دلوا گئی تھی۔۔۔!

مگر ضرداب نے ضد کر کے اپنی منوائی تھی۔۔جس کے بنا پر مجاز شاہ اور ضرداب شاہ کے درمیان سرد جنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔!!

ضرداب ایم ایس سی آئرز کی ڈگری کے لیے باہر جانا چاہتا تھا مگر یہ ناممکن سا تھا اگر وہ مجاز شاہ کو منا بھی لیتا تو سماہرہ اسے کبھی خود سے الگ نہ کرتی۔۔۔ امان اور ضرداب کی ملاقات بی ایڈ کے لاسٹ سمسٹر کے دوران ہوئی تھی جو آہستہ آہستہ دوستی میں بدل گئی۔۔۔!!۔امان تو اکثر شاہ ولا آتا جاتا رہتا تھا پھر طارق ملک کے حوالے سے بھی امان کو سب ہی جانتے تھے۔۔۔۔۔!!!

مگر امان کو دیکھ کر بے بو جان اکثر عجیب سے احساس کا شکار رہتی تھی۔۔۔!!

ایگزیمز سے فری ہوئے تھے تو امان کا موڈ انجوائے کرنے کا تھا اس لیے ضرداب کو کال کر کے بولا لیا تھا۔۔۔!

سوری امان میرا موڈ بلکل نہیں میں یہ ٹائم اپنوں کے ساتھ گزارنہ چاہتا ہو۔۔۔!

پھر زندگی مصروف ہو جائے گئی میں چاہتا ہوں عامل اور شاہی کے ساتھ یہ ٹائم سپینڈ کرو۔۔۔!!!

اوکے امان بعد میں بات کرتے ہیں معاز کو کوئی کام ہے شاید تم لنچ کرو پھر ملتے ہیں۔۔۔!

ضرداب نے امان سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور باہر نکل آیا ---روکو میں چھوڑ آتا ہو ---!امان نے اسے پیچھے سے آواز دیتے ہوئے کہا تھا---! نہیں معاز ا رہا مجھے لینے----!!

ضرداب نے مسکرا کر نکار کیا اور واپس باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے----!!

زری اگر موڈ بن جائے تو مجھے کال پر بتا دینا اوکے میں ویٹ کرو گا تمہاری کال کا----!!! امان نے وہی سے بلند آواز میں کہا تو ضرداب مسکرا کر پلٹا---!!

اوکے دیکھے گئے---!! ضرداب کہہ کر واپس باہر نکل گیا---!!

❤❤

موت تو نام سے بدنام ہوئی ورنہ ---

تکلیف تو زندگی بھی دیا کرتی ہے---😢

یہ لو گڑیا یہ کھالو ---تھوڑا سا بس---داد نے بخار میں تپتی ذرہ کی طرف سوپ بڑھاتے ہوئے کہا تھا مگر ذرہ کے انکار پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا آج تین دن ہو چکے تھے اس واقعہ کو مگر ذرہ کے چہرے پر آج بھی وہی خوف کے سائے بکھرے ہوئے تھے----!

ذرا سے آواز اسے ہراساں کر دیتی تھی۔۔۔! داد بخش اس کی حالت کو دیکھ کر دل مسوس کر رہ گیا تھا۔۔۔!

وہ آخر کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔۔۔!!

آخر تھا تو اک ملازم ہی۔۔۔

داد بخش ذرہ سے ہمدردی تو کر سکتا تھا۔۔۔!!مگر شاہ کے سامنے منہ نہیں کھول سکتا تھا۔۔!!!

وہ اپنے باپ کے وعدے سے بندھا ہوا تھا۔۔۔باپ کے وعدے سے بڑ کر داد بخش کو شاہ کا ساتھ عزیز تھا اس لیے چپ تھا ذرہ کی اس حالت پر کڑھنے کے علاوہ وہ کچھ بھی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔۔!!!

بٹیاں تھوڑا سا سوپ پی لو پھر دواء بھی تو کھانی ہے اپ نے۔۔۔۔!!

داد بخش نے اک دوبارہ اسے سوپ پلانے کی کوشش کی۔۔۔۔!

نہیں نہ دل کر رہا داد بخش آپ یہاں رکھ دے میں بعد میں پی لو گی۔۔۔!!

چلے جیسی اپ کی مرضی یہ رکھا ہے سوپ پی لینا یاد سے۔۔۔۔!!

داد بخش ۔۔۔۔۔وہ آٹھ کر باہر نکلنے کو تھا جب ذرہ کی آواز پر پلٹا تھا۔۔۔آپ مت جائے نا اگر وہ پھر آ گیا تو۔۔۔۔!!

ذرہ کی کانپتی آواز پر داد بخش دکھ سے اس کی طرف دیکھا اور آہستہ سے اس کے پاس آیا۔۔۔!!

بیٹا وہ آپ کو کچھ نہیں کہئے گئے اس لیے ڈرو نہیں ریلکس رہو پرسکون ضرداب شاہ اپ کو کچھ نہیں کہئے گئے وہ بس غصے میں ایسا ہو گیا ان سے ۔۔۔۔!!

ن ۔ن۔ نہیں داد بخش اپ مت ج۔ جاو ۔۔۔و۔ وہ ہ ا جائے گ۔ گا۔۔

ریلکس کچھ نہیں کہو گا۔۔۔۔!!!

ضرداب داد بخش کے پیچھے اس کے کمرے تک آیا تھا۔۔!

ضرداب شاہ کی آواز داد بخش کو بھی چونکا گئی تھی۔۔۔!!

داد بخش باہر جاو مجھے اس سے بات کرنی ہیں ۔۔۔۔ ضرداب کی بات نے جہاں داد بخش کو گھبراہٹ میں مبتلا کیا تھا وہی ذرہ کے تو سر پر آسمان توڑ دیا تھا۔۔! !

داد بخش پریشان ہوتا باہر نکل گا ۔۔۔وہ اس دن والی غلطی دوبارہ دوہرانا نہیں چاہتا تھا۔۔!!!!

اس لیے وہ ضرداب شاہ کے ایک بار کہنے پر باہر چلا ایا۔۔۔!

وخشتیں بڑھتی گیں ہجر کے ازار کے ساتھ

اب تو ہم بات بھی نہیں کرتے غم خوار کے ساتھ

اب تو ہم گھر سے نکلتے ہیں تو رکھ دیتے ہیں

طاق پر عزت سادات بھی دستار کے ساتھ

اس قدر خوف ہے اب اس شہر کی گلیوں میں کہ لوگ

چاپ سنتے ہی لگ جاتے ہے دیوار کے ساتھ

اک تم خواب لیے پھیرتے ہو گلیوں گلیوں

اس پر تکرار بھی کرتے ہو خریدار کے ساتھ

جب کے ذرہ

کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔ جیسے کاٹوں خون نہ ہو بدن میں ---!!

ضرداب چلتا ہوا ذرہ کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا---!! ڈر کیوں رہی ہوں ---؟

اس کے چہرے کا اڑا رنگ ضرداب کو مضطرب کر گیا تھا---!!

دیکھو جو ہوا ایسے بھول جاو نیکسٹ ایسا نہیں ہو گا---!!

ضرداب شاہ جانے کیوں اسے صفائی دینا چاہ رہا تھا---!

ذرہ بخار سے اور کچھ ضرداب کے خوف سے کانپ رہی تھی---!!!۔

ایسا نہیں ہو گا مگر اک شرط پر----؟؟؟

ضرداب کی نظریں اس کے چہرے کے آڑے ہوئے رنگوں پر ٹھہر گئی--!

پوچھو کون سی---!!

ک۔ک۔کون س۔س۔سی--!

ضرداب کے حکم پر اس کے حلق سے آواز سرگوشی کی مانند ٹوٹ کر برآمد ہوئی تھی---!

اج کے بعد جو میں کہو گا وہی کرو گئی تم--- نا تو امان کا نام لو گئی میرے سامنے اور نہ ہئی کسی اور کا----!

اس گھر سے بھاگنے کی کوشش بھی مت کرنا---سوچنا بھی مت اس بارے میں ---!!

ضرداب نے شہادت کی انگلی میں دبی سیگریٹ سے اس کی طرف وارننگ کی انداز میں اٹھا کر کہا تھا----!!

م۔مجھے ب۔بھاگنا نہیں ا۔آتا ---!

اس کے لہجے میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی--

ذرہ کی بات پر ضرداب کے لب بھینچ گئے تھے مگر غصے سے نہیں ------ہوں مطلب تمہیں بھاگنا نہیں آتا -----!

ضرداب نے کرسی سے آرام سے ٹیک لگاتے ہوئے سیگریٹ کو لبوں سے لگاتے ہوئے پوچھا--!!

ضرداب کی بات پر ذرہ نے زور زور سے سر کو اثبات میں ہلا دیا---!

اسے ضرداب سے خوف ا رہا تھا--

ہوں --وہ دیکھو چھپکلی ----!!!!

ضرداب کے کہنے کی دیر تھی ذرہ کی چیخ سے سارا کمرا گونج اٹھا تھا وہ اک ہی چھلانگ سے بیڈ سے اٹھی اور بھاگتی ہوئی ضرداب کے پیچھے جا چھپی----!!

ک-کہاں ہے چ-چھ-چھپکلی ---!!!ذرہ تو ڈر سے زرد پڑ گئی تھی----آپ نے دیکھا تھا اس کو کہاں گئی وہ-ہ-ہ----!

ذرہ اب گھبرا کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی مگر چھپکلی کا تو کوئی نام و نشان نہ تھا وہاں ----!!

ب-بتائے کہاں تھی وہ اب بھی ضرداب کے پیچھے اس کرسی کی وٹ میں چھپی ہوئی تھی---!!!

اس نے کرسی کی وٹ سے ذرا سا منہ نکال کر پوچھا----!

نہیں ہے ---ضرداب کے دو لفظوں نے ذرہ کا سانس بحال کیا تھا----!

مگر اسے ابھی بھی چھپکلی کے جانے کا یقین نہیں ہوا تھا---!

وہ اب بھی اطمینان سے بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا--

غور سے دیکھنے پر سیگریٹ پیتے اس کے عنابی لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ کی جھلک دیکھ رہی تھی--! مگر

غور کرتا کون ---؟؟ذرہ بچاری تو پہلے ضرداب کے خوف سے خوفزدہ تھی اور اب چھپکلی کے---!

میں تو بس تمہارا ٹیسٹ لے رہا تھا ورنہ چھپکلی کا ضرداب مینشن میں کیا کام ---!

ضرداب نے سنجدگی سے ذرہ کو دیکھتے ہوئے کہا ---! م۔میرا ٹیسٹ کیوں ---!!

ذرہ نے حیرت سے سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھے اس شخص کو پہلی بار یوں دیکھا تھا مطلب اس کے چہرے کو ---!

تم نے خود کہا مجھے بھاگنا نہیں آتا اس لیے---!!

اس بار ضرداب کے لب دھیرے سے پھیلے تھے--- تم جھوٹ اچھا بول لیتی ہو--- تو تم اچھا خاصا بھاگ لیتی ہو میں ایوئی گھبرا رہا تھا کہی تمہاری ٹانگوں میں کوئی ڈیفیکٹ وغیرہ تو نہیں --!

www.classicurdumaterial.com

مگر نہیں میں ہی غلط تھا۔۔!!

ضرداب نے سیگریٹ کا آخری کش لیتے ہوئے اسے فرش پر پھینکتے اسے اپنے پاوں سے روندتے ہوئے کہا ۔۔۔اور آٹھ کر پاس پڑا سوپ کا باول اٹھا کر اس کی طرف بڑھا دیا ۔۔۔۔!!

یہ لو پی لو اتنی زور سے چیخی تھی گلہ سوکھ گیا ہو گا۔۔۔!!

ضرداب کے طنز پر ذرہ نے منہ بنا لیا مجھے نہیں پینا یہ۔۔۔!!ضرداب نے غور سے اسے دیکھا تھا اس کی خوبصورت شہابی رنگت کملا سی تھی ان تین چار دنوں میں ۔۔۔۔!!!

اوکے پھر کیا کھاو گئی او کچن میں چلتے ہیں جو تم کہو گئی بنا دیتا ہو۔۔۔۔!!!

ضرداب نے نرمی سے کہا تا کہ وہ یزی ہو کر بات کر سکے۔۔

ن۔ن۔نہیں مجھے نہیں جانا۔۔ذرہ کی بات پر ضرداب نے اس کے چہرے سے بمشکل نظریں ہٹائی تھی۔۔۔!! اگر اپ نے پھر سے مجھے پر غصہ کیا تو۔۔۔!

اب تو ہم دوست بن گئے ہیں نہ اس لیے میں اپنے دوست پر غصہ نہیں کرو گا وعدہ ۔۔۔ضرداب نے اپنا ہاتھ دوستی کے سے انداز میں اس کی طرف بڑھایا تو ذرہ نے ہچکچاتے ہوئے تھام لیا۔۔۔۔!!

چلو آپ او۔۔۔ضرداب نے اسے آگے چلنے کا حکم دیا تو وہ جلدی سے آٹھ کراس کے ساتھ چل دی۔۔۔!!!

اس کے چہرے پر اب بھی خوف تھا ضرداب سے دوستی بھی اس کا خوف کم نہیں کر سکی۔۔۔!!!

♥♥

میرے مزاج کا اس میں قصور نہیں

تیرے سلوک نے لہجہ بدل دیا میرا

#ماضی________

اماں جان کہا ہیں---؟؟؟ضرداب ابھی یونی سے لوٹا تھا---!!

عامی کیا کر رہا میرا شہزادہ ضرداب نے 12 سالا عامل اور شاریب کو اپنا ہوم ورک کرتے دیکھ کر کہا---!!

لالا اپ مجھے بھی پیار کر لے میں بھی آپ ہی کا بھائی ہو---شاریب نے منہ بناتے ہوئے ضرداب سے شکوہ کیا ---!!! تم دونوں میری جان ہو یار یہ آپس میں جھگڑا مت کیا کرو سمجھے ---- ضرداب نے اسے ڈانٹتے ہوئے اس کی کاپی اٹھا کر چیک کرنے لگا---!!!

یہ کیا شہری دلبر جان سائنس میں اتنے کم نمبر---!! ضرداب نے غصے سے کہا تو شاریب گھبرا کر کھڑا ہو گیا تھا---!!

سوری لالا جان ---نکس کمپلیٹ لو گا---شاریب نے سر جھکاتے ہوئے کہا تھا---!!!

بات ہاف یا کمپلیٹ کی نہیں ہے یار بات محنت کی ہے جو تم دل لگا کر نہیں کر رہے ہو---!!

اگر ایسے ہی نیکسٹ نیکسٹ کرتے رہو گئے تو پیچھے رہ جاو گئے اور پھر تمہیں تو ڈاکٹر بننا ہے نہ تو -----!!!

ضرداب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو شاریب شرمندہ سا سر جھکاگیا---!!!

اچھا چلو یہ کوئسچن دوبارہ سے یاد کرو پھر مجھے کاپی پر لکھ کر دیکھاو------!!

ضرداب نے پیار سے کہا --!! کاپی اور بک اس کے حوالے کرتے ضرداب نے عامل سے پوچھا تھا---!!! پتا نہیں مجھے تو لالا جان میں تو پڑھ رہا ہوں کب سے---!! کاشی تم شہری کو دیکھو ذرا میں اماں کو دیکھ آو ضرداب نے پاس بیٹھے کاشی کی ڈیوٹی لگائی--

ہوں اوکے تم پڑھو میں دیکھتا ہو----!!

لالا جان ---وہ ابھی اٹھنے کو تھا جب 8 سالہ عرش بھاگئی آئی تھی- آتے ہی ضرداب سے لپٹ گئی تھی---!!

میرا بچہ کہاں تھا---ضرداب نے عرش کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے پیار کرتے ہوئے پوچھا ---!!!!!!

میں عالی کے ساتھ کھیل رہی تھی -- میرا بچہ چلو بیگ لے کر او اور بھائیوں کر ساتھ پڑھو اوکے---ضرداب نے نرمی سے کہا تو وہ سر ہلا کر بھاگ گئی ----!!!!!

علینہ بچے اماں لوگوں کا کچھ پتہ ---ضرداب نے اب علینہ کے سر پر پیار کرتے پوچھا تھا جو تقریبا عامل اور شاریب سے سال دو ہی چھوٹی تھی---!!

جی بھائی وہ سب شاپنگ پر گئی ہے---علینہ کی بات پر وہ سر ہلاتا بے بو جان کے کمرے کی طرف چل دیا--!!! علینہ مسکرا کر اپنے گھبرو جوان 20 سالہ شہزادے بھائی کو دیکھے گئی تھی اس کی ساری ٹیچرز بولتی تھی -- !!!!

علینہ تمہارے بھائی بہت ہیڈسیم ہے اور مغرور بھی---!!!تو وہ سب کے سامنے اس کی گردن تن جاتی تھی---!!!

♥♥

تمہارے ہی ہاتھوں میں ہے

نبض سکون شاید

قرار دیتے بھی ہو تو

جیسے ادھار دیتے ہو۔

#حال__________!

اک تو پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور دوسرا ضرداب کے غصے کا جو پیراگراف اس کے سر کو چڑھا ہوا تھا وہ کم ہوا تو خوب گہری نیند سوئی تھی---!!!

جانے کب تک سوتی رہی تھی---!!

سوتے ہوئے اچانک اسے لگا جیسے کوئی ایسے بڑی محونیت سے تک رہا ہو----!!!

اک دوبار کروٹ بدلنے پر بھی وہ احساس کم نہیں ہوا تو اس نے موندی موندی آنکھوں کے جھروکوں سے اپنے سامنے دیکھنے کی کوشش کی تھی اور پھر لگلے ہی پل اس کی آنکھیں پٹ سے ساری کھول گئی تھی-----!!

کیونکہ کے اس کے عین سامنے بیٹھ پر اس کے قریب وہ بیٹھا دیکھا تھا----!!!

اااااا---اپ ----!ذرہ نے بڑھی مشکل سے آپ لفظ ادا کیا تھا----!!جب کے منہ ابھی بھی حیرت سے کھولا ہوا تھا---!!

میرے خیال میں آپ میں اتنے الف تو نہیں آتے جتنے تم نے بول دیئے ہیں -----!!!

خیر چھوڑوں ان باتوں کو تم بتاو ہو گئی نیند پوری۔۔۔۔!!

ضراب نرمی سے اس کے ماتھے کو چھو کر دیکھتے بولا۔۔۔!

ضراب کے ہاتھ کا لمس سے اس کے بدن میں چونٹیاں رینگ گئی تھی۔۔۔!! وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔!!
بولو نیند پوری ہوئی ٹمپریچر تو کم ہے رات سے چلو فریش ہو جاو ناشتہ مل کر کرتے ہیں ۔۔۔!!

ضراب نے اس کے چہرے کو والہانہ انداز سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!! جانے اس لڑکی میں ایسی کون سی کشش تھی۔۔۔!!!!!!

جو وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کی طرف کھچتا جا رہا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی اس سے لاعلمی نہیں برت پاہ رہا تھا۔۔۔۔!!!

داد بخش اس کے ساتھ آفس جا رہا تھا جب اس کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔۔!!!

جی خالہ خیریت ابھی تو مہینہ شروع ہوا اگر آپ کو حساب کرنا تو شام اکر کرتے ہیں ابھی آفس جا رہا ہوں شاہ سائیں کے ساتھ ۔۔۔۔!! داد بخش نے سوچا اضغری خالہ پیسوں کے لیے ہی کال کرتی تھی۔۔۔۔!!!

اب بھی شاید اسی سلسلے میں کال کی ہو گئی مگر اضغری خالہ کی بات نے اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تھا۔۔

کیا خالہ آپ ڈاکٹر کو بولائے مجھے کال کرنے کی کیا توک تھی بھلا۔۔۔۔!!جی جی میں آتا ہو اپ تب تک ڈاکٹر کو بولائے پلیز۔۔۔!!!

داد بخش کی باتوں سے ضرداب کافی حد تک کیا ہوا اس کا اندازہ لگا چکا تھا۔۔۔مگر داد بخش سے پوچھا نہیں یوہی اپنے کام میں بزی رہا۔۔۔گاڑی عرش انڈسٹری کے سامنے رکی تو داد بخش کے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی ضرداب باہر نکل آیا۔۔۔!!

اس دن کے بعد داد بخش نے کافی بات کرنا کم کر دیا تھا۔۔۔!!!!

دو دن سے ضرداب عجیب سی بے زاری میں مبتلا تھا۔۔۔۔!! ہر چھوٹی سی بات اسے غصے سے بے قابو کر جاتی تھی۔۔۔!!!

آفس ہوتا تو ورکرز کی جان سولی لٹکی رہتی اور گھر ہوتا تو داد بخش کی ۔۔۔ !!!

شاہ سائیں مجھے تھوڑا کام ہے کیا میں جا سکتا ہوں ۔۔۔۔!!

داد بخش نے سر جھکائیں ادب سے پوچھا۔۔۔۔!!

ہوں جاو۔۔۔!!!ضرداب نے مختصر جواب دیا اور شیشے کا ڈور دھکیلتا اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔۔بنا یہ دیکھے کی داد بخش گیا کہ نہیں ۔۔۔!!

کیوں شاہ سائیں۔۔۔آپ کیوں اتنے بے حس ہے اپ ۔۔۔اپ اس معصوم کے ساتھ جانے اور کیا کرنے والے ہیں ۔۔۔۔!!!

ضرداب آفس ا تو گیا تھا مگر اس کا دھیان ابھی بھی داد بخش کی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔۔!! صبح سے شام تک کا انتظار ضرداب کو بے چین کیے رہا تھا۔۔۔!!گھر آتے ہی وہ سب سے پہلے اپنے کمرے میں گیا چینج کرنے کے بعد وہ وہی بیڈ پر لیٹ گیا۔۔!!

یہ بے چینی یہ بے زاری کیوں ہے مجھے ۔۔۔۔۔میں کچھ غلط نہیں کیا۔۔جو میرے ساتھ ہوا اس کے آگے تو کچھ بھی نہیں ۔۔۔پھر مجھے ایسا کیوں فیل ہو رہا جیسے میں کچھ غلط کر چکا ہوں اس کا ضمیر اسے جگا رہا تھا۔۔۔۔۔!!!!

ضرداب دونوں پاوں بیڈ سے نیچے لٹکائے لیٹا اسی اڈیر پن میں مصروف تھا ۔۔۔۔!!!کبھی اس خیال کو رد کرتا کے اسے ذرہ کی تکلیف پر تکلیف ہو رہی ہے کبھی اس خیال کو رد کرتا کے اس کا موڈ اسی کی وجہ سے آف ہے ۔۔۔! جب کوئی سرا ہاتھ نا آیا تو آٹھ کر کمرے سے باہر نکل آیا ۔۔۔۔!!!

باہر لان کی طرف جانے کے بجائے اس کا رخ ذرہ کے کمرے کی طرف تھا۔۔۔!!

اسے دیکھ کر ذرہ کے چہرے پر جو خوف کے سائے پھیلے دیکھ کر ضرداب شرمندہ سا ہو گیا۔۔۔!!

وہ ذرہ سے سوری کرنے کے بجائے اس سے دوستی کر ایا تھا۔۔!! کمرے میں واپس آتے وہ احساس کہی دور جا سوئے تھے .جو یہاں سے باہر جاتے وقت تھے۔۔۔۔!!!

صبح نماز پڑھنے کے بعد کافی ٹائم تک لان میں واک کرتا رہا تھا۔۔!! سیگریٹ پیتے وہ واک کرتے وہی کرسی پر بیٹھ گیا جب وہاں بھی بے معنی سی بے چینی کم نہ ہوئی تو وہ اٹھ کر ذرہ کے کمرے میں ا گیا۔۔۔دھیرے سے چلتے وہ اس کے بیڈ تک آیا تھا۔۔۔

سوتی ہوئی وہ کسی معصوم پری کی ماند لگ رہی تھی---اک ہاتھ اپنے گال کے نیچے رک وہ کسی معصوم بچے جیسی لگی ضرداب کو جانے کتنا وقت گزارہ اسے خود پتہ نہ چلا کے وہ کب سے بیٹھا اسے دیکھ رہا ہے---لیکن ہاں اسے یہ سب اچھا لگ رہا تھا اسے دیکھنا اسے محسوس کرنا ضرداب شاہ کے جلتے دل پر سکون کے چھینٹے ڈال رہا تھا---!!!

ضرداب کی نظریں اس کے چہرے سے پھسلتی اس کے گالوں پر جا ٹھہری تھی ----جہاں ضرداب کی انگلیوں سے بننے والے نشان مدم ہو چکے تھے مگر چند نشان ابھی بھی باقی تھے

-----------ضرداب کا ہاتھ بے ساختہ اس کی طرف بڑھا تھا---مگر اس سے پہلے کے وہ اس کو چھو پاتا ذرہ کی آنکھ کھول گئی تھئ------!!!!

وہ حیرت سے ضرداب کو دیکھ رہی تھی -----!! چلو اب تو ہم فرینڈز ہیں نہ پھر ڈر کیوں رہی ہو---؟؟؟ضرداب کو اس کا خود سے ڈرنا اچھا نہ لگا---!!!!

ا-ا-پ س-چ م-میں دوست ہے نہ -----؟؟؟

ذرہ ابھی بھی ضرداب سے ڈر رہی تھی ڈرتی بھی کیوں نہ کچھ دن پہلے جو اس کا روپ دیکھ چکی تھی وہ بھولنے والا کہا تھا----وہ بچاری ابھی بھی اسی ڈر میں مبتلا تھی کے کہی دوستی کر کے پھر اسے نہ مارے---!!!

کیوں تمہیں یقین نہیں مجھ پر----؟؟؟؟

ضرداب اس کے قریب بیٹھتا ہوا بولا تھا۔۔۔ضرداب کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر وہ گھبرا کر بیڈ سے نیچے اترئی تھی۔۔۔!!!!

بولوں نہیں یقین رکھتی مجھ پر۔۔؟؟؟

بیڈ سے نیچے اترئی ذرہ کی کلائی ضرداب کے مظبوط ہاتھ میں تھی۔۔۔!!!

اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے ضرداب نے نرمی سے استفسار کیا تھا۔۔!! ن۔نہیں ۔۔۔۔۔ایسی تو کوئی بات ن۔نہیں م۔میں ت۔تو ایسے ہی کہہ رہی تھی۔۔!!!ضرداب اس اور پاس ہوا تو اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔۔۔!!!!!

لالی نے تمہیں خود کی حفاظت کر تو بتا دیا اس نے تمہیں یہ نہیں بتایا کے جب شوہر سامنے ہو تو اس سے دور جانے کی کوشش نہیں کرتے۔۔۔!!!!

ضرداب نے اس کے خوبصورت شہابی رنگت کو بغور دیکھتے کہا ۔۔۔!!! اپ نے کہا تھا آپ دوست ہے اب شوہر کہا سے آگیا بیچ میں ۔۔۔؟!!! ذرہ نے نہ تو ضرداب سے دور ہٹنے کی کوشش کی تھی اور نا نہیں اپنا ہاتھ اس سے چھوڑوانے کی۔۔۔!!

اوکے دوست ہی ٹھیک ہے او ناشتہ کرتے ہیں ۔۔۔مجھے آفس سے لیٹ ہو رہا ہے۔۔!!

اپنی بدلتی کیفیات اسے غصے میں مبتلا کر رہئی تھی۔۔۔۔وہ حطی لامکاں کوشش کر رہا تھا کے یہ غصہ ذرہ کے سامنے نہ نکالے اتنی مشکل سے تو وہ اس پر یقین کر پائی تھی۔۔۔۔۔ !!!!!

www.classicurdumaterial.com

امان ملک بدلا گھر والے شاید شاہ کے ذہین سے معدوم ہو چکے تھے تبھی وہ ذرہ کی طرف کھینچ رہا تھا برسوں بعد اسے کو اپنا اپنا سا لگا تھا برسوں بعد کوئی رشتہ اس سے دوبارہ جوڑا تھا اسے یہ احساس یہ رشتہ اس کا یقین اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔!!!!

اتنے عرصہ تکلیف میں کاٹنے کے بعد کچھ پل سکون کے لمحات نے اسے ماضی میں ہونے والے دکھ سے نکال دیا تھا یا یہ کہنا ٹھیک ہو گا کہ وہ نکلنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!!

اس کی پہلی کوشش ذرہ کا یقین جیتنا تھا جو وہ کچھ حد تک جیت چکا تھا۔۔۔۔۔جانے اب زندگی اس اسے اور کون کون سے موڑ دیکھانے والی تھی۔۔۔۔!!!

جو دکھ وہ اپنے ماضی میں جھیل چکا تھا۔۔۔شاید اس سے بھی بڑا دکھ ابھی اس کا منتظر تھا اب دیکھنا یہ تھا وہ اسے بھی سہہ پاتا ہے یا ٹوٹ کر بکھیر جاتا ہے۔۔۔!!!

❤❤

بھٹکتا پھر رہا ہوں جستجو بن کر

سراپا آرزو ہوں ۔آرزو بن کر

بے بو جان اب کیسی طبیعت ہے اپ کی۔۔۔۔؟؟؟

مجاہد شاہ ابھی آفس سے لوٹے تھے ---چینج کرتے ہئ وہ زہرہ شاہ کی طبعیت پوچھنے چلے آئے تھے----!!!! میں ٹھیک ہو پتر کب آئے تم----!!!

بے بو جان نے اس کے سر پر اپنے پر شفقت ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا -----!!! کیا ہوا بے بو جان کیا سوچتے رہتے ہیں اپ بتائیں مجھے شاید میں کچھ ہل کر سکوں-----!!!

مجاہد شاہ کافی دنوں سے نوٹ کر رہے تھے بے بو جان جانے کون سی سوچ میں ڈوبی رہتئ تھی---!!!

مجاہد میری روشن -----بے بو جان اپنی اکلوتی بیٹی کو یاد کرتی رو دی---اماں چپ کریں پلیز بھائی صاحب نے سن لیا تو جانتی ہیں نہ اپ کیا ہو گا---!!!!!

جانتی ہوں اسی لیے تو منہ بند کیے رکھتی ہوں مجاہد ----!

مجاہد میری زندگی کا کوئی پتہ نہیں کب رب کا بھولاوا ا جائے

میرے جانے------خدا کا نام لے بے بو جان کیا ہو گیا اپ کو اپنا نہیں تو ہمارا ہی سوچ لے ----مجاہد کی آنکھ بھیگ گئی-- بے بو جان کی ایسی باتیں سن کے کمرے میں آتا عامل بھی وہی رک گیا تھا---وہ آگئے بڑھ کر بے بو جان کو ڈانٹنا چاہتا تھا ایسی باتیں کرنے پر مگر ان کی بات نے اس کے قدم وہی روک لیے جہاں تھے-----

مجاہد میں تمہیں کچھ بتانا چاہتی ہوں پتر ہو سکے تو-----!!!

بس اماں چپ کریں اگر رو کر بتائیں گئی اپ تو مجھے کچھ نہیں جاننا--------!!! مجاہد شاہ نے ان کی بات کاٹتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا تھا---!!!

یہ لے پانی پیئں اپ اور ریلکس رہے سٹریٹس بلکل نہیں لینا اپ نے---مجاہد پانی کا گلاس ان کے لبوں سے لگاتے بولے تھے---!!

بے بو جان نے پانی پیتے ہی مجاہد کی طرف دیکھا---عامل پتر اندر ا جاو تھک جاو گئے وہاں کھڑے کھڑے ---بے بو جان کی آواز نے عامل کو شرمندہ سا کر دیا---!!!

سوری بے بو جان میں تو آپ کا حال پوچھنے آیا تھا بس----!!عامل نے شرمندگی سے کہا تو بے بو جان نے اسے اپنی باہوں میں لیتے ہوئے پیار کیا--- نا میری جان تم لوگوں کی تو اہٹ ہی مجھے بتا دیتی ہیں کہ کون ہے---!!

اگر آپ میرے سامنے بات کرنا نہیں چاہتی ہو تو میں چلا جاتا ہوں اپ چاچو سے کر لے جو بات کرنی ہے---!!! عامل نے ان کے ہاتھوں پر عقیدت سے بوسا دیتے ہوئے کہا----!!! نہیں تم سے کیوں چھپاو گئی --پھر بے بو جان نے شروع سے لے کر اب تک ساری بات مجاہد اور عامل کو بتاتے ہوئے پھر سے رونا شروع کر دیا----!!!

ساری بات کے آخر میں دونوں ہی ساکت ہو گئے تھے دونوں میں ہی اتنی سکت نہیں بچی تھی کہ بے بو جان سے یہ ہی پوچھ لے کہ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کسی کو----!!!

بے بو جان اپ کو کیسے پتہ چلا ذرہ پھوپھو کی بیٹی ہے----؟؟؟

www.classicurdumaterial.com

عامل نے خود کو اس شاک سے نکالتے ہوئے پوچھا تھا ---!! میں اس دن عالیہ (رشتہ دار) کے مہندی کے فکشن پر جا رہی تھی --امانت گاڑی کی مرمت کروانے گیا تو مجھے وہی تھوڑی دیر رکنا پڑا تھا امانت کا انتظار کرتے ہوئے میں نے روشن کو دیکھا تھا ذرہ کے ساتھ---!!!!

ماما میں بچی ہوں کیا آپ تو ایسے بول رہے ہو جیسے میں تین چار سال کی بچی ہوں ----!! روشن ارا مسلسل اسے ٹوک رہی تھی اج اس کا سیکنڈ ائیر کا لاسٹ پیپر تھا---روشن ارا اسے چھوڑ کر آتی تھی وہی لے کر بھی آتی تھی---!!!

پلیز آپ جائے نہ میں ا جاو گئی حبیب انکل کے ساتھ --ذرہ نے غصے سے اسے جانے کا کہا تھا اور جا کر حبیب کی گاڑی میں بیٹھ گئی -----!! روشن ارا مسکراتے ہوئے اپنی کار کی طرف ا گئی----!!!!

دیکھو حبیب تمہارے صاحب کی کال آئے تو انہیں مت بتانا کے ذرہ اکیلے گئی ہیں ورنہ ان کا بی پی شوٹ ہو جائے گا اس کی فکر میں -----!!!!! روشن ارا نے وہی سے آواز دیتے ہوئے حبیب کو ہدایت دی اور کار میں بیٹھ کر کار آگے بڑھا دی----!!!

بے بوجان ان سے تھوڑی دور کھڑی ان دونوں کے مکالمے سن رہی تھی------!! مگر سمجھ کچھ نہ آئی ان کی تو نظر اپنی بیٹی کو دیکھ کر دھندلائی جا رہی تھی---!!

انھوں نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں پر بند باندھا تھا----!!

کیا ہوا انٹی اپ رو کیوں رہی ہے ----؟؟

ابھی پٹرول پمپ پر کافی رش تھا تو ذرہ بور ہوتی باہر نکل آئی تھی کچھ فاصلہ پر ان بڑی بی کو روتے دیکھا تو ان کے پاس چلی آئی تھی۔۔۔۔!! بے بو جان نے اپنی لاڈلی بیٹی کی جائی کو دیکھ کر ساکت ہو گئی تھی۔۔۔۔!! کچھ نہیں بیٹا ایسے ہی آنکھوں میں کچھ چلا گیا تھا۔۔۔۔!! اپ بیٹھ جائے یہاں ۔۔۔۔حبیب انکل پانی لے کر آئے جلدی ۔۔۔۔ذرہ کی نازک سے دل پر چوٹ لگی تھیں اس نے فکر مندی سے حبیب کو آواز دی ۔۔۔۔۔!

میں ٹھیک ہو پتر تم بتاو تمہارا نام کیا ہے اور پاپا کا کیا نام ہے۔۔۔۔!!!

کجا کہ بے بو جان جان چکی تھی کہ وہ ان کی نواسی تھی پھر بھی اپنا شک دور کرنا چاہا۔۔۔۔!!! میرا نام ذرہ طارق ملک ہے ۔۔۔بابا کا نام طارق ملک اور ماما روشن ارا ملک۔۔۔!!! ذرہ نے کسی نرسری کے بچے کی طرح خوش ہو کر اپنا اور اپنے گھر والوں کا تعارف کروایا تھا۔۔۔!!!

بے بو جان کی آنکھیں پھر سے بھر آئی تھی۔۔۔!!

میری جان یہاں او بے بو جان نے اس من موہنی سے گڑیا کو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔!!! اوکے انٹی پھر ملاقات ہو گئی ابھی میرا پیپر ہے بائے ۔۔۔۔!!! ذرہ پھر ملنے کا وعدہ کرتی اپنی کار میں جا بیٹھی ۔۔۔۔۔!!!!

تو آپ کو کیسے پتہ چلا لالا ان کو اغوا کروانا چاہتے ہیں ۔۔۔۔!!! اگر لالا ذرہ کو جانتے ہیں تو وہ یہ بھی جانتے ہو گئے کہ وہ ان کی پھوپھو کی بیٹی ہے۔۔۔!!؟؟؟

نہیں ضرداب نہیں جانتا وہ روشن ارا کی بیٹی ہے بلکہ وہ تو سرے سے روشن کو جانتا ہی نہیں وہ بہت چھوٹا تھا ---جب روشن نے بھاگ کر شادی کی تھی ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ طارق ہی روشن کے شوہر ہے----!!!

آئیں مجاہد کھانا لگ گیا ہے سب اپ کا انتظار کر رہے ہیں ---عامل کے منہ کھولتا کچھ پوچھنے کے لیے عاصمہ کی آمد نے اس کی آواز کو روک دیا---!!!

باقی پھر پر ڈال کر دونوں بے بو جان کو ساتھ لیئے باہر ا گئے---!!!

♥♥

#ماضی__________

ضرداب تمہیں تمہارے بابا نے منا کیا تھا نہ میری جان کیوں گئے تھے ---اماں کے ساتھ تم---؟؟؟

سماہرہ نے اس کے بھورے بالوں میں انگلیاں چلاتے ناراضگی سے کہا ---تو ضرداب نے مسکرا کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا اماں جان اپ کو پتہ تو ہے بابا کو بس اک ہی شوق چڑھا ہوا ہے ---آور وہ ہے ان کی

گدی سنبھالنا گاؤں کے سردار کی حیثیت سے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لوں یا گلی گلی ووٹ مانگتا پھرو ان کے ساتھ--یہ سب کرو بس پڑھو نہ اماں پلیز آپ سمجھائے نہ بابا کو مجھے اس سیاست میں ان کی گدی میں گاوں میں کوئی انٹریسڈ نہیں مجھے پڑھنا ہے امان پلیز----ہیلپ می پلیز!!!-

ضرداب آپ گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھا سماہرہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دباتا بولا تھا---!!!

زری تم جانتے ہو مجاز نہیں مانے گئے---سماہرہ نے بے بسی سے کہتے ضرداب کے ہاتھوں سے ہاتھ چھوڑوائے اور آٹھ کر کچن میں اگئی---!!

اماں اچھا نا کرلئے گا بات مگر پریشان تو مت ہو نہ اپ موڈ تو سہی رکھے اپنا---!!

ضرداب نے سماہرہ کے چہرے کو بطور دیکھتے سنجدگی سے کہا مگر سماہرہ اس کے کندھے سے لگ کر رو دی----اماں اماں پلیز اماں چپ کریں کیا ہوا اتنی سی بات پر رو دی آپ ---بولیں کیا ہوا---!!!ضرداب نے ان کی آنکھوں چومتے ہوئے پوچھا تھا سماہرہ کا رونا اسے بھی رولا گیا تھا---!!

اتنی سی بات ---تمہارے لیے اتنی سی بات ہو گئی زری مجھ سے پوچھو کیا گزار رہی مجھ پر اگر تم مجھے چھوڑ کر گئے نا زری تو تیری اماں مر جائے گئی----بس چپ یہ کیا اول فول بولے جا رہی ہیں اپ چپ کریں کیوں جاو گا میں آپ سے دور اماں آپ کے بنا تو میرا خود کا سانس روک جاتا ہے بابا کچھ بھی کر لے نا تو میں کہی جاو گا اور نہ ہی وہ کرو گا جو وہ چاہتے ہیں ----!!!

www.classicurdumaterial.com

ارے واہ بھئ یہاں تو ماں بیٹے کا ایموشنل سین چل رہا ہے ---!!!میں بھی کہوں --یہ سیلی سیلی ہوا کہاں سے ا رہی ہے---!!!!! رانیہ نے کچن میں داخل ہوتے ہی شرارت سے کہا تو ضرداب کے ساتھ ساتھ سماہرہ بھی مسکرا دی---

جی تو اپ کو بھی سمجھ جانا چاہیے تھا چاچی جان کے کتے کوئی رونده ہوئے گا---!!!

ضرداب کے دوبدو جواب پر تینوں ہی کھل کھلا کر ہنس دیئے ----!!!

مجاہد آپ کو بلا رہے ہیں زری پتر ---عاصمہ بھی ابھی کچن میں آئی تھی ضرداب کو دیکھا تو چائے کا پانی رکھتی بولی تھی-!!!

کہی جا رہی ہو رانیہ بھابھی اپ عاصمہ نے رانیہ کو تیار شیار دیکھ کر پوچھا ---!!! جی وہ اج تابش کے فرینڈ کی اینورسری ہے تو انھوں نے انوایٹ کیا وہی جا رہی ہو چلے اپ بھی سب مل کر چلتے ہیں ---!! ارے کہا مجھے تو ابھی کام ہیں بہت اپ جائے خیر سے---عاصمہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور چائے کے کپ ٹرے میں رکھے کچن سے باہر نکل آئی رانیہ اور سماہرہ آپس میں باتوں میں مصروف ہو گئی ---

♥♥

ضرداب کہاں جا رہے ہو اس وقت ---!؟؟؟!! ضرداب براون شرٹ اور وائٹ پینٹ میں ملبوس آنکھوں پر سن گلاسس لگائے وہ باہر نکلنے کو تھا جب مجاز شاہ کی آواز پر ایسے رکنا پڑا ----!!!

وہ بابا کچھ دوست ناران ائیریاز گھومنے جا رہے ہیں تو وی ضد کر رہے تھے --

اس لیے میں بھی ساتھ جا رہا ہوں کل پرسوں تک ا جاو گا واپس ---ضرداب نے سر جھکائے کہا تو مجاز شاہ نے اپنے لاڈلے کو سر سے لے کر پاوں تک گھور کر دیکھا تھا---!!! دل میں ماشااللہ بولتے وہ مسکرا دیئے تھے

ہوں جاو مگر جلدی آنا آگے الیکشن ا رہے ہے میرے ساتھ گاوں کا وزٹ کرنا---!!! مجاز شاہ نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر تھپکی دی اور آگے بڑ گئے----!!!

مگر ضرداب شاہ وزٹ کے نام پر عجیب عجیب منہ بناتا وہی کھڑا رہا---!!!

کیا ہوا شاہ سائیں آپ جا کیوں نہیں رہے ابھی تک یہی ہیں اپ----؟؟

داد بخش لان میں کھڑا نوکروں کو کام کی ہدایت دے رہا تھا--!

ضرداب پر نظر پڑھتے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا---؟؟

داد بخش تمہاری کمی تھی تم بھی پوچھ لوں---!!

ضرداب نے جھنجھلا کر کہا اور اندر کی طرف بڑھ گیا--!! لیکن شاہ سائیں اپ تو اپنے دوستوں کے ساتھ سوات جا رہے تھے پھر واپس کیوں جا رہے ہیں اپ---!!

ضرداب کو حویلی واپس موڑتے دیکھ کر داد بخش بے ساختہ پریشانی سے بول اٹھا تھا---!!

یار داد بخش بابا کم تھے مجھے ایڈیٹ کرنے کے لیے --! ضرداب کو اب غصہ ا رہا تھا داد بخش پر---!!
شاہ سائیں مجھے بھی ساتھ لے چلے اپنے---!! کیوں بھئ یہاں بابا کا ہاتھ کون بٹائے گا الیکشن میں
---؟؟؟

ضرداب گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا--!!

داد بخش ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا ضرداب نے غصے سے اسے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا
----!

ضرداب کو ائیرپورٹ چھوڑ کر داد بخش واپس آیا تو گھر میں اک اور پریشان صورتحال اس کی منتظر
تھی---!! تابش اور رانیہ کے اکسیڈنٹ کی خبر کسی پہاڑ کی طرح سب پر ٹوٹی تھی---!!

♥♥

مجھے اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں دم تھا میری کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی کم تھا---☆

جمی نے بڑی ترنگ میں شعر پڑھتے ہوئے سب کی طرف داد طلب نظروں سے دیکھا تھا---!!!مگر کسی
نے بھی داد تو چھوڑوں اس بے چارے کی طرف دیکھا تک نہیں ---!! تم لوگوں کی یہی بے حودگی کی
وجہ سے میرا تم لوگوں کے ساتھ جانے کو دل ہی نہیں کرتا کہی---!!

www.classicurdumaterial.com

جمی اوورف جمشید صاحب نے فل غصے میں آتے پہلے عاشر کی طرف اور پھر ضرداب کی طرف دیکھا جو امان کے ساتھ بیٹا باتیں کر رہا تھا۔۔۔!!

تم لوگوں کی تو شاعری کی سینس ہی مر گئی ہوئی تم لوگ کیا تعریف کرو گئے میری شاعری کی۔۔۔!!

جمشید غصے سے پاوں پٹختہ ہوا صوفے پر جا بیٹھا۔۔۔!!

او بھائی یہ تیری شاعری نہیں کیوں مرنا بھولے ہوئے ہو۔۔۔!!

یہ تو۔۔۔۔!!؟؟

عامر نے جمی کو لتاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔!! مگر اسے شاعر کا نام بتاتے بتاتے خود رک گیا کیونکہ اسے خود نہیں پتہ تھا یہ شعر تھا کس کا۔۔۔!

یار چھوڑو سب او باہر چلتے تھوڑی اوٹنگ ہو جائے گئی۔۔۔!! عامر نے امان اور ضرداب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا باقی سب تیار ہو چکے تھے سوائے ضرداب کے۔۔۔!!! یار میں تو نہیں جا رہا مجھے تو سونا ہے۔۔۔!!ضرداب نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔!!

ہم بھی تمہارے ساتھ ہی آئے ہیں ویسے بھی جہاز پر آئے ہو چل کر نہیں آئے جو تو تھک گیا اور اب آرام فرمانا چاہتے ہو۔۔۔!!! اسے بیڈ پر لیٹ کر کمبل اوڑھتے دیکھ کر امان غصے سے بولا۔۔۔!!! تم جانتے ہو امان میرا پہلے ہی آنے کا دل نہیں تھا اب پلیز فورس مت کرو تم لوگوں جاو میں صبح گھوم او گا۔۔۔!!!

وہ شام میں ہی سوات پہنچے تھے ۔۔۔ہوٹل میں آتے ہی سب فریش ہوئے اور پھر گھومنے نکل گئے جب کے ضرداب وہی کمرے میں سو گیا تھا۔۔۔!!

♥♥

ٹھیک ہے خود کو ہم بدلتے ہیں

شکریہ مشورت کا چلتے ہیں ☆

داد بخش کیوں تمہیں کہا تھا نہ وہ بڑا ہے تم سے نام نہیں لو گئی پھر میری بات سمجھ نہیں آئی تمہیں ۔۔۔۔!!!

آج سنڈے تھا سو ضرداب شاہ بھی اج گھر ہی پائے گئے تھے۔۔۔!!! وہ لان میں بیٹھا نیوز پیپر پڑھنے میں مگن تھا جب ذرہ کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔!!! وہ داد بخش کے ساتھ پودوں کو پانی دے رہی تھی ۔۔۔!! داد بخش کا نام لینے پر ضرداب نے اسے اچھا خاصا ڈانٹ دیا تھا۔۔۔!!!

تو کیا بولوں پھر داد بخش ہے تو داد بخش ہی بولوں گئی نہ۔۔۔!!! ذرہ پانی کا پائپ وہی پھینکتی ضرداب شاہ کے سامنے اکھڑی ہوئی تھی۔۔۔!!

شاہ کو اس کا یوں اس کے سامنے کھڑا ہونا عجیب سی خوشی دے رہا تھا۔۔۔۔!!! وہ بڑا ہے تم سے انکل بھی تو بول سکتی ہو۔۔۔۔!!!

ضرداب نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!! وہ اس وقت ہلکے فیروزی رنگ میں ملبوس تھی۔۔ضرداب نے نوٹ کیا تھا وہ 2 مہینے سے چار پانچ جوڑے ہی استعمال کر رہی تھی۔۔۔۔۔!!!

جی بڑے تو اپ سے بھی ہے۔۔۔!۔کیا آپ ان کو انکل بولتے ہیں۔۔!۔ذرہ کی بات نے ضرداب کی بولتی بند کر دی تھی۔۔۔!!!!!! وہ شروع سے داد بخش ہی تو بولتا آیا تھا۔۔۔۔!!!

میری بات الگ ہے یار تم ان کی۔۔۔داد بخش یہاں او ذرا ! ۔ضرداب کی بات بنا سنے اس نے داد بخش کو آواز دے دی۔۔۔۔!!!

داد بخش جو پاس ہی ضرداب کی بولتی بند کرنے پر بڑی مشکل سے ہنسی دبائے کھڑا پودوں کو پانی دے رہا تھا۔۔۔!! ایسے کھڑا تھا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔۔!!

ذرہ کی آواز پر وہ کام چھوڑ کر ان دونوں کی طرف چلا آیا۔۔۔!!!!!!

داد بخش اپ بڑے ہو کے شاہ جی۔۔۔ذرہ نے ویسے ہی کمر پر ہاتھ رکھے اپنا رخ داد بخش کی طرف موڑا تھا۔۔۔۔!!

وہ جی میں ۔۔۔داد بخش نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔دیکھا اپ نے۔۔ ذرہ نے پھر ضرداب کو دیکھ کر کہا۔۔۔!! جس پر ضرداب اسے گھور کر رہ گیا اور کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔!!

کتنے بچے اپ کے داد بخش ---!!! ذرہ نے بے تکلفی سے داد کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھتے پوچھاتھا ---!!!
ضرداب اس کے اس عمل پر کھول اٹھا تھا---!!!

بٹیاں میری 4 بیٹیاں ہی ہے بیٹا دیا ہی نہیں اللہ پاک نے -----داد بخش کی آنکھوں میں نمی چمکتی دیکھ کر ذرہ اداس ہو گئی تھی---!!!

کوئی بات نہیں داد بخش اپ ایسا کرو اپ نا شاہ جی کو بیٹا بنا لو---

ذرہ نے داد بخش کو دیکھا اور پھر ضرداب کو جو اس کی بات کے جواب میں کچھ بولنے والا تھا مگر پھر بنا کچھ بولے دوبارہ سے نیوز پیپر اٹھا لیا---!!!!!

کیوں اپ داد بخش کا بیٹا نہیں بننا چاہتے-----!! اس نے ضرداب کے ہاتھوں سے نیوز پیپر چھینتے ہوئے پوچھا---!!

دیکھو ذرہ تم فضول میں مجھے غصہ دلا رہی ہو---!!! ضرداب کو اس کا داد بخش کو چھونا کھولا رہا تھا یہ کھولن اب غصے کا روپ لینے والی تھی----!!

مگر ذرہ کو اب کہاں اس کی پرواہ تھی وہ تو اب دوست تھا نا اس کا---!!! پھر شاہ صاحب وعدہ بھی کر چکے تھے اس سے --

کیا میں فضول میں ---آپ فضول میں بحس کر رہے ہیں بتا دے نا اپ داد بخش کے بیٹے بنوں گئے کہ نہیں -----؟؟؟

وہ ابھی بھی اپنے موقف پر ڈٹی ہوئی تھی ---!!

جو ضرداب کو غصہ دلا رہا تھا---!!

ہاں داد بخش کا ہی بیٹا ہوں اسی لیے اس کے ساتھ ہوں ورنہ جن کا اپنا سگا بیٹا تھا--!!! انہوں نے تو نکال باہر کیا تھا مجھے بے اعتبار کر کے پھینک دیا تھا باہر دنیا کی بھیڑ میں مرنے کے لیے----!!!

ذرہ کے کہنے کی دیر تھی ضرداب پھٹ پڑا تھا غصے سے بولتے اس نے اپنی بھوری آنکھیں ذرہ سے ہٹائی تھی ---اور پھر نیوز پیپر پھینکتا اندر کی طرف چلا گیا----!!!

ذرہ وہی بت بنی کھڑی رہ گئی تھی---بت بلنے کی وجہ ضرداب شاہ کا غصہ نہیں تھا نہ ہی اس کے لفاظ تھے بلکہ وجہ شاہ کی بھوری آنکھیں تھی جو ذرہ کو بت بنا گئی تھی ذرہ کو ضرداب مینشن آئے دو مہینے سے اوپر ہو گیا تھا اس دوران اس نے شاہ کے بہت سارے روپ دیکھے تھے کبھی نرم کبھی غصہ کبھی سخت مگر آنسو تو کبھی بھی نہیں دیکھے تھے----!!! اس کی آنکھوں کی نمی ذرہ کے دل میں اک چھبن پیدا کر گئی تھی----!!!

ضرداب شاہ کی تکلیف کا پہلی بار اسے احساس ہو رہا تھا---!!!

اپ کو انھوں فورس نہیں تھا کرنا چاہیے بیٹی ---!! شاہ سائیں پہلے ہی زخم زخم ہیں اپ نے ان کو خرید کر اچھا نہیں کیا---!!!

ذرہ داد بخش کی آواز پر چونکی تھی---!! کیوں داد بخش ایسا کیا ہوا تھا اج سے 13 سال پہلے جو اس حد تک تکلیف کا باعث ہے شاہ جی کے لیے ----!!

ذرہ نے داد بخش سے پوچھنا چاہ تھا---!!! کیونکہ شاہ کی تکلیف اس کے نازک سے دل پر پہاڑ بن کے ٹوٹی تھی وہ جاننا چاہتی تھی ---کہ وہ کیوں ایسا ہے ----!!!

اجازت ہوتی تو ضرور بتاتا پتر جی--- اب آپ جائیں اور شاہ سائیں سے سوری کرے ورنہ وہ یوہی جلتے کڑھتے رہے گئے---!!!

داد بخش نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا---!!! ن۔ نہیں داد بخش شاہ جی غصے میں ہے بعد میں سوری کر لوں گئی----!!

ذرہ نے ڈرتے ہوئے انکار کیا تھا---!!!!! نہ پتر شاہ جی آپ کے شوہر ہے جب شوہر پریشان ہو تو اچھی بیوی ان کے پاس جانے سے انکار کرنے کے بجائے ----ان کے فورا پاس جاتی ہے اور ان کی دلجوئی کرتی ہے ان کا غصہ کم کرنے کی کوشش کرتی ہے-----!!!!!!

ہے داد بخش پھر مجھے بھی ایسا کرنا چاہیے ----ذرہ نے پریشانی سے داد بخش سے پوچھا تھا----!!! کہی شاہ جی نے پھر مجھے مارا تو----؟؟؟؟

افففففف ۔۔ نہیں مارتے تب بات الگ تھی اب الگ ہے اپ جاو تو سہی۔۔۔ !!

داد بخش نے اس کی بات پر اپنا ماتھا پیٹ لیا تھا۔۔۔وہ پچھلے کچھ دنوں سے ذرہ کو ضرداب کے اور اس کے رشتے کی اہمیت سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا مگر ذرہ ہر بار اسے مایوس ہی کرتی تھی۔۔۔۔!!!

جس پر داد بخش کو خوب غصہ آتا دل کرتا اک کھینچ کر لگائیں اسے اور بولے وہ تمہارا شوہر ہے اس کے پاس رہا کرو مگر ہائے بچارا ذرہ کی طرح سوچ ہی سکتا تھا۔۔۔۔!!!

اس واقعہ کے بعد داد بخش نے ضرداب کا بدلتا لب و لہجہ محسوس کر لیا تھا اندازہ تو اس نے اس رات ہی لگا لیا تھا جب ضرداب ذرہ کو کھانا بنا کر کھلا رہا تھا۔۔داد بخش نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا تھا اس طوفان کا رخ بدلنے پر ورنہ ضرداب جس قدر بپھرا ہوا تھا اس طوفان کو سنبھالنا مشکل تھا۔۔۔!!

داد بخش نے ضرداب کی آنکھوں میں ذرہ کے نام کی چمک فوراً جان لی تھی۔۔۔۔!!

ذرہ کے لیے اپنے احساسات سے وہ خود بھی ابھی بے خبر تھا۔۔۔!!!

❤❤

راوی یہ دیکھو تمہارے ابو تمہارے لیے کتنا کچھ لے کر آئے ہیں ۔۔۔!!

ناصرہ نے کپڑوں کا بڑا سا شاپنگ بیگ راوی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا ۔۔!!

امی یہ کپڑے یہ تو مہنگے لگ رہے ہیں ۔۔!! راوی نے بک چار پائی پر رکھی اور شاپنگ بیگ سے خوبصورت سوٹ نکال کر دیکھنے لگی۔۔!!

یہ سوٹ ابو لائے ہے اور یہ والا تمہارے کاظم ماموں نے بھیجا ہے--!! ناصرہ نے یہ لائٹ گرے سوٹ شاپنگ بیگ سے نکال کر اس کے سامنے پھیلایا---!!

واہ ہ ہ--امی یہ تو بہت پیارا ہے کافی مہنگا ہو گا نہ----!! راوی نے خوبصورت ریشمی گرے سوٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ماں کی طرف دیکھا---!!

ہاں تمہارے لیے ہی ہے رکھ لو رقیہ کی شادی ا رہی ہے نا تب سلوا لینا---!! ناصرہ نے مسکراتے ہوئے اسے کہا اور باقی کھانے پینے کا سامان لے کر کچن کی طرف چلی آئی ---!!

امی یہ والا اپ سلائی کر لے اپنے لیے راوی نے اک سی گرین سوٹ ان کی طرف کرتے ہوئے کہا تو ناصرہ مسکرا دی پاگل یہ مجھ پر تھوڑی اچھا لگے گا یہ بھی تم ہی سلوا لینا میں وہ والا سلائی کر لو گئی--!!ناصرہ نے دوسرے سوٹ کی طرف اشارہ کرتے کہا ---تو راوی اسباب میں سر ہلاتی کپڑے سمیٹ کر اندر کمرے میں لے گئی ---!!!

♥♥

ماضی_____________

رات 2 بجے کا وقت تھا جب تابش شاہ اور رانیہ شاہ کی میتیں شاہ والا ہاوس کے قریب اتری تھی ---!!

ہر طرف شور رونے کی آوازیں قیامت کا سماں تھا---!!

www.classicurdumaterial.com

دل کو چیئر دینے والے شور کو بے بو جان کا صیف دل سہہ نہ پایا اور وہ وہی گرتی چلی گئی۔۔!! سماہرہ چیختی ہوئی ان کی طرف بڑھی تھی مگر ان کے پہنچنے سے پہلے مجاز شاہ ان کو سنبھال چکے تھے۔۔!!

اماں سنبھالے خود کو اللہ کی رضا تھی یہ اس کی مرضی ہے ہم بے بس ہیں اس کے آگے پلیز سنبھالے خود کو۔۔۔

وہ مالک ہے ہمارا اس پر کس کا زور اماں سنبھالے خود کو اگر آپ ہی حوصلہ ہار بیٹھو گئے تو ہم سب کو کون سنبھالے گا بتائیں مجھے یہ دیکھے معاز کا حال اپ ہی دل چھوڑ دے گئی تو اسے کون دلاسا دے گا ۔۔۔۔۔۔!!!! مجاز شاہ نے بے بو جان کا چہرے صاف کرتے ہوئے اس کو چپ کروایا جب وہ پھر بھی نہ چپ ہوئی تو معاز کو ان کے سامنے کرتے بولے تھے۔۔۔۔!!

بے بو جان چپ کریں پتہ ہے نہ بابا کو دکھ ہو گا اپ کو روتا دیکھ کر اور میں نہیں چاہتا میرے بابا ماما دکھی ہو کر رخصت ہو۔۔۔!! 16 سالہ معاز کی باتوں نے بے بو جان اور باقی سب کا دل ہلا دیا تھا بے بو جان نے معاز کو اپنے سینے سے لگایا اور رو دی۔۔۔

میتوں کو تدفین کے لیے تیار کیا جا رہا تھا ۔۔۔!!

مجاہد شاہ اور مجاز شاہ کو اتنا ہوش نہ تھا کے اس گھر کا اک فرد نہیں اسے انفارم ہی کر دیا جائے یا کسی کو بول دیا جائے کہ اس کے گھر پر کیا قیامت ٹوٹی ہوئی ہے سب اپنے اپنے دکھ میں ڈوبے ہوئے تھے کسی کو بھی ضرداب شاہ کا خیال بھی نہ گزرا۔۔!

www.classicurdumaterial.com

سماہرہ اور عاصمہ مہمانوں گھر پھر اتنے بڑے صدمے سے اپنے ھواسوں میں ہی نہیں تھی۔۔۔!!! پھر بے بو جان کی بگڑتی حالت ان کو کچھ اور سوچنے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔!!

بچے بھی سبھی سہمے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔۔۔!!!

شاہی بھائی کیا ہمارے لالا نہیں آئے گئے چھوٹے پاپا کو دیکھنے۔۔۔۔!!! عرش سب کو روتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔پاس بیٹھے شاریب کو بھری ہوئی آواز میں کہا تو پاس کھڑے داد بخش کو بے ساختہ کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔!!! داد بخش بجلی سی تیزی سے حویلی سے باہر نکلا تھا ہاتھ میں فون پکڑے اس نے شاہ کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔!!!

اک دو تین ۔۔۔۔۔تیسری بل پر کال اٹھالی گئی تھی ۔۔۔ہیلو اسلام و علیکم شاہ سائیں ۔۔دوسری طرف سوئے ہوئے ضرداب کی آواز پر داد بخش اپنا ضبط ہو بیٹھا تھا۔۔کیا ہوا داد رو کیوں رہے ہو تم۔۔۔۔!!؟؟

داد بخش کے رونے کی آواز جیسے ہی ضرداب کے کانوں سے ٹکرائی اس کی نیند اڑتے چند سیکنڈ لگے تھے۔۔۔۔۔!!!

شاہ سائیں آپ سو رہے ہے یہاں قیامت ٹوٹی ہوئی ہے ۔۔۔!!!

داد نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھالا تھا۔۔۔!! کیا ہوا داد بخش سیدھے سے بتاو پہیلیاں کیوں بجھوا رہے ہو ۔۔گھر میں تو سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔!!!

ضرداب اک جھٹکے سے آٹھ کر بیٹھا تھا۔۔!!

فکر مندی اس داد سے پوچھا۔۔۔!!! نہیں شاہ سائیں کچھ بھی ٹھیک نہیں ۔۔۔!! داد بخش نے روتے ہوئے اسے ساری بات بتا دی ۔۔۔جس پر ضرداب کو جیسے سکتا ہو گیا اسے اپنی سماعتوں میں سا سا سا کی آوازوں کے علاوہ کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔ہیلو شاہ سائیں ۔۔۔کافی دیر ضرداب کے نا بولنے پر داد بخش نے دوبارہ پکارہ تھا۔۔۔!!

شاہ سائیں تدفین میں شاید اک اک ادھا گھنٹا ہے اگر اپ شاہ صاحب کا آخری دیدار کرنا چاہتے ہیں تو جلدی پہنچے کراچی۔۔کیونکہ ان کی حالت زیادہ انتظار والی نہیں ایکسیڈنٹ بہت ہی برا ہوا تھا ان کا آپ پلیز جلدی پہنچے ۔۔۔۔!!

داد بخش نے ساری تفصیلات سے اسے آگاہ کرتے کال آف کی اور دوسرے انتظامات دیکھنے چل دیا۔۔۔

♥♥

داد بخش کی کال اف ہونے کے بعد بھی وہ یوہی بت بنا بیٹھا رہا ۔۔۔!!

کیا ہوا شاہ ایسے کیوں بیٹھے ہو طبعیت تو ٹھیک ہے تمہاری---!!؟؟ عاشر ابھی ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا ضراب کو بت کی مانند بیٹھا دیکھ کر پوچھ لیا---!!!

مگر شاہ کا جواب سنے بنا اس کے سامنے لیٹ گیا---!!! یار شاہ اس جمی کا دماغ خراب ہو گیا ہوا کام دیکھ کیا کر رہا ہے کسی لڑکی کو بلایا ہوا ملنے کمینے کی فیس بک فرینڈ ہے میں منا بھی کیا تھا مگر میری سننی نہیں کسی نے میں آٹھ کر آگیا ہوں اب آتا ہے تو--تو سمجھا اسے پلیز--- عاشر اپنی ہی روں میں بولتا جا رہا تھا---- جمشید کی کاروائی بتاتے وہ خاصہ پریشان لگ رہا تھا----!!

مگر سن کون رہا تھا ضراب تو اپنے ہی دکھ میں ڈوبہ ہوا تھا تابش کے جانے کا دکھ اپنی جگہ مگر گھر والوں کا اسے بھول جانا اسی شاک سے وہ باہر نہیں نکل رہا تھا---!!

وہ اک جھٹکے سے اٹھا اور اپنا سوٹ کیس اٹھا کر باہر نکلنے کو تھا جب عاشر اس کے پیچھے لپکا تھا---!! کیا ہوا شاہ اس طرح کہا جا رہے ہو میں ان کو سمجھا کر آیا ہو-----!!

عاشر کو لگا شاید جمی کی حرکت پر ناراض ہو کر جا رہا ہے وہ اس لیے وضاحت دینے لگا---!!!

ضراب نے اپنا ہاتھ چھڑوایا تو عاشر کی شرٹ سے الجھ کر ضراب کی انگلی کا ناحن ٹوٹ گیا سسسسی--کرتے ہوئے ضراب نے اپنا ہاتھ کھینچا تو ناحن سے خون رسنا شروع ہو گیا---!!!

ذرا سا خون دیکھنے کی دیر تھی ضراب وہی بیٹھ کر رونا شروع ہو گیا خود پر باندھے صبر کے بند ٹوٹ گے تھے---!!! ضراب کیا ہوا کیوں رو رہے ہو---!!

ضرداب کے رونے سے عاشر اچھا خاصا پریشان ہو گیا ضرداب نے روتے ہوئے جب اپنے گھر پر گزری قیامت کے بارے میں بتایا تو عاشر کچھ پل بول ہی نہ سکا--!!!

اپنا حلیہ تو دیکھو اسے جاو گئے چلو چینج کرو میں باقی سب کو انفام کرتا ہوں--!! عاشر نے اسے چپ کروایا اور چینج کرنے بھیجا---!!

روکوں ضرداب اس پر کچھ لگا تو لوں---چینج کرنے کے بعد ضرداب اپنا سامان لیے اس کی طرف بڑھا تھا ----

اپنا سامان لیے اس کی طرف بڑھا تھا جب عاشر نے اس کی انگلی کی طرف دیکھ کر کہا-----!!

نہیں ٹھیک ہو میں ---ضرداب کے انکار پر عاشر نے خود ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے بہتا خون صاف کیا اور اس پر مرہم لگاہی ضرداب اک دکھ کو رو رہا تھا یہ جانے بنا کہ اس سے بھی بڑے بڑے دکھ اسے اپنے حصار میں لینے کے لیے بے چین تھے---!!!

یہ ہلکا سا زخم ہی اس کے گلے کا پھندہ بننے والا تھا---!!!

❤❤

وہ کب سے ضرداب کے کمرے کے سامنے کھڑی اسی اڈھیڑ پن میں الجھی تھی۔۔۔کہ آیا وہ اندر جائے یا یہی سے واپس پلٹ جائے۔۔!!

اندر جانے کا تو دل بلکل نہیں تھا۔۔۔!!

ضرداب کا کیا پتہ کس بات پر بگڑ جائے۔۔!!

اس کا حوصلہ نہیں پڑ رہا تھا اندر جانے کا مگر جب داد بخش کی باتیں یاد آئی تو پلٹتے قدم واپس وہئ جم جاتے۔۔۔!!!

دیکھو بٹیاں اچھی بیوی اپنے شوہر کا ہر پریشانی میں اس کا ساتھ دیتی ہے۔۔۔!!

اس کا خیال رکھتی ہے اس کے سارے کام خود کرتی ہے۔۔۔!!

داد بخش نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔!! سارے کام سے آپ کا کیا مطلب ہے داد بخش۔۔؟؟

ذرہ نے اپنا ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔!!

ہمممم۔۔سارے سے میرا مطلب سارے کام۔۔۔۔داد بخش اس کی فرمائش پر اس کے لیے دال چاول بنا رہا تھا۔۔۔!! وہ بھی داد بخش کے پاس کھڑی سیکھ رہی تھی۔۔۔!!! سارے سے مطلب وہ کام جو روز مرا زندگی کا حصہ ہے جیسے شوہر کے کپڑے دھونے پھر پریس کرنا اس کے لیے مزے مزے کے کھانے پکانے۔۔۔آفس کے لیے تیار ہونے میں مدد کرنی وغیرہ وغیرہ۔۔۔!!!

اور ہاں

www.classicurdumaterial.com

سب سے بڑھ کر ان سے پیار سے بات کرنا جس سے وہ اپنے سارے دن کی تھکن بھول جائے---!!

داد بخش اسے ماں کی طرح ہر ہر پوائنٹ پر غور کروا رہا تھا---!!

جبکہ وہ چپ چاپ اس کی باتیں سنتی رہی تھی---!!

اوکے سب سے پہلے کپڑوں سے شروع کرتی ہوں ---!!! ان دو مہینوں میں ذرہ پہلی بار ضرداب شاہ کے کمرے میں آئی تھی ---وہ بھی ضرداب شاہ کی بیوی بننے کی نیت سے یہ اک خوش ئیندا بات تھی ضرداب کے لیے بھی اور حالات کے لیے بھی ---!!!

کمرا کی دیواروں پر سفید اور پرپل پینٹ کے ساتھ سارا کمرا پرپل ہی پردوں سے سجا ہوا تھا---!!! جہازی سائز بیڈ پر بھی پرپل بیڈ شیٹ او پرپل اینڈ وائٹ کمبل پڑا ہوا تھا بیڈ کے سامنے سفید صوفے رکھے گئے تھے صوفوں کے ساتھ ہی بڑی سی کھڑکی تھی---!!!

دائیں سائیڈ پر غالبہ واشروم تھا بیڈ کی بائیں طرف یہ اتنی بڑی سیف رکھی گئی تھی---جس میں ضرداب نے اپنے برانڈڈ کپڑے بھر رکھے تھے--!!

ساتھ ہی چینجنگ روم تھا---!! چل ذرہ ملک شروع ہو جا--!!!

ذرہ نے ڈرتے ہوئے سیف الماری کھولی سیف الماری کے ساتھ ذرہ کا منہ بھی کھول گیا---!!! یا میرے خدایا اتنے کپڑے ----!! الماری کو فل بھری ہوئی دیکھ کر ذرہ کا تو سانس اٹک گیا---!! یہ میں کیسے دوھو گئی---ذرہ نے سوچا پھر خود کو دلاسا دیتے ہوئے سارے کپڑے نکال نکال کر بیڈ پر

پھینکنے لگی۔۔ !! بنا یہ جانے کے ضرداب ان کو کسی کو بھی چُھ تک کرنے نہیں دیتا تھا۔۔!!وہ اپنے دھیان میں کپڑے ادھر ادھر پھینکتی جا رہی تھی۔۔۔!!

او مائی گاڈ ہاو ڈسکسٹنگ۔۔!!

ضرداب ابھی آفس سے لوٹا تھا۔۔! کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کا سامنا اپنے اتنے مہنگے کپڑوں سے ہوا تھا۔۔! جو بیڈ پر کچھ فرش پر اور جو بچ گئے تھے وہ ذرہ کے ہاتھوں میں اپنی قسمت کو رو پیٹ رہے تھے۔۔۔!

یہ۔یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟

ضرداب نے اس کے ہاتھ سے اپنی وائٹ شرٹ جو وہ پچھلے دنوں لندن سے لایا تھا چھینتے ہوئے قدرے غصے سے پوچھا تھا۔۔۔!

ضرداب کی تیز آواز پر اس دل اچھل کر حلق میں آگیا۔۔۔!!!

ڈر تو وہ اچھی خاصی گئی تھی مگر چپ چاپ اپنے کام میں لگی رہی۔۔۔۔!! دل میں خوف دوبارہ سے ابھر آیا تھا۔۔۔!!

لو ذرہ پتر تو۔تو گئی آج ۔۔۔!!! اس نے اپنی گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے موڑ کر شاہ بنا دیکھے کہا۔۔!

میں اک اچھی بیوی بننے کی کوشش کر رہی ہوں پلیز مجھے ڈسٹرب مت کریں۔۔۔!

www.classicurdumaterial.com

ذرہ نے مصروف سے انداز میں ضرداب کو بتایا اور دوبارہ سے الماری میں گھس گئی۔۔۔!!

ضرداب شاہ جو غصے سے اپنے اتنے قیمتی کپڑوں کو اٹھا رہا تھا۔۔۔!

اس کی بات پر اک لمحے کے لیے اپنی جگہ پر ساکت ہو گیا تھا۔۔۔!! کیا۔کیا کہا تم نے ابھی ضرداب کو لگا شاید اس کے سننے میں غلطی ہوئی ہے اس لیے دوبارہ پوچھ لیا۔۔۔!!

ارے بتایا تو ہے اچھی بیوی بننے کی کوشش کر رہی ہوں۔ ۔۔۔آپ کے تو کوئی کپڑے ہی نہیں تھے دھونے والے میں سوچا ان کو پھر سے دھو دیتی ہو۔۔۔۔! دیکھے گا پھر میں کتنی اچھی بیوی بن جاو گئی۔۔

ذرہ نے مسکراتے ہوئے ضرداب کے کپڑوں کو اک اک کر کے الجھاتے ہوئے کہا ۔۔۔!!

ہوں تو یہ نایاب خیال تمہارے اس چھوٹے سے ذہین میں ڈالا کس نے ہے۔۔۔؟؟

ضرداب نے سارے کپڑے وہئی چھوڑے اور خود بیڈ پر لیٹ گیا ویسے بھی وہ سیدھا میٹنگ سے ا رہا تھا اس نے سوچا تھا تھوڑی دیر آرام کر لے گا پھر دوبارہ سے میٹنگ کے لیے نکلنا تھا ۔۔۔!!

داد بخش آفس میں ہی تھا اسی نے اسے گھر بھیجا تھا دوسری میٹنگ کافی دیر تک چلنے والی تھی اس لیے وہ خود بھی آرام کرنا چاہتا تھا سو داد بخش کو میٹنگ سٹارٹ ہوتے انفارم کرنے کا بول کر وہ گھر چلا ایا تھا۔۔!! مگر گھر ا کر یہ سب اس کا منتظر تھے۔۔۔!! پہلے تو اسے غصہ ایا تھا مگر اب فکر لگ گئی تھی کہ وہ میٹنگ میں کیا پہن کر جائے گا۔۔۔؟؟

داد بخش نے اور کون ہے اس گھر میں---؟

ذرہ نے کپڑوں کا ڈھیر لگاتے ہوئے جواب دیا--!

واہ وؤ یعنی کے داد بخش تمہیں میری بیوی بنانے کے لیے تیار کر رہا ہے ---امیزنگ گڈ

ضراب کے لب ہلکے سے مسکرائے تھے--!

داد بخش نے اور کیا کیا آپ کے نازک سے ذہین میں اڈیلا ہے جناب--!

ضراب نے سیدھا ہوتے ہوئے ذرہ کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا--!! وہ وہی کل والے فیروزی سوٹ میں ملبوس تھی---!!

جانے کیا بات تھی اس وقت ضراب کو وہ اپنے دل کے بہت قریب لگی تھی بہت اپنی اپنی سی---!!

مثال کے طور پر کیا کیا بتایا تم کو مسٹر داد بخش نے---!!

داد بخش نے کہا کے اچھی بیوی شوہر کا خیال رکھتی ہے اس کے سارے کام خود کرتی ہے - جیسے کپڑے دھونے سوکھانے انھوں پریس کرنا اس کے لیے اچھے اچھے کھانے بنانا پھر آفس کے لیے تیاری کروانا پھر----!!

ذرہ انگلیوں پر گنواتی بولتی ہوئی واپس الماری کی طرف بڑھی وہاں اسے کوئی کپڑا نہ ملا تو مطمعن ہو کر واپس پلٹی ہی تھی کے ضرداب کے چوڑے سینے سے ٹکرا گئی۔۔۔!!

مسافت گل کی صدا میں رنگ چمن میں آو

کوئی رت ہو بہار کے پیرہن میں آو

بس یہی بتایا داد بخش نے کھانا بنانے اور کھلاے کے علاوہ اور کام بھی ہے جسے کر کے تم اچھی بیوی بن سکتی ہوں ۔۔۔!!

کوئی سفر ہو تمہی کو منزل سمجھ کے جاو

کوئی مسافت ہو تم میری ہی لگن میں آو

ضرداب دو قدم آگے بڑھا تو ذرہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

کبھی ایسا بھی ہو کہ لوگوں کی بات سن کر

مری طرف تم رقابتوں کی جلن میں آو

ذرہ نے سائیڈ سے گزرنا چاہ تھا مگر ضرداب نے اپنا بازو الماری پر رکھ کر اس کا راستہ روک دیا۔۔!! ذرہ کی تو مانو جان ہوا ہو گئی تھی۔۔۔!!

وہ جس غرور اور ناز سے تم چلے گئے تھے

کبھی اسی تمکنت اسی بانکپن میں او

بولوں کرو گئی وہ کام۔۔۔!! ضرداب کی اتنی قربت ذرہ کا دل دھڑکا گئی ۔۔۔اس کی بارے حیا سے پلکیں جھک گئی تھی دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔۔۔!!

یہ کیوں مری طلب ہی ہمشیہ تمہیں صدا دے

کبھی تو خود بھی سپردگی کی تھکن میں آو

جب کے ضرداب اس کے قریب سے قریب ہوتا جا رہا تھا۔۔۔!! ذرہ پیچھے ہٹتے ہوئے الماری سے جا لگی تھی۔۔۔!!

ہزار مفلس سہی مگر ہیں سخی یار کے

کبھی تو تم اہل درد کی انجمن میں آو

ڈر کیوں رہی ہو میں تو بس تمہیں اچھی بیوی بننے کی ٹپز سیکھا رہا ہوں۔۔۔!! ضرداب نے اپنی بھوری آنکھیں اس کے خوبصورت چہرے پر ٹکاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

تمہیں چاہیے تو بولوں ۔۔۔!!

جیسے ہی ضرداب کے ہاتھوں نے ذرہ کی کمر کے گرد گھیرا بنایا ذرہ کی سانس تیز ہو گئی۔ضرداب نے کھینچ کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔!!

بولو چاہیے میری ٹپس۔۔۔۔ضرداب نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی ۔۔!!

ضرداب کا چہرہ ذرہ کے بلکل قریب تھا اس کی گرم گرم سانسوں سے ذرہ کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔!!

اسے اپنے اتنا قریب آتا دیکھ کر ذرہ نے آنکھیں سختی سے بند کر لی۔۔۔!!

ضرداب دھیرے دھیرے اس کے لبوں پر جھک رہا تھا۔۔۔!! وہ بس اسے تنگ کرنے کی کوشش کر رہا تھا ذرہ کی قربت اسے بہکا رہی تھی خود پر ہزار بند بندھتا وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔!!

ابھی ضرداب کے لبوں نے ذرہ کے لب زرا سے ہی چھوئے تھے جب بیڈ پر پڑا ضرداب کا موبائل چیخ اٹھا تھا۔۔۔!!

ذرہ اک جھٹکے سے ضرداب سے الگ ہوئی تھی گہری گہری سانسیں لیتی وہ اک لمحہ ضائع کیے بنا باہر بھاگی تھی۔۔۔!!

اس سے پہلے ضرداب کچھ سمجھتا وہ کمرے سے باہر جا چکی تھی۔۔۔!! ہیلو ہوں آتا ہوں انہیں بولوں تھوڑی دیر ویٹ کریں۔۔!!

ضرداب نے اپنا چیختا موبائل کان سے لگاتے ہوئے داد بخش کو کہا اور موبائل دوبارہ بیڈ پر پھینک کر پلٹ کر الماری کی طرف بڑھا تھا۔۔۔!! گہری سانس لیتے اس نے الماری کا دوسرا پٹ کھولا اور اس میں سے سفید شلوار قمیض نکالی اور فریش ہونے چل دیا۔۔۔!!!

♥♥

www.classicurdumaterial.com

عرش او عرش کہا ہو تم---!!

علینہ کب سے عرش کو آوازیں دے رہی تھی مگر عرش اپنے کمرے سے ہی نہیں نکلی---!! یہ کہا جا رہی ہو تم ---؟ عرش کو تیار ہوتا دیکھ کر علینہ نے تیوری چڑھا کر پوچھا تھا----!!

میں عامل بھائی کے ساتھ ائیرپورٹ جا رہی ہو شاہی بھائی کو لینے---!! اے بہن زمین پر ا جا اتنا زیادہ اڑ مت ---!!

علینہ نے بھی اپنا سارا غصہ اسی پر اتارا تھا جب اسے نہیں جانے دیا تو یہ کیوں جا رہی ہے علینہ کی نہ سنی کسی نے ہار کے وہ خود ہی چپ کر گئی تھی---!!

دیکھے بڑی ماما میرے ساتھ کتنی دھاندلی ہو رہی اس گھر میں ---!!!

وہ عرش کے کمرے سے نکل کر سیدھا کچن میں آئی تھی جہاں سماہرہ اور عاصمہ رانی کے ساتھ مل کر کھانا بنا رہی تھی سارے گھر میں مزے مزے کے کھانوں کی خوشبو رقص کر رہی تھی---!! سارا کھانا شاریب کی پسند کا بن رہا تھا وہ پانچ سال بعد ا رہا تھا پاکستان اس لیے سب ہی پرجوش تھے اس سے ملنے کے لیے---!!

کیوں بھئ کون سی دھاندلی ہوگئی اب مہرانی کے ساتھ ---!! جواب سماہرہ کے بجائے عاصمہ نے دیا تھا---!! امی میں آپ کی اپنی ہی بیٹی ہوں نہ مجھے اج بتا ہی دے---؟؟؟

علینہ نے عاصمہ کے ہاتھ سے رائتہ والا باول پکڑ کر سائیڈ پر رکھا ان کا کیا پتہ وہی مار دیتی سو احتیاطی تدبیر ضروری تھی۔۔۔!!

دیکھ رہی ہے بھابھی اپ اس کی باتیں ۔۔۔! عاصمہ نے مصنوعی غصے سے سماہرہ کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔!!

یہاں او مجھے بتاو کیا ہوا عالی ۔۔!! سماہرہ نے اسے اپنے پاس بولاتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔!! بڑی ماما مجھے بھی ائیرپورٹ جانا شاہی کو لینے عرش بھی تو جا رہی نہ ۔۔۔!!

علینہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔!

عرش تو بچی ہے تم بچی ہو ۔۔۔؟؟ عاصمہ نے اک بار پھر مدالحت کی تھی۔۔۔!

حد اے امی آپ تو چپ رہے میں بڑی ماما سے بات کر رہی ہوں ۔۔۔!! علینہ نے موڑ کر عاصمہ کو جواب دیا ۔۔۔!

اب مجھ سے زبان لڑاو گئی تم۔۔۔! عاصمہ نے غصے سے پیاز شیلف پر پٹکتے ہوئے کہا ۔۔۔!!

کیا ہوا عاصمہ جب وہ بول رہی جانا تو تمہیں کیا مسئلہ نہ بھیجنے والا۔۔۔؟؟؟

مجاز شاہ کی آواز پر وہ تینوں کی پلٹی تھی عاصمہ نے جلدی سے اپنا ڈوپٹہ سہی کیا تھا۔۔۔!! عاصمہ یہ تمہاری نہیں اب ہماری بیٹی ہے اس لیے کم ڈانٹا کرو۔۔۔!! مجاز شاہ نے علینہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ۔۔۔!

دیکھے بڑے بابا امی ہر وقت مجھے ہی سناتی رہتی ہے ---!! علینہ نے عاصمہ کی شکایت لگاتے ہوئے کہا تھا ---!

عاصمہ چند دن ہے تمہارے پاس اب یہ اس لیے ڈانٹا مت کرو ---!! مجاز شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو سماہرہ کے ساتھ ساتھ عاصمہ بھی مسکرا دی---!! مجاز شاہ چائے کا بول کر واپس چلے گئے --- علینہ وہی منہ کھولے کھڑی رہی--!!

❤❤

تم تو میرے ساتھ جانے کی اجازت لینے گئی تھی---؟؟

منہ کیوں بنایا ہوا---!! یار عرش امی لوگ میری شادی کر رہے ہیں --!! کیا---!؟؟

ہائے سچی کتنا مزاہ آئے گا نہ بھائی کی مہندی بارات ولیمہ میں تو سب فکشن میں ڈیزائنر کپڑے بنواؤ گئی وہ جو کاشی کی فرینڈ نے فراک پہنی تھی نہ وہ والی میں مہندی میں لوں گئی---اور وہ جو----!!وہ جو وہ جو ڈبل لینا کیوں کے معاز بھائی کی بھی ساتھ ہی ہو رہی ہے---!! علینہ نے اس کی نقل اتارتے ہوئے جل کر کہا تھا---!!

کیا---!!عرش کے منہ سے اب کی بار چیخ برآمد ہوئی تھی --!! علینہ اچھے سے جانتی تھی عرش کی پسندیدگی کے بارے میں---

عرش سوری میرا یہ مقصد ہر گز نہیں تھا یار۔۔۔!!

عرش کی آنکھوں میں نمی علینہ کو دکھی کر گئی تھی وہ بتانا نہیں چاہتی تھی وہ ابھی عاصمہ سے بات کر کے آئی تھی ۔۔۔! بے بو جان نے لڑکی پسند کی ہے عالی پھر معاز بھی مان گیا ہے ۔۔۔!! مگر اس نے شرط رکھی ہے اگر شاہ آئے گا تو وہ یہ شادی کرے گا ورنہ نہیں ۔۔۔!

امی پھر آپ بات کرے بے بو جان سے کیا ایسا نہیں ہو سکتا معاز بھائی کے لیے۔۔۔عاصمہ نے اسے ٹوک کر بتانا شروع کر دیا۔۔۔! تو وہ چپ سی ہو گئی تھی۔۔!!

عرش کو بتا کر اب پچھتا رہی تھی۔۔چلو علینہ دیر ہو رہی ہے عرش بنا اسے دیکھے اٹھ کر باہر نکل گئی اور ہمیشہ کی طرح وہی بیٹھی رہ گئی۔۔!!

♥♥

ضرداب نے تیار ہو کر خود پر اک تنقیدی نگاہ ڈالی مطمئن ہو کر اس نے بیڈ سے اپنا موبائل اور چابی اٹھائی اور باہر نکل آیا۔۔۔!!

سیڑھیوں سے اترتا وہ کچن کی طرف گیا تھا۔۔!

ذرہ کو وہاں نہ پا کے وہ اس کے کمرے کی طرف موڑا ضرداب کے لب دھیرے سے مسکرا اٹھے تھے کیونکہ کے ذرہ اس وقت کمرے میں بھی موجود نہیں تھی ۔۔۔!!

شاہد ان بارہ تیرہ سالوں میں یہ پہلی مسکراہٹ دی جس میں ضرداب کا دل اور آنکھیں دونوں اس کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔!!

چلوں اکر دھونڈ لیتے ہے اپ کو بیگم صاحبہ ۔۔۔!! ضرداب نے اپنی قیمتی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا ۔۔!!

ہاتھ میں پکڑا موبائل کار کے ڈیش بورڈ پر رکھا اور اپنی خوبصورت بھوری آنکھوں پر بلیک سٹائلش چشمہ لگاتا وہ کار میں بیٹھنے ہی والا تھا جب اس کی نظر ضرداب مینشن کی سب سے اوپری منزل پر ٹھہر گئی وہ بلاشبہ ذرہ ہی تھی ۔۔۔!!!

ضرداب کا قہقہہ بے ساختہ تھا دل چاہ رہا تھا اس کے پاس جانے کو مگر مجبوری تھی اسے میٹنگ کے لیے پہچنا تھا۔۔۔!! یہ بھی پہلی ہی بار ہو رہا تھا کے آج ضرداب کا بلکل بھی میٹنگ میں جانے کو دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔!!!

اس نے مسکراتے ہوئے گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگالی افففف یہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گئی۔۔۔!!

اس نے دوبارہ اس طرف نگاہ ڈورای وہ ابھی بھی وہی بیٹھی تھی ۔۔۔!!

اس نے بمشکل اس سے نظریں ہٹائی تھی ۔۔!!

کار سٹارٹ کی اور اگلے ہی پل گاڑی ضرداب مینشن سے باہر نکل گئی۔۔!!!

وہ جیسے ہی میٹنگ روم میں انٹر ہوا سب کا ہی منہ مارے حیرت کے کھول گیا تھا۔۔!! کیونکہ اس کے عنابی لب ابھی بھی مسکرا رہے تھے

خوبصورت بھوری آنکھیں چمک رہی تھی ۔۔۔!!!

اور اوپر سے وہ شلوار قیض میں ملبوس تھا۔۔!!

ہائے ظالم یہ سر اج شلوار قمیض کیوں پہن کر آئے ہے یار نازلی یہ دیکھو میرا دل کتنی زور سے دھڑک رہا ہے ان کو دیکھ کر۔۔

سٹاف میں صائمہ نے سب سے پہلے بولنے کی ہمت کی تھی باقی تو سب ابھی بھی منہ کھولے اس ساحر کے سحر میں جکڑے ہوئے تھے۔۔

اپنا منہ بند رکھو سر نے سن لیا نہ تو یہ دھڑکن رک جائے گئی تمہاری ۔۔

نازلی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور فائل اٹھا کر میٹنگ روم کی طرف بڑھ گئی ۔!

ضرداب جب میٹنگ روم میں انٹر ہوا تو داد بخش بھی ضرداب کو دیکھتا رہ گیا تھا۔

داد بخش نے یاد کرنے کی کوشش کی کے لاسٹ ٹائم ضرداب شاہ نے شلوار قیض کب پہنا تھا۔۔۔!! مگر اسے یاد ہی نہیں آیا۔۔۔

اتا بھی کیسے وہ تو کبھی پہنتا ہی نہیں تھا عید کے دن بھی وہ شلوار قیض صرف گھنٹا آدھا گھنٹا پہنتا بس مگر آج کیوں پہنا ہے داد بخش سوچ میں پڑھ گیا۔۔۔!!

کیا ہوا داد بخش اب اسے کیوں دیکھ رہے ہو جیسے میں کسی دوسری دنیا سے آیا ہوں ---!!

اس نے اپنے لبوں کی مسکراہٹ سمیٹتے ہوئے داد بخش کو دیکھا جو آنکھیں پھاڑنے اسے دیکھنے میں مصروف تھا---!!! شاہ سائیں سب ٹھیک تو ہے---!!!

داد بخش کی فکرمند لہجے پر ضراب اک بار پھر مسکرا دیا--!! سب ٹھیک ہے داد بخش تم بلاو ان لوگوں کو---اس نے نرمی سے کہا اور اپنے سامنے پڑی فائل کھول لی---داد بخش سر ہلاتا روم سے باہر نکال گیا---!!!

ذرہ کے لبو کا ہلکا سا لمس اسے اپنے سارے دکھوں سے بے گانا کر گیا تھا---!!

فائل پر جھکتے ضراب وہ لمحہ یاد کرتا پھر سے مسکرا دیا--!!!

♥♥

#ماضی________________

لا کے لیے روئے کبھی لا مکاں کے لیے روئے

جہاں کے لیے ہم تو اک شان تھے مگر کبھی ہم اپنوں سے دوری کے ساماں کے لیے روئے

www.classicurdumaterial.com

ضرداب جب کراچی پہنچا تو تابش اور رانیہ کو تدفین کے لیے لے جایا جا چکا تھا---!!

ضرداب جب گھر پہنچا تو اک روح کو کھینچ لینے والی خاموشی نے اس کا ویلکم کیا تھا---!!

ہر طرف سوگواروں کا تانا بانا بندھا ہوا تھا---!!

گاوں میں سب ہی دکھی تھے -- وہ گھر آیا تو اس کا سامنا سماہرہ بیگم سے ہوا تھا وہ بھاگتا ہوا ان کی باہوں میں چھپ گیا تھا---!! تم کہا رکھ گئے تھے زری دیکھو کیا ہو گیا یہاں ہمارے گھر کو نظر لگ گئی زری میرا تابش چلا گیا زری ----!!!

بے بو جان جو سماہرہ کے پاس ہی بیٹھی تھی ضرداب کو اپنی باہوں میں سمیٹ کر رو دی----!!!

اب آئے ہو شاہ جب ہمارا گھر ہی اجڑ گیا ہے تمہیں کیوں خبر نہیں ہوئی زری کے تمہارے اپنوں پر کیا قیامت گزر گئی ہے---!!! بے بو جان روتے ہوئے بولی تھی---!! میں اس گھر سے دور گیا تھا بے بو جان اپ سب نے تو مجھے بھولا ہی دیا کسی کو بھی میری اتنی سی یاد نہیں آئی کے مجھے بتا ہی دیا جائے چلو چو مرے تھے میں تو نہیں تھا نہ مر گیا جو آپ لوگ ----!!!

ضرداب کی بات نے پاس بیٹھی سب خواتین کا دل دہلا دیا تھا سماہرہ نے بے ساختہ اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھا تھا---بکواس بند کرو زری یہ کیا بول رہے ہو---!! سماہرہ نے اسے اپنی باہوں میں چھپا لیا

---خدا کے لیے زری ایسا نہ بول میں مر جاو گئی ابھی تو اک زخم تازہ---سماہرہ نے اس کے آنسو صاف کیے اور اس کا ماتھا چوم لیا--!!

کہ-کہا جا رہے ہو زری تم---!!!

ضرداب نے سماہرہ سے بنا کچھ کہے آٹھ کر باہر نکلنا چاہا تو سماہرہ نے اک بار پھر اسے روک لیا---!!!

اماں قبرستان جا رہا ہوں میں چاچو کو کال کر دی تھی وہ میرا ویٹ کر رہے ہوں گئے---!!! اس نے نرمی سے سماہرہ سے خود کو چھوڑوایا اور بھاگتا ہوا گھر سے باہر نکال آیا---!! وہ جب قبرستان پہنچا تو سب سے پہلے مجاز شاہ نے اسے اپنی پر شفیق اغوش میں سمیٹا----!! بابا چاچو---ضرداب کا ضبط ٹوٹ گیا تھا---!!! تدفین سے فارغ ہوتے ضرداب پھر مجاز شاہ کے گلے لگ گیا---!!!

چپ شاہ ان کا ساتھ اتنا ہی تھا--چپ یار یہ دیکھو معاز کو وہ بھی تو صبر کر رہا ہے تم تو بچے ہی بن رہے ہو---!! مجاز شاہ نے ضرداب کا ماتھے پر بوسا دیا تو ضرداب کے دل میں سکون سا اتر گیا ضرداب آنکھیں صاف کرتا ان سے الگ ہوا تھا---!!

معاز اور مجاہد شاہ سے ملتے وہ گاڑی میں بیٹھ گیا---!!

♥♥

#حال__________

آپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گئے شعر پڑھنے لگے گنگنانے لگے۔۔

وہ آہستہ سے چلتا ہوا ذرہ کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔وہ اس وقت سو رہی تھی۔۔۔!!

ایسے اسے سوتا دیکھ کر ضرداب کے لب اپ ہی اپ مسکرا اٹھے تھے۔۔!!

پہلے مشہور تھی اپنی سنجدگی اب تو جب دیکھی اے مسکرانے لگے۔۔

اس دن کے بعد ذرہ اس کے سامنے ہی نہیں آئی تھی۔۔۔!! ضرداب نے آفس سے آنے کے بعد اسے بہت ڈھونڈا مگر وہ کہی بھی نہ ملی تو پریشانی سے داد بخش کے کمرے کی طرف بڑھا ہی تھا مگر اندر سے آتی ذرہ کی آواز پر وہی رک گیا۔۔!!

داد بخش مجھے پیسے چاہیے دو پیسے مجھے ۔۔!! ذرہ نے بڑے مان سے اپنا دائیاں ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا ۔۔!!

کتنے چاہیے میری بٹیاں کو اور کیا لینا اپ مجھے بتا دے میں لا دو گا---!!

داد بخش نے مسکراتے ہوئے کہا تھا--

20 ہزار مجھے اپنے لیے شاپنگ کرنی ہے یہ دیکھو میرے کپڑے پھیٹ گئے --ذرہ نے اپنا پھٹا ہو ڈوپٹہ اس کے سامنے کیا جس میں بڑا سا ہول ہوا وا تھا---!!

اوکے پتر جی یہ لوں مگر آپ اکیلے نہیں جاو گئی میں لا دو گا اپ کو صبح---!!! ویسے یہ آپ کو شاہ صاحب کو کہنا چاہیے تھا شوہر ہے وہ آپ کے---!!

داد بخش کی بات پر ذرہ کا منہ بن گیا مگر دروازے میں کھڑے ضرداب کے لب مسکرا اٹھے تھے---!!!

وہ وہی سے واپس اپنے کمرے میں آگیا تھا---!!!

ہم کو لوگوں سے ملنے کا کب شوق تھا محفل آرائی کا کب ہمیں شوق تھا

اپ کے واسطے ہم نے یہ بھی کیا ملنے جلنے لگے آنے جانے لگے---!

وہ ابھی اک بزنس ڈنر سے لوٹا تھا اس ڈنر پر وہ جانا نہیں چاہتا تھا مگر جانے کیا سوچتا چلا گیا--واپسی میں وہ اپنے کمرے کی طرف جانے کی بجائے ذرہ کے کمرے میں گیا تھا---!!

ہم نے جب آپ کی دیکھی دل چسبیاں آ گئی ہم میں بھی چند تبدیلیاں

مصور سے بھی ہو گئی دوستی اور غزلیں بھی سننے سنانے لگے---

اپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گے ---

اس کے نزدیک بیٹھتے ضرداب کی نظریں اس کے خوبصورت چہرے پر ٹکی ہوئی تھی---!! تبی ضرداب کی نظر اس کے تکیے کے نیچے پڑے پیسوں پر پڑی تو اس نے ہاتھ بڑا کر وہ نکال لیے --!!

ہزار ہزار کے نیلے نوٹ ضرداب کی مسکراہٹ سمیٹنے کی وجہ بنے تھے---!! میں نہیں جانتا یہ مجھے کیا ہو رہا ہے کیوں میرا دل تمہاری طرف ہمکتا ہے ---کیوں میرا دل تمہیں چھونے کو کرتا ہے کیوں دل کرتا تمہیں اپنی باہوں میں سمیٹ لوں کیوں دل چاہتا ہے تمہیں سب سے چھپا لوں کیوں تمہارے لبوں کی نرمیاں مجھے اپنی طرف کھیچ رہی ہے میں کچھ نہیں جانتا

عشق بے در کرے عشق بے گھر کرے

عشق کا سچ ہے کوئی ٹھکانہ نہیں ۔ہم جو کل تک ٹھکانے کے تھے آدمی

اپ سے مل کے کیسے ٹھکانے لگے۔۔

اس نے بے بسی سے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا۔۔۔!!

اپنے اندار سے اٹھتے شور سے گھبرا کر وہ اس کے قریب سے آٹھ گیا۔۔!!

❤❤

محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا

اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے۔

صبح اس کی آنکھ کھولی تو نو کا ٹائم تھا۔۔۔!! فریش ہونے کے بعد وہ الماری کی طرف بڑھا الماری کا پٹ کھولا تو اک بار پھر مسکراہٹ نے اس کے چہرے کو اپنے حصار میں لے لیا تھا۔۔۔!!! کیونکہ اس کے سارے کپڑے اسی ترتیب سے لٹکے ہوئے تھے۔۔!! دو دن پہلے والا واقعہ اک بار پھر اسے شرشار کر گیا تھا۔۔۔!!

بلیک پینٹ کورٹ نکالا اور تیار ہو کر نیچے اگیا ---!!اسے نیچے اتے دیکھ کر ذرہ غصے سے اس کی طرف بڑھی تھی---!!

اس وقت وہ بھول گئی تھی کے وہ اس سے چھپتی پھر رہی تھی ---!!

ایک منٹ روکے اپ---------وہ اپنے کمرے سے نکل کر حال سے باہر نکالنے کو تھا جب ذرہ کی آواز نے اس کے قدم روک لیے تھے----

دیکھے اپ ایسے نہیں جا سکتے مجھے میرے پیسے واپس کریں پہلے -----

وہ بھاگتی ہوئی اس کے عین سامنے اکی تھی---

کون سے پیسے -----???

ضرداب شاہ نے اس کی ستارہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا ---

کیا کون سے---وہی جو آپ نے میرے تکیے کے نیچے سے نکالے ہیں دوسرے لفظوں میں چوری کیے ہیں -----!!

ذرہ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی نازک سی کمر پر ٹکاتے ہوئے ضرداب کو گھورتے ہوئے کہا تھا ----!!

ضرداب شاہ کو اس کا یوں لڑنا بہت لطف دے رہا تھا--!!

اس کی نظریں ذرہ کے روشن چمکتے چہرے پر الجھی جا رہی تھی--!!

دل بے ایمانی پر اکسا رہا تھا۔اس پل وہ اپنی زندگی کی ساری اذیتیں بھولا ہوا تھا۔

جب جب یہ لڑکی اس کے سامنے آتی تھی تب تب اسے خود کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا۔۔!!

وہ میرے پیسے تھے اب اس میں چوری والی کیا بات ہے۔۔!!

اپنی چیز واپس لی جائے تو چوری تو نہیں کہلاتی ۔۔!

ضراب دھیرے سے چلتا اس کے نزدیک آیا تھا۔۔!! اسے اپنے نزدیک آتے دیکھ ذرہ گھبرا کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔!! اسے ڈرتا دیکھ کر

ضراب شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی ۔۔۔!! فکر مت کرو ابھی مجھے جلدی ہے اپنا ادھار پھر کبھی پر چھوڑ رکھا ہے۔۔۔!!

ضراب کی معنی خیز سرگوشی نے ذرہ کا چہرہ سرخ کر دیا تھا۔۔! وہ سر جھکا گئی۔۔

ضراب نے پاکٹ سے اک کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔۔۔!! پکڑو اور جو چاہیے لے لینا مگر میرے ساتھ جا کر سمجھی۔۔۔!! کسی اور کے ساتھ نہیں ۔۔

اس نے جھک کر اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا تو ذرہ جلدی سے سر ہلا گئی۔۔۔!! اس کے جاتے

ذرہ نے اپنا کب سے رکا سانس بحال کیا اور کچن میں اگر پانی پیا دل پر ہاتھ رکھ کر اسے نارمل کرنا چاہا مگر کہا وہ تو ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔!!

بدتمیز شحص نہ ہو تو ---!!

ذرہ نے غصے سے دل کو ڈپٹا اور واپس باہر ا گئی--!!

❤❤

اب نہیں بات خطرے کی

اب سبھی کو سبھی سے خطرہ ہے--

چاچو مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے---!! وجاہت ابھی اپنی ڈیوٹی سے لوٹا تھا--گھر کال کرنے پر رحیم چاچا نے امان کی آمد کا بتایا تو اس نے فوران کال بند کی تھی---!!!

آپ گھر ہی رہنا میں بس نکل رہا ہوں اپ نے مجھے بتایا ہی نہیں اپ آئے ہوئے ہیں -----؟؟؟

وجاہت نے امان سے شکوہ کرتے ہوئے کہا تھا----!! مجھے تقریبا دو مہینے ہو چکے ہیں وجی پھر بھابھی کی طبیعت اور مانو کو ڈھونڈنے میں مجھے خود نہیں کچھ سمجھ ا رہی---!!! امان نے دکھ سے چور لہجے میں وجاہت کو بتایا----!!! چاچو مانو کہاں ہے شاید میں اور آپ دونوں جانتے ہیں اپ رو کے میں گھنٹے آدھے گھینٹے تک پہنچ رہا ہوں ---!!

واٹ---تم اور میں یہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو وجی -----!!

مانو کہ-کہاں ہے وجی بتاو جلدی---!!! امان بے قراری سے بولا تھا-

میں ا رہا ہوا کر بات کرتے ہیں --امان کے برعکس وجاہت کافی پرسکون تھا اگر مانو شاہ کے پاس ہے تو وہاں سے نکالنا کون سا مشکل تھا وجاہت ملک کے لیے -اکثر ہماری یہی سوچ ہمیں لے ڈوبتی ہے کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں ممکن کو ناممکن اور ناممکن کو ممکن مگر ہم یہ بھول جاتے ہے ہم سے اوپر بھی اک ذات پاک اپنا وجود رکھتی ہے وہ ہم سے اور ہماری سوچوں سے خوب واقف ہوتی ہے جس ناممکن کو ہم ممکن کرنا چاہتے ہے وہ اسے ممکن کر دیتی ہے اور جس کو ممکن کرنے کی تک دوڑ میں لگے ہوتے ہے وہ اسے ناممکن میں بدل دیتی ہے ----!!!

چاچو پہلے تو مجھے اس کی بات سمجھ ہی نہیں آئی میں نے کافی سوچا اس پوائنٹ پر آپ بتائیں مجھے آپ کا تو کوئی ایشو نہیں ضرداب شاہ کے ساتھ جو اس نے آپ تک مجھے یہ پیغام پہچانے کا کہا ہے---؟؟

وجاہت بڑی غور سے امان کے چہرے کے اتار چڑاو دیکھ رہا تھا--اسے یہ شک ضرداب شاہ کی باتوں سے گزرا تھا کہ ضرور امان اور ضرداب کے درمیاں کوئی ایشو چل رہا ہے تبھی تو اس نے مانو کو اغوا کروایا تھا---!!!

ن-ن-ن-نہیں م-م-میں ک-کچھ ن-نہیں کیا ا-اس کے س-ساتھ

میں -میں ابھی جاو گا اس کے پاس اپنی مانو کو لانے--!! وجاہت کی باتوں نے امان کے حواس چھین لیے تھے وہ تو یہ سب بھول بھی چکا تھا اس کے تو ذہین کے کسی بھی خانے میں کوئی ضرداب شاہ

سرے سے موجود ہی نہیں تھا۔۔۔!!! مگر یہ کیا ضرداب شاہ کو تو امان ملک لفظ یاد تھا پھر امان کیسے بھول گیا۔۔۔!!

تم تم سوچ کیا رہے ہو جاو اپنی فوج لے کر اور میری مانو کو لے کر او وجی تم کیسے بھائی ہو جب تمہیں پتہ ہے تمہاری بہن کہا ہے اس کے باوجود اسے بیٹھے ہو۔۔۔۔امان چیخ اٹھا تھا وہ صوفے سے اٹھتا چیختا ہوا بولا۔۔۔!!

چاچو سنبھالے خود کو ہم ایسے ہی نہیں جا سکتے اس کے گھر وہ اس وقت ٹاپ آف دی لسٹ ہے اس پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان کام نہیں مجھ اپنی طرف سے تسلی کر لینے دے کہ وہ سچ ہی بول رہا ہے یا۔۔۔ ہماری دکھتی رگ پر پاوں رکھ رہا ہے۔۔۔وجاہت نے سوچتے ہوئے کہا تو امان وہی سر دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر بیٹھ گیا اسے یقین ہو گیا تھا کہ مانو ضرداب شاہ کے پاس ہی ہے۔۔۔۔!!!

♥♥

دکھ دے کر سوال کرتے ہو

تم بھی غالب کمال کرتے ہو۔

ایسے چپ کیوں بیٹھا میرا بچہ۔۔۔!

مجاز شاہ ابھی گاؤں سے لوٹے تھے عرش کو گم صم بیٹھے دیکھا تو اندر جانے کے بجائے اسی کے پاس ا بیٹھے ---!

بابا جان کیسے ہیں اپ --!

عرش نے سنجدگی سے پوچھا تو مجاز شاہ ٹھٹھک کر رک گئے --

کیا ہوا میری گڑیا کو ایسے اداس کیوں ہو جاو کاشی کے ساتھ بازار شاپنگ کرو بھائی کی شادی کی تیاریاں کرو تم ایسے بیٹھی ہو چپ--!

مجاز نے اپنے کندھے پر سر رکھے بیٹھی عرش کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا تھا --

بابا دل نہیں کر رہا میرا کہی بھی جانے کا--!

کیوں بھئی کیا ہوا دل کو---!

مجاز شاہ نے نرمی سے پوچھا تھا--

بابا کیا لالا کے بنا ہی یہ شادی ہو گئی---!

عرش نے بھری ہوئی آواز سے سر اٹھا کر مجاز شاہ کو بڑی اس سے دیکھا تھا--

عرش کی بات پر مجاز شاہ کچھ پل کے لیے چپ ہو گئے--!

www.classicurdumaterial.com

ہاں اسی کے بنا ہو گئی وہ اس گھر میں تب آئے گا جب میں اس دنیا سے چلا جاو گا اس سے پہلے نہیں اس لیے آج کے بعد اس نام نہ سنو میں تمہارے منہ سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔!!

مجاز شاہ سختی سے اسے بولتے ہوئے وہ اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔!

ان کے جاتے ہی عرش کی خوبصورت آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تھے۔۔!

وہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ آنسو بھائی کے نہ آنے پر تھے کہ اپنی محبت کو ہمیشہ کے لیے کھو دینے پر تھے۔۔!

جو بھی تھا یہ تکلیف دہ لمحات اس پر قیامت گزار رہے تھے وہ کل سے بہانے بہانے سے رو رہی تھی۔

شاریب جب سے آیا تھا اسی کے ساتھ بزی تھا عرش ان سب کی جان تھی۔

پانچ سالوں کا ہر لمحہ وہ عرش سے شیئر کر رہا تھا۔

مگر عرش کو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ بس شاریب کا دل رکھنے کے لیے اس کے سارے قصے بڑی محویت سے سن لیتی تھی۔

معاز ابھی لوٹا تھا آفس سے حال میں شاریب کے ساتھ بیٹھی عرش کو دیکھ کر وہ بھی وہی بیٹھ گیا۔۔

کیسے ہے اپ معاز بھائی۔۔!

شاریب نے معاز کے آتے اس کا حال دریافت کیا تھا۔۔!

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو اور تم کہاں ہوتی ہو آج کل۔۔

معاز نے شاریب کو جواب دیتے ہوئے عرش سے پوچھا تو وہ جو بڑے غور سے معاز کو دیکھنے میں مصروف تھی اس کے پوچھنے پر گڑبڑا گئی۔۔!!

ج۔ج۔جی میں ٹھیک ہوں ۔ عرش نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور آٹھ کر باہر نکل آئی کیونکہ اس کی نظریں بار بار معاز کی طرف آٹھ رہی تھی۔

شاریب اس کے ساتھ باتوں میں لگ گیا تو وہ بھی باہر آ گئی۔

❤❤

یار جلدی کریں اماں میرا بھوک سے دم نکل رہا ہے ۔۔۔!

شاریب نے صبح صبح سارا گھر سر پر اٹھا رکھا تھا۔۔!

توبہ ہے اماں آپ لوگ بھی کسی کام کے نہیں بہت سلو موشن میں کام کرتے ہیں یار یہ دیکھے چاچی کو ابھی روٹی بیل رہی ہے بابا جلدی کریں مجھے بھوک بہت لگی ہوئی ہے۔

www.classicurdumaterial.com

شاریب بولتا ہوا کچن میں آیا تھا پہلے سماہرہ اور پھر عاصمہ کے کام میں نقص نکالتا وہی شیلف پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔! وہ دونوں ہی اس کی باتوں پر مسکرائے گئی۔

اک بوکھڑ کم تھا یہ بھی آگیا۔۔۔

عامل نے آتے ہی کاشی اور اسے دونوں کو سنا ڈالی تھی۔۔

اماں پتہ جب میں باہر تھا نا تو میرے فرینڈ نے مجھے لالا کی کچھ پکچرز بھیجی تھی۔ہائے اماں کیا بتاو کتنے پیارے لگ رہے تھے لالا میرا تو دل کر رہا تھا اڑ کر ان کے پاس چلا جاو۔۔؟

شاریب نے عامل کے کندھے پر اپنا بازو رکھتے ہوئے سماہرہ کو بتایا۔

کب ۔۔۔!!؟؟ سماہرہ اپنا کام چھوڑ کر شاریب کی طرف موڑ گئی ۔

یہ دیکھے یہ کچھ دن پہلے کی ہے۔

شاریب نے کاشی سے اپنا لیپ ٹاپ لے کر اس میں کچھ ڈھونڈتے ہوئے کہا اور پھر سکرین ان کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔

سماہرہ کچھ پل کے تو فریز ہو گئی تھی۔۔سکرین پر ضرداب بڑی شان سے کھڑا نظر ا رہا تھا۔۔!!

بلیک تھری پیس میں ملبوس آنکھوں پر گلاسیس لگائے بالوں کو اپنے مخصوص انداز میں پونی میں جکڑ رکھا تھا ہلکی براون داڑھی پر وہ غضب ڈھا رہا تھا۔

دوسری پکچر میں اس نے کوٹ اپنے بازو پر ڈال رکھا تھا سفید شرٹ کے بازو فولڈ کیے وہ کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔۔!!

سماہرہ نے جھک کر اس کی پکچرز چوم لی تھی۔۔!!

افو اماں یہ میں رونے کے لیے تو نہیں دیکھائی اپ کو۔

شاریب اور عامل نے مل کر سماہرہ کو گلے سے لگا لیا۔

دیکھنا اماں وہ دن دور نہیں جب لالا خود چل کر اس گھر میں آئے گئے۔

شاریب نے ان کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تھا۔۔

بلکل بڑی ماما بھائی ضرور آئے گئے اک دن۔

کاشی نے بھی سماہرہ کو دلاسا دیا تو وہ مسکرا دی۔۔۔ !

چلو تم سب بیٹھو ناشتہ لگ گیا ہے جاو کاشی سب کو بلا لاو۔۔عاصمہ کے کہنے پر وہ سر ہلاتا کچن سے نکل گیا عامل اور شاریب بھی اسی کے پیچھے نکل ائے۔۔!

♥♥

وہ ذرہ کے لیے شلپنگ کر رہا تھا

جب جیب میں پڑے موبائل نے حرکت کی اس نے کوٹ کی جیب سے موبائل نکالا تو اس سے کے خوبصورت چہرے پر عجیب سی سختی در آئی تھی---!!!

جو لب مسکرا رہے تھے

وہ اپس میں پیوست ہو گئے ۔

وجہیہ چہرے کے نقوش تن گئے تھے----!!! سیلز گرل کو شاپنگ بیگ گاڑی میں رکھوانے کا بول کر وہ جلدی سے بار کی طرف بڑھا تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چند ہی سیکنڈ میں وہ کار تک پہنچا تھا اس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل اک بار پھر سامنے کیا تھا--- وہ ریڈ نشان ابھی بھی سامنے شو ہو رہا تھا---!!!

ضرداب شاہ نے گاڑی میں پڑا ہوا لیپ ٹاپ ون کیا اور کچھ پل اپنے شک کو یقین میں بدلتے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا لیپ ٹاپ اف کر کے اس نے سائیڈ پر رکھا اور ڈیش بورڈ سے سیگریٹ کی ڈبی اٹھا کر سیگریٹ نکالی اور اسے اگ کا شعلہ دیکھا کر اک لمبا کش لیا اور انکیش میں چابی گھومائی اسٹیئرنگ پر اپنی گرفت مضبوط کر دی اس وقت اس کے اندر اگ بھڑک رہی تھی---!!!

میرے صبر پہ کوئی آجر کیا

دوپہر پہ یہ ابر کیوں

مجھے اڑنے دے اذیتیں میری عادتیں نہ خراب کر

چ۔چاچو ا۔آپ ۔۔۔!!! ذرہ کچن میں تھی جب حال میں پڑے فون نے شور مچا دیا تھا۔۔۔!!! یہ سب دوبارہ نہیں ہو گا مگر اک شرط پر جو میں کہو گا وہی کرنا ہو گا تمہیں ۔۔۔!!!

اس گھر کی کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگاو گئی تم ۔۔۔!

وہ فون کی طرف بڑھی ہی تھی جب ضرداب کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے۔۔۔!!

وہ انھی قدموں سے واپس لوٹ آئی اسے مار سے زیادہ ضرداب کی ناراضگی نے واپس لوٹایا تھا۔

شام کا وقت تھا مگر آسمان بادلوں سے گھیرا ہوا تھا بجلی کی چمک بارش کے آنے کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔۔!!

اتنے بڑے گھر میں سوائے اس کے کوئی ذی روح نہ تھی۔۔۔!

داد بخش بھی اپنے کوٹھ گیا ہوا تھا۔۔۔!!

اسے بھوک محسوس ہوئی تو وہ اٹھ کر کچن میں ا گئی۔۔!!

بادلوں کی گرج چمک سے خوفزدہ ہوتی ہوئی وہ کچن میں چلی آئی ۔۔!

مگر حال میں پڑے فون نے اس کے کام میں مداخلت ڈالی تھی---!!

وہ اک بار پھر فون کی طرف بڑھ گئی اور کارڈلیس اٹھا کر کان سے لگا لیا ابھی ہیلو کرنے ہی والی تھی جب امان کا بے قرار لہجہ اس کے کانوں سے ٹکرایا تھا---

وہ کچھ پل کے لیے تو فریز ہی ہو گئی تھی----!!!

ہاں میری مانو بلی میرا جگر کا ٹکڑا کیسا ہے تم تم ٹھیک تو ہو گڑیا---اس کی آواز نے امان کے اندر اک نئی زندگی بھر دی تھی وہ جوش سے اک ہی سانس میں بولتا گیا---!!!

ج-جی چاچو بابا میں ٹھیک ہو آپ کیسے ہو----!! ذرہ نے بمشکل خود کو رونے سے باز رکھا ہوا تھا ورنہ اتنے عرصہ بعد اس نے امان کی آواز سنی تھی دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر روئے اور ان کو بتائیں کہ چاچو اپکی مانو اپ کو بہت مس کر رہی ہے---!!!

اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بولتی بارش کی وجہ سے لائٹ چلی گئی اور رابطہ منقل ہو گیا---!!

وہ چیختی رہی چاچو چاچو مگر کوئی جواب نہ پاکر اس نے کارڈلیس رکھا اور روتے ہوئے کچن میں واپس اگئی گلاس میں پانی اڈیلا اور اک کی سانس میں پی گئی اتنے مہینوں بعد اس نے کسی اپنے کی آواز سنی تھی خود پر جبر کرتی وہ کچن سے نکلنے ہی والی تھی جب کسی کی موجودگی نے اسے خوف میں مبتلا کر دیا اس سے پہلے کے وہ چیختی وہ ہولا اس کے قریب آیا تھا---!!

میں ہوں فکر مت کرو کسی اور کی اتنی ہمت نہیں کے بنا میری اجازت اس مینشن میں گھس آئے
---!!

اس کے منہ پر ہاتھ رکھے اس نے اپنی سرد آواز اس کے کانوں میں اڈیلی---!!!

ضراب شاہ کی اتنی سرد اور بے تاثر آواز پر ذرہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی تک سنسناہٹ پہنچتی محسوس ہوئی
تھی---!!

م۔مجھے لگا ک۔کوئی چ۔چور ہے ---!!اس نے بمشکل کہا تھا---!!

ہوں مجھے پانی دو ---ضراب نے اپنے ہاتھ اس کے منہ سے ہٹاتے ہوئی کہا تھا---!! کیونکہ اس کی
قربت ضراب کو بھکا رہی تھی---!!

ضراب نے اسے چھوڑنے کی بجائے اپنے اور پاس کر لیا تھا---!!

ذرہ کا سانس سینے میں اٹک گیا---!! ضراب کے ہاتھ اس کی کمر پر رینگ رہے تھے ---!! ان میں
اس قدر سختی تھی ذرہ کو اپنے آر پار ہوتے محسوس ہوئے تھے---!

ضراب نے اسے ایک جھٹکے سے خود سے الگ کیا تھا---!!

چٹاخ ---!!!

اس سے پہلے کے ذرہ کچھ سمجھ پاتی ضراب نے اک زور دار تھپڑ اس کے گال پر دے مارا تھا۔

ہر طرف اندھیرے کا راج تھا اسے کچھ دیکھائی بھی نہیں دے رہا تھا وہ الٹ کر ڈائیننگ ٹیبل پر جا گری تھی۔۔۔!

کیا لگا تمہیں تم امان سے بات کرو گئی اور مجھے پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔!!

ضرداب نے اسے بالوں سے جکڑ کر سیدھا کیا۔۔۔

میں نے کہا تھا نا تم کسی سے کوئی رابطہ نہیں رکھو گئی بولوں ۔۔۔بولا تھا نا میں ۔۔۔ضرداب کی دھاڑ پر وہ کانپ گئی تھی

وہ درد کے بائیں بلند ہوتی چیخ کا گلہ گوٹتے بولی تھی۔۔۔!!

م۔میں ن۔ن۔نہیں کیا تھا۔۔۔!!

اس نے خود کو چھروانے کی بھرپور کوشش کی تھی ۔۔۔!مگر ضرداب کی گرفت مضبوط تھی۔۔!

پیاس لگی ہوئی تھی نہ تمھیں او پلاتا ہوں پانی۔۔۔!!

پکڑو اسے اس نے پاس پڑا شیشے کا گلاس اس کے ہاتھوں میں تھمایا اور اسے کھینچتا ہوا باہر لے آیا۔۔!

یہاں تب تک کھڑی رہو جب تب تک یہ بھر نہ جائے یہی تمہاری سزا ہے۔۔۔!!

ضرداب نے اسے بارش میں کھڑے کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تھا

میں نہیں کی تھی چاچو کو کال ا۔آپ ب۔بے ش۔شک ف۔ف۔فون دیکھ ل۔ل۔لے ۔۔!

ذرہ نے سردی سے ٹھٹھکتے ہوئے ٹوٹے ہوئے لہجے میں اپنی صفائی پیش کرنی چاہی

مگر سنتا کون ضراب بنا اسے دیکھے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔!!

اس وقت ضراب کی اندر اگ لگی ہوئی تھی برسوں سے پکتا لاوا بہنے کا راستہ ڈھونڈ رہا تھا کمرے میں آتے ہی اس نے سب سے پہلے سیگریٹ سلگائی اور پھر وہی بیڈ پر بیٹھ گیا کچھ پل یوہی بیٹھے رہنے کے بعد اس نے موبائل اٹھا کر اک نمبر ڈائل کیا جو آتے ہوئے وہ لینڈ لائین سے نوٹ کر لایا تھا۔۔۔پہلی ہی بل پر کال پک کر لی گئی تھی۔۔۔!!!!

ہیلو مانو کیسی ہو تم تم ٹھیک تو ہو گڑیا تم کہاں ہو اس وقت بتاو مجھے میں ابھی آتا ہوں وجھی کے ساتھ۔۔۔ارے تھوڑا صبر سسر صاحب تھوڑی دھیرج رکھے اپ کی بیٹی کے بجائے اپ کا داماد بول رہا ہوں پہلے سن تو لے سامنے کون کھڑا ہے۔۔۔!!

ضراب کا زہر خندہ لہجہ امان کو ساکت کر گیا تھا

کیا ہوا سانپ کیوں سونگھ گیا اپ کو سسر صاحب۔۔۔!!ضراب کے طنز پر بھی امان کچھ نہ بولا۔۔!کیا ہوا کہی بھول تو نہیں گئے مجھے تیرا سال بعد مجھے سن رہے ہو آواز بھولی تو نہیں کہی۔۔۔!!

ضراب کی باتیں امان کو پتھر کے مجسمہ بدل گئی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کے ضراب کو کچھ بول لیتا اپنی حمایت میں یا پھر ذرہ کی ہی حمایت کر لیتا اسے چھوڑنے کا بولتا اس کی منت کرتا یا معافی ہی مانگ لیتا مگر وہ سن ہو گیا تھا۔۔۔!!

اک منٹ کیمرہ ان کرو تمہیں کچھ دیکھاتا ہوں مائی ڈئیر فرینڈ ضرداب نے اس کی کیفیت سمجھتے ہوئے کال اف کر کے دوبارہ ملائی اس بار کال چند سیکنڈ میں ہی اٹھالی گئی تھی۔۔!!

دیکھو ضرداب م۔میری بچی کے ساتھ ی۔یہ ظلم مت کرو تمہیں خدا کا واسطہ ضرداب ا۔ااسے پانی سے ڈر لگتا ہے۔۔۔ اس کے ساتھ مت کرو ایسا

مجھے مار دو پلیز میری مانو کے ساتھ ایسا مت کرو ضرداب ۔۔۔!!!

کال ملتے ہی ضرداب نے کیمرے کا رخ ذرہ کی طرف موڑ دیا تھا۔۔۔!! جیسے ہی کال سٹارٹ ہوئی سامنے ذرہ کو بارش میں بھیگتے دیکھ کر امان کی جان پر بن آئی تھی۔۔!!

کیوں خود پر آئی تو اتنی تکلیف ارے ارے یار تم تو دل پر ہی لے گئے یہ تو جسٹ ٹیلر ہے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔۔۔؟؟

ضرداب کے لبوں سے زہر میں بجھے الفاظ ادا ہو رہے تھے۔۔۔!!

جب کے وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔!!

تبی اچانک اس کی نظر لان کی طرف اٹھی تھی۔۔۔ذرہ اپ گھٹنوں کے بل گری تھی ۔۔۔اسے ایسے گرتا دیکھ کر ضرداب شاہ کو لگا جیسےاس کا دل کسی نے مٹھی میں جگڑ لیا ہو۔۔۔!!

یہ سزا تو کچھ بھی نہیں امان اگر دوبارہ اس سے کوئی رابطہ کرنے کی کوشش بھی کی تو اس سے بھی براحال کرو گا اس کا۔۔۔۔۔!!!

ضرداب نے نفرت سے لفظ چبا چبا کر کہا اور کال بند کرنے ہی والا تھا ---

جب امان کی بات نے اس کے ہاتھ روک لیے -----م-میں کی تھی مانو کو نہیں آتا نمبر ڈائل کرنا پلیز ضرداب وہ وہ بہت معصوم ہے اس کے ساتھ ایسا مت کرو میں ہاتھ جوڑتا ہوں تمہارے آگے اسے پانی سے خوف آتا ہے پلیز اسے اندر لے او خدا کا واسطہ تمہیں ضرداب ---!!

مگر ضرداب نے اس کی کسی بات پر کان نہ دھرا اور کال بند کر دی -----!! موبائل اٹھا کر سامنے دیوار پر دے مارا ----!!

اپ بے شک فون دیکھ لے میں نہیں کی چاچو سے بات---!!! اس سے پہلے اس کا غصہ حد سے بڑھتا ذرہ کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی ---!!

وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل آیا تھا باہر حال میں آتے اس نے کارڈلیس اٹھا کر پی ٹی سی ایل پر ڈائل چیک کیے تو ضرداب کا سارا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا تھا---!! سر پکڑ کر وہ وہی صوفے پر بیٹھ گیا ----!!!

یا خدا یہ کیا ہو گیا مجھ سے---!!!؟

ضرداب نے ہاتھ میں پکڑئی ہوئی سیگریٹ کو وہی پھینکا اور باہر کی طرف بڑھا تھا---!!

اٹھو ذرہ اندر چلو---!! ضرداب کی بات پر ذرہ نے کب سے سختی سے بند کی ہوئی آنکھوں کو کھول کر سامنے کھڑے سے پتھر دل شخص کو دیکھا---!!!

وہ سردی سے لرز رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا پورا وجود پتھر ہو گیا ہو اوپر سے چمکتی بجلی اسے ہولا رہی تھی ایسا خوف ناک منظر اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔!

رونے سے آنکھیں سوج گئی تھی۔۔!!

ہونٹ نیلے ہو چکے تھے ہاتھ میں پکڑا گلاس اس قدر سختی سے بھینچ رکھا تھا جس پر تھوڑی سی سختی اسے ٹکڑوں میں بانٹ سکتا تھا۔۔!!

وہ تو ہمیشہ محبتوں کی چھاوں میں پلی تھی۔۔۔اس قدر سفاک سلوک تو اس نے کبھی نہیں سہہ تھا۔۔۔!!

اس کی ذرا سی تکلیف پر اس کے اپنے اسے ہتھیلی کا چھالہ بنا لیتے تھے۔۔۔!!

اور اک یہ شحص تھا جو اسے تکلیف دینے کے بعد سکون محسوس کرتا تھا۔۔۔

اٹھو۔۔۔ضرداب نے اسے کانپتے دیکھا تو اس کی طرف ہاتھ بڑا دیا جسے ذرہ نے نظرانداز کر دیا تھا۔۔۔۔!!

ابھی یہ نہیں بھرا۔۔اس نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

ج۔ج۔جب ب۔بھر جائے گ۔گا تو۔۔۔۔۔!!!

اس کی آواز میں لرزش تھی مگر ضرداب نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسے اپنی گود میں اٹھا لیا اور اندر کی طرف بڑھ گیا وہ خود بھی پورا بھیگ چکا تھا ذرہ کو لیے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب حال میں پڑے فون کی رنگ ہوئی تھی۔۔۔!!

مگر ضرداب بنا اسے اٹھائے اپنے کمرے میں اگیا---!! اس کی نظریں ذرہ کے نیلی پڑتی رنگت پر جمئی ہوئی تھی---!

ضرداب کو لگا جیسے اس کی سانس روک رہی تھی اس نے اسے صوفے پر بیٹھا کر گہری گہری سانسیں لی

بیٹھو یہاں ضرداب اسے صوفے پر بیٹھا کر خود پھر سے باہر نکال آیا تھا--!! حال میں پڑے صوفے سے شاپنگ بیگ اٹھائے اور دوبارہ کمرے میں آگیا---!!

یہ لو کپڑے بدل کر او جلدی سے ----

ضرداب نے اک بیگ سے گرم سوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا---!! ذرہ نے بنا کسی سوال کے کپڑے پکڑے اور آٹھ کر چینجنگ روم کی طرف بڑھی ہی تھی---!!

جب اس کے قدم لڑکھرائے تھے اور وہ دھڑام سے چکنے فرش پر گر گئی-----!!!

ضرداب اپنے کپڑے نکال رہا تھا جب کسی چیز کے گرنے کی آواز نے اسے چونکا دیا اس نے موڑ کر دیکھا تو ذرہ فرش پر بے سد پڑھی ہوئی تھی---!!

مائی گڈنس وہ بھاگتا ہوا اس کی طرح بڑھا تھا---!! ضرداب نے اسے گیلے کپڑوں سمیت بیڈ پر لیٹا دیا---!! ذرہ آنکھیں کھول پلیز ضرداب کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا---وہ اتنا پریشان کبھی بھی نہیں ہوا تھا تب بھی نہیں جب اس نے دنیا کا بہت بھیانک روپ دیکھا تھا---!!

مگر اج اسے اپنی سانسیں اکھڑتی ہوئی لگ رہی تھی---!! اسے کچھ سمجھ نہیں ا رہی تھی کیا کرے ذرہ کے گیلے کپڑے اسے پریشانی میں مبتلا کر رہے تھے---!!

ذرہ اٹھو کپڑے چینج کرو پلیز --ضرداب نے اسے پھر سے ہوش دلوانا چاہا مگر وہ ویسے ہی پڑی رہی اس نے موبائل نکال کر ڈاکٹر کو کال کی-----!!

عامل عرش اور علینہ کو لے کر جلدی یہاں اور گھر کسی کو مت بتانا پلیز جلدی او-----!!

اور پھر اک نمبر ملا کر موبائل کان سے لگا لیا دوسری طرف کی سنے بنا بولا اور کال اف کر دی---!!

♥♥

کیا ہے اتنی رات کو بھی آپ کو چین نہیں پڑھتا سو رہی ہے اپ کی منگیتر---!!! وہ دونوں سونے کے لیے لیٹنے ہی والی تھی جب دروازے پر دستک کی آواز پر وہ دونوں ہی چونک گئی--!!

عرش نے دروازہ کھولتے ہی عامل کو سامنے دیکھ کر اونچی آواز میں کہا تاکہ علینہ سن---!!

بکواس بند کرو ادھر او--عامل نے اسے پیچھے دھکیل کر اندر آتے ہوئے کہا--!!

عرش تم اور علینہ چادر لے کر دبے قدموں سے باہر او جلدی لالا نے بلایا ہے---!! عامل نے آواز دباتے ہوئے عرش کو اور پھر علینہ کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھی منہ کھولے اسے دیکھی جا رہی تھی---!!

میں جانتا ہوں میں کافی ہیڈسم ہوں اس لیے یہ دیکھنے کا کام پھر کبھی کر لینا ابھی جلدی او باہر---!! عامل نے اس کے یوں دیکھنے پر چوٹ کی اور باہر نکل گیا---!!

لیکن ہوا کیا بھائی کچھ بتائیں تو لالا تو ٹھیک ہے نہ----!؟؟

وہ دونوں آہستہ سے چلتے ہوئے باہر آئی کار میں بیٹھتے عرش نے پریشانی سے پوچھا تھا پریشان تو عامل بھی اچھا حاصا تھا مگر ظاہر نہ کیا---!! عرشی یار مجھے خود نہیں پتہ بس لالا کی کال آئی تھی تم دونوں کو لے کر جلدی آو---!! عامل کی بات پر دونوں چپ کر گئی تھی مگر فکر ابھی بھی بہت ہو رہی تھی ---!!

کیا ہوا لالا جان سب ٹھیک تو ہے---!! عامل نے آتے ہی ضرداب شاہ سے پوچھا تھا جو حال میں بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے عامل کے ساتھ عرش بھی گھبرا گئی تھی---!! کیا ہوا لالا جان ا۔آپ ٹھیک تو ہے کیا ہوا ہے اپ کو----؟؟؟

عرش نے روتے ہوئے کہا تھا تو ضرداب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا---میں ٹھیک ہوں میرا بچہ رونے والی کون سی بات اچھا چپ کرو اور اک کام کرو کمرے جاو ذرہ کے کپڑے چینج کرو ڈاکٹر آتا ہی ہو گا جاو شاباش---!!!

ضرداب کی بات پر دونوں کا ہی منہ کھول گیا تھا---!! کون ذرہ لالا جان ----؟؟

وہ بعد میں بتاو گا ابھی جاو یار---!! ضرداب کے دوٹوک جواب پر دونوں ہی ضرداب کے کمرے کی طرف بڑھ گئی---!!

ہم دونوں ہی دھوکا کھا گئے

میں نے تمہیں اوروں سے مختلف سمجھا

اور تم نے مجھے اوروں جیسا سمجھا

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد اس کے لیے دوائیاں لکھ کر پرچی ضرداب کی طرف بڑھائی ---!!

شاہ صاحب آپ کی وائف کو سردی کی شکایت ہو گئی ہے--

لگتا ہے کافی دیر پانی میں رہی ہے یہ---؟!

اپ ان کا خیال رکھے اور دوائیاں ٹائم پر دے باقی اگر ان سے افاقہ نہ ہوا تو کل میرے کلینک لے آئیں گا---!!

ٹیسٹ وغیرہ کر لے گئے----!!!

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں شاہ کو ہدایت دیتا باہر نکل گیا----!!!

مگر ذرہ کے سرہانے بیٹھی عرش پانی پی رہی تھی جب ڈاکٹر کی اپ کی وائف کہنے پر بڑی زور کا پھندہ لگا تھا---!!

www.classicurdumaterial.com

یہی حال علینہ کا تھا

وہ اپنے مخصوص انداز میں منہ کھولے کھڑی کبھی ضرداب کو دیکھ رہی تھی اور کبھی بیڈ پر لیٹی ذرہ کو۔۔۔!!!

ان دونوں کی نسبت عامل پرسکون بیٹھا علینہ کے چہرے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔!!

ان سے نظر ہٹا کر علینہ نے عامل کو دیکھا تو شرمندہ سی ہو کر منہ بند کر لیا اور اپنا رخ عرش کی طرف موڑا جو ضرداب سے باتیں کر رہی تھی۔۔!

لالا جان یہ۔یہ کیا بول رہے تھے ڈاکڑ صاحب ۔۔۔!!

عرش نے بمشکل الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔!!!

یہاں او ضرداب نے اشارے سے دونوں کو اپنے پاس بولایا تھا۔۔۔!!

دونوں اس کے قریب بیٹھ گئی تو ضرداب نے چند باتیں چھوڑ کر انہیں سب بتا دیا۔۔۔!

جس پر دونوں روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی ۔۔۔!!

ضرداب شاہ کے سچ جھوٹ پر عامل غصے سے کھول اٹھا تھا۔۔۔!!

لالا جان اپ ان کو اب تو سزا نہیں دے گئے نہ۔۔۔؟؟

میں انہیں سمجھا دو گئی یہ نکسٹ اپ کی ساری باتیں مانے گئی۔۔۔!!!

عرش کی فرمائش پر ضراب دھیرے سے مسکرا دیا۔۔!!

عرش سے بات کرتے ضراب شاہ عامل کے چہرے کے بگڑئے تاثرات اچھی طرح نوٹ کر چکا تھا۔۔!!

اوکے میری جان اب تم دونوں آرام کرو اتنی رات میں نے تم کو ڈسٹرب کیا۔۔۔!!

اس کے لیے تو بلکل بھی سوری نہیں کرو گا۔۔۔

ضراب نے کاشی کے انداز سے کہا تو سب کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی سوائے عامل کے۔۔۔!!

اوکے ہم چلتے ہیں لالا جان صبح کالج جانا پھر حویلی میں کسی کو پتہ چل گیا تو بابا جان نے تو قیامت اٹھا دینی ہے۔۔۔!!

عرش بولتی ہوئی بیڈ کی طرف بڑھی تھی ۔۔

لالا اک بات کہو۔۔۔!!؟؟

جی لالا کی جان۔۔۔ضراب نے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے کہا ۔۔!!

لالا جان بھابھی تو بہت پیاری ہے نہ کیوں علینہ ہے نا حنا کی بھابھی سے زیادہ پیاری ۔۔۔!!

عرش بولتی مسکرا دی۔۔۔!!

مسکرا تو ضراب بھی دیا تھا مگر اس کی مسکان میں عجیب سا احساس تھا۔۔۔!!عامل ضراب کو اک نظر دیکھ کر عرش کو آشارہ کرتا باہر نکل آیا۔۔۔!!!

عامی ---وہ باہر نکلنے کو تھے جب ضرداب کی آواز نے عامل کو روک لیا مگر اس نے اپنا رخ ضرداب کی طرف نہ کیا--! ناراض ہے ابھی تک لالا کی جان---؟؟؟

ضرداب کی بات کا جواب دیئے بنا وہ آگے بڑھ گیا مطلب کے وہ سخت ناراض تھا---!!

ان کی کار ضرداب مینشن سے باہر نکلی تو ضرداب نے گہرا سانس لیا--!!

ضرداب کی زیرک نگاہوں نے عامل کے چہرے سے ہی جان لیا تھا---!!

کہ وہ سب پہلے سے جانتا ہے کس حد تک جانتا ہے وہ یہ جان نہ پایا تھا---!

جان تو وہ یہ بھی گیا تھا کہ اسے کس نے بتایا ہو گا---!!

پہلے ذرہ کی فکر پر فکرمند تھا---!

اب عامل کے رویے پر ہو گیا تھا---!

❤❤

ہاں بھئی بالے کیا بنا میرے کام کا یار جلدی پتہ لگوا اس کا اب انتظار نہیں ہوتا تیرے ویرے سے---!!!

شریفوں دین نے بڑی دکھی شکل بنا کر اقبال سے پوچھا تھا---!!! لے استاد تو کام دے اور ہم نہ کرے اوو تف ہے ہم پر۔اقبال نے اپنے کرتے کے کھلے گریبان کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا تھا---!! استاد وہ لڑکی پہلے ستارہ بھائی کے کوٹھے پر تھی مگر اب وہ اس شہر کے بزنس ٹائیکون ضرداب عالم شاہ کے گھر میں ہے اور استاد اس لڑکی کی مخبری جمال نے کی تھی شاہ سے اس کے بدلے بڑی موٹی رقم وصول کی تھی جمالے نے---!!! شریفوں دین کے پوچھنے کی دیر تھی بالے نے رٹو طوطے کی طرح ساری معلومات اگل دی تھی---!!

اس کی بات کے آخر میں شریفوں دین کا چہرہ غصے کی زیادتی سے لال ٹماٹر ہو گیا تھا--- سالا ----مجھے بول رہا تھا لوٹ کا مال ہے محنت کی کمائی ہے--- شریفوں دین نے غصے سے جمال کو گالی دی

اسی لیے مجھ سے چھپتا پھیر رہا ہے لا تو ذرا اسے میرے سامنے سالے کو عیش کرواو شاہ کے پیسوں سے---!!!

شریفوں دین غصے سے بے قابو ہو رہا تھا

وجاہت نے اس کا مال پکڑوایا تھا جو اس نے افغانستان سے مگوایا تھا کروڑوں میں اس کی قیمت مال تو گیا سو گیا ساتھ میں اس کی ساکھ پر بھی بات بن آئی تھی---!!

اس نے وجاہت سے بدلا لینے کے لیے ذرہ کو اغوا کروایا تھا---!

مگر جب اس کے لوگ اسے لے کر شہر سے باہر نکلے تو کسی نے ان کی گاڑی پر حملہ کر دیا---!

اور لڑکی کو لے اڑے تھے اس دن سے لے کر آج تک اسے نہ تو وہ لڑکی ملی تھی اور ہی ان پر حملہ کرنے والا وہ شخص اسی بات نے شریفوں دین کو آگ بگولا کر رکھا تھا۔۔۔!!

بالے ڈھونڈ اس کمبیں کے بچے کو اسی سے پتہ چلے گا وہ کون تھا جو اس لڑکی کو لے اڑا تھا۔۔اگر وہ شاہ ہوا نا تو جان لے لوں گا اس سالے کی۔۔۔!!

شریفوں دین بالے کو ہدایت دیتا اپنے سٹور سے باہر نکل گیا۔۔

♥♥

#ماضی_____

اسلام وعلیکم شاہ صاحب ۔۔۔رانیہ اور تابش کے قل سے فارغ ہو کر مجاز شاہ اپنے حجرے کی طرف بڑھ رہے تھے جب پیچھے سے انسپکٹر خلیل کی آواز نے انہیں روک لیا تھا۔۔!!!

وعلیکم اسلام خلیل صاحب کیسے ہیں اپ۔۔!!مجاز شاہ نے ان سے مصافحہ کرتے ہوئے ان کا حال پوچھا تھا۔۔!! بہت افسوس ہوا شاہ صاحب اپ کے بھائی کی ڈیتھ کا سن کر اللہ پاک جنت میں اعلی مقام عطا کرے امین۔۔۔!! خلیل صاحب نے اپنی کیپ اتار کر بغل میں دباتے تعزیت کی تھی۔۔۔!!

اے ایس پیچ او صاحب ادھر بیٹھتے ہیں---!

نہیں شاہ صاحب معافی چاہتا ہوں ایسے موقع پر یہ سب کہنا اچھا تو نہیں لگتا مگر کیا کریں ہم مجبور ہیں ڈیوٹی ہے ہماری --!

انسپکٹر خلیل مجاز شاہ کی درخواست رد کرتے ہوئے اپنے آنے کے مقصد کی طرف آئے تھے--!

کیا مطلب خلیل صاحب پہیلیاں مت بجھوائے جو بات کرنے آئے ہے کھول کر کریں---؟؟؟

مجاز شاہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا--!

دیکھے شاہ صاحب اپ حوصلے سے کام لے جو بات میں آپ سے کرنے والا ہو اس پر غصہ نہیں کرنا۔

خلیل صاحب نے آرام سے سمجھانا چاہا۔

آپ بولے میں سن رہا ہوں --! مجاز شاہ نے سنجگی سے کہا تھا۔

شاہ سائیں ہم آپ کے بیٹے ضراب شاہ کو گرفتار کرنے آئے ہیں پرچہ کٹ چکا ہے اس کے خلاف---!

اس لیے ہم اسے گرفتار کرنے آئے ہیں مہربانی فرما کر بلائیں اس کو ہم آپ کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کرنا چاہتے۔!

آپ اس علاقے کے باعزت خاندان سے ہیں ہم اپ کا احترام کرتے ہیں دل سے ---!

www.classicurdumaterial.com

انسپکٹر خلیل کی باتوں نے مجاز شاہ کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی۔۔۔!

کافی دیر تو وہ کچھ بولنے کے قابل نہیں رہے تھے۔

ک۔کس الزام کی ایف آر درج ہے اس کے خلاف ۔۔!!

مجاز شاہ نے اپنے غصے کو دباتے بڑی مشکل سے ان سے پوچھا تھا۔!

ریپ اینڈ مڈر کی شاہ صاحب ۔۔!!

اک قیامت تین دن پہلے ٹوٹی تھی اس گھر میں اور اک تین دن بعد ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔!

چٹاخ ۔۔۔ضرداب جیسے ہی باہر آیا پولیس اسے گرفتار کر چکی تھی ۔

مجاز شاہ تو جیسے ساکت ہو گئے تھے ان کی ان میں سارا گاوں شاہ ولا کے سامنے اکٹھا ہو چکا تھا ۔

یہ۔یہ سب کیا ہو رہا ہے مجاز یہ کیوں میرے بچے کو لے کر جا رہے ہیں ۔۔۔؟؟

اپ بت کیوں بنے ہوئے مجاز روکے ان لوگوں کو۔

مجاز شاہ نے سماہرہ کے بازوں دور جھٹکے اور خود ضرداب کی طرف بڑھے تھے۔

پولیس والے ضرداب کو گاڑی میں بیٹھانے کی کوشش کر رہے تھے۔اور وہ روتا اک ہی بات دوہرے جا رہا تھا

بابا میں نے کچھ نہیں کیا بابا

www.classicurdumaterial.com

بابا میری بات کا یقین کریں میں نے کچھ بھی نہیں کیا یہ سب جھوٹ ہے بابا

بابا آپ میرے بابا ہو کر ان کی باتوں پر یقین کر رہے ہیں ۔وہ تڑپ رہا تھا مگر اس کے الفاظ کوئی سن ہی نہیں رہا تھا۔۔

اماں یقین کریں مجھ پر آپ کا زری کچھ غلط نہیں کر سکتا پلیز بابا کو بتائیں اماں اپ کا زری غلط نہیں ۔۔۔۔!!

اس نے بے بو جان کے ساتھ کھڑی روتی ہوئی سماہرہ کو پکارا تھا ۔اس کی پکار بیچ میں ہی رہ گئی جب مجاز شاہ کا زور دار تھپڑ اس کا منہ بند کروا گیا تھا

وہ اک پل کے لیے تو بت بن گیا تھا

وجہ تھپڑ نہیں مجاز شاہ کی آنکھوں میں جھلکتی بے گانگی تھی۔

مجاز شاہ نے اک ہی تھپڑ پر اکتفا نہیں کیا تھا ۔

اک کے بعد اک تھپڑ ضرداب شاہ کو اپنی جگہ پر جامد کر گئے تھے وہ جہاں کھڑا تھا وہی کھڑا رہا ۔

زلیل انسان یہ سب کرنا رہ گیا تھا ۔

اتنی جوانی کا جوش ابل رہا تھا تو کسی کوٹھے کا رخ کر لیتے۔

میری اور میرے باپ کی بنائی یوئی عزت کو داغ گانا ضروری تھا

تم جیسے بیٹے سے تو اچھا تھا میں بے اولاد رہتا اج میں سمیرا کی کوکھ کو گالی تو نہ دے رہا ہوتا۔

مجاز شاہ کا غصہ دیکھ کر سارے پولیس والے دو قدم پیچھے ہٹ گئے تھے

❤❤

ہائے علینہ مجھے تو یقین نہیں ا رہا یار وہ سچ میں میری بھابھی ہے ---!

سچ میں کتنی سونی ہے نہ--!!

عرش جب سے آئی تھی ذرہ کی تعریفیں ہی کرئی جا رہی تھی--!!

خوشی تو علینہ کو بھی بہت ہو رہی تھی مگر جانے کیوں اسے ذرہ پر ترس بھی ا رہا تھا۔!

ترس اس لیے کے ضرداب شاہ کے بقول ضرداب کی بات نہ ماننے کی صورت میں ضرداب نے اسے بارش میں کھڑا کیا تھا---!!

اسے فکر لگی ہوئی تھی کے کہی ضرداب دوبارہ نہ ایسا نہ کر دے---!!

پھر اسے عامل اور ضرداب کی ناراضگی کی وجہ بھی تو سمجھ نہیں ا رہی تھی --!

مانا ضرداب بھائی نے اپنی پسند سے شادی کر لی تھی اس میں اتنا ناراض ہونے والی کیا بات تھی--!

کیا ہوا کس کے خیالات میں گھوم ہو---!!

عامل کے---!! علینہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا--!!

وہ-و-وہ میرا مطلب ہے لالا جان کے بارے میں ---!!

عرش کی ہنسی پر علینہ گڑبڑا گئی جلدی سے اپنی صفائی پیش کی مگر عرش ہنس ہنس کر دوہری ہوئی جا رہی تھی---!!

کیا بے خود گئی ہے کیوں منہ پھاڑ کر ہنس رہی ہو---!!؟

علینہ نے بیڈ پر پڑا تکیہ اٹھا کر اسے دے مارا تھا--!!

اپنے پیچھے دیکھ لوں جسے تم یاد فرما رہی تھی وہ خاصر ہو چکے ہیں ---!!

عرش نے ہنستے ہوئے اس کا رخ دروازے کی طرف موڑا---! جہاں

دروازے کے بیچوں بیچ کھڑا عامل اس کا رنگ اڑا گیا تھا---!!

تم مجھے سوچ سکتی ہوں ہمشیہ کے لیے کیوں کے میں اب تمہارا ہی ہوں ---!

عامل نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے شرارت سے کہا تو علینہ شرم سے سرخ ہوتا چہرہ جھکا گئی---!!

اچھا عرش ادھر آو--- عامل نے کمرے سے باہر جاتی عرش کو آواز دیتے ہوئے پاس بھولایا---!!

عرش دھیرے سے چلتی واپس عامل کے پاس آ کھڑی ہوئی--!

دیکھو عرش تم دونوں اس بات کا ذکر گھر میں کسی سے بھی نہیں کرو گئی سمجھی---!!

عامل نے تشئیہ کرتے ہوئے دونوں کو دیکھاتھا--!

مگر کیوں یہ تو اچھی بات ہے نا ضرداب بھائی نے شادی کر لی ہیں اس میں چھپانے کی کیا ضرورت ہے---!!

اس سے پہلے کے عرش اثبات میں سر ہلاتی علینہ بول پڑی---!!!!

یہ بات کسی کو نہیں بتانا بس یہ یاد رکھو باقی بعد میں دیکھ لے گئے مجھے ضروری کام ہے بائے---!

عامل نے اس کے چہرے سے نظریں ملائے بنا باہر نکل گیا---!!!!!

ان کو کیا ہوا---!!

علینہ وہی کھڑی سچ کر رہ گئی تھی---!!

❤❤

مجاز چھوڑیں اسے وہ بیٹا ہے اپ کا۔سماہرہ تڑپ کر سامنے آئی تھی

اگر تم اب اس گھٹیا کمینے کے سامنے آئی تو ابھی کے ابھی تم سے سارے رشتے توڑ لوں گا سمجھی سماہرہ---!

مجاز شاہ نے سماہرہ کو دھکا دیتے ہو ضرداب سے دور کیا تھا دھکے سے سماہرہ گرنے کو تھی مگر عاصمہ نے آگے بڑھ کر انہیں سمبھال لیا۔

لے جائے انسپکٹر صاحب اس گندے ذلیل انسان کو ہمارے گھر سے اس کے وجود سے ہوا بھی ناپاک ہو چکی ہیں یہاں کی۔

مجاز شاہ جب مار مار کر تھک گئے تو پولیس والوں کو اشارہ کرتے ہوئے بولے تھے۔۔۔!

بببب بابا میں ببب بے قصور

ہوں۔۔!

ضرداب کی بھوری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

آواز کی لڑکھڑاہٹ کے ساتھ وہ خود بھی لڑکھڑا گیا تھا۔۔۔!

مجاز تم ہوش میں تو ہو۔۔اپنے بچے کو تم نے یوں تھانے میں پھینک دیا۔۔!

ضرداب کو پولیس لے جا چکی تھی۔

سماہرہ بیگم بہوش ہو چکی تھی ان کا چیک اپ کرنے ڈاکٹر آیا ہوا تھا

بے بو جان نے حال میں بیٹھے ہوئے مجاز شاہ کو غصے سے کہا تھا۔۔!!

وہ اسی لائق ہے اماں بلکہ اس بھی بتر کا حقدار ہے

مجاز شاہ بے بو جان سے بھی زیادہ غصے میں پھنکارہ تھا۔

شرم کرو مجاز تمہیں اپنے خون پر بھروسہ نہیں ویسے تو تمہارے بڑے لوگوں سے رابطے ضرداب شام تک گھر ہو میں بتا رہی ہو تم کو ------!!

بے بو جان غصے سے بولتی ہوئی سماہرہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی ---!

❤❤

اپ لوگوں کے پاس ثبوت کیا ہے کہ یہ مڈر اور ریپ ضرداب نے کیا ہے--؟

عاصمہ کے بتانے پر مجاز اپنا کام چھوڑ کر فورن لوٹ آئے تھے---!!

وہ اپنی فیکٹریوں کے لیے نئی مشینیں دیکھنے گئے ہوئے تھے شہر سے باہر---!!

عاصمہ کے بتانے پر وہ سارا کام چھوڑ کر لوٹ آئے تھے--!!

آتے ہی وہ سیدھا تھانے پہنچے تھے --!!

دیکھے شاہ صاحب ہم کوئی پاگل نہیں جو بنا ثبوتوں کے جا کر مجاز شاہ صاحب جیسے معزز شخص کے بیٹے کو گرفتار کر لائے ---!!

اوئے شفقت وہ ثبوت لا کر دیکھا شاہ صاحب کو---!!

انسپکٹر نے سامنے کھڑے حوالدار کو اشارہ کیا تو وہ پاس پڑے ٹیبل سے اک شاپر اٹھا لایا---!!

یہ دیکھے شاہ صاحب یہ بلیڈ سیمپل ہے یہ ہمیں اس لڑکی کی باڈی سے ملے ہیں ---!

اور یہ دیکھے یہ ان کی انگلی کا ناحن جو ہمیں اس لڑکی کے کپڑوں سے ملا ہے ---!

جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا ریپ ضرداب شاہ نے ہی کیا ہے--!!

ایک منٹ اپ لوگوں کو کیسے پتہ یہ بلیڈ اور نیل زری کا ہے--!!؟؟

دیکھے شاہ صاحب یہ سارے سیمپل ہمیں باڈی سے ہی ملے ہیں پھر وہاں موجود سب لڑکوں نے گوہی بھی دی ہے انھوں نے اس لڑکی کو دیکھا ہے ضرداب شاہ کے ساتھ کافی بار--!

اور پھر ہم نے ان کا سیمپل لے کر تصدیق بھی کروا لی ہے یہ لے ان کی بھی رپوٹ --!!

انسپکٹر خلیل نے اک فائل نکال کر مجاہد شاہ کے سامنے پھینکی تھی ---!

جیسے دیکھ کر مجاہد شاہ ساکت ہو گئے تھے--

آئی ڈونٹ بلیو اٹ ---!!

یہ سب جھوٹ ہے زری کو کسی نے پھنسایا ہے انسپکٹر خلیل میں نہیں مانتا کے ہمارے گھر کا بچہ ایسا کچھ کریں گا---!!

سارے ثبوت ان کے خلاف ہے شاہ صاحب اب ان کو سزا تو ہو کر رہے گئ---!!

انسپکٹر خلیل نے مجاہد شاہ کو پریشان دیکھا تو نرمی سے بولے تھے۔۔!!

کوئی حل کوئی طریقہ ایسا تو ہو گا جس سے ہم زری کو بے قصور ثابت کر سکے۔۔۔!!

مجاہد شاہ نے پریشانی سے خلیل صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

رستہ تو کوئی نہیں شاہ صاحب ہاں اگر ان کے دوست بیان سے بدل جائے تو کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔!!

کم سے کم ضمانت تو ہو ہی جائے گئی تب۔۔!

کہاں کی تیاری ہے شاہی بابو۔۔۔!!

کاشی ابھی یونیورسٹی سے کے لیے تیار ہو کر عامل کو لینے ایا تھا۔۔۔!

وہ کمرے میں داخل ہوا ہی تھا۔۔!

شاریب کو تیار شیار ہوتے دیکھ کر کاشی نے پوچھا تھا۔۔!

چلو تم بھی تیار ہو جاو جلدی سے بس پندرہ منٹ ہیں تم دونوں کے پاس۔۔!!

شاریب نے اپنے براون بالوں کو جیل لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔!!

مگر جانا کہاں ہے یار اتنی صبح صبح۔۔۔!؟

عامل نے پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے پوچھا تھا --!

لالا جان کے پاس اور کہاں جانا ہے بو جان اور چاچو بھی جا رہے ہیں ساتھ سب ریڈئی ہیں بس تم دونوں کا ہی ویٹ ہو رہا ہے ---!!

واٹ دا ہیل---؟؟

عامل جو پانی کا گھونٹ بھر چکا تھا شاریب کی بات پر وہ پانی کسی فوارے کی مانند کاشی پر الٹ دیا تھا--!

وہ تڑپ اٹھا تھا--!!

ڈوب مر اسی پانی میں گھٹیا انسان ---!

کاشی نے قہر آلودہ نظر عامل پر ڈالی تھی--!

اور اپنی شرٹ پر سے پانی جھاڑتے ہوئے کہا--!!

پانی ہے تیزاب نہیں جو اتنا مر رہے ہو وہ سنو جو شاہی بول رہا---!!

عامل نے پریشانی سے آنکھوں سے کاشی کو کچھ سمجھانے کی کوشش کی جو وہ فوری سمجھ گیا تھا---!

کیوں اج لالا جان کی یاد کیسے اگئی تم کو وہ بھی اتنی صبح؟--!

کاشی نے بڑی مشکل سے اپنی آواز میں نرمی پیدا کی تھی--!!

ورنہ اسے جی بھر کے غصہ ا رہا تھا عامل پر جس نے اس کی ساری تیاری پر پانی پھیر دیا تھا۔۔۔!!

ابھی رات ہی کو تو عامل نے کاشی کو ضرداب کا سچ بتایا تھا رات وہ اپنی کزن پلس بھابھی کو بھی دیکھ کر آئے تھے جس پر کاشی اچھا خاصا تپا ہوا تھا۔۔۔!!

اب کیوں تمہیں موت پڑی اب بھی نہ بتاتے ۔

خود بھابھی کو دیکھ آئے ہو اور مجھے ایسے بتا رہے ہو جیسے وہ بھائی ضرداب شاہ نہیں کسی انجان کی بات کر رہا ہو۔۔۔!

یار زیادہ آوور ہونے کی ضرورت نہیں مجھ خود دکھ ہو رہا ان کی حالت دیکھ کر ابھی بھی مجھے جاننا لالا جان نے ایسا کیوں کیا۔۔؟؟

پتہ وہ چھوٹی سے ہے عرش جتنی لالا ایسے کیسے کر سکتے ہیں ۔۔۔۔!

عامل نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!

شاریب کی بات نے ان دونوں کو اچھا خاصا ہلادیا تھا۔۔۔!

وہ میرے لالا ہیں ان سے ملنے جانے کے لیے مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں جانا تو ا جاو نہیں تو مرضی تمہاری ۔۔۔!!

کاشی کی بات شاریب کو تپا گئی تھی وہ ان دونوں کو دیکھ کر سختی سے بولتا باہر نکل گیا۔۔۔!!!!

www.classicurdumaterial.com

اور ہاں اک بات تم پریشان مت ہو جس بات کا تم دونوں کو ڈر ہے وہ میں کوشش کرو گا کسی کو نہ پتا چلے---!!

ویسے چھپانا کس سے ہیں ماما سے----؟؟؟

بے بو جان خاص حصہ اس کہانی کا تم اور چاچو بھی جانتے ہو اور اسے تو تم پہلے ہی بتا چکے ہو گئے سب---؟

شاریب نے کاشی کی طرف اشارہ کرتے کہا--!

باقی تم چلو ساتھ مل کر سب ہیڈل کر لے گئے--!

شاریب باہر نکلتا واپس پلٹا تھا--!

اس کی بات پر وہ دونوں ہی اپنی جگہ ساکت رہ گئے تھے--!

ت-ت-تمہیں کیسے پتہ--!

عامل سب سے پہلے بولا تھا--!

جس نے تمہیں بتایا میں نے بھی انھی کے منہ سے سنا تھا--!!

شاریب نے سنجدگی سے کہا تھا--!

دیکھو عامل تم اک پوائنٹ پر سوچ رہے ہو دوسرے پر بھی تو غور کرو

ماضی میں کچھ تو ایسا ہوا جو لالا کو ایسا کرنے پر مجبور کر گیا تم ان کو کیسے غلط ٹھہرا سکتے ہو بولو۔۔۔!!

شاریب بے بو جان سے ملنے جا رہا تھا جب عامل کو بھی اسی طرف جاتے دیکھا تو اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔!!

مگر اندر سے آتی بے بو جان کی آواز اسے اپنی جگہ پر جما گئی تھی۔۔۔!

کاشی اور عامل گہرا سانس لیتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئے شاریب اس کا کندھا تھپ تھپکتا ہوا چلا گیا۔۔۔!!

ویسے یار شاریب بول تو ٹھیک رہا ہے تم دونوں مل کر ضرداب بھائی سے بات کرو ہو سکتا وہ تمہیں کچھ بتا دے۔۔!

کاشی کی بات پر عامل سر ہلاتا چینج کرنے چل دیا۔

♥♥

داد بخش کیسے ہو تم کب آئے ۔۔۔؟

ضرداب شاہ وہی صوفے پر لیٹا تھا جب اپنے پاس کسی کی اہٹ پر سر اٹھا کر سامنے کھڑے داد بخش کو دیکھا تھا۔۔!

اس کا حال پوچھتا وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔!

شاہ سائیں آپ اتنی سردی میں یہاں سو رہے تھے ۔۔۔؟

خیر تو ہے کمرے میں کیوں نہیں گئے اپ۔۔۔؟

داد بخش ابھی اپنے کوٹھ سے لوٹا تھا اندر آتے اس کی نظر حال میں پڑے صوفے پر اڑھا ترشا لیٹے ضرداب پر پڑی تھی جو اسے پریشان کر گیا تھا۔۔۔!

ہاں خیر ہی ہے داد بخش ۔۔۔!!

ضرداب نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

شاہ جی باہر کوئی ملنے آیا ہے اپ سے۔۔۔!!

ضرداب اپنے کمرے کی طرف بڑھا ہی تھا جب رشید نے اکر ایسے کسی کے آنے کی خبر دی تھی۔۔!

اس وقت کون آگیا۔۔۔!!

ضرداب کو اس وقت ذرہ کے پاس جانے کی جلدی تھی اس لیے کسی کی آمد پر غصہ گوند کر آیا تھا۔۔!

ہوں ایسا کرو بھیج دو۔۔۔!!

شاہ نے وہی سیڑھیوں پر کھڑے روب سے کہا تو وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔!

مگر تھوڑی دیر بعد جس ہستی کو اس نے اندر آتے ہوئے دیکھا تھا۔۔!

اس نے اس کی ہستی ہلا کر رکھ دی تھی۔!

داد بخش اسے دھکے دیتے ہوئے یہاں سے باہر نکال دو میں ایسے دو ٹکے کے لوگوں سے بنا پاس کے نہیں ملتا۔۔!!

ضرداب اک قہر آلودہ نظر سامنے کھڑے امان ملک پر ڈالتا واپس پلٹا تھا ۔۔!

ابھی اس نے اک ہی سیڑھی پر پاوں رکھا تھا جب امان نے اپنے ہاتھ اس کے پاوں پر رکھ دیئے تھے۔۔!

خدا کے لیے ضرداب شاہ میرے ٹکڑے کر دو مگر میری مانو مجھے لوٹا دو تمہیں اللہ کا واسطہ ضرداب وہ بہت معصوم ہے تمہارے ظلم سہہ نہیں پائے گئی ۔۔۔!!

مجھے دے دو واپس اسے یہ دیکھو میں تمہارے پاؤں پڑھتا ہوں تم جو کرو گئے میرے ساتھ میں ہنس کر سہہ لو گا مگر اسے چھوڑ دو تمہیں تمہاری ماں کا واسطہ ضرداب ۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔میری اماں کو بیچ میں مت لانا ورنہ تمہاری کھال کھینچ لوں گا۔۔!

جاو یہاں اسے ورنہ میں خود پر کیا گیا صبر کھو دو گا۔۔۔!!

ضرداب شاہ کے لہجے میں پتھروں سی سختی تھی---!!

تم خوش قسمت ہو تمہیں زندہ جانے کے لیے بول رہا ہوں ورنہ تمہیں اور زندہ جانے دو وہ بھی ضرداب مینشن سے ایسا ممکن ہی نہیں ہوتا---!!

ضرداب شاہ نے حقارت سے کہتے ہوئے زور دار جھٹکے سے امان کو خود سے دور پھینکا تھا---!!!!!

اور خود چلتا ہوا صوفے پر جا بیٹھا--

جاو امان ملک بخشی تمہیں تمہاری زندگی

اب دفع ہو جاو میری نظروں کے سامنے سے ورنہ اگر میرا صبر جواب دے گیا

تو تمہارا وہ حال کرو گا کے صفا ہستی سے تمہارا نشان مٹ جائے گا۔

ضرداب شاہ نے نفرت سے اک اک لفظ چبا چبا کر سامنے بیٹھے شحص کو دیکھ کر دھاڑتے ہوے اسے باہر کا راستہ دیکھایا

اس وقت اس کی آنکھیں خون رنگ ہو رہی تھی۔

اس کے صبر کی انتہا ہی تھی جو وہ اس سے بات کر رہا تھا۔

ورنہ جس شحص کے خیال سے ہی وہ اپنا اپا کھو دیتا ہو اس کے سامنے اور وہ بھی اسی سے بات کرنا ناممکنات میں سے تھا

داد بخش ان حضرات کو ذرا باہر کا راستہ تو دیکھنا۔

وہ صوفہ پر بیٹھا بڑی شان سے ٹانگ پر ٹانگ جما کر بولا تھا

جو حکم شاہ سائیں۔

داد بخش فورا امان کی طرف بڑھا تھا

نہیں نہیں میں اپنی مانو کو لیے بنا نہیں جاو گا

امان تڑپ کر پیچھے ہوا

تمہیں اللہ کا واسطہ ضرداب شاہ میری مانو مجھے دے دو

امان نے روتے ہوئے کہا تھا

تمہاری دشمنی مجھ سے ہے شاہ مجھے ہی ڈھونڈ رہے تھے نا تم 13 سال سے لو میں خود آگیا ہوں تمہارے سامنے میرے ساتھ کرو جو کرنا میں افف بھی نہیں کرو گا۔۔۔!

مگر میری بچی کو جانے دو شاہ تمہیں -------؟

تم کتنے ظالم و بے حس شحص ہو گئے ہو عالم شاہ خدا کا خوف کھاو وہ بچی ہے اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے ---!

چھوڑ دو اس کو۔

مجاہد شاہ کی آواز پر وہ دونوں پیچھے موڑے تھے

جب کے امان کے امید کے بجے دیے پھر سے روشن ہو گئے تھے۔۔۔!

چاچو آپ جانتے نہیں یہ مانگ کیا رہا ہے ضرداب نے سامنے کھڑے مجاہد شاہ کو کہا۔۔!

اس کے لہجے میں کچھ تو تھا کے مجاہد شاہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔!

وہ تم سے اپنی ہی چیز کا مطالبہ کر رہا ہے۔۔۔!

مجاہد شاہ نے اس کے خوبرو' چہرے کو غور سے دیکھا جو اس وقت غصے کی زیادتی کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔!

وہ اسی کی چیز ہے یاد رکھو ضرداب چیزیں اپنے اصل مالک کے پاس کی اچھی لگتی ہے۔۔۔۔!!!!!

تم زبردستی اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتے سمجھے۔۔!

مجاہد شاہ نے پیار سے اسے رام کرنا چاہا۔۔۔!!

وہ اچھے سے جانتے تھے ضرداب کو بھی اور اس کے غصے کو بھی ۔۔۔!!

وہ اچھی طرح جانتے تھے اگر وہ کسی ضد پر روک جائے تو کوئی بھی اسے اپنے مواقف سے اک انچ ہٹا نہیں سکتا تھا۔۔۔!! بس سماہرہ ہی تھی جو اس کے آتش فشاں کو ٹھنڈا کر سکتی تھی وہ بھی تب جب

وہ ماننے کے موڈ میں ہو----!

کسی کی نہیں ہے وہ---!!

چاچو وہ بس ضرداب شاہ کی ہے---!!

اور ضرداب شاہ اپنی چیزیں کسی کبھی عیرے غیرے سے شیئر کرنے کا عادی نہیں یہ بات اچھے سے سمجھ لے اپ---!!

اور اک بات وہ

کسی کی نہیں چاچو وہ بس ضرداب شاہ کی ہے اس دنیا

میں اگر کوئی اس کا اصل مالک ہے تو وہ ضرداب شاہ ہے بس اور کوئی نہیں ----!

وہ میری ہے چاچو میری بس میری---!!

مجاہد شاہ کی بات ماننا مطلب اس سے دستبرداری اور یہ وہ کرنے سے رہا

اسے مجھ سے کوئی الگ نہیں کرسکتا سمجھ لے اپ وہ میری ہے چاچو

مجاہد شاہ کے لفظوں نے اس کے اندر آگ بھڑکا دی تھی اس سے دور جانے کے احساس نے اسے پاگل کر دیا تھا---!

اس نے چیختے ہوئے سامنے پڑے ٹیبل کو اٹھا کے دور پھیک دیا---!!

مجاہد شاہ اطمنان سے کھڑے اس کی کاروائیاں دیکھتے رہے مگر بولے کچھ نہیں۔۔۔!!

اک بات اور چاچو اگر کسی نے بھی اسے مجھ سے الگ کرنے کی کوشش کی نہ تو جان لے لو گا اس کی چاہئے وہ کو بھی ہو۔۔۔!!

اک قہر آلودہ نظر امان ملک پر ڈال کے وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔!

مجاہد شاہ جانتے تھے جو وہ

بول دے وہ کر کے ہی رہتا ہے

اس کے لہجے کی شدت نے مجاہد شاہ کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔!!

آیا جو وہ سوچ رہے ہے کیا ایسا ہو گیا ہے ۔۔۔۔؟

کیا اس احساس سے عاری پتھر دل انسان کے دل میں محبت کا کیڑا پیدا ہو گیا ہے ۔۔۔۔؟؟

کیا ایسا ہو گیا ہے ۔۔۔؟؟

اس احساس نے ہی مجاہد شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر دی تھی۔۔۔!!

جاو امان اور اج کے بعد دوبارہ کبھی ذرہ کی واپسی کا تقاضا مت کرنا سن لیا تم نے میرے شاہ نے جو کہا ۔۔!

مجاہد شاہ نے سختی سے بت بنے کھڑے امان کو مخاطب کیا تھا۔۔۔!

انکل میں مانتا ہوں میری غلطی تھی مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا میں شرمندہ ہوں اپنے فیل پر۔۔!!

امان نظریں جھکائیں مجاہد کے سامنے کھڑا تھا آنسو قطار کی مانند اس کی آنکھوں سے روا تھے۔۔!

مگر انکل میرے کیے کی سزہ میری مانو کیوں بھگتے ضرداب اسے کس حق سے یہاں رکھے ہوئے ہیں اپ مہربانی فرما کر میری بچی مجھے واپس دلوا دے شاہ سے۔۔۔!!

امان مجاہد کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔!!

میں تمہیں پہلے بھی بول چکا ہوں اس کی واپسی اب ممکن نہیں اور رہی سزا کی بات تو وہ اب شاہ اسے کبھی نہیں دے گا کیونکہ جس حق سے وہ یہاں ہیں وہ حق شاہ کے دل میں پیدا ہو چکا ہے اب تو شاہ اسے پھول کی پتی سے بھی مارنے سے رہا۔۔۔۔!!

مجاہد شاہ کے لب مسکرا اٹھے تھے۔۔!

مطلب انکل۔۔۔؟؟

امان نے نا سمجھی سے مجاہد کو دیکھا تھا اسے ان کی اک بھی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔!!

مطلب کو چھوڑوں یہ بتاو روشن ارا کیسی ہے اب۔۔۔۔؟؟

مجاہد نے اسے اٹھا کر صوفے پر بیٹھنے کا اشارا کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

بھابھی کی حالت بہت خراب ہے انکل اسی لیے میں مانو کو لینے آیا تھا--!

امان کے لہجے میں دکھ ہنگورے لے رہا تھا---!!

اسے بولوں تمہاری بیٹی سیف ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ---!!

مجاہد نے نرمی سے کہا اور داد بخش کو چائے لانے کا بولتے آٹھ کھڑے ہوئے تھے---!!

نہیں انکل مجھے ہوسپٹل جانا ہے بھابھی کی طبیعت خراب ہے کچھ زیادہ ---!!

امان چائے کے لیے منا کرتا اٹھا ہی تھا جب اس کی پاکٹ میں پڑا موبائل چیخ اٹھا تھا---!!!!

ہاں وجاہت میں نکل ہی رہا ہوں ---!

امان نے موبائل کان سے لگاتے ہی کہا تھا مگر آگے کی خبر نے اسے لڑکھڑا دیا اس نے بے ساختہ صوفے کی پشت کو پکڑ کر خود کو گرنے سے روکا تھا--!

کیا ہوا امان سب ٹھیک تو ہے ----؟؟

اسے یوں پریشان دیکھا تو مجاہد شاہ نے پوچھا--!!

بھابھی کی ڈیتھ ہوگئی انکل----!!!

امان کے ان لفظوں نے مجاہد کو ہلنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا---!!

www.classicurdumaterial.com

♥♥

وہ کب سے چھت کے اس کونے میں بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا---!

پچھلے دو تین گھینٹوں میں اس کے اس مشغل میں کوئی بھی فرق نہیں پڑھا تھا--!

داد بخش دوسری بار اسے دیکھنے آیا تھا چھت کا یہ کونا جہاں آسمان اپنے سارے نظارے بڑی دل افروز انداز میں پیش کر رہا تھا--!

چھوٹے سائز کا صوفہ اور ساتھ کرسی کے سامنے بڑا سا ٹیبل اس کے اوپر پڑا ہوا ایش ٹرے اس میں بجھی ہوئی ڈھیروں ڈھیر سیگریٹ کے گولز اس شخص کے غصے کا پتہ دے رہی تھی---!

آنکھیں سوج ہوئی تھی مگر وہ پھر بھی ان کو کھولے آسمان پر نظریں جمائے بیٹھا تھا--!!

ذرہ سے الگ ہونے کا احساس اس کے غصے میں مزید اضافہ کر رہا تھا---!

مجاہد شاہ نے اسے ہزاروں کال کی تھی مگر غصے کی زیادتی کی وجہ سے وہ کال ہی نا اٹھا پایا مجاہد شاہ کے لفظ اسے اندر تک توڑ گئے تھے---!!

وہ اسی کی چیز ہے یاد رکھو ضرداب چیزیں اپنے اصل مالک کے پاس ہی اچھی لگتی ہے---!!

یہ لفظ ضرداب کے دل میں

www.classicurdumaterial.com

آگ برسا رہے تھے۔۔۔!

دل تھا کے اسے کہی بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔

اک

کافی دیر وہ اسی مشغل میں مصروف رہا تھا پھر اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا جہاں ذرہ رات سے بخار میں بھیگی پڑی تھی۔۔۔!

داد بخش ذرہ کے لیے کھانا لے کر میرے کمرے میں او۔۔۔!

داد بخش کو حکم دیتے ہوئے وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔!

وہ سامنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اسے اندر آتا دیکھ کر گھبرا کر اٹھنے کو تھی جب زوردار چکر نے اسے کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہ چھوڑا تھا۔۔۔!!

اس سے پہلے کے وہ زمین بوس ہوتی ضرداب کی مظبوط باہوں نے اسے خود میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔!!

ارام سے ابھی گر جاتی تو۔۔۔؟

ضرداب نے اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔!!

جا کہا رہی تھی تم۔۔۔!!

ضرداب اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔!

وہ۔و۔وہ اپنے کمرے میں ۔اس نے ضراب کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!

ہوں میں کہا تھا کہی جانے کو تم اس وقت وہی ہو جہاں ہونا چاہیے ۔۔۔!!

اس نے ذرہ کے بکھرے ہوئے بالوں کو سمیٹ کر اک طرف ڈالتے ہوئے کہا ۔۔۔!!

ضراب کی انگلیوں کے لمس نے اس کا تنفس تیز کر دیا تھا

وہ کھسک کر اس سے دور ہوئی تھی

اس کے بدن سے اٹھتی مہک ذرہ کو پاگل کر رہی تھی وہ جتنا اس سے دور ہو رہی تھی ضراب اتنا ہی پاس آتا جا رہا تھا۔۔۔

ا۔آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں ۔۔۔؟؟

ذرہ نے گھبرا کر کہا تھا ۔۔۔۔

Gmail Classic Novels <classicnovels04@gmail.com>

Malal E Yaar By Mafia Kanwal (part 3)

Sagittarius Fiya <sagittariussagi4@gmail.com> Sat, Jan 25, 2020 at 6:13 AM

To: classicnovels04@gmail.com

جی چاچو کہاں گئے اپ ہم کب سے اپ کا ویٹ کر رہے ہیں---؟؟

ہم نے سوچا تھا لالا جان کے ساتھ آج ناشتہ ہو گا مگر آپ --------شاہی سماہرہ بھابھی سے بات کروا---

وہ سب کب سے تیار ہو کر لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے--- صبح سے شام ہونے کو آئی تھی مگر مجاہد شاہ کا کوئی اتاپتہ نہ تھا---!

شاریب نے کب سے بجتا اپنا موبائل اٹھا کر کان کو لگاتے ہوئے بولنا شروع کر دیا یہ دیکھے بنا کہ مجاہد شاہ بلکل خاموش تھے---!!

آپ ٹھیک تو ہے چاچو---!!

مجاہد کی آواز شاریب کو پریشان کر دیا تھا---!!

یار جو بولا وہ کرو پہلے---!!

مجاہد شاہ نے دھیمی آواز میں کہا تو شاریب نے خاموشی سے موبائل سماہرہ کی طرح بڑھا دیا---!!

کیا ہوا شاہی---؟

www.classicurdumaterial.com

سب نے باری باری پوچھنا شروع کر دیا---!

مجھے نہیں پتہ چاچی جان چاچو نے کہا اماں سے بات کروا دو میں موبائل دے ایا ہوں ان کو---!!

شاریب نے کندھے اچکاتے ہوئے لا علمی ظاہر کی--!

ماما کیا کہا چاچو جان نے---!!

عامل سب سے پہلے آٹھ کر سماہرہ کی طرف بڑھا تھا--!

کیاہوا ماما اپ اتنا گھبرائی ہوئی کیوں ہو اپ---!!

عامل کی آواز پر سبی ہی سماہرہ اور عامل کی طرف موڑے تھے---!

مگر سماہرہ بنا کسی کو جواب دیئے بے بو جان کی سامنے پنجو کے بل بیٹھ گئی---!!

بے بو جان وہ ---!

بول میری بچی میرا دل ہول رہا پہلے سے ہی جی گھبرا رہا ہے ---!!

بے بو جان نے پریشانی سے سماہرہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ---!

بے بو جان وہ روشن ارا ---!

یا اللہ خیر---کیا ہوا میری روشن کو سماہرہ ----؟

بے بو جان نے بے حد پریشانی سے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے سماہرہ سے پوچھا تھا---!

وہ نہیں رہی بے بو جان---!!

بے بو جان کچھ پل تو بول ہی نہ پائی تھی اور اگلے پل اپنے حوش و حواس سے بے گانا ہو گئی تھی---!!

باقی سب بھی اک ساتھ آٹھ کر ان کی طرف دوڑے تھے--!

❤❤

جہاں سوال کے بدلے سوال ہوتا ہے

وہی محبتوں کا زوال ہوتا ہے۔

کسی کو اپنا بنانا ہنر سہی

کسی کا بن کر رہنا کمال ہوتا ہے---

کھانا کھاو لالی ایسے کیوں بیٹھی ہو---!؟

www.classicurdumaterial.com

لالی کب سے کھانا سامنے رکھے سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی---!!

آپا کیوں نہ آج پری سے مل آو جانے کیوں بہت فکر ہو رہی ہے دو مہینوں میں اک بار بھی نہیں گئی میں اس سے ملنے--!

لالی نے ستارہ بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا--!

شاہ ملنے دے گا تمہیں اس سے

اتنا آسان نہیں اب ملنا---!!

ستارہ بھائی نے اسے بتاتے ہوئے روٹی کا نوالا توڑ کر منہ میں رکھتے ہوئے اسے پری سے ملنے کے ارادے سے باز رکھنا چاہا---!

وہو ستارہ آپا میری بات ہوئی تھی شاہ سے اسی نے کہا تھا میں اسکتی ہوں پری سے ملنے ---!!

کیا----؟

لالی کی بات پر ستارہ بھائی کا نوالا ہوا میں ہی رک گیا تھا---

جی اس لیے میں جا رہی ہوں آج پری سے ملنے---!!

لالی نے مسکراتے ہوئے ستارہ کو اطلاع دے کر اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئی---!

شاہ اتنا بدل گیا لالی ---!!

ستارہ بھائی نے بے یقینی سے لالی کو دیکھا--!

محبت انسان کو بدل دیتی ہیں آپا--!!

لالی مسکراتے ہوئے بولی تھی---!!

کچھ دن پہلے اس نے داد بخش کے ذریعے ذرہ سے بات کی تھی ---!!

دس منٹ کی بات پر ذرہ نے ہزاروں بار ضرداب شاہ کا ذکر کیا تھا--!!

پتہ لالی اپی شاہ جی مجھے ڈانٹتے بھی نہیں--!

میں گھر میں جہاں مرضی جاو شاہ جی مجھے کچھ بھی نہیں کہتے--!

اپی اپ شاہ جی سے لڑنا مت اوکے وہ اچھے ہیں مجھے داد بخش سے بھی بات کرنے دیتے ہیں ---!!

وہ اک ہی سانس میں بولتی جا رہی تھی --!

اچھا بابا آرام سے تو بات کرو کوئی پیچھے تو نہیں پڑا ہوا ---!!!!

لالی کو اس کا یوں چہکنا اندر تک پرسکون کر گیا تھا---!!

کیا سوچ رہی ہو کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے---!!

اسے یوں خیالوں میں گھوم دیکھ کر ستارہ بھائی ٹوکے بنا نہ رہ سکی---!!

لالی مسکرا کر کھانا کھانے میں مگن ہو گئی----!!

❤❤

اپنے احساس سے چھو کر مجھے صندل کر دو

میں صدیوں سے ادھورا ہوں مکمل کر دو

نہ تمہیں ہوش رہے نہ مجھے ہوش رہے

اس قدر ٹوٹ کر چاہو کہ مجھے پاگل کر دو

میں کیا کر رہا ہوں ----!!

www.classicurdumaterial.com

اس کے قریب آتے ہی ضرداب شاہ پرسکون ہو گیا تھا۔۔!!

دل میں اٹھتے وسوسے ۔۔۔!! ذرہ کے چھوڑ کر چلے جانے کا دکھ سب ہوا میں تحلیل ہو چکا تھا ۔۔۔!!

ذرہ پلیز میرا سر دبا دو یار بہت دکھ رہا ہے ۔۔۔!!

ضرداب ذرہ کی گود میں سر رکھے اس کے ہاتھوں کو اپنے دل کے مقام پر رکھتا لیٹ گیا ۔۔۔۔!! اپنی بھوری آنکھوں اس پر جمائے وہ اس وقت کوئی اور ہی ضرداب شاہ تھا۔۔۔!!

اپنی ہتھیلی کو میرے پیار کی مہندی سے رنگو

اپنی آنکھوں میں میرے نام کا کاجل کر دو

ذرہ نے گھبرا کر شاہ کے چہرے کی طرح اپنی نگاہ کی تو اس کا دل اختیار ہو اٹھا تھا ۔۔۔!

وہ بخار سے کم اور ضرداب کی قربت سے زیادہ سرخ پڑھ رہی تھی ۔۔۔!!

خوبصورت چہرے پر براون داڑھی سج رہی تھی

سرخ و سفید رنگت پر ۔۔۔۔!

بھوری بولتی ہوئی آنکھیں سوجی ہوئی تھی ۔۔۔!

عنابی لب آپس میں ملے ہوئے تھے۔۔۔!

نیلی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ وہ شخص اس وقت قدرت کا بھرپور شاہکار لگ رہا تھا۔۔۔!!

یار اگر میرا جائزہ مکمل ہو چکا ہو تو سر بھی دبا دو۔۔۔!!

ضرداب نے آنکھوں کو بند ہی رکھا

مجھے کیا ضرورت اپ کو دیکھنے کی۔۔۔!!

ذرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا کیونکہ وہ ابھی بھی آنکھیں بند کیے ہوئے تھا اس لیے وہ دوبدو جواب دے گئی۔۔۔!!

اچھا میں سمجھا تم شاید دیکھ رہی تھی۔۔۔!!

ضرداب نے آنکھوں کھول کر انجان بنتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!!

ذرہ۔۔۔!! ضرداب نے سیدھا بیٹھتے ہوئے اس کو پکارا۔۔۔!!!!!!!!!!

جی۔۔!اس کے لہجے میں جانے کیا تھا ذرہ جلدی سے بول اٹھی تھی۔۔!

کیا تھوڑی دیر میرے قریب ا سکتی ہو۔۔۔؟

ضرداب کی لال ہوتی آنکھیں اسے بے چین کر گئی تھی۔۔۔!

اس کا سر خود بخود اثبات میں ہل گیا تھا۔۔۔!

اس کی اجازت کی دیر تھی

ضرداب نے کھینچ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔!!

دھوپ ہی دھوپ ہوں میں ٹوٹ کے برسو مجھ پر

اس قدر برسو میری روح کو جل تھل کر دو

تم چھپا لو میرا دل آوٹ میں اپنے دل کی

اور مجھ کو میری نگاہوں سے بھی اوجھل کر دو

اپنی باہوں میں بھینچتے ہوئے

ضرداب شاہ سب بھول گیا تھا

www.classicurdumaterial.com

ذرہ اس وقت ضرداب کی باہوں میں چھپی ہوئی تھی

اس کے سینے سے لگی وہ ایک پل میں پسینہ پسینہ ہو گئ تھی ---!

ضرداب کی اس کے گرد گرفت میں سختی در آئی تھی ---!!

کچھ پل کے لیے تو ذرہ کو لگا اس کے مضبوط کلائیاں اس کے پسلیاں توڑ دے گئی----!!

مسلہ ہوں تو نگاہیں نہ چراو مجھ سے

اپنی چاہت سے توجہ سے مجھے حل کر دو

اپنے غم کو کہو ہر وقت میرے ساتھ رہیں

اک احسان کرو اسے مسلسل کر دو

مجھ پر چھا جاو کسی آگ کی صورت جانا

اور میری ذات کو سوکھا ہوا جنگل کر دو---

میں سب برداشت کر لوں کا ذرہ مگر تم سے دو پل کی جدائی مجھ سے نہیں سہی جائے گئی---!!

جذبات سے چور ضرداب کی سرگوشی ذرہ کا دل کی رفتار تیز کر گئی ---!!

پلیز مجھے چھوڑ کر مت جانا ---!!

ضرداب شاہ کے دل نے ساری زندگی میں صرف اک تمہاری چاہ کی ہے

وہ بھی اتنی شدت سے کے تمہاری دوری کا احساس بھی اس کی رفتار روک لیتا ہے---!

ضرداب کی سرگوشیاں بڑھ رہی تھی اس کے لفظ ذرہ کے نازک سے دل کو اپنے قبضے میں کرتے جا رہے تھے----!!

کل رات اس کا اتنا بیانک روپ دیکھنے کے بعد یہ روپ ذرہ کو تھوڑا عجیب لگ رہا تھا---!!

مگر اس کی سرگوشیاں دل پر اثر چھوڑ رہی تھی---!!

اس بار دل کی دھڑکن ضرداب شاہ کی قربت میں سکون پاہ رہی تھی-- !

اس کی چاہ اسے اس کے قریب لے آئی تھی---!

وہ حیران ہو رہی تھی اس کا قریب آنا اسے چھونا ذرہ کو اچھا لگ رہا تھا---!!

وہ جب پہلی بار ضرداب مینشن آئی تھی--!!

وہ تب بھی خود پر حیران تھی ---!

وہ جو اپنوں کے بنا سانس تک نہیں لے پاتی تھی ---!

اتنے دن بلکہ مہینے وہ ضراب شاہ کے ساتھ رہ گئی اور اس نے سوائے اپنی ماما کے کسی کو بھی یاد نہیں کیا تھا---!!

شاید اسے تب ہی محبت ہو گئی تھی ضراب شاہ سے--!

اسے چھپ چھپ کر دیکھنا اس کے آفس آنے جانے کا ٹائم یاد رکھنا--!

شام کو بار بار گھڑی دیکھنا ضراب کے آنے کا ٹائم نوٹ کرنا اس کے کپڑوں کو چھو کر مسکرانا یہ سب محبت ہی تو تھی ---!!

پہلے دہشت پھر خوف--خوف سے ڈر اور ڈر سے دوستی کے مراحل طے کرتے وہ سب بھول گئی یہاں تک کے لالی اماں بھائی بابا سب پیٹھ پشت چلے گئے تھے---!!

یاد رہتا تو بس شاہ جی ---!!

وہ کب آفس جاتا کب آتا کب کھانا کھاتا کب ناشتہ کرتا کب سوتا کب اٹھتا ---!!

وہ جب سے ذرہ ملک سے ذرہ شاہ بنی تھی--!

بدل تو تبھی گئی تھی---!!

مگر سمجھ نہ پائی کبھی ---!!

www.classicurdumaterial.com

مگر اب احساس ہوا تھا وہ تو ضراب شاہ کو دل سے شوہر مان چکی تھی--!!

اس سے محبت کر چکی تھی اس کا درد اپنے دل میں محسوس کرتی اسے جب سے پتہ چلا تھا کے ضراب کی تکلف کی وجہ امان ملک تھے---!!

اس نے امان ملک کو سوچنا چھوڑ دیا تھا---!!

اس خیال سے کے کہی اس کی سوچ سے ضراب کو کوئی تکلیف نہ ہو---!!

رات میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوئی اس کے لیے سوری----!!

ضراب نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے کہا تھا---!!

مجھے آپ کی سوری نہیں چاہیے--!

ذرہ نے خود کو ضراب سے الگ کرتے ہوئے کہا

کیوں---؟

سوری نہیں چاہیے تو پھر کیا چاہیے---!!

ضراب نے دوبارہ سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا تھا---!!

آپ بھی بارش میں کھڑے ہو جائے پھر حساب برابر ہو گا------!!

ضرداب کے چہرے سے نظریں ہٹاتے اس نے سامنے لگی کھڑکی سے باہر دیکھنا چاہا تھا مگر ان پر پڑے بھاری پردوں نے اس کی ساری کوشش ناکام کر دی تھی--!!

آپ کی باری میں تو بارش بھی نہیں ہو رہی--!!

ذرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا---!!

ضرداب جو اسے مدہوشی سے دیکھنے میں مگن تھا مسکرا دیا---!!

مطلب تم مجھے بیمار کرنا چاہتی ہو جو کہ تم کر چکی ہو---!!

ضرداب نے اس کے ہوش روبا حسن سے نظریں ہٹاتے ہوئے دوبارہ سے سر اس کی گود میں رکھ دیا--!

مجھے چاچو بابا کا نمبر بھی یاد نہیں تھا آپ نے پھر بھی مجھے سزا دی---!!

اس نے ضرداب کی لو دیتی نگاہوں سے نگاہ چراتے ہوئے کہا تھا---!!

پتہ مجھے پانی سے کتنا خوف آتا ہے اوپر سے اپ نے گلاس بھی اتنا سا دیا تھا---!!

بھر ہی نہیں رہا تھا---!!

ذرہ نے روتے ہوئے ہاتھ سے گلاس کا سائز بتایا تو ضرداب جو کے رات امان سے ہونے والی باتیں بھول چکا تھا--!!

اسے پانی سے خوف آتا ہے ضرداب ---!!

ضرداب کے کانوں کے قریب امان کی آواز گونجی تھی--!!

ضرداب کے لب بھینچ گئے تھے---!!!!

اس سے پہلے کے ضرداب کو غصہ آتا ذرہ کا گلاس کا سائز بتانے پر اس کے لب مسکرا اٹھے تھے---!!

گلاس کا سائز اتنا نہیں ہوتا جتنا تم بتا رہی ہو-- !!

ضرداب شاہ نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اس کی چٹکی کی طرف اشارہ کیا---!!

جس رفتار سے وہ بھر رہا تھا اتنا ہی تھا---!!

ذرہ نے اس کی بات کی نفی کرتے ہوئے کہا تو ضرداب اپنی مسکراہٹ روک نا پایا تھا---!!

اوکے نیکسٹ ایسی سزا نہیں دو گا پرومس---!!

کیاآپ ابھی بھی مجھے سزا دے گئے-- !!

ضرداب کی شرارت سمجھے بنا ذرہ چیخ کر بولی تھی---!!

ہاں بلکل اور اس بار میں سزا بھی سوچ رکھی ہے ---؟

ضرداب نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے چہرے کے گرد ہالہ سا بناتے ہوئے معنی خیزی سے کہا

---!

ک۔ک۔کیا۔۔۔؟؟؟

ذرہ نے گھبرا کر پوچھا تھا۔۔۔!!

ضراب نے بنا اسے جواب دیئے اسے چہرہ اپنے چہرے کے پاس کیا۔۔!!

اس سے پہلے ذرہ کوئی اور سوال پوچھتی۔۔!!

ضراب نے اپنے وجود پر چھائی بے چینی تکلیفدہ احساس۔۔۔ وہ بے قراری جو ذرہ کے سامنے آتے ہی اس پر چھائی رہتی تھی سارے احساسات کو اپنے لبوں کو کے ذریعے ذرہ کے وجود میں آنڈیل دیئے تھے۔۔!

وہ بھی اتنی شدت سے کے اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔!!

ذرہ نے ضراب کو خود سے دور کرنا چاہا تو ضراب نے اس کے لبوں کو اور سختی سے جکڑ لیا۔۔!!

جس کے نتیجے میں ذرہ اس کے گریبان کو اپنی مٹھی میں بھینچ گئی۔۔۔!!

ذرہ جتنا اسے خود سے الگ کرتی ضراب کی گرفت اتنی مظبوط ہوتی گئی۔۔۔!!

اج کے بعد جب بھی غلطی کرو گئی یہی سزا ملے گئی سمجھی۔۔۔!

ضراب نے اپنی جزبات سے بوجھل ہوتی بھاری آواز

اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔!!

ذرہ گہری گہری سانسیں لیتی ابھی بھی خود کو سنبھال نہ پاہ رہی تھی ضرداب کی شرٹ کا کالر ابھی بھی اس کی مٹھی میں تھا۔۔۔!!

ششش۔۔۔ٹیک اٹ یزی یار۔۔۔اسے یوں گہری سانسیں لیتے دیکھ ضرداب اک پل کے لیے گھبرا سا گیا تھا۔۔۔!

ذرہ کو دوبارہ اپنی پناہوں میں لینا چاہا مگر دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے اپنے ارادے سے باز رکھا۔۔!

شاہ سائیں کھانا داد بخش نے کھانے ٹرے پکڑے ہوئے کہا درصل وہ جب سے کوٹھ سے آیا تھا تب سے ذرہ سے نہیں ملا تھا۔۔۔!

اب وہ اسی ارادے سے آگئے بڑھنا چاہتا تھا مگر ٹرے ضرداب شاہ نے پکڑ لی۔۔!!

جس کا مطلب صاف تھا کے اب تم جا سکتے ہو۔۔!

ناچارہ بچارے کو واپس جانا پڑا۔۔!!

یہ لو کھانا کھاو اوکے تب تک میں آتا ہوں وہ ہاتھ میں پکڑا بجتا موبائل لیے باہر نکل آیا۔۔۔!

بدتمیز انسان۔۔۔!! اس کے باہر نکلتے ہی ذرہ گہری سانس لیتے منہ میں بربڑا کر رہ سکی۔۔۔!!

♥♥

اسلام علیکم چاچو جی خیریت اتنی کالز کرنے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں--؟؟

شاہ تم اتنے پتھر دل کیسے ہو سکتے ہو---؟؟

اتنی نفرت کہاں سے جمع کر لی اپنے اندر تم نے---؟؟

مجاہد شاہ نے دکھی ہوتے ہوئے پوچھا---!

ذرہ کو باہر لے کر او میں تمہارے گھر کے قریب ہی ہوں---!

ضرداب شاہ کے لہجے نے انہیں حقیقت میں بہت تکلیف پہچائی تھی---!

کیوں کس خوشی میں اسے باہر لے کر اوو میں---!؟؟

ضرداب کا لہجہ اب بھی بے تاثر ہی تھا---!

اپ شاید بھول چکے ہیں میں اپ کو کیا کہا تھا--!

اس کا اصل مالک میں ہوں ضرداب عالم شاہ اس پر سب سے زیادہ حق میرا ہے---!!

وہ کہی نہیں جائیں گئی اپ آنے کی زحمت نہیں کریں---!!

ضرداب کے رواپے میں اب بھی کوئی لچک نہیں تھی--!!

دوبارہ اگر اس ٹوپک کے لیے مجھ سے رابطہ کرنا ہو تو مہربانی کر کے دوبارہ مت کریے گا---!!

ضرداب اس کی ماما کی وفات ہو چکی ہیں پلیز صرف اک بار بھابھی کا آخری دیدار کرنے دو اسے اس کے بعد تم جو کہو گئے وہی کرے گئے ہم--!

ضرداب مجاہد شاہ کی بات سنے بنا کال اف کرنے والا تھا جب امان کی آواز نے اسے سن سا کر دیا ---!!

اب تو بات کی دوبارہ یہ کوشش بھی مت کرنا ورنہ اک بار معاف کر چکا ہو دوسری بار امید مت رکھنا ----!!!

وہ غصے سے بولتا ہوا اسے ورن کر گیا تھا---!

دیکھو ضرداب امان ٹھیک کہہ رہا ہے اسے اک بار تو اپنی ماں کو دیکھنے دو اتنے بے حس کیسے ہو سکتے ہو شاہ ---

مجاہد شاہ نے اسے غصہ کرتے دیکھا تو نرمی سے بولے ---!!

نہیں چاہئے جو وہ نہیں آئے گئی اپ مجھ سے نرمی کی امید مت رکھے میں جو کہہ دیا سو کہہ دیا باقی اسے یہاں سے لے جانے کی ٹرائی کر کے دیکھ لے--!!

انجام وہی ہو گا جو 13 سال پہلے ہوا تھا---!!

اس نے بنا اس کا جواب سنے کال اف کی تو کی سیل بھی اف کر دیا---!!

داد بخش ذرہ تک اس گھر سے باہر کی کوئی بھی خبر نہیں پہنچنی چاہیے ---!!

موبائل داد بخش کے حوالے کرتا وہ لان سے اندر کی طرف بڑھ گیا---!!

شاہ سائیں اگر اس عمل میں تھوڑی سی نرمی لائی جاسکے تو غور کر لے----!!

اپنوں سے بچھڑنے کا دکھ تو آپ بھی سہہ چکے ہیں

مجھے نہیں لگتا ذرہ بٹیاں یہ دکھ سہہ پائے گئی--!

صرف چند گھنٹے شاید جانے والے روح کو دیکھ کر اس کا دل ٹھہر جائے--!

اگر نا ٹھہرا تو وہ بکھر بھی سکتی ہے شاہ سائیں ---!

اسے اندر بڑھتا دیکھ کر داد بخش خود کو بولنے سے روک نہ سکا---!!

نہیں داد بخش اب میں اسے بکھرنے نہیں دو گا---!!

اگر وہ آپ سے بدظن ہو گئی تو کیا کریں گئے---!!

اسے قائل نہ ہوتا دیکھ کر داد بخش پھر بول اٹھا---!!

جو ہونا ہو جائے مگر مجھے سے دور نہیں ہونی چاہیے---!!

وہ داد بخش کو دیکھا بولا تھا---!!

لیکن شاہ سائیں وہ ماں ہے اس کی آخری بار دیکھنا حق ہے اس کا آپ یہ چھین نہیں سکتے اس سے--!

داد بخش ذرہ کی وکالت کر رہا تھا---!

اسے دکھ ہو رہا تھا ذرہ کے سر سے اتنی شفیق ہستی کا سایا چھین گیا تھا

پہلے اپنوں سے دوری پھر اب اپنی ماں سے ہمیشہ کے لیے جدائی-----!!

جب اسے پتہ چلے گا تو کون سا طوفان آئے گا شاہ اس سے انجان تھا---!

مجھ سے بھی میرے حق اسی طرح چھین لیئے گئے تھے داد بخش---!!

شاہ اس کی ساری تجویزیں رد کرتا ہوا اندر چلا گیا--

تو کیا آپ ذرہ سے بدلہ لے رہے ہیں ----؟؟ کیا اس نے اپ سے آپکے حق چھینے تھے جو آپ اس سے اس کے سارے حق چھین رہے ہیں ---!؟

داد بخش غصے سے بولنا شروع ہوا تو بولتا ہی گیا---!

اس کے بولنے کا ضرداب شاہ پر ذرا سا بھی اثر نہ ہوا تھا---!

داد بخش تاثیف سے سر ہلاتا وہی کھڑا رہ گیا---!!

جی بڑے شاہ صاحب میں نے کہا تھا آپ کو وہ نہیں مانے گئے اپ تو جانتے ہیں ان کی ضد کو اپ پریشان مت ہو اپ اللہ کے سپرد کریں چھوٹی بی بی کو---!

داد بخش ذرہ کے لیے کھانا لے کر جا رہا تھا جب مجاہد شاہ کی کال آئی تھی---!!

روشن ارا کی وفات کے بارے میں پتہ چلے پر داد بخش پریشان ہو اٹھا تھا---!!

اس سے پہلے کے وہ ضرداب سے بات کرتا وہ خود فون پر بات کرتا کمرے سے باہر نکل آیا--!!

اسے مانتا نہ دیکھ کر داد بخش خود کو بولنے سے روک نہ پایا مگر فائدہ پھر بھی کچھ نہ ہوا تھا---!!

ضرداب کمرے میں جانے کے بجائے واپس چھت پر ا گیا تھا وہی جہاں سے آٹھ کر گیا تھا----!!!

سیگریٹ پیتا وہ پھر سے سوچوں میں ڈوب گیا تھا---!!!

میں منا لوں گا وہ مجھ سے بدظن نہیں ہو گئی---!!

سیگریٹ کا گہرا کش لیتا وہ سوچ رہا تھا---!!

یہ سوچے بنا کے کبھی سوچ کے مطابق بھی ہوا ہے--!

سوچنا ہے تو سوچ کے عکس نہیں برعکس سوچوں کیونکہ ہوتا وہی ہے جو سوچا بھی نہ ہو---!!

www.classicurdumaterial.com

♥♥

میں معافی چاہتا ہوں آپ سے بے بو جان میں نے کبھی آپ کی بیٹی کو آپ سے ملانے کی کوشش نہیں کی-- !!

وہ گھٹ گھٹ کر روتی رہی مگر میں-----!

طارق ملک نے روتے ہوئے بے بو جان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے---!!

مجھے معاف کر دے میرے اک جھوٹ نے میری زندگی کی عزیز ترین ہستیاں مجھ سے چھین لی میں بہت برا ہو بے بو جان-- !!

وہ زارو قطار رو رہے تھے---!!

مجھ اندازہ نہیں تھا میرا جھوٹ میرا گھر کھا جائے گا---!!

وہ غم سے نڈھال ہو چکے تھے انہیں تو خود کی بھی ہوش نہیں تھی---!

ہمیں تم سے کوئی گلہ نہیں طارق پتر سنبھالوں خود کو جانے والے پر ہمارا زور نہیں----! وہ رب ہے اسے جو اچھا لگا ہے وہ وہی کرتا ہے

اب خود کو الزام دینے سے کیا فائدہ ---!

بے بو جان نے اسے دلاسا دیتے ہوئے کہا تھا--!

نہیں بے بو جان میں میری غلطی ہے آپ مجھے معاف کر دے آپ معاف کرو گے تو شاید میرا رب بھی مجھے معاف کر دے---!

میں نے معاف کیا پتر اگر میرے معاف کرنے سے تمہارے دل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے تو میں معاف کیا تم کو---!!

بے بو جان نے اپنا نجف زدا ہاتھ طارق کے سر پر رکھا---!!

اچھا پتر چلتے ہیں اب اجازت دو ہمیں ---!!

بے بو جان سب کے ساتھ اٹھ کر باہر نکلنے کو تھی----!!

جب طارق کی بات نے سب کو روکنے پر مجبور کر دیا تھا-----!!

تم بھی مجھے معاف کر دو مجاز شاہ میں تمہارا اور تمہارے بیٹے کا مجرم ہوں

تم نہیں جانتے تھے میں کون ہوں مگر میں اچھی طرح جانتا تھا تم کون تھے -----!!

میں نے پھر بھی ضرداب پر جمشید کو فوقیت دی ---!!

میرے جھوٹ نے اس معصوم کی زندگی خراب کر دی ---!

طارق ملک نے مجاز شاہ کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا تھا ان کے لہجے میں دکھ کے ساتھ شرمندگی بھی تھی---!

کون سے بیٹے کی بات کر رہے ہو تم---؟؟

مجاز شاہ جو بے بو جان کی وجہ سے آج قل خوانی کے لیے آئے تھے---!

طارق ملک کی بات پر ٹھٹک کر وہی رک گئے تھے---!!

جو سزہ کاٹ کر آیا تھا ہمارے جھوٹ کی---!!

طارق ملک آہستہ سے چلتے ہوئے مجاز شاہ کے سامنے ا رکے تھے ---!

زری کی بات کر رہے ہو تم---!!

مجاز شاہ کے زری کہنے پر سب نے ہی اک دوسرے کو دیکھا تھا---!

ساہرہ بیگم کی آنکھ میں نمی تیر گئی تھی

کیونکہ مجاز شاہ نے اتنے سالو بعد ضرداب کو زری کے نام سے پکارا تھا ---!

ورنہ گھر میں تو اس کا ذکر بھی بند تھا---!

www.classicurdumaterial.com

جی دراصل مجاز میں نے جھوٹ کہا تھا کے امان وہاں موجود نہیں تھا میں نے اپنے بھائی کو بچانے کے لیے ایسا کہا تھا۔۔!!

وہ قتل تمہارے بیٹے نے نہیں بلکہ ان کے دوست جمشید سے ہوا تھا اس میں ضرداب کا کوئی لینا دینا نہیں تھا مجاز۔۔۔!!

جو سزا اس نے کاٹی تھی وہ جمشید کے حصے کی تھی۔۔۔!

مجاز شاہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائے تھے ۔۔۔۔!!

جی انکل بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں جب یہ سب ہوا تک ضرداب وہاں موجود ہی نہیں تھا۔۔۔!!

طارق صاحب کو اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے دیکھا تو امان بھی بول اٹھا۔۔۔!!

مجاز شاہ سے اس سے زیادہ سنا نہ جا سکا

انہیں آج بھی یاد تھا ضرداب کا رونا بلکنا اپنی نہ ہونے والی غلطی کی معافی مانگتا اس کا شاہ ۔۔۔!!

انہوں نے سارے گاؤں کے سامنے اسے زلیل و رسوا کیا تھا مگر وہ یہ بولتا رہا بابا میں بے قصور ہوں میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں میں تو آپ کا بیٹا ہوں نہ بابا پلیز مجھے یوں بے عتبار مت کریں۔۔۔۔!!!!!

مجاز شاہ کرلڑکھڑائے تھے عامل اور شاریب نے انہیں سہارا دیا تھا۔۔۔!!

چلے بابا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے ۔۔۔!

شاریب نے کاشی کی طرف اشارہ کرتے سب کو بار نکلنے کو کہا تھا--!

اس سے پہلے کے سب پلٹتے مجاز شاہ وہی ڈھلک گئے تھے---!!

اک پل میں سب بدل گیا تھا---! سماہرہ اور مجاہد شاہ ان کی طرف بھاگے تھے-- !

عامل اور شاریب نے انہیں سنبھالا اور گاڑی تک لے گئے---!!

عامل انہوں ہوش دلواو بے ہوش مت ہونے دو--

شاریب اپنی کاپنی آواز میں چیخا تھا--!

بابا جان ---بابا جان عامل نے نے انہیں آواز دی مگر وہ بے ہوش ہو چکے تھے---!

اک پل میں ان پر قیامت لوٹ پڑھی تھی---!!

❤❤

راوی پتر کہا رہ گئی تو چل ا جلدی تیرا ابا انتظار کر رہا ہو گا---!

ناصرہ نے اپنی دوست کے ساتھ گپے لگاتی راوی کو پکارا تھا---!!!

www.classicurdumaterial.com

جی اماں ابھی آئی ---!

راوی ناصرہ کو جواب دیتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی---!!

دیکھ نادی میں اس لڑکے کو نہیں جانتی تو پلیز دوبارہ وہ تم سے ایسا کچھ پوچھے تو کہ دینا تم مجھے نہیں جانتی----!!!

راوی نے فکرمند سے سوچا تھا جانے کیا مصیبت گلے پڑھ رہی تھی وہ تو جانتی تک نہ تھی اس لڑکے کو ---!!

کالج سے لوٹتے ہوئے اسے اس دن دیر ہو گئی تھی ---!!

بس کا ٹائم بھی نکل چکا تھا وہ پریشانی سے چلتی ا رہی تھی--- !!!

جب اپنے دھیان میں چلتے اس کے پاوں کے نیچے جلینٹس پرس آیا تو اس نے جھک کر اٹھا لیا ادھر ادھر دیکھنے پر کوئی بھی نظر نہ آیا تو اس نے اسے اپنے بیگ میں رکھ لیا ---!

گھر ا کر چینج کیا کھانا کر کر وہ ناصرہ سے باتوں میں لگ گئی---!

امی جی آج مجھے روڑ پر اک پرس ملا تھا جانے کس کا تھا میں کافی ڈھونڈ مگر کوئی ملا ہی نہیں ---!

ناصرہ کے دھلے ہوئے کپڑے تار پر سوکھاتے ہوئے اک دم سے اس کے ذہین میں وہ پرس آیا تھا---!!

دیکھا تو پتہ ---؟

کس کا تھا!؟

پتہ نہیں امی مجھے وہاں پڑا ہوا ملا تھا۔۔!!

اس نے کپڑے وہی چھوڑے اور پرس لینے چل دی۔۔۔!!

یہ لے اس نے پرس ناصرہ کے حوالے کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

ناصرہ نے اپنے ہاتھ خوشک کرتے ہوئے وہ اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا تھا۔۔۔!!

یااللہ اتنے پیسے ناصرہ نے پرس کھولا تو ہزار ہزاروں کے جانے کتنے نوٹ بھرے پڑے تھے۔۔۔۔!!

کاشف شاہ ولد مجاہد شاہ

ناصرہ نے نام پڑھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!

یہ کوئی بڑا آدمی لگتا ہے پتر ایسا کرو یہ صبح ساتھ لے جانا جب بھی ملے اس کی امانت اس کے ہاتھ میں پکڑانا۔

ناصرہ نے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا۔۔!

اگلے دن اس بیچاری کو مسٹر کاشف ملے ہی نہیں کافی دن وہ پرس اس کے بیگ میں پکڑا رہا وہ خود بھی بھول گئی تھی۔۔۔!

اک دن یونہی وہ نادیہ کے ساتھ اس کے گھر جا رہی تھی جب جلدی جلدی چلنے کے چکر میں پاوں موڑا اور دھڑام سے نیچے ---!

ہائے راوی زیادہ چوٹ تو نہیں لگی--!

نازیہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا تھا---!!

چلتے وقت دھیان راستے پر ہونا چاہیے باتوں میں نہیں---!!

کسی انجان شخص کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تھا---!

شرمندگی سے راوی کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا---! مگر دوسری طرف اس کے اسے دیکھنے سے

کیوپٹ کا تیر سیدھا کاشی صاحب کے دل میں جا لگا تھا---!!

وہ وہی کھڑا اس کے معصوم سے روپ میں کھویا رہا

جب ہوش آیا راوی اک عدد غوری ڈال کر یہ جا وہ جا---!!

حد ہے یار نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں ---!!

وہ اونچی آواز میں بولا تھا---!!

میں نے اپ کو کوئی کارڈ نہیں بھیجا تھا کہ نیکی کر لو---!!

www.classicurdumaterial.com

اس کی آواز پر راوی غصے سے اس کی طرف واپس موڑی تھی----!!!

ہاں تو بھیج دیتی میں کب منا کر رہا تھا رکھ ہی لیتا میں اپ کا کارڈ---!!

کاشی کون سا کم تھے اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی--!!

ہاں جیسے اک اپ ہی تھے دنیا میں کارڈ بھجوانے کے لیے--!

راوی ہاتھ گھوماتے ہوئی بولی تھی---!!

اب اس میں لڑنے کی بات تو نہیں کی میں--!!

اسے یوں اک ہاتھ کمر پر رکھے دوسرے کو گھوماتی وہ اپنے دل کے قریب لگی تھی ---!!

میں اپ کا منہ توڑ دو گئی---کیا ہوا بہنا عامل کب سے گاڑی میں بیٹھا اس نظارے کو دیکھ رہا تھا---!!

اس لڑکی کو غصہ میں بولتا دیکھا تو اس پاس کے لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے تھے---!

مگر کاشی صاحب اس بات سے انجان بات کو طویل کرتا جا رہا تھا---!

اس سے پہلے لوگ اپنے گھر والوں کا غصہ کاشی صاحب پر نکالتے عامل بھاگتا آیا تھا---!!

راوی کو اس کا بہنا کہنا بہت اچھا لگا تھا--!

وہ چپ ہو گئی تھی--!

دیکھے بھائی یہ مسٹر جان بوجھ کر مجھ سے بات کرنا چاہ رہے ہیں ---!!

اس نے اپنا رخ عامل کی طرف کرتے ہوئے کاشی کی طرف کرتے ہوئے کہا---!!

ہاں تو تم مت کرو نہ بات مجھ سے لڑنے کی بجائے اگنور کرو اور جاو یہاں سے---!!

کاشی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا---!

آپ مجھے جواب دینے کے بجائے اپنا منہ بھی بند کر سکتے ہیں نہ اور مجھے نیکی کا احسان جتانے کے بجائے جا سکتے تھے نہ--!!

راوی چپ کرو یار چلو چلتے ہیں ہم--!!اسے چپ نہ ہوتا دیکھ کر

نادیہ نے مداخلت کرتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا تھا---!!

مگر وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی اس کی ہر بات کا ڈٹ کر جواب دے رہی تھی---!!

سوری بہنا اپ جاو پلیز لوگ جمع ہو رہے ہیں اچھا نہیں لگتا---!!

راوی نے سر اوکے میں ہلایا اور عامل کی طرف دیکھا اسے یہ لڑکا بہت اچھا لگ رہا تھا اس کی بات سے انکار کرنے کی بجائے اثبات میں سر ہلاتی نادیہ کے ساتھ آگے بڑھ گئی---!!

اس کے جاتے ہی عامل کاشی کو لے کر واپس اپنی گاڑی میں ا بیٹھے تھے---!!

آج وہ کتنے دنوں بعد نادیہ کے گھر آئی تھی مگر نادیہ کی باتوں نے اسے پریشان کر دیا تھا--!!

وہ اس دن والا لڑکا روز ہمارے کالج کے سامنے کھڑا ہوتا ہے ---!!

تم تو جا نہیں رہی کالج وہ روز مجھ سے تمہارے گھر کا پتہ پوچھتا رہتا ہے---+!

او پتر دیر ہو رہی ہے ---اسے اٹھتا نہ دیکھ کر ناصرہ خود اس کے پاس آتے ہوئے کہا تھا---!!

ناچارہ اسے ناصرہ کے ساتھ انا پڑا تھا مگر ذہین ابھی بھی نادیہ کی باتوں میں اٹکا ہوا تھا---!

❤❤

یہاں بیٹھی کیا کر رہی میری بیٹی ---!!

ذرہ کب سے لان میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی --!

داد بخش مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا پتہ نہیں کیوں--!!

ذرہ نے اداسی سے داد بخش سے اپنی فیلینگز شئیر کرتے ہوئے کہا تھا--!!

داد بخش کے دل میں اک ہوک سی اٹھی تھی--!

آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی---!!

میں نہیں تھا نہ اس لیے میری بٹیاں اداس تھی اب میں آ گیا ہو نہ تو نو رونہ نو دھونہ

داد بخش کی بات پر ذرہ دھیرے سے مسکرا اٹھی ---!!

ہاں داد بخش اپ میرے بسٹ فرینڈ ہو پتہ بھائی اور چاچو بابا مجھے کسی سے ملنے ہی نہیں دیتے تھے میری تو کوئی دوست بھی نہیں جس نے میں اپنی فیلنگز شئیر کرسکو ---!!

چلے چھوڑو اداسی او ہم دونوں مل کے آج شاہ سائیں کے لیے ناشتہ بناتے ہیں --!!

داد بخش نے اس کا دھیان بٹانا چاہا--

خون تھا یہ بھی ہو سکتا کے کسی اک کے چھوڑ جانے پر دوسرا خوش ہو جاتا پھر رشتہ بھی وہ جو سارے دکھوں سکھوں کا ساتھی ہوتا---!

اک یہ رشتہ ہی تو ہوتا خالص ہر ریا کاری اور جھوٹ دھوکے سے پاک----!!

جس سے دل کے تار ڈائریکٹر جڑے ہوتے ہیں ---!

رو بھی تو دوسرے کو اس کا احساس ہو جاتا--!

پھر ذرہ کو کیوں نہ ہوتا وہ بھی تو اس ہستی سے محروم ہو چکی تھی---!

او چلے ---داد بخش نے اسے کھوئے ہوئے دیکھا تو اٹھ کر اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا---!

جس پر ذرہ نے نہ چاہتے ہوئے اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا---!

www.classicurdumaterial.com

داد بخش کے ساتھ کچن میں آئی تو اصغری خالہ موجود نہیں تھی اس نے سوالیہ انداز سے داد بخش کو دیکھا جیسے پوچھ رہی تھی اصغری خالہ کیوں نہیں آئی اج---!

ان کے شوہر کی طبیعت خراب تھی اس لیے انہوں نے مجھے کل ہی بتا دیا تھا کہ وہ نہیں آئے گئی---!!

داد بخش نے انڈے فریج سے نکال کر شیلف پر رکھتے ہوئے کہا تھا--!

داد بخش مجھ سے اسے بن رہی روٹی اپ جیسی تو بن ہی نہیں رہی---!!

ذرہ کب سے روٹی گول بنانے کے چکر میں ہلکان ہوئی جا رہی تھی مگر گول ہونے کی بجائے کبھی کہی سے ٹیڑی ہو جاتی کبھی کہی سے تھک کر اس نے بیلن شیلف پر پٹختے ہوئے کہا تو داد بخش اپنی ہنسی دبا گیا روٹی گول تو کیا ہونی تھی اس کی شکل ہی عجیب بنا دی تھی ذرہ نے--!

آپ رہنے دے بٹیاں میں کر لیتا ہوں اپ جاو شاہ سائیں کو اٹھا او ان کی آج ضروری میٹنگ بھی ہے مس ہوئی تو غصہ کرے گئے---!

داد بخش نے اسے کچن سے باہر نکالنا چاہا کیونکہ وہ کام کرنے کی بجائے بگاڑتی جا رہی تھی----!!

اوکے ---!! مگر آپ شاہ جی کو میرے ہاتھ سے بنی ہوئی روٹی ہی دے گئے--!

وہ جاتے جاتے واپس آکر داد بخش کو تاکید کرنا نہ بھولی تھی--!!

میں تجھے دل میں بسا کے رکھوں

تیری صورت کو نگاہوں میں بسا کر رکھوں

دل یہ کرتا ہے کہ تجھے تجھ سے چرا کر رکھوں

تجھے دیکھو تجھے چاہوں تجھ سے پیار کروں

تیرے رنگ روپ کو میں سب سے چھپا کر رکھوں

کرلوں دل میں قید تیرے جیون کو

تجھے مجھے میں عشق کی زنجیر پہنا کر رکھوں

کوئی بھی جانا نہ پاہ سکے تیری آنکھوں کی گہرائی کو

میں تجھے ایسی کنول جھیل بنا کر رکھوں

دل یہ کہتا ہے میرا تیرے بعد کوئی تجھ سا نہ ہو

میں تجھے آخری تحریر بنا کے رکھوں

کچن سے نکل کر وہ سیدھا ضرداب کے کمرے میں آئی تھی جو آج کل اس کا بھی تھا---!

وہ آہستہ سے چلتی ضرداب کی طرف بڑھی تھی---!!

وہ الٹا لیٹا ہوا تھا----

دونوں ہاتھ تکیے کے گرد پھیلائے اس وقت وہ گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا---!

ذرہ مسکراتے ہوئے وہی اس کے پاس کارپٹ پر دوزانوں ہو کر بیٹھ گئی---!!

خوبصورت وجیہہ چہرے پر اس وقت عجیب سی لو تھی جو ذرہ کو مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی---!

اپنے دونوں ہاتھ بیڈ کے کنارے پر رکھ کر اس کے اوپر اپنا چہرہ رکھے بڑے غور سے اپنے دل کے طلبگار کو دیکھنے لگی---------

ضرداب کے براون بال جو ہر وقت وہ پونی میں جکڑے رکھتا تھا اس وقت کھولے ہوئے تھے---!!!

اتنے لمبے بال تو لڑکیوں کے نہیں ہوتے جتنے انہوں نے رکھ رکھے ہیں---!!😂

دل میں بولتی وہ مسکرا دی----

ذرہ نے اس خوبصورت شہزادے کو چھونا چاہ مگر اس کے اٹھنے کے ڈر سے ہاتھ واپس کھینچ لیا---!

سوتے ہوئے بلکل بچے لگ رہے ہیں مگر جاگتے میں اس سے زیادہ خونخار بلا کے روپ میں ڈھل جاتے ہیں---!!

www.classicurdumaterial.com

اس نے ضرداب کے وجیہہ چہرے پر نظریں جمائے کہا تھا۔۔۔!

دل اتنی زور زور سے دھڑکنا شروع ہو گیا تھا ذرہ گھبرا کر اٹھی تھی۔۔۔!

وہ مسکراتے ہوئے کبڈ کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔!

کون سے کپڑے اچھے لگے گئے شاہ جی پر۔۔۔؟؟

تھوڑی پر ہاتھ رکھے وہ اک نظر شلوار قمیض اور دوسری نظر پینٹ شرٹ کے حصے کو دیکھتی بولی تھی۔۔!!

لائٹ پنک شرٹ بلیک پینٹ کے ساتھ نکال کر اس نے ڈور بند کیا۔۔!!

یہ اچھے لگئے گئی ان پر۔۔!!

ذرہ مسکراتے ہوئے پلٹی تو سامنے سینے پر ہاتھ بندے کھڑے ضرداب شاہ کو دیکھ نہ پائی اور سیدھی اس کے کندھے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔!!

ہائے اللہ جی میری ناک۔۔۔!!

ذرہ کپڑوں کے ساتھ وہی بیٹھ گئی۔۔۔!

اس کی نازک سی ناک اتنی زور سے ضرداب کے کندھے سے ٹکرئی تھی کہ اس کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی۔۔۔!!

چھوٹی سی ناک اس وقت سرخ ہو چکی تھی۔۔۔!!

ایم سو سوری یار مجھے پتہ ہی نہیں چلا ---!

میں تو تمہاری چوائس دیکھ رہا تھا تم چانک سے پلٹ گئی ---!!

ضرداب نے پریشانی سے اس کی ناک پر اپنا ہاتھ رکھ دیا ---!!

مگر ذرہ تو صبح سے رونے کے بہانے ڈھونڈ رہی تھی ---!!

ضرداب کے کندھے پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی---!!!!

ذرہ یار ہلکی سی چوٹ پر اتنا رو رہی ہو اگر سچ موچ میں چوٹ لگ گئی تو ------!

تم تو میرا کمرا بھر دو گئی آنسوؤں سے---!!!

اس نے شرارت سے کہتے ہوئے ذرہ کو اپنے بازوں میں سمیٹ لیا---!!

ضرداب کی قربت نے اسے سکون دینے کی بجائے اور شدت سے رو لا دیا تھا--!!

ذرہ کیا ہوا بتاو مجھے---؟؟

ضرداب شاہ نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے پوچھا تھا ---!

بولوں کیا ہوا---؟؟

ضرداب نے اس کے بھیگی بالوں کی لٹو کو چہرے سے الگ کرتے ہوئے بڑی محبت بھرے لہجے میں پوچھا تھا---!!

مجھے نا ماما کے پاس جانا ہے---!!

ذرہ کے لفظوں نے ضراب کو ہلنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا----!!!

سٹ اپ ت۔ تم تم ان کے پاس نہیں جا سکتی بتا رہا ہوں دوبارہ کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا---!!

ضراب نے نرمی سے کہتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے ---!!

ٹھیک ہے میں ماما کے پاس جانے کا نہیں کہو گئی مگر اس کے بدلے میں اپ کو میری اک بات ماننی پڑے گئی---!!

ذرہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ضراب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا---!

کون سی بات---؟؟

ضراب نے اسے دوبارہ سے اپنی باہوں میں سمیٹ کر اپنے قریب کرتے ہوئے پوچھا تھا---!

اگر اپ نے نا مانی میری بات تو---؟؟

ذرہ نے ناک شڑکتے ہوئے کہا تو ضراب دھیرے سے مسکرا دیا---!!

تم بتاو تو کیا بات ہے---؟؟

ضراب نے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے کہا تھا---!!!!

www.classicurdumaterial.com

آپ کو نا اپنے بال کٹوانے پڑھے گئے---😨

واٹ---!

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا---!

ضراب نے ذرہ کو ایک جھٹکے سے خود سے دور کرتے غصے سے کہا تھا--!

جو مرضی سمجھ لے---!!

ذرہ نے بے فکری سے کندھے اچکائے تھے--!!

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں ایسا کرو گا---؟؟

ضراب کو اس کے سرخ ہوتے چہرے سے نگاہیں ہٹانا مشکل ہو گئی تھی---!!

کیونکہ آپ مجھے ماما کے پاس جانے سے روک رہے ہیں اس لیے یہ آپ کی سزا ہے---!!

آپ کے پاس دو دن ہے اس کے بعد اگر یہ نہیں کیا آپ نے تو میں اپنی ماما کے پاس چلی جاو گئی بتا رہی ہوں---!!

ذرہ نے کمر پر ہاتھ رکھے ضراب کو وارننگ دی اور اسے ناشتے کا بول کر باہر نکل گئی---!!!

یہ لڑکی مجھے سچ میں پاگل کر کے چھوڑے گئی

اس کے جاتے ضراب دوبارہ بیڈ پر لیٹ گیا---!

حد ہے سب کو میرے بالوں سے پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے---!! وہ

پہلے عامل اور عرش کم تھے مجھے ایئرٹیٹ کرنے کے لئے یہ بھی شامل ہو گئی ان میں ----!! وہ

غصے سے بولتا فریش ہونے چل دیا--

♥♥

داد بخش مجھے چٹکی کاٹنا ذرا ---!!

کیا سچ میں میرے سامنے لالی اپی کھڑی ہے---!!

ذرہ نے اپنا سفید نازک سا ہاتھ داد بخش کے سامنے

کرتے ہوئے کہا--!!

ارے میری پری میں ہی ہوں اس میں چٹکی کاٹنے والی کیا بات چل ا میں کاٹ کے بتاو---!!

لالی نے آگے بڑھ کر اس کے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی تو ذرہ کی چیخ نکل گئی---!!

ہائے اپی اتنی زور سے---!

وہ اپنا بازو مسلتی بھاگ کر لالی کے گلے جا لگئی---!

کیسی ہیں اپ ---؟

ذرہ نے لالی کے گلے لگتے ہوئے اس کا حال پوچھا تھا ---!!

میں تو ٹھیک ہوں تم سناو کیسی ہو---!!

میں تو بہت پیاری ہوں ----!

ذرہ نے مسکراتے ہوئے شرارت سے کہا تو لالی کھلکھلا کر ہنس دی ---!!

اچھا جی مجھے تو تم کہی سے بھی پیاری نہیں لگ رہی---!!

لالی نے اپنی آنکھیں بڑی بڑی کرتے ذرہ کو تنگ کیا---!!

اچھا بتاو شاہ صاحب زیادہ غصہ تو نہیں کرتے تم پر ----؟؟

لالی نے مسکراتے ہوئے ذرہ کو مخاطب کیا تھا---!!

نہیں تو شاہ جی نے تو کبھی مجھ پر غصہ کیا ہی نہیں --

بلکہ وہ میرا بہت سا خیال رکھتے ہیں ---!!

اک شرمیلی سی مسکان ذرہ کے خوبصورت لبوں پر در ائی تھی---!

اسے شرماتے دیکھ لالی کے اندر تک سکون اتر گیا تھا---!!

www.classicurdumaterial.com

دونوں کافی دیر باتیں کرتی رہی ضرداب تو ناشتہ کرتے آفس چلا گیا تھا۔۔۔!!

داد بخش پہلے ضرداب شاہ کے ساتھ افس جاتا تھا اسے افس چھوڑ کر واپس گھر ا جاتا تھا پھر سارا دن ذرہ کے اگے پیچھے پھیرتا کبھی اسے اپنے کوٹھ کے قصے سناتا کبھی اپنی چھوٹی بیٹی کی شرارتوں کے قصے لے کر بیٹھ جاتا۔۔۔!!

اکثر ضرداب جب آفس سے لوٹتا ذرہ اور داد بخش اک دوسرے سے بحث کر رہے ہوتے۔۔۔!!

وہ کمرے میں آنے کے بعد ذرہ کا انتظار کرتا رہتا مگر ذرہ صاحب کمرے میں آنے کے بجائے داد بخش کے ساتھ کچن میں کھانا لگوا رہی ہوتی کبھی کوئی کام کر رہی ہوتی کبھی کوئی۔۔۔!

وہ کمرے میں تب جاتی جب ضرداب کھانا کھا کر سو جاتا۔۔۔!!!

اج بھی لالی سے کی گئی ساری باتیں داد بخش کو بتاتی تھک کر وہ وہی سو گئی تھی۔۔!!

داد بخش نے مسکراتے ہوئے اس پر کمبل ڈالا اور آٹھ کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔!!

ضرداب کب سے آفس کا کام کرتے ہوئے ذرہ کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔! 11 بج چکے تھے مگر ذرہ صاحبہ کا دور دور تک انے کا کوئی امکان تک نہیں تھا۔۔۔!!

اس نے اپنے سامنے کھولے لیپ ٹاپ کو بند کیا اور آٹھ کر باہر نکل آیا۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com

کچن کی لائٹس اوف تھی وہ حال سے ہوتا ہوا اس کے کمرے کی طرف بڑھا

وہاں اسے نہ پا کر وہ داد بخش کے کمرے کی طرف بڑھ آیا

دروازہ ہلکے سے دباو سے کھولتا چلا گیا۔۔!

اسے داد بخش کے کمرے میں سوتا دیکھ کر ضرداب شاہ کے خوبصورت عنابی لب مسکرا اٹھے تھے۔۔۔!!

دھیرے سے قدم اٹھاتا وہ اس تک آیا تھا۔۔۔!

ہوش روبا حسن اپنی موجودگی کے احساس سے بے خبر محور ے نیند تھا۔۔۔!!

چاندنی سے چہرے پر کالی زلفوں کے بادل ڈھلے ہوئے تھے۔۔۔!!

ضرداب نے اس کے قریب لیٹتے ہوئے بڑی آہستہ سے اس کے چہرے سے بادلوں کی کالی گھٹا ہٹائی تھی ۔۔۔!!

ضرداب کی انگلیوں کے لمس سے وہ کسمسائی تھی۔۔۔!!

شاہ جی۔۔۔!!

وہ گہری نیند میں بھی ضرداب کا لمس پہچان گئی تھی۔۔۔!!

ضرداب کے تو مانوں دل پر سکون کا پھالہ رکھا گیا تھا۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

ضرداب نے دوبارہ اپنی انگلیوں سے ذرہ کے چہرے کی دائی طرف اپنا نام لکھتے ہوئے اس کے قریب ہوا تو ذرہ پھر سے شاہ جی بول اٹھی تھی۔۔۔!!

ضرداب نے جذبات کی رو میں بہتے ہوئے ذرہ کو شدت سے اپنے سینے سے بھیچ لیا تھا۔۔۔!!

اس سے پہلے کے ضرداب ذرہ کے وجود میں گھوم ہوتا ذرہ کا ہلکے سے کانپتا جسم ضرداب کو ہوش کی دنیا میں لے آیا تھا۔۔۔!!

ذرہ ۔۔۔ضرداب نے اسے جلدی سے خود سے الگ کیا تھا۔۔۔!!

ذرہ کا پورا جسم پسینے سے بھیگ چکا تھا اور وہ ہولے ہولے کانپ بھی رہی تھی۔۔ !!

ضرداب نے اس پر پڑا کمبل اتر کر پرے پھینک دیا تھا۔۔۔!!

ذرہ آنکھیں کھولو کیا ہوا۔۔۔؟

ذرہ میری جان ہاں میں ہی ہوں تمہارا شاہ جی ۔۔۔

آنکھیں تو کھولو ذرہ ذرہ

ش۔شاہ جی۔۔۔۔وہ۔۔۔شا۔۔۔شاہ۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔

ذرہ یہ ہی بولے جا رہی تھی۔۔۔!!

یقینا وہ کوئی برا خواب دیکھ رہی تھی جس میں وہ پوری طرح ڈوبی ہوئی تھی ۔۔۔!!

ذرہ آنکھیں کھولو ضرداب نے چیختے ہوئے ذرہ کو جھنجھوڑتے ہوئے اس کا نام پکارا تھا تو اس کی آنکھیں آہستہ سے کھول گئی تھی---!!

اتنی سی دیر میں وہ ساری کانپ رہی تھی-- اس کی شہابی رنگت زرد پڑھ رہی تھی---

ضرداب نے اس کے بالوں کو سمیٹ کر اک سائیڈ پر کیا اور اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا---

ش--ش--شاہ---جی

ذرہ کے لبوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر شاہ کا نام ادا ہوا تھا--

ہاں شاہ کی جان بولوں کیا ہوا ---!

ضرداب نے دوبارہ اس پر اور خود پر کمبل پھیلاتے ہوئے کہا تھا---!!

ذرہ ضرداب کے سینے پر سر رکھے پرسکون ہو گئی تھی---!

شاہ جی---

جی جان شاہ ---!

ذرہ بار بار ضرداب کو پکار رہی تھی اتنی پریشانی میں بھی ضرداب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی

اس کا بار بار شاہ جی کہنا ضرداب شاہ کے دل پر لگے زخموں کو سکون پہنچا رہا تھا---!!!

www.classicurdumaterial.com

ضرداب کا دل چاہا وہ یونہی اس کا نام پکارتی رہے اور وہ بار بار ---- جی جان شاہ

بولتا رہے اور زندگی تمام جائے---!!

ذرہ ------ ضرداب نے کافی دیر بعد ذرہ کو پکارا تھا---

جی شاہ جی---!! ذرہ نے ضرداب کے کالر پر اپنی انگلی گھوماتے ہوئے کہا تھا---!! اس کی آواز انجانے خوف سے سہمی ہوئی تھی----!!

کیا ہوا کس بات پر پریشان ہو؟؟؟ ---!!!

ضرداب نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھا تھا---!!

نہیں تو مجھے کیا پریشانی ہو گئی---!!

ذرہ نے سنجیگی سے جواب دیا تھا--

خواب میں کیا دیکھ رہی تھی جو اتنا ہائپر ہو رہی تھی؟؟----!!

ضرداب نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے بڑی نرمی سے پوچھا تھا

مگر ذرہ کے چہرے کا رنگ اک پل میں اڑا تھا

ضرداب اس کے چہرے کے اتار چڑھاو بڑی غور سے دیکھ رہا تھا-----

بتاو---؟ضراب نے پھر پوچھا تھا وہ جانتا تھا جب تک وہ خواب سنائیں گئی نہیں تب تک یونہی پریشان ہوتی رہے گئی---!!

ضراب کے پوچھنے کی دیر تھی ذرہ ضراب کے سینے سے لگ کر زور زور سے رو دی---!!

ذرہ بتاو تو کیا دیکھا ----؟

اس بار اس کے لہجے میں سختی در آئی تھی---

شاہ جی وہاں بہت سے لوگ تھے بہت زیادہ

ذرہ نے بولنا شروع کیا تو ضراب نے سر ہلا کر اس کی حوصلہ افزائی کی جیسے بول رہا ہو ہاں آگے ---!!

شاہ جی وہاں کوئی رو رہا تھا --- بہت بہت زیادہ ---

ذرہ کی آنکھیں بھر آئی تھی-----

وہ پہلے کی طرح کانپ اٹھی تھی----!

ہوں اگے----!؟ ضراب نے اسے دوبارہ بولنے پر اکسایا

www.classicurdumaterial.com

وہ----وہ-------وہاں کوئی مر گیا تھا-----سب لوگ رو رہے تھے---اک لڑکی جو میری ہی ایج کی تھی اک بوڑھی عورت

دو لڑکے پھر وہاں اک آدمی بھی تھا وہ----وہ -میری ماما جیسا دیکھ رہا تھا----

ذرہ کے چہرے پر خوف اپنا حصار باندھ چکا تھا----

ضرداب جو بڑے غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا---

جھٹکے سے سیدھا ہوا تھا

پھر---وہاں اک شفیق سی پیاری سی عورت بھی تھی جس نے مجھے گلے لگایا ہوا تھا و----وہ بہت زیادہ رو رہی تھی---

ذرہ کی باتوں پر ضرداب کو اچھا خاصا جھٹکا لگا تھا کیونکہ وہ اس کی فیملی کی ہی بات کر رہی تھی----!!

اچھا کون مرا تھا جس کو سب رو رہے تھے---!؟؟؟

ضرداب نے ذرہ کے خوف سے زرد پڑتے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے کٹورے میں لیتے ہوئے بڑے پیار سے پوچھا تھا----!!

ڈر تو ضرداب بھی گیا تھا اس بات سے کے کہی اس کی فیملی پر تو کوئی مصیبت نہیں ا گئی---!

بولوں کسے دیکھا مرا ہوا---؟؟؟

ضرداب نے اک پر پھر نرمی اختیار کرتے ہوئے پوچھا---!!

مگر ذرہ خوف سے سفید پڑ گئی تھی---!!

مرنے والے کا خیال آتے ہی ذرہ کا دل بند ہونے کو تھا---

دل چاہا چیخ چیخ کر سب کو بتائیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا---!!

ایسا کیسے ہو سکتا---ایسا کبھی نہیں ہو سکتا------

اک روح کو کاٹ دینے والا احساس اس وقت ذرہ کو ٹکڑوں میں بانٹ رہا تھا---!!

اسے لگ رہا تھا جیسے وہ کسی ریگستان کی گرم ریت پر پڑی تھی جہاں ہوا نام کی بھی نہیں تھی اور وہاں

اسے سانس لینے میں تکلیف ہو رہی ہوں ---!!

یہاں دیکھو میری طرف اب بتاو کسے دیکھا---!!

ضرداب نے اس کے گرد اپنے بازو پھیلاتے ہوئے آگے بولنے کا حوصلہ دیا---!!

اااا-----ا-آپ ک-ک-کو

ذرہ نے کپکپاتے لبوں سے بڑی مشکل سے دو لفظ ادا کیے تھے---!

اااا----ا-آپ ک-ک-کو

ذرہ نے کپکپاتے لبوں سے بڑی مشکل سے دو لفظ ادا کیے تھے---!!!

وہ ضرداب کے کندھے پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی ---!!

اس کے برعکس ضرداب نے گہرا سانس لیا اور مسکرا دیا---!!

افففففف----لڑکی میں بھی کہو پتہ کیا دیکھ لیا تم نے جو اس طرح رو رو کر خود کو ہلکان کر رہی ہو---!

ضرداب نے مسکراتے ہوئے کہا تو ذرہ اور زور سے رونے لگی---

ذرہ اک بات تو بتاؤ----!!

ضرداب نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا ----!

کہی مجھ سے محبت تو نہیں ہو گئی تمہیں ----!!

ضرداب کی خوبصورت بھاری آواز ذرہ کو اپنے کان کے قریب سنائی دی تو اس کا ہلتا وجود رک گیا---!!

کیا مجھے آپ سے محبت کیوں ہو گئی----!!

ذرہ نے روتے ہوئے کہا تو ضرداب کا قہقہہ پورے کمرے میں گونج اٹھا تھا---!!

www.classicurdumaterial.com

اگر محبت نہیں کرتی تو

رو کس خوشی میں رہی ہو---!!

ضرداب نے اپنا ماتھا اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے پوچھا تو ذرہ نظر چرا گئی---

مجھے نہیں پتہ مجھے سونا ہے---!!

وہ ضرداب کے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موند گئی

دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی آنکھیں بار بار بھر رہی تھی ---!!

ضرداب نے بھی اس حالت نوٹ کر لی تھی اس لیے تنگ کیے بنا سونے دیا---!

❤❤

اب کیسی طبیعت اپ کی بابا جان ----؟؟

عامل اور شاریب اک ساتھ مجاز شاہ کے کمرے میں داخل ہوئے تھے--!!

عامل ان کا حال پوچھتا ان کی بائیں سائیڈ پر رکھی کرسی پر ٹک گیا جب کے شاریب ان کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا---!!

بابا جان عامی کچھ پوچھ رہا ہے اپ سے----!

شاریب نے ان کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر ٹوکا تھا۔۔۔!

یہاں او عامل میری جان ۔۔۔مجاز شاہ نے اپنی بانہیں وار کرتے ہوئے کہا تھا۔۔!!

عامل اٹھ کر ان کے گلے لگ گیا۔۔!!

تم سہی تھے عامل میں غلط تھا۔۔۔۔۔تم سہی کہتے تھے۔۔۔

ہمارا شاہ ایسا نہیں

جانے کیوں میری آنکھوں میں پٹی بندی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے شہزادے کو اس کی سلطنت سے دور کر دیا۔۔۔

یقین کرو عامل میں خود بھی کبھی سکون سے نہیں سویا۔۔۔۔۔

اگر تم لوگوں کو وہ نہیں بھولا تو مجھے کیسے بھول سکتا تھا۔۔۔۔!!!

پتہ اس کے جانے کے بعد میں بار بار اٹھ کر دروازہ دیکھتا تھا شائد میرا شہزادہ لوٹ آئے مگر میں بھول گیا وہ بھی تو میرا ہی خون تھا ضدی۔۔

مجاز شاہ عامل اور شاریب کو گلے لگائے رو رہے تھے دوسرے لفظوں میں پچھتا رہے تھے۔۔۔!!

بابا جان چپ ہو جائے جو ہونا تھا ہو گیا اب آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے پھر ہم لالا کو ان کی سلطنت میں واپس لے کر آئیں گئے دیکھئے گا بہت جلد سب پہلے جیسا ہو جائے گا انشااللہ۔۔۔۔!!

شاریب نے مجاز شاہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا-------

تو تینوں باپ بیٹے کھل کر ہنس دیئے ---!!

بابا میں آپ کو لالا جان کی پکس دیکھاو ----؟؟

شاریب نے جوش سے مجاز شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا----- مجاز شاہ نے اثبات میں سر ہلانے کی دیر تھی ---

شاریب جھٹ سے اپنے کمرے سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا لایا تھا--!!

یہ دیکھے ہمارے لالا--------

شاریب نے لیپ ٹاپ کھول کر مجاز شاہ کے سامنے کرتے ہوئے کہا تھا---

یہ دیکھ چکے ہیں ان کو چھوڑو مجھے دیکھاو میرا شہزادہ ---!!

سماہرہ اور عرش کمرے میں آتے ہی لیپ ٹاپ اپنی طرف کھینچ کر بیٹھ گئی ------

دونوں کا ہی منہ کھول گیا

کیا ---بابا نے لالا جان کو کہا دیکھ لیا------

دونوں اک آواز میں بولے تھے---!!

www.classicurdumaterial.com

تم دونوں کس غلطی میں ہو ان کا موبائل کھول کر دیکھو زرا سارا کا سارا زری کی پکس سے بھرا پڑا ہے---!!

سماہرہ کی بات پر مجاز شاہ نے مسکراتے ہوئے سر کھجایا---

آپ جھوٹ بول رہے ہو نا ماما---عرش نے بھی ان کی باتوں میں حصہ لیتے ہوئے حیرت سے کہا تھا ---

یہ لو خود دیکھو---!!

سماہرہ نے ان کے تکیے کے نیچے سے ان موبائل نکال کر عامل کی طرف اچھالا--!!

اس کا پاس وڈ---؟؟؟عامل نے سماہرہ کی طرف دیکھا

زری----!!

سماہرہ کے جواب پر تینوں کا ہی منہ کھول گیا---!!

سچ میں مجاز شاہ کا موبائل ضرداب شاہ کی تصویروں سے بھرا پڑا تھا---!!

غصہ اپنی جگہ یار مگر تھا تو میری جان نا میرے لیے وہی میرا زری------

سوتے میں بھی وہ میرے بنا نہ رہنے والا میرا

مجاز شاہ ضرداب کی پکس دیکھ کر پھر سے رو دیئے ---!!

عامل اور شاریب دونوں ہی اک ساتھ ان کے سینے سے لگ گئے روکے مجھے بھی تو ساتھ لے نا---!!!

عرش آٹھ کر ان کی طرف بھاگئی تھی---!!

حد ہوتی ہیں بڑے بابا کیا میں اپ لوگوں کی فیملی ممبر نہیں جو مجھے چھوڑ کر سب کے ساتھ لاڈ کیے جا رہے ہیں ---!!

علینہ ابھی ابھی کمرے میں آئی تھی مجاز شاہ کو ان تینوں سے لاڈ پیار کرتے دیکھ کر غصے سے بولی یہ جانے بنا کی ان میں عامل بھی موجود تھا---!!

جائے مجھے آپ کی فیملی ممبر بننا ہی نہیں ----!!

پاؤں پٹختے وہ جیسے آئی تھی ویسے چلی گئی---!!

لوں بیٹا جی ہماری فیملی کو دیکھ کر تمہاری فیملی خطرے میں پڑھ گئی ہے ---!!

مجاز شاہ کی شرارت سے کہی گئی بات پر چاروں پانچوں کے قہقہوں نے کمرا ہلا دیا تھا---

❤❤

آپ ٹھیک تو ہیں بھائی صاحب ---

www.classicurdumaterial.com

امان ابھی آفس سے لوٹا تھا ---طارق صاحب کو لاؤنج میں خاموش بیٹھے دیکھ کر ان کے نزدیک چلا ایا --

ہوں ٹھیک ہو مجھے کیا ہونا تم سناو مانو کا کچھ پتہ چلا کوئی خبر ----؟؟

طارق نے بڑی امید سے امان کی طرف دیکھا تھا---!!

ان کی بات پر امان کا دل کٹ سا گیا تھا---!

نہیں بھائی کوئی خبر نہیں ----!

امان نے سر جھکاتے ہوئے جھوٹ بولا --

اچھا چلو آرام کرو اللہ نے چاہا تو مل جائے گئی ---!!

طارق ملک نے اسے شرمندہ دیکھا تو نرمی سے بولے ---!!

امان اپنے کمرے میں جانے کی بجائے وجاہت کے کمرے کی طرف بڑھا تھا----!

وجی---!

امان نے کمپیوٹر پر کام کرتے وجاہت کو پکارا

چلو جو آپ آئیں ---خیر تھی ---!!

وجاہت نے کمپیوٹر سے نظریں ہٹا کر دروازے میں کھڑے امان کو دیکھا جو آفس سے سیدھا شاید اسی کے پاس آئے تھے---!!

وجھی کیا سوچا پھر تم نے کیا تم ضرداب پر ذرہ کے اغوا کا پرچہ درج نہیں کرو گئے۔؟؟---!!!

امان نے آتے ہی سوال داغا تھا-----!!

نہیں چاچو جب آپ خود بول رہے ہیں کہ مانو اس کے نکاح میں ہے تو ہم اغوا کا پرچہ درج کیسے کر سکتے ہیں ---!

اپ خود سوچئے اگر ہم پرچہ درجہ کر کے ریڈ کر بھی دے تو جب وہ نکاح نامہ ہمارے ہاتھ میں تھمائے گا تب ہم کیا کریں گئے---

پھر ہم ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے کیا---!!

امان غصے سے بولتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا---!

نہیں اس کے ہمیں قانون سے الگ ہو کر کچھ سوچنا ہو گا اور اس کے لیے اقبال یا پھر شریفوں دین سے ملنا پڑے گا ہمیں ---!!

وجاہت نے سوچتے ہوئے کہا تھا---!

تو کہا ملے گئے ہمیں وہ دونوں ---!!

امان نے وجاہت کو دیکھتے ہوئے کہا تھا---!!

شریفوں دین کا سٹور ہیں وہی مل جائے گئے دونوں ---!!

چلو پھر سوچ کیا رہے ہو تم امان جانے کے لیے تیار تھے---!!

اب کیسے جائے گئے چلو بابا تو نیچے بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپ پری سے تو مل لے صبح سے آپ کو یاد کر رہی ہیں ---!!

وجاہت نے امان کو پری سے ملنے کا کہاں کیونکہ وہ کل سے بخار میں مبتلا تھی --- کچھ اس لیے وہ امان کے بنا نہیں رہ پا رہی تھی مہوش بھی بچاری سنبھال کر تھک گئی تھی---!!

نہیں اکر مل لو گا تو او---!!!

امان بولتا ہوا کمرے سے نکل گیا ناچارہ وجاہت کو بھی جانا پڑا مگر جانے سے پہلے اپنی گن لوڈ کرنا نہیں بھولا تھا----!

جی سرکار کچھ چاہیے اپ کو وہ دونوں سٹور میں داخل ہوئے تب اکرم اکیلا تھا سٹور پر---!!

اس نے آگے بڑھ کر دونوں سے باری باری پوچھا تھا----!!

شریفوں دین کہاں ہے---؟؟؟

وجاہت نے نہایت ادب سے اکرم کو مخاطب کرتے پوچھا---!

صاحب جی وہ ا رہے ہیں ---اکرم کے اشارے پر وجاہت امان کو اشارہ کرتا آگے بڑھ گیا--!!

www.classicurdumaterial.com

شریفوں دین ابھی گھر سے لوٹا تھا سٹور کی بجائے تہہ خانے کی طرف بڑھ رہا تھا جب وجاہت ملک کو دیکھ کر وہی رک گیا۔۔۔

آئے آئے جناب آخر ہماری کشش اپ کو یہاں کھینچ ہی لائی نہ۔۔۔!!

بتائیں کیا خدمت کر سکتا ہے یہ عدنا غلام اپ کی۔۔۔!!

شریفوں دین نے جھک کر وجاہت کو طنزیہ سلام کرتے ہوئے کہا۔۔۔!!

دیکھ شریفوں دین مجھے تم سے کام ہے اگر تم آرام سے سن لو تو۔۔۔!!

میں تمہارے پاس انسپکٹر وجاہت ملک بن کر نہیں آیا۔۔۔۔!!

بلکہ وجاہت ملک بن کر آیا ہوں ۔۔۔۔!!

اگر تم وجاہت ملک بن کر آئے ہوتو ہم بھی شریفوں دین بن کر ہی بات کر رہے ہیں استاد شریفوں دین نہیں ۔۔۔

بحرحال چھوڑو ان باتوں کو او وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں ۔۔۔

شریفوں دین ان دونوں کو لے کر سٹور کے پیچھے بنے ہوٹل کی طرف لے آیا۔۔۔

بیٹھے ۔۔۔۔شریفوں دین نے دونوں کو لکڑی سے بنے ڈیسک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

جی تو بولوں کیا مدد کر سکتا ہو اپ کی۔۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

وہ ڈیسک کی دوسری طرف بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔!

شریفوں دین تمہیں تمہارا مال چاہیئے نا

وجاہت نے بات کا آغاز کرتے ہو کہا۔۔۔

بلکل چاہیئے جناب۔۔شریفوں جی نے جواب دیا

تو وہ تمہیں مل جائے گا مگر اس کے بدلے میں تمہیں مجھے بھی کچھ لا کے دینا ہو گا۔۔۔؟؟

کیا۔۔۔۔؟؟

وجاہت کی باتیں پر شریفوں دین بس اتنا ہی بولا۔۔۔۔!!

میری بہن جو ضرداب شاہ کے پاس ہے۔۔۔!!

کیا۔۔۔!!

وجاہت کی بات نے شریفوں دین کو اچھا حاصا ہلا دیا تھا۔۔۔!!

تمہاری بہن ضرداب شاہ کے پاس ہیں وہ عرش انڈسٹری والے ضرداب شاہ کے پاس۔۔۔۔!!

شریفوں دین کو اچھا خاصا جھٹکا لگا تھا ۔۔۔۔مطلب سالا وہ اسے میرے چنگل سے آزاد کروا کے لے گیا تھا۔۔۔!!

شریفوں دین کی بات پر دونوں ہی ٹھٹھک گئے تھے۔۔۔

کیا مطلب تمہارے پاس تھی میری بہن ---؟؟

شریفوں دین کی بات نے وجاہت کے اندر شرارے بھر دیئے تھے----

وہ آگ بگولا ہوتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا----!!

غلط وقت پر سچی بات اس کے منہ سے نکل آئی تھی---!!

میرا مطلب میرے پاس نہیں ہے ملک صاحب وہ جب آپ نے میرا مال پکڑا تو غصے میں میرے بندے آپکی بہن کو اٹھا لائے تھے قسم سے مجھے اس بارے ذرا سا بھی علم نہیں تھا---

ہوتا تو میں خود اپنے بندوں کو روکتا یقین کریں میرا ملک صاحب --

وہ اپنی بے غتیاری پر خود کو ملامت کرتا اپنی صفائی میں بولا تھا----

ٹھیک ہے کل تک میری مانو مجھے لا دے اور اپنا مال لے جا ----

وجاہت ملک خود کو بڑی مشکل سے بندھے ہوئے تھا ورنہ اس کا دل کر رہا تھا جن ہاتھوں سے اس نے میری مانو کو چھوا تھا وہ ہاتھ ہی کاٹ دے---!!

مگر غصہ کرنے کا یہ وقت ٹھیک نہیں تھا---!!

اوکے جی بادشاہوں جیسا آپ کا حکم جی ویسا ہی ہو گا جیسا آپ بول رہے ہیں کل اسی ٹائم اسی جگہ پر ا جائے گا اپ کو آپ کی امانت مل جائے گئ---!!!!!

شریفوں دین نے بانہیں پھیلاتے اپنے انداز سے کہا---!!

مگر ملک صاحب کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیئے بتا رہا ہوں ----!!!

اس نے واپس پلٹتے امان اور وجاہت سے کہا تھا---!!

نہیں ہو گئی وعدہ میرا---!!!

اس بار وجاہت کی بجائے امان نے جواب دیا تھا---

چلے جی آپ کے وعدے پر بھی یقین ہیں ہمیں ---!!!

شریفوں دین نے مسکراتے

ہوئے کہا---!!

ان کے جاتے شریفوں دین وہی بیٹھ گیا---!!

اوئے بالے ادھر ا---!!

اس نے ہوٹل پر کام کرتے اقبال کو آواز دی--!

جی استاد ----اقبال نے آتے ہی کہا تھا---

اوئے یہ شاہ صاحب کی اج کی کی روٹین تو نوٹ کر کے لا پتہ تو چلے یہ شاہ صاحب گھر کب ہوتے اور باہر کب---!!؟؟؟

شریفوں دین کے لبوں پر پرسرا سی مسکان در آئی تھی---!!

وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا----!

وقت آگیا شاہ جی ہمارا سامنا کرنے کا----!!

دل میں شاہ کو مخاطب کرتا وہ مسکرا دیا---

❤❤

پری رو کیوں رہی ہو چندہ کیا ہوا ہے ---!!

لالی نے ابھی ذرہ سے بات کرنے کے لیے کال ملائی ہی تھی ---!!

اس کی آواز سنتے ہی ذرہ رو دی تھی رات کا خواب اب بھی اسے خوف زدہ کیے ہوئے تھا----!!

اپ ابھی ا جائے مجھے اپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں پلیز اپی ا ئے گئ نا---؟؟

ذرہ نے بڑی اس سے لالی کو کہا تھا--

اچھا بابا آتی ہو تم ناشتہ کرو پھر مل کر دوپہر کا کھانا کھائیں گئے اوکے---!!

لالی نے اسے ناشتے کی تاکید کرتے ہوئے کال اف کر دی---!!

وہ صبح سے جانے کیسی کیفیات کا شکار تھی---!!

رات وہ خواب ضرداب کا مردہ وجود اس کا دل بند کر رہا تھا----!!!

دل کو عجیب سے وسوسے ستا رہے تھے---

اپ اج آفس مت جائے نا---!!

ضرداب کو آفس کے لیے تیار ہوتا دیکھ کر وہ گھبرائی ہوئی اس کے قریب چلی آئی تھی---!!!!!

اوکے رک جاتا ہو مگر اک شرط پر---!!

ضرداب جو اپنے براون بالوں کو جیل سے سیٹ کر رہا تھا اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا----!!!

ٹھیک ہے اپ جو کہے گئے میں ماننے کے لیے تیار ہوں اپ بس اج آفس مت جائے ---!!

ذرہ بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے اتے ہوئے بولی---!!

ہوں ہمم ---تو پھر بولو تم مجھ سے محبت کرتی ہو----!!

ضرداب نے اپنے ہاتھ اس کی کمر کے گرد پھیلاتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے شرارت سے کہا---!!

جی نہیں مجھے کوئی نہیں اپ سے محبت --!!

ذرہ نے جل کر اس ہاتھ اپنی کمر سے پرے ہٹاتے ہوئے کہا اور واپس بیڈ پر بیٹھ گئی ---!!

ٹھیک ہے جب تمہیں مجھ سے محبت ہی نہیں تو کیوں روکوں میں گھر---!!

ضرداب اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتا بولا تھا---!!

ہاں جیسے میں بولوں گئی تو آپ روک ہی جائے گئے نا

ذرہ کو اب رونا ا رہا تھا وہ اپنی پلکیں زور زور سے جھپکتی اپنے آنسو پر بند باندھ رہی تھی----!!

وہ جانتی تھی داد بخش نے بتایا تھا آج شاہ کی بہت ضروری میٹنگ تھی جو اسے ہر حال میں اٹینڈ کرنی تھی----!!!

اس لیے وہ بول بھی دیتی وہ تب بھی نہ روکتا---!!

بول کے تو دیکھو جان شاہ ---!!!

شاہ جی مت جائے نہ---!!!

ضرداب کے بولنے پر وہ رو دی -----

یار یہ بولنے کے لیے تھوڑی کہہ رہا ہو----؟؟؟

ضرداب کو اس کے ضبجی چہرے سے نگاہیں ہٹانا دنیا کا مشکل ترین عمل لگ رہا تھا----!!

مجھے نہیں پتہ آپ مت جائیں ---!!

www.classicurdumaterial.com

ذرہ نے روتے ہوئے اپنی بانہیں ضرداب کی گردن کے گرد حمائل کر دی---!!!

ذرہ کے اس طرزعمل پر ضرداب ساکت سا رہ گیا

ہمیشہ ضرداب نے ہی اس کی قربت کی خواہش کی تھی---

ذرہ نے کبھی ایسی خواہش ظاہر نہیں کی تھی جس پر ضرداب کو یہی لگتا تھا کہ وہ اس کے ڈر سے اسے اپنے قریب آنے سے نہیں روکتی---

ایسے نہ اپنی زلف کی زنجیر کر مجھے

میں اسماں کا چاند ہوں تسخیر کر مجھے

مدت سے خستہ حال ہیں دیواروں در میرے

کرتا ہوا مکان ہو تعمیر کر مجھے

میرا دل گھبرا رہا شاہ جی مت جائے کچھ ہو جائے گا آج ---!!

ذرہ ضرداب کے گلے لگے روتی جا رہی تھی---!!

ضرداب نے خوشگوار حیرت سے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو حمائل کرتے اسے خود میں بھینچ لیا---!!

اسے یوں لگا صدیوں کی مسافت کے بعد منزل کا نشاں نظر آیا ہو۔۔۔۔!!

وہ ذرہ کو خود میں جذب کر لینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!

اس کے لب مسکرا اٹھے تھے۔۔۔!!!

ذرہ میرا جانا مشکل مت بناو میری جان ۔۔۔!!

فرت جذبات سے ضرداب کی آواز بھاری ہو گئی تھی ۔۔۔۔!!

دیکھو میری طرف ۔۔!!۔

ضرداب نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

مجھے کچھ نہیں ہو گا جان شاہ خود کو اور مجھ کو فضول میں پریشان مت کرو وہ بس اک خواب تھا۔۔۔۔۔خواب کبھی حقیقت نہیں ہوتے ۔۔۔۔۔!!۔ہمشیہ ان کے برعکس ہوتا ہے اس لیے خود کو یہ سوچ سوچ کے پریشان مت کرو کے مجھے کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔!

ضرداب نے اک ہاتھ اس کی کمر کے گرد اور اک اس کے چہرے کے گرد باندھ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔!

نہیں اپ کو نہیں پتہ چاچو بابا نے بتایا تھا ۔۔۔!!

جو خواب برے ہوتے ہیں وہ واقع ہو جاتے ہیں

www.classicurdumaterial.com

اور یہ بھی کے کبھی کبھی ہمارے خواب سچ بھی ہو جاتے ہیں ------!!

ا۔آپ کو نہیں پتہ -----!!

میرے چاچو بابا کبھی جھوٹ نہیں بولتے---!

انہیں سب پتہ وہ سچ بولتے ہیں وہ جھوٹے نہیں

ذرہ رونے کے دوران اپنے چاچو کے سنہرے قول بیان کیے جا رہی تھی---!!

یہ جانے بنا کے سامنے والے کے تیور خطرناک حد تک بدل چکے تھے---!

لبوں کی مسکراہٹ لمحے میں غائب ہوئی تھی------!!

مسکراتی آنکھیں بجھ گئی تھی!!!

اس نے ذرہ کو بڑی مشکل سے اپنے انے والے غصے سے بچایا تھا-----!!!

بیٹھ جاو یہاں اور رو جتنا رونا----!!

ضرواب نے غصے سے اسے بیڈ پر بیٹھایا اور اپنا آفس بیگ اٹھا کر باہر نکل گیا---!!

اس کے یوں جانے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کے وہ بڑی شدت سے رہ دی----!!

وہ غصے سے بل کھاتا گاڑی تک آیا تھا۔۔۔!

اس نے اک ہی لمحے میں اس کی خوشی مٹی میں ملا دیا تھا۔۔۔۔۔!!!!

ضراب کا دل شدت سے چاہ رہا تھا ذرہ کو اک عدد تھپڑ لگانے کو اس کا موڈ خراب کرنے کے جرم میں ۔۔۔۔

اترو داد بخش گاڑی سے۔۔۔ میں خود ڈرائیو کرو گا تم گھر رہو اج۔۔۔۔!!

ضراب نے غصے سے داد بخش کو گاڑی سے باہر نکالا۔۔۔!

لیکن کیوں شاہ سائیں۔۔۔۔۔؟؟؟

داد بخش نکلو باہر۔۔۔!!

ضراب نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔!!

داد بخش کے باہر نکلتے ہی وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔!!

ضراب کی دھاڑ پر ذرہ گھبرا کر باہر بھاگئی تھی مگر جب وہ آئی ضراب جا چکا تھا۔۔۔۔!!

کیا ہوا کہاں کھوئی ہوئی ہو تم۔۔۔؟؟

لالی نے اسے یوں سوچ میں ڈوبا دیکھ کر ٹوکا تھا۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

کہی نہیں ---!!

اب بتاو کیوں رو رہی تھی ----؟؟؟

لالی نے اس کی خوبصورت کالی آنکھیں دیکھی جو رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھی-----!

چہرے بھی اترا ہوا تھا---ا

بتاو کسی نے کچھ کہا ہے کیا---؟؟

لالی نے پریشانی سے ذرہ کو اپنے ساتھ لگا لیا----!!

اپی ----وہ---اپی-وہ

ہاں کیا----؟

ذرہ کے رونے پر لالی نے گھبرا کر پوچھا تھا---!!

میں خواب دیکھا تھا اپی اس میں ش-- ش----شاہ جی کو-----!!!

اس نے روتے سب بتا دیا تھا----!!

وہو پری -----وہ سہی تو بول رہا تھا خواب کی تعبیر اکثر الٹ ہوتی ہے--!

میں تو ڈر گئی تھی کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا تمہارے ساتھ---!!

لالی نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا تھا---!!

میں سچ کہہ رہی ہوں اپی شاہ جی ہی----!

چپ شاہ جی کی کچھ لگتی جان نکال دی میری پکڑ کر-------کم سوچا کرو اس کے بارے میں ---

لالی نے مصنوعی غصے سے کہا تھا---

شاہ جی میرے ہیں تو کیوں نہ سوچوں ان کے بارے میں---!!؟

ذرہ نے ہلکی سے مسکان لبوں پر سجاتے ہوئے لالی کو دیکھا---!

ہم جانتے ہیں شاہ جی آپ کے ہی ہیں ---مگر آپ نے کہا کیا تھا اج شاہ جی کو جو اج سب کی شامت آئی ہوئی ----!!!؟؟

داد بخش ابھی نازلی سے بات کر کے آیا تھا---کوئی مغل انڈسٹری کی فائل نہ ملنے پر شاہ نے سارے سٹاف کی جان سولی پر لٹکا رکھی تھی----!!

میں تو کچھ بھی نہیں کہا تھا----؟؟

ذرہ نے شرم سے سرخ پڑھتے چہرے کو جھکا کر کہا----!!

پھر آج وہ گئے بھی تو غصے میں ہیں آفس ---!!

داد بخش نے فکرمندی سے کہا تھا---!

دیکھو پتر میں بات کا برا مت منانا شاہ سائیں تمہیں جہاں بدلے کے لیے لائے تھے---!!

تمہارے ساتھ گھر بسانے کے لیے نہیں -----

13 سال جس شخص نے اذیت کی زندگی گزارئی ہو اس سے تمہیں مجھے یا کسی اور کو اچھے کی امید نہیں رکھنی چاہیے ----

تمہارے چاچو اور باپ کی وجہ انہوں نے چار سال جیل میں گزارے ہیں بنا کسی گناہ کے----!!

بنا کسی وجہ کے---

داد بخش کی باتوں پر ذرہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی تھی-----

وہ اپنی جگہ سے آٹھ کھڑی ہوئی تھی ---

میرے بابا کی وجہ سے-----جھوٹ میرے بابا ایسا نہیں کر سکتے--- -----

وہ ایسے بلکل نہیں ----

ذرہ چیختی ہوئی اس کی طرف بڑھی تھی---

تم صرف اپنے بابا کے بارے میں غلط سن کر اتنا غصہ کر رہی ہو تو اس کا سوچوں جس کا کوئی قصور بھی نہیں تھا مگر اس نے اپنوں کی لوگوں کی اور جانے کس کس کی دل چیر دینے والی باتیں سنی ہو---!!

اسے غصہ کرتے دیکھ کر داد بخش نے اسے سب بتانے کا فیصلہ کیا تھا---!!

تمہیں برا لگ رہا میں تمہارے بابا کو جھوٹا بول رہا ہوں ----!!

اس کا سوچوں بٹیاں جسے لوگ زانی کہہ کر پکارتے تھے وہ بھی تمہارے اس چاچو کی وجہ سے----!!

ذرہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکی اس کے کانوں میں سائیں سائیں ہو رہا تھا---!

بیٹھو یہاں تم یہ لو پانی پیو----!!

لالی نے آگے بڑھ کر ذرہ کو اپنے پاس بیٹھایا----!!

م-میرے چاچو کی وجہ سے----؟؟؟

ذرہ تڑپ اٹھی تھی---!!

پتر جی اسی لیے شاہ جی نے تمہیں سب بتانے سے منا کیا تھا----

اس کا زرد پڑھتا رنگ داد بخش کو گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا تھا اس نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا---!!

داد بخش مجھے سب بتاو ایسا کیا کیا تھا چاچو بابا نے شاہ جی کے ساتھ-----؟؟

ذرہ نے پانی پی کر گلاس واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا---!!

پہلے رونہ بند کرو پھر بتاو گا----!!

داد بخش نے اسے چپ کرواتے ہوئے کہا---!

www.classicurdumaterial.com

جب شاہ جی کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔۔۔!

تب بڑے شاہ صاحب نے ان کی ضمانت کروانے سے منا کردیا تھا وہ سرے سے چاہتے ہی نہیں تھے کے شاہ سائیں جیل سے باہر آئیں ۔۔۔

چھوٹے شاہ صاحب نے بہت کوشیش کی جہاں تک ممکن تھا وہ گئے۔۔۔

تمہارے گھر گئے ہزاروں بار چکر کاٹے مگر تمہارے بابا نے بات کرے بنا ہی باہر سے بھیج دیا۔۔۔۔ ہر بار ہم مایوس لوٹے۔۔۔۔

چھوٹے شاہ صاحب نے اس لڑکی کے گھر والوں سے بھی بات کی مگر انہوں نے بھی ہماری بات نہ سنی الٹا ہمیں زلیل کر کے نکال دیا۔۔۔۔!!

ہر ممکن کوشش کے بعد چھوٹے شاہ صاحب ہمت ہار گئے۔۔۔۔۔

شاہ سائیں کے سبی دوست ادھر ادھر ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔!

کسی نے بھی شاہ سائیں کی مدد کرنے کی حامی نہیں بھری۔۔۔۔۔۔!!

شاہ سائیں نے جو سزا کاٹی وہ تمہارے اس چاچو کی وجہ سے

کیا ہوا کیسے ہوا میں میں نہیں جانتا مگر جو جانتا ہوں اس سے آگے اور کچھ جاننے کی تمنا نہیں رہی۔۔۔۔۔

تم سے یہ سب کہنے کا مقصد تمہیں دکھی کرنا نہیں یا پھر تمہیں تمہارے گھر والوں کے خلاف کرنا بھی-------

مقصد صرف یہ ہے کے شاہ سائیں پھر اسی موڑ پر چل نکلے ہیں جس سے وہ واپس لوٹے تھے-------!!

بہرحال بٹیاں اپ خیال رکھا کرو اس بات کا کے ان کے زخم دوبارہ ہرے نہ ہو جائے بس-----!!

داد بخش ذرہ کو سمجھتے ہوئے آٹھ کھڑا ہوا تھا----!

داد بخش بلکل بول رہا پری تمہارا فرض بنتا ہے شاہ صاحب کے درد کی دوا بنو----!

لیکن اپی میں نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کہا تھا شاہ جی سے----!

ذرہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا----!!

اچھا چلو کوئی بات نہیں تم اٹھو منہ دھو کر او------!

پھر ہم شاپنگ کرنے چلتے ہیں کیوں داد بخش چلے جائے تھوڑی دیر تک ا جائے گئے-------!

لالی نے مسکراتے ہوئے داد بخش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا------!

نہیں لالی میڈم شاہ سائیں کا حکم بٹیاں باہر نہیں جائے گئی-----!!

داد بخش سختی سے بولا تھا----

بس اک گھنٹے تک ہم لوٹ آئیں گئے اگر مجھ پر یقین نہیں تو آپ بھی ہمارے ساتھ چلے-----!!

لالی نے سنجیدگی سے داد بخش کو ساتھ چلنے کی افر کی تھی-----!!

ہاں چلو نا داد بخش میرا بھی دم گھٹ رہا یہاں تھوڑی دیر تک لوٹ آئیں گئے شاہ جی کو پتہ بھی نہیں چلے گا-----!!

ذرہ کی کھوئی ہوئی آواز پر داد بخش خاموشی سے اثباب میں سر ہلا گیا-----!!

❤❤

عرش اتنی اداس نہ رہو پلیز جو چیز تمہاری نہیں اس کے لیے خود کو تکلیف مت دو معاز بھائی تمہیں نہیں کسی اور کو پسند کرتے ہے یہی حقیقت ہے تم اسے قبول کرلوں جتنی جلدی ہو سکے سمجھی---!

علینہ کو جب سے پتہ چلا تھا کہ معاز اپنے آفس کی کسی لڑکی کو پسند کرتا----------!!!!

وہ عرش کو سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی----

مگر عرش وہی رو رو کر آدھی ہو گئی تھی جو علینہ کو غصہ دلا رہا تھا---!!!

دیکھو عرش تم اب بھی چپ نہ ہوئی تو میں جا کر معاز بھائی کو سب بتا دو گئی پھر رونہ ان سے اظہار محبت کرتے ہوئے---!

علینہ نے ہمیشہ کی طرح دھمکی دی تھی جس کا عرش پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔!

اوکے مرو میں جا رہی ہوں جب رو رو کے تھک جاو تو بتا دینا ا جاو گئی۔۔۔۔!!

علینہ سے سچ میں اس کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔!

اس گھر کی جان تھی اس لڑکی میں اگر کسی کو پتہ چل جاتا عرش رو رہی ہے تو مجاز شاہ نے سارے گھر کو ہلا کر رکھ دینا تھا۔۔۔۔۔!!!

علینہ پریشانی سے باہر جانے کے لیے پلٹی ہی تھی۔۔۔!

اپنے پچھلے کھڑے معاز کو دیکھ کر اس کی سیٹی گم ہو گئی تھی۔۔۔!

اس نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب معاز نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا کہتا علینہ کو حیران کر گیا تھا۔۔۔!

اب کیا جاو یہاں سے۔۔۔۔!!

معاز نے علینہ کو بیٹر بیٹر اپنی طرف دیکھتے اشارے سے وہاں سے جانے کا کہا تھا۔۔۔۔!!

علینہ پریشانی سے عرش کو دیکھتی باہر نکل گئی۔۔۔۔!

اب جا کیوں نہیں رہی تم جاو مجھے تمہاری کسی بھی بات کا جواب نہیں دینا۔۔۔۔!!

عرش نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔؟؟

www.classicurdumaterial.com

معاز سنجیدگی سے کھڑا اس کی پشت کو گھور رہا تھا ----!!

کیوں کس خوشی میں جواب نہیں دو گئی تم---؟؟

عرش جو گھٹنوں کے گرد اپنے بازوؤں پھیلائے ان پر اپنا سر رکھے رونے میں مصروف تھی----!

معاز کی آواز اسے اپنے سوگوار جہاں سے واپس کھینچ لائی تھی ----!!

اس نے حیرت سے سر اٹھا کر اپنے پیچھے سے آنے والی آواز کی سمت چہرہ موڑا تھا---!

اپنے عین سامنے معاز کو کھڑا دیکھ کر وہ گڑبڑا گئی تھی----!-!!

اا پ یہاں کیا کر رہے ہیں ---!!!

عرش کے روتے ہوئے لہجے میں ہلکا سا غصہ نمایاں تھا

جسے معاز نے بھی نوٹ کیا تھا-----!!

کیوں میرا یہاں انا منا ہے میں نہیں ا سکتا تمہارے کمرے میں ----؟؟؟

معاز نے مسکراتے ہوئے کہا اور چلتا ہوا اس کے قریب ا گیا------!!!!

مجھے نہیں پتہ اپ جائے یہاں سے مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی اپ جائے یہاں سے----!!!

عرش نے بے رخی سے کہتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھول دیا جس کا مطلب تھا---اب آپ جا سکتے ہیں ----!!!

میرا ابھی موڈ نہیں جانے کا---!!!

معاز کہتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا---!!!

یہاں بیٹھو عرش معاز نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھایا اور خود اس کے سامنے ٹک گیا---!!

عرش کا دل رو رہا تھا----!!

اس نے سر اٹھا کر اپنی نم آنکھیں معاز پر ٹکا دی----!!!

دیکھو گڑیا یہ نہیں کہو گا پیار محبت عشق سب بے کار کی چیزیں ہیں-----!!

مگر اس پر وقت ضیاء کرنے کے لیے ٹائم نہیں میرے پاس

ان باتوں سے ہٹ کر بھی دیکھا جائے تو تم میں اور مجھ میں بہت فرق ہے زمین آسمان کا-----پھر کبھی زمین اور آسمان ملتے دیکھے ہیں تم نے---!!

تم بچی ہو اس لیے صرف تمہیں سمجھانے آیا تھا---!!

فضول میں رو دھو کے خود کو تکلیف مت دو اور مجھے میری نظروں میں گراو مت اج کے بعد میں تمہارے منہ سے یہ بات نہ سنو-----!!

معاز سنجیدگی سے بولتا آخر میں اس کا لہجہ سخت ہو چکا تھا۔۔۔!!

اپنے دماغ کو یہ جو محبت کا بخار چڑھا رکھا ہے نہ تم نے اسے جتنا ہو سکے اتار کر پھینک دو

یہ نہ ہو تمہاری محبت اک بڑا طوفان لے ائے۔۔۔!!

معاز نے عرش کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

اس دوران عرش خاموشی سے آنسو بہائے جا رہی تھی۔۔۔۔!!

اس کے اندر اک حشر برپا تھا۔۔۔۔!!!

اس نے تو کبھی کسی کے سامنے اپنے دل کی بھنک تک نہیں پڑنے دی پھر معاز کیسے جان گئے یہ راز اسی احساس کے تحت اس کا سر جھکا جا رہا تھا۔۔۔۔!!

اک پل میں تو دل نے بغاوت کی تھی۔۔۔۔

اس کے قدموں میں بیٹھ جائے اور گڑگڑا کر اپنی محبت مانگ لے۔۔۔!!

مگر انا نے اس کی راہ میں اپنے قدم حائل کر لیے تھے۔۔۔۔

دل دہائی دے رہا تھا عرش اس کے بنا تم جی نہیں پاو گئی۔۔۔۔

مگر دماغ بول رہا تھا عرش محبت کے بنا جی لو گئی مگر عزت کے بنا کیسے جیو گئی۔۔۔۔!!!!!

آپ کو کیا لگتا میں یہ سب اپ کے لیے کر رہی ہوں۔۔۔۔؟؟

غلط فہمی مت پالے اپ اگر میں رو رہی ہوں تو اپ کے لیے ہر گز ایسا نہیں کر رہی یہ سب میں اپنے لیے کر رہی ہوں اپنے دل کے لیے -----!!

اور مجھے سمجھانے کے لیے بہت شکریہ---آپ کا ٹائم ویسٹ ہوا اس کے لیے ہاتھ جوڑ کر معافی چاہتی ہوں ----!

عرش کی آواز پر اس کے باہر کی طرف بڑھتے قدم رک گئے تھے---!!!

عرش آگ بگولا ہوتی اس کے سامنے ا کھڑی ہوئی تھی اپنے دائیں ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کرتی وہ بولے جا رہی تھی---!!

معاز نے سنجیدگی سے اس کے غصے سے لال ہوتے چہرے کو دیکھا تھا----!!

آج کے بعد مجھ پر یہ احسان مت جتائیے گا---!!

ہاں کرتی ہوں محبت اپ سے اج سے نہیں بچپن سے کر لے جو ہوتا اپ سے بھاڑ میں جائے میری طرف سے اج کے بعد مجھ پر فلاسفی مت جھاڑیئے گا اب جا سکتے ہیں اپ یہاں سے----!!

عرش کو خود سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ بول کیا رہی ہے-------!!

غضب ناک ہوتی وہ نازک سی گڑیا معاز کو پہلی بار دلچسپ ہستی لگی تھی----!!

وہ اس کی فیلینگز سے بے خبر نہیں تھا---

www.classicurdumaterial.com

وہ کافی پہلے سے جانتا تھا عرش کی خود میں دلچسپی مگر اسے یہ سب پسند نہیں تھا---

محبت پر تو ویسے بھی اس نے کبھی یقین کیا ہی نہیں---

کر لیتا تو عرش کی دیوانگی سے نظریں نہ چراتا

اور نا ہی اس کے پیار کو ٹائم ویسٹ کہتا-----!

وہ اپنے بنائے ہوئے اصولوں پر کاربند تھا----!!

اس پر اک گہری نظر ڈالتا وہ اس کے کمرے سے باہر نکل گیا----

اور عرش دروازہ بند کرتی وہی بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی ----!!

محبت ملال ہوتی تو شاید آج اس دنیا سے اس کی ہستی مٹ گئی ہوتی-----

یوں ہر کوئی اس کے پیچھے خوار نہ ہو رہا ہوتا----

محبت تو یار کی چاہ میں خود کو مٹا دینے کا نام ہے----!!!

اک ہی شخص پر جو لٹا دے زندگی اپنی

ایسے شخص تو کتابوں میں ملا کرتے ہیں۔

-

نازلی گھبرائی ہوئی اپنے کیبن سے نکلی تھی---

کیوں کہ آج صبح سے شاہ کا موڈ خراب تھا سارے آفس کے سٹاف کی شامت آئی ہوئی تھی---!!

نازلی اپ شاہ صاحب کے روم میں جا رہی ہو تو پلیز یہ فائل بھی لے جاو مجھے ابھی کافی کام دیکھنا ہے----!

نازلی کو ضرداب شاہ کے آفس کی طرف بڑھتے دیکھا تو حنا نے جلدی سے اپنی ورک فائل اس کے حوالے کی تا کہ وہ ڈانٹ سے بچ سکے----!

آپ لوگوں کو میں ہی دیکھتی ہوں جڑکیاں جانے کے لیے آپ خود لے کر جاو اپنی فائل مجھے خود صبح سے ہزاروں بار ڈانٹ پڑ چکی ہے----!

نازلی نے حنا کی فائل کی طرف بنا دیکھے آگے قدم بڑھا دیئے-----!!!

سر یہ عاشر سر نے فائل بھیج ہے وہ خود آج نہیں آئے------ شاید ان کی طبیعت ناساز ہے اج----!!!!!!!

شاہ اپنے سامنے کھولی فائل پر نظریں جمائے بیٹھا تھا-----!!

نازلی کی آواز پر بھی سر نہ اٹھایا---

رکھ دو

نازلی فائل رکھ کر باہر نکل ائی ----!

ضرداب شاہ کی نظریں اب فائل کی بجائے اپنے سامنے رکھے لیپ ٹاپ پر تھی---!

کہا جا رہے ہو تم ذرہ کو لے کر----؟؟؟

وہ تینوں ابھی گھر سے نکلے ہی تھے جب شاہ کی دھاڑ نے داد بخش کو گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تھا--!!

شاہ سائیں وہ لالی میڈم آئی ہوئی تھی وہ زبردستی شاپنگ مال لے کر جا رہی ہیں ---!

داد بخش نے سنجیدگی سے وضاحت دی تھی----!

داد بخش اسے ابھی گھر واپس لے کر جاو----!

ضرداب نے کافی حد تک خود کو غصہ کرنے سے روکا تھا---!

داد بخش مجھے تم سے یہ بےوقوفی کی امید بلکل نہیں تھی---!

تم اچھے سے جانتے وہ وجاہت ذرہ کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کرتا پھیر رہا ہے تم پھر بھی اسے میرے گھر سے باہر لے آئے ہو----!!

ضرداب کا بس نہیں چل رہا تھا وہ داد بخش کو کچا چبا جائے ----!!!

موبائل ذرہ کو دو اور گاڑی واپس گھر کی طرف موڑوں اگلے پانچ منٹ میں ذرہ مجھے گھر میں چاہیے داد بخش ----!!!

ضرواب کی گوراہٹ داد بخش کو کچھ غلط ہونے کا احساس دلا گئی تھی---!!

اس نے موبائل ذرہ کو پکڑانے کے لیے اپنا رخ موڑا ہی تھا----!

جب کسی بائیک والے نے چلتی گاڑی پر فائرنگ شروع کر دی تھی----!!!

جھک جاو-----داد بخش کی آواز پر وہ دونوں سیٹ کے نیچے ہو چکی تھی---!!

داد بخش گاڑی روکنا نہیں چاہتا تھا ذرہ کو باہر لا کر اک غلطی تو وہ پہلے ہی کر چکا تھا گاڑی روک کر اک اور غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا---!

اس سے پہلے داد بخش گاڑی کی سپیڈ بڑھاتا اچانک گاڑی کے ٹائیرو پر لگنے والی گولی نے داد بخش کی ساری پلاننگ کو دھرا رہنے دیا تھا

گاڑی اگلے ہی پل اک جھٹکے سے چرچرائی تھی ----!

اور اک دو بازی لیتی ہوئی دور جا گری تھی ----!!

داد بخش کے کندھے سے اٹھنے والے درد نے اس کے حواس چھین لیے تھے---!!

درد کی نوعیت پر وہ سمجھ چکا تھا گولی اس کے کندھے کو چھید کر گزار چکی تھی-------!!!

اس نے بند ہوتی آنکھوں کو اس نے بمشکل کھول کر الٹی ہوئی گاڑی میں سیدھا ہونا چاہا مگر ہمت جواب دے گئی ---!!

اس نے پیچھے موڑ کر ذرہ کو دیکھا جو نیچے پڑی تھی ---!!!

لالی نے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ رکھا تھا----!!!

داد بخش اس بات سے لاعلم تھا ذرہ خوف سے بے حوش تھی یا اسے کوئی نقصان پہنچ چکا تھا----!!!

❤❤

تو کیا میں اب بھی غلط ہوں ----؟؟؟

ہاں امان ملک تم کل بھی غلط تھے تم آج بھی غلط ہی ہوں----!!!

نہیں میں غلط نہیں تھا میں تو دوستی کا حق ادا کیا تھا---!!

وہ لان میں بیٹھا پری کے ساتھ کھیل رہا تھا ----!

کھیل کیا رہا تھا بس جسمانی طور پر وہ وہاں موجود تھا مگر ذہین اپنے ماضی میں کھویا ہوا تھا----!!

پری کھیلتی ہوئی اس کے سینے پر سر رکھے سو گئی تھی---!!!

www.classicurdumaterial.com

امان نے اس کے گرد اپنے بازوؤں پھیلاتے ہوئے سوچا تو اس کے مردہ ضمیر نے اس کو اس کی غلطی کا احساس دلوایا تھا---!!!!!

اب وہ اپنے ضمیر کی عدالت میں کھڑا خود کو سہی ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا--!!!!!!

تو کیا ضرداب تمہارا دوست نہیں تھا----؟؟؟

کیا صرف دوستی کا حق جمشید کی طرف زیادہ تھا---؟؟

ضرداب تمہارا دوست نہیں تھا----؟؟؟

ضمیر اسے لتاڑ رہا تھا اسے آئینہ دیکھا رہا تھا----!

اسے اس کی غلطی یاد کروا رہا تھا---!!

جو اس نے ضرداب شاہ کے ساتھ کیا تھا اس کا احساس دلوا رہا تھا---!!

وہ----وہ---جمشید میرا بچپن کا دوست ہے ---میں----میں اسے کیسے نہ بچاتا----!

وہ مجھ سے مدد مانگ رہا تھا---میں کیسے انکار کرتا---!

اس نے ضمیر کے سامنے ٹوٹی پھوٹی وضاحت دی تھی ----!!!

تو کیا ضرداب نے تمہاری مدد نہیں مانگی تھی----؟؟؟

ضرداب بے شک تمہارا بچپن کا دوست نہیں تھا مگر تمہارا دوست تو تھا نا----!!

اچھا دوست بھائیوں سے بڑھ کر ہوتا ہے اگر کوئی کم ظرف سمجھ تو---!!

ضمیر کی بات نے اس کا سر شرمندگی سے جھکا دیا تھا----!!

اس کے پاس کوئی تھی وضاحت نہیں بچی تھی----!!

کوئی بھی دلیل اس کے کام نہیں آئی تھی---!

اس کے ضمیر نے اسے اس غلطی کا احساس دلوایا تھا----!

جو وہ پچھلے 13 سال سے بھولا چکا تھا----!

تم اک بار اسے لہو لہو کر چکے ہو امان اس کے 13 سال اپنے جھوٹ کے نظر کر چکے وہ اس کا گھر بار ---اس کے دوست---اسکا کیریئر نگل چکے ہو----!!!

اس کی ساری خوشیاں تم چھین چکے ہو امان ملک----اب اس پر رحم کرو-------!!!

ضمیر کی بات پر وہ پریشان ہو اٹھا تھا--!

اب---اب میں کچھ نہیں کیا اس کے ساتھ----

اب میں کچھ نہیں چھینا اس سے میری بات کا یقین کرو-----!!!!!!

میں کچھ نہیں کیا اب----!!!

اس کے الزام پر وہ تڑپ اٹھا تھا----!

کیوں تم تکلیف دے کر بھول جاتے ہو امان ملک اتنے بے حس کیوں ہو تم----؟؟؟

کیا--کیا----کیا ہے میں نے اب----؟؟؟

امان اس کی الزامات پر تڑپ اٹھا تھا---!

تم اب اس سے اس کی زندگی چھین رہے ہو امان اس کی سانسیں چھین کے بول رہے ہو تم نے کیا--کیا ہے ----!

تم اس سے اس کی محبت چھین رہے ہو امان ----!

اس سے اس کی ذرہ کو الگ کر رہے ہو----!!

امان جو اس کی باتیں بنا سنے پری کو گود میں لیے اندر بڑھ رہا تھا جب اس کی بات نے اس کے قدم روک لیے تھے----!!

اس نے پلٹ کر اپنے ضمیر کو دیکھا جو اسے حیرت سے دیکھنے پر مسکرا دیا ----!!

کیوں یاد نہیں کیا کر کے آئے ہو تم رات کو وجاہت کے ساتھ جانا مطلب تم اج بھی چاہتے وہ ضرداب تکلیف میں رہے----!!!

نہ-نہیں میں نہیں چاہتا اسے تکلیف ہو تم مجھے ------ اس کے غصہ کرنے پر وہ مسکراتا ہوا غائب ہو چکا تھا----!

امان کے ذہین میں اک خیال چمکا تھا جسے عمل تک پہنچانے کے لیے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔!

♥♥

کل پر ہی رکھوں یہ وفا کی باتیں

میں آج بہت بجھا ہوا ہوں ۔۔۔۔

اسلام علیکم بڑے بابا کیسی طبیعت اپ کی۔۔۔؟

معاز نے سماہرہ کے کمرے میں آتے ہی سب کو سلام کیا تھا۔۔۔!!!

کمرے میں آتے اس کی نظر سیدھا بے بو جان کی گود میں سر رکھے آنکھوں کو بند کیے پڑھی عرش پر پڑھی تھی۔۔۔!

مجاز شاہ کو سلام کرتا وہ بے بو جان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔!

کیسے ہو برخوردار اج کل دیکھتے ہی نہیں گھر میں کہا گم رہتے ہو۔۔۔۔؟؟

اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے مجاز نے اس سے شکایت بھی کر ڈالی تھی ۔۔۔۔!

بس بڑے بابا فیکٹری کے کام سے کراچی سے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔!!!

معاز بات مجاز سے کر رہا تھا مگر اس کی نظریں بھٹک کر عرش کے چہرے پر جا رہی تھی۔۔۔!!!

کوئی بات کرنا چاہیتے ہو پتر۔۔۔!!!

بے بو جان نے اسے سر جھکائے کسی سوچ میں گھوم دیکھا تو پوچھ لیا تھا۔۔۔!!!

بے بو جان میں چاہتا ہوں اپ تابی کے گھر رشتہ لے کر جائیں علینہ اور عامل سے پہلے مجھے تابی سے نکاح کرنا ہے وہ بھی جتنی جلدی ہو سکے۔۔۔!!

معاز نے بات کی آخر میں سر اٹھا کر پہلے عرش کو دیکھا تھا جو ویسے ہی بے حس و حرکت پڑی تھی۔۔۔!

پھر باقی سب کی طرف۔۔۔!!

ٹھیک ہے پتر جی ہمیں تو کوئی مسئلہ نہیں ویسا ہی ہو گا جیسا تم چاہتے ہو۔۔۔!

اس کی بات کے آخر میں مجاز شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!!

ان کی بات پر کمرے میں موجود سبی نقوش مسکرا اٹھے تھے۔۔۔!!!!

علینہ نے اپنا چہرہ موڑ کر خود پر ضبط کیا تھا وہ اچھی طرح جانتی تھی عرش جاگ رہی ہے۔۔۔!!

علینہ نے پریشانی سے عرش کو دیکھا تھا۔۔۔!!

مگر وہ ویسے ہی پڑی رہی بنا حرکت کیئے------!!

جی بڑے بابا اگر اپ لوگوں کو مناسب لگے تو ایسا کریں کل ہی چلے جائے ---!!

معاز کی بات پر علینہ کو غصہ آیا

وہ بنا کسی کو کچھ بولے باہر نکل گئی-----!!!

معاز بھائی لگتا اپ کا فیصلہ علینہ کو اچھا نہیں لگا تبھی باہر چلی گئی ہے وہ----!!

اس کے باہر نکلتے ہی کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا تھا وہ کب سے خاموش بیٹھا شاریب کے ساتھ گیم کھیل کر ٹائم پاس کر رہا تھا----!!

شاہی یار میرا بھی معاملہ سیٹ کردو دیکھو معاز بھائی بھی مجھ سے آگے جانکلے ہے----!!

کاشی کی دوہائی پر شاریب اپنی مسکراہٹ بڑی مشکل سے دبا پایا تھا----!

یار عامی بتا رہا تھا وہ لڑکی تو تمہیں منہ نہیں لگاتی تم اس کے پیچھے پاگل ہوئے پھیر رہے ہو----!!

شاریب کے طنزیہ بات پر وہ تپ اٹھا تھا----!

تم منہ کی بات مت سوچوں منہ میں خود لگا لوں گا تم بس بات کرو پاپا سے -----!!

کاشی منت بھرے لہجے میں بولا تھا----!!

اچھا دیکھو گا ابھی چپ کرو مجھے گیم کھیلنی ہے ----!!!

معاز بھائی ویسے آپس کی بات ہے تابی بھابھی دیکھتی کیسی ہیں کسی دن گھر بھولائیں نہ ان کو ہم بھی دیکھ لے گئے اور آپ بھی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لینا---!!

کاشی کے مزاح پر سبی کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی---!

اپنا منہ بند رکھو جتنی ضرورت ہو بس اتنا ہی کھولا کرو----!!

معاز کی ڈانٹ پر وہ اپنا سا منہ لے کر بیٹھ گیا------!

عرش اب کیسا فیل ہو رہا میری چندہ ----؟؟

عالم ابھی باہر سے آیا تھا----رانی کے بتانے پر کے سب مجاز شاہ کے کمرے میں محفل جمائے بیٹھے تھے-----!!-

آتے ہی

عرش کے ماتھے پر فکرمندی سے ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا----!

اب تو ٹھیک ہے میری بچی دوائی نہیں کھا رہی کب سے سماہرہ اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی دوائی لے کر----!

دیکھو بنا کھائے سو گئی------!

بے بو جان نے نرمی سے عرش کا ماتھا چوما تھا۔۔۔۔!!

عرشی ۔۔۔۔عرشی ۔۔۔۔!

رہنے دو عامل سو رہی ہے وہ۔۔۔!!!

عامل کے پکارنے پر مجاز شاہ نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔!!

بابا جان یہ کون سی جگہ ہے سونے کی۔۔۔۔۔

کمرے میں چل کے سو جائے نا۔۔۔۔!!!

عامل نے کہتے ہوئے اسے آوازیں دینا شروع کر دی۔۔۔!!

اٹھو چندہ کمرے میں چلو۔۔۔۔!!!

تم کیا یہ گیم کھیلنے آئے ہو یہاں اٹھو عرشی کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر آو۔۔۔۔!!

عامل نے پلٹ کر گیم کھیلتے شاریب کو غصے سے لتاڑا تھا۔۔۔۔!!!

نہیں یار میں تو ڈاکٹر بن کے آیا ہوں تمہاری طرح نہیں ویلا۔۔۔۔!!!

شاریب نے بھی جوابی کاروائی کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

ہاں ڈاکٹر بن کے آئے ہو تو کسی ہوسپٹل مرو جا کر ہر وقت کاہلوں کی طرح پڑے رہتے ہو۔۔۔۔!!!

عامل عرش کو لے کر نکل رہا تھا جب معاز نے اپنے موبائل سے نظر اٹھا کر عامل کے ساتھ چلتی عرش کو دیکھا تھا خوبصورت چہرہ اس وقت بخار کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔!!!!

اک پل کے لیے تو معاز کے دل کو کچھ ہوا تھا اک ہی رات میں وہ برسوں کی بیمار لگ رہی تھی۔۔۔۔!!!

حد ہے یار اس لڑکی کا دماغ کیوں خراب ہو گیا ہوا ۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

میں تو کبھی اس کو ایسا کچھ کہا ہی نہں پھر یہ کیوں اس راہ پر نکل ائی ہے۔۔۔۔؟؟

اس کے باہر نکل جانے کے بعد وہ وہی بیٹھا سوچتا رہ گیا تھا۔۔۔!!!

کاشی اور شاریب بھی ان کے پیچھے باہر نکل گئے تھے۔۔۔!!!

♥♥

دیکھے شاہ صاحب ہم جب یہاں آئے تھے تب صرف اپ ملازم زخمی حالت میں تھا اور ایک عورت تھی اس کے ساتھ گاڑی میں ان دو کے علاوہ کوئی بھی

نہیں ملا ہم کو گاڑی میں ۔۔۔۔!!

داد بخش سے بات کرتے ہوئے ضرداب کو فائرنگ کی آواز سنتے گھبرا گیا تھا۔۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

داد بخش ۔۔۔۔داد بخش ۔۔۔۔۔کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟ تم ٹھیک تو ہو ۔۔۔۔داد بخش ۔۔۔۔ذرہ ۔۔۔۔ہیلو ۔۔۔۔!

ضراب پاگلوں کی طرح چیخا تھا۔۔۔۔!

مگر دوسری طرف گولیوں کی آواز نے اس کے حواس سلیپ کر دیئے تھے۔۔۔!!

اگر ذرہ کو کچھ بھی ہوا نہ تو کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا امان ملک ۔۔۔۔۔!

۔زندہ زمین میں گاڑ دو گا ان سب کو جنہوں نے مجھ سے میری ذرہ کو دور کرنا چاہا۔۔۔۔۔!!!

وہ موبائل بنا بند کیے باہر بھاگا تھا۔۔۔۔!!

اسے یوں گھبرائے ہوئے باہر کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھ کر سارا سٹاف الرٹ ہو چکا تھا۔۔۔!!

کیا ہوا نازلی سر کہاں گئے۔۔۔!!! اس طرح پریشان سر کو پہلے تو کبھی نہیں دیکھا۔۔۔۔!؟؟

قیصر صاحب نے پریشانی سے نازلی سے پوچھا تھا۔۔۔۔!!

پتہ نہیں قیصر صاحب ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میں آئی ہوں فائل دے کر تب تو ٹھیک تھے اب اچانک سے پتہ نہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔!!!

نازلی کی بے خبری پر قیصر صاحب فکر مند ہوتے اپنے کیبن کی طرح چل دیئے ۔۔۔۔!!

ضراب کے پہنچنے سے پہلے پولیس وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔۔!!!

داد بخش کو گولی لگی تھی ضرداب کو کچھ سمجھ نہیں آیا سوائے ذرہ کے----!

مجھے یہ بکواس مت سنائیں انسپکٹر صاحب ---!

مجھے میری بیوی چاہیے ہر حالت میں---- ہر قیمت پر

ضرداب کی دھاڑ پر سب پریشان ہو چکے تھے---!!

دیکھے شاہ صاحب ہم جھوٹ کیوں بولے گئے جب ہم آئے تھے تب صرف اپ کا ملازم اور اک عورت تھی----!!

ہم اپ کو ہزاروں بار یہ بات بتا چکے ہیں مگر آپ سمجھ ہی نہیں رہے----!

سب انسپکٹر اس کے غصے پر اچھے خاصا پریشان ہو گئے ہوئے تھے---!!

ضرداب نے بڑے بڑے افسران کو الرٹ کر دیا تھا وہ سب ذرہ کو ڈھونڈنے پر لگے تھے----!

ضرداب کا غصے سے برا حال تھا---!!

اس کا بس نہیں چل رہا تھا -----!!!

ساری دنیا کو آگ لگا دے اوپر سے داد بخش کو لگنے والی گولی نے اسے پریشان کر رکھا تھا---!!!

اب بھی وہ ہوسپٹل میں تھا----!!!!

داد بخش کے کمرے کے باہر راہداری میں رکھی گئی چیئر پر وہ بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا -----!

ذہین کی تمام سوچیں ذرہ کے گرد ہی گھوم رہی تھی---!!

لالا جان ----!

وہ جانے کون سی سوچوں میں غرق تھا جب خود سے کچھ فاصلے پر شاریب اور عامل کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تھا----!!

لالا جان کیا ہوا----؟؟؟

کیسی ہے داد بخش کی طبیعت اب---؟؟کیسے لگی گولی ان کو----؟؟

عامل اک ہی سانس میں بول گیا تھا---!!

لالا جان کیا ہم اپ کے اپنے نہیں جو آپ ہر پریشانی میں شامل کرنا بھول جاتے ہیں----!!!

شاریب کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بنا وہ اٹھا اور باہر کی طرف بڑھنے کو تھا جب عامل اس کی راہ میں حائل ہو کر بولا تھا----!!

آپ بنا جواب دیئے نہیں جا سکتے لالا جان ----!!!

شاریب کی دائیں طرف کھڑے مجاز شاہ کا دل خون کے آنسو رو دیا تھا----!!!

انہوں نے اپنے اس شہزادے کو پورے 13 سال خود سے الگ رکھا تھا----!!!

www.classicurdumaterial.com

نازلی کی فون کال پر وہ سب پریشان ہوتے ضراب مینشن کی طرف بڑھے تھے جب خلیل صاحب کی کال نے مجاز شاہ کو ہلا کر رکھ دیا تھا---!!!

انہوں نے ضراب مینشن کی بجائے گاڑی کا رخ خلیل صاحب کے بتائے ہوئے ہوسپٹل کی طرف موڑا تھا-----!

انہوں نے جب راہداری میں قدم رکھا تو ضراب کو سوچوں میں غرق دیکھ کر سب اس کی طرف بڑھے تھے ----!!!

ان سب میں مجاز شاہ کو دیکھ کر وہ وہاں سے آٹھ کر چل دیا تھا----!!

ہاں نہیں ہو تم سب میرے اپنے سمجھے تم ---!!

جن کا اپنا تھا وہ مجھے مار چکے ہیں اج سے 13 سال پہلے اب مرے ہوئے پر فاتحہ پڑھے بس رشتے نہ جگائیں نہ مجھے چاہیے کوئی رشتہ اب ----!!!

وہ اک نفرت زدہ نظر مجاز شاہ پر ڈال کر باہر کی طرف بڑھ گیا----!

اس وقت وہ کسی سے بھی بات کرنے کی پوزیشن میں بلکل نہیں تھا---!!

دل میں اک حشر برپا تھا---!

www.classicurdumaterial.com

دل چاہ رہا تھا۔۔۔سب کو آگ لگا ڈالے جلا کر خاک کر ڈالے دنیا کو۔۔۔!!

باہر نکل کر وہ گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب اس کا موبائل بج اٹھا۔۔۔۔!!

ضراب نے بے دلی سے اپنے کوٹ کی جیب سے موبائل نکالا تھا۔۔۔!!!

بنا نمبر دیکھے کال اٹھا لی۔۔۔!!

ضراب شاہ۔۔۔۔!!

امان کی آواز اسے سوچوں سے کھینچ لائی تھی۔۔۔!

یو بلڈی باسٹڈ۔۔۔۔۔۔۔۔ ضراب غصے سے غرایا تھا۔

دیکھو ضراب شاہ میں جانتا ہوں تم سمجھ رہے ہو گئے ذرہ میرے پاس ہے ۔۔۔۔!!

امان نے اسے غصے سے غراتے دیکھ تو جلدی سے بول گیا۔۔۔۔!!!!!

مجھے تم جیسے گھٹیا لوگوں سے اپنی بیوی کا پتہ لگوانے کی قتی ضرورت نہیں سمجھے میں ضراب شاہ ہوں وہ کہاں ہے مجھے اچھی طرح علم ہے بے فکر رہو اگر تمہیں وہ شام سے پہلے چاہیئے تھی تو مجھے بھی ابھی چاہیئے اسی وقت ۔۔۔۔!!!

ضراب نے غصے سے موبائل بند کر کے گاڑی کے ڈیش بورڈ پر پھینک دیا۔۔۔۔!!

ہوسپٹل آنے سے پہلے جمال کی کال آئی تھی ۔۔۔!

اس کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ذرہ کا پتہ تو لگا چکا تھا بس داد بخش کو دیکھنے ایا تھا۔۔۔۔۔!!

شاہ جی اپ کی بیوی اس وقت شریفوں دین کے اڈے پر ہے جی۔۔۔!!

وہ حادثے والی جگہ سے ہوسپٹل کے لیے نکل رہا تھا جب جمال کی بات پر اس کا خون کھول اٹھا تھا ۔۔۔۔۔!!!

اس نے گاڑی اسی طرف موڑلی تھی۔۔۔!!

اس کے تیوروں سے لگ رہا تھا اج شریفوں دین کی خیر نہیں ۔۔۔۔!

❤❤

اوے ہوئے کاظم پائی کڑی تے کمال اے یار۔۔۔۔!!!

وہ ڈری سہمی ہوئی ذرہ کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا تھا۔۔۔!!

اوئے آدھے ہاتھ تے ویکھ کاظم پائی ہائے ہائے انج لگن دیا جیوئے رو دا پھالا ہوئے۔۔۔۔۔!!!

بالے پاہ جی استاد کا حکم ہے اس کڑی سے دور رہنا اس لی اے تعاریفاں کٹ کرو تے اپنے دل تے قابو پاو۔۔۔۔!!!

شریفوں دین نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

اقبال کو یوں اس لڑکی کو چھوتے دیکھ کر کاظم کو راوی یاد آ گئی تھی اس نے بالے سے جھوٹ بول کر ذرہ سے دور رہنے کا کہا تھا۔۔۔۔۔!!!

اوئے کاظم پائی ویکھ تے سہی کڑی دئیاں اکھاں یار۔۔۔۔۔۔!!!

ڈر سے زرد پڑتی ذرہ اور خود میں سمٹ گئی دونوں بازوں گھٹنوں کے گرد باندھے وہ دیوار سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔۔!!!

اقبال نے ذرہ کے معصوم سے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔!!

اس کی نگاہوں سے ٹپکتی حواس ذرہ کو اپنے آپ میں سمیٹ رہی تھی۔۔۔۔۔!!!

وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں تھی جو کسی مرد کی نظروں کا مطلب نہ سمجھ سکتی۔۔۔!

کاظم پائی اک چاہ دا کپ تے لے ا ساری رات جاگنا تے کوئی بندوبست ہو جائے نیند نو بھگانے کا۔۔۔!!!

اقبال نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی گندی نظریں ذرہ پر جمائے کاظم کو وہاں سے ہٹانا چاہا۔۔۔۔!!!

او اجاو دونوں ساتھ چل کے پیتے ہیں بالے تب تک استاد بھی پہنچ جائے گا راستے میں ہے استاد۔۔۔۔۔!!!

www.classicurdumaterial.com

کاظم کی بات پر اقبال اپنا دل مسور کے رہ گیا۔۔۔۔!!!

اچھا۔۔۔چلو فیئر دووے چل نے ا۔۔۔۔۔!

اقبال کی جاتے جاتے بھی نظر روتی ہوئی ذرہ پر تھی۔۔۔۔۔!!!

افففففف یار کاظم پائی اے کڑی برداشت تو باہر اے پاجی تھوڑا ٹائم دے دو تسی چلو میں انا وا۔۔۔!!

اقبال نے للچاتے ہوئے کاظم سے منت کی کاظم اس کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔۔۔۔!!

اوئے اے سوچنا بھی مت بالے اے کڑی شہر کے سب سے مشہور بزنس مین کی بیوی ہے۔۔۔۔!!!

لے تے او ساڈا کی وگاڑ لے گا۔۔۔۔!!

اقبال نے اس کی بات کو چٹکیوں میں اڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

وہ تو شاید کچھ بگاڑے نہ بگاڑے میں تمہارا حلیہ ضرور بگاڑ دوں گا۔۔۔۔!!

کاظم سے بات کرتے اقبال کو وجاہت نے دبوچ لیا تھا۔۔۔۔!!!

شریفوں دین کے ساتھ آتے وجاہت نے اس کی بات بڑے ضبط سے سنی تھی۔۔۔!!

تھوڑا پاس آتے وہ اپنے غصے پر قابو نہ پا سکا اور اقبال کو مارنہ شروع کر دیا۔۔۔۔!!

اسے ہاتھ لگانے سے پہلے یہ یاد رکھنا وہ ملک وجاہت کی بہن ہے سمجھے---!!!

وجاہت اسے مارتے ہوئے بولا تھا---!!

اس کے مضبوط ہاتھوں کی مار نے چند منٹوں میں اقبال کا حلیہ بگاڑ دیا تھا----!!!

دوبارہ اسے چھونے کا خیال بھی دل میں لائے تو نہ زندہ میں چھوڑوں گا اور نہ ہی مردا میں ----!!!

وجاہت کو سبی پکڑ رہے تھے مگر وہ کسی کے بھی قابو میں نہیں ا رہا تھا---!!

وجاہت ملک جانتا ہے تم جیسے کتوں کو کیسے پٹا ڈالنا ہے---!!!

اس کی مار سے اقبال نڈھال ہو چکا تھا ----!!

اس کا سر منہ خون سے لال ہو چکا تھا----!

باو تم ہی روک لو وہ مر جائے گا تمہیں لڑکی چاہیے وہ لو اور جاو خیر سے---!!

شریفوں دین نے جب دیکھا وجاہت کسی کے بھی قابو میں نہیں ا رہا تو وہ آرام سے کرسی پر بیٹھے امان کی طرف بڑھا تھا----!

وہ ایسے دیکھ رہا تھا ان سب کو جیسے سچ میں نہیں کسی فلم کا سین دیکھ رہا ہو----!!

شریفوں دین وہ جو کر رہا بلکل ٹھیک کر رہا ہے شکر کرو وہ وجاہت ملک ہے اگر ضرداب شاہ ہوتا تو اب تک وہ آخری سانس لے چکا ہوتا-----!!!

امان سے بات کرتا شریفوں دین چونک گیا تھا آواز امان کی بجائے اس کے عقب سے آئی تھی ---!!

دونوں نے موڑ کر دیکھا تھا---!

شریفوں دین کے چہرے کا رنگ اک لمحے میں بدلا تھا---!!!

مگر امان پہلے کی طرح لاتعلق کھڑا تھا-----!!!

کیوں شریفوں دین صاحب گھبرا گئے----!!!

میری عزت پر ہاتھ ڈالتے تو گھبرائے نہیں تم -----!!!!!

اب یہ پسینے کیوں ا رہے اپ کو--- !!!

ضرداب آہستہ سے چلتا اس کے مقابل آتے ہوئے اس کے ماتھے سے پسینہ اپنی انگلی کی پور پر صاف کرتے ہوئے کہا تھا--------!!!

ت-ت-تم یہاں کیسے ا گئے---؟

شریفوں دین نے اپنا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا تھا----!!!

ارے بھول گئے ہمارا تو بہت پرانا ساتھ ہیں -----!

تمہارا پتہ میں نہیں جانو گا تو تف ہے مجھ پر----!!!

ضراب نے اپنی انگلیوں میں دبئی سیگریٹ کا لمبا سا کیش لیتے ہوئے دھواں شریفوں دین کے منہ پر پھینکتے ہوئے کہا----!!!

دیکھو ضراب شاہ تمہارا اور میرا کھاتا بہت پہلے بند ہو چکا ہے اب تم ------!!!! ہاں بند تو ہو چکا تھا مگر اب کھولا تو تم نے ہی ہے پہلے میری بیوی کو کڈنیپ کر کے اور اب دوبارہ وہی عمل دوہرا کے----!!!

اب سوچوں ذرا میں تمہارے ساتھ کرنے کیا والا ہوں --- !!!

ضراب سامنے پڑے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے نفرت آمیز لہجے میں بولا تھا----!!!

دیکھنے میں لگ رہا تھا وہ بہت پرسکون ہو مگر اس کے اندر اک حشر برپا تھا-----!!!

اس کی آنکھیں خون رنگ ہو رہی تھی----!!!

امان اسے اک نظر دیکھ کر وجاہت کی طرف بڑھا تھا----!!!!!!!!!

تمہیں مال چاہئیے وجاہت ملک سے----؟

ضراب نے اپنی سرخ آنکھوں سے شریفوں دین کے سفید پڑھتے چہرے کو دیکھا تھا----!!!

سفید شرٹ پر براون پینٹ پہنے اپنے سنہری بالوں کو ہمیشہ کی طرح پونی میں جکڑے ہوئے تھے----!!!!

اس پر اس کے خوبصورت چہرے پر جسم کو جما دینے والا سرد تاثر لیے وہ شریفوں دین کے سامنے کھڑا تھا-----!!!

ت۔ت۔ تم -----چٹاخ-----------ذرہ کہاں ہے ----؟؟؟

شریفوں دین نے کچھ بولنا چاہا مگر ضرداب کے زور دار تھپڑ نے اس کا منہ بند کر دیا تھا-------!!!!!!

ضرداب کا ہاتھ اس قدر زور سے پڑا تھا شریفوں دین اک بار ہل گیا تھا----!!!

تمہاری اتنی ہمت تم استاد شریفوں دین پر ہاتھ اٹھاو------!!!!

شریفوں دین نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تھا----!!!

ضرداب پر اس کے چیخنے کا کوئی اثر نہ ہوا اس نے دوسرا تھپڑ بھی اسی قوت سے دے مارا تھا----!!!

اور تمہاری اتنی ہمت کے تم میری ذرہ کو چھوو بھی---!!!

ضرداب غضب ناک ہوتا شریفوں دین پر ٹوٹ پڑا تھا----!!!

اس کے بھاری ہاتھ نے شریفوں دین کو سنبھلنے نہ دیا اور وہ دور جا گرا تھا---!!

امان اور وجاہت ذرہ کو ڈھونڈنے کے لیے بھاگے تھے----!!

بے فکر رہو استاد بھی کم نہیں تم سے شریفوں دین نے جوابی حملہ کیا تھا جسے ضرداب نے بڑی اسانی سے ناکام بنا دیا تھا---!!

دونوں ہی اک دوسرے پر بھاری پڑھ رہے تھے---!

ضرداب کی فولادی گرفت نے شریفوں دین کو چاروں شانے چت کروا دیا تھا۔۔۔۔۔۔!!

تم مجھ سے میری ذرہ چھینو گئے۔۔۔۔۔!!!

آج یہ غلطی کی ہے دوبارہ زندگی میں نہیں کر پاو گئے ۔۔۔!!!

ضرداب نے یہ چار پانچ گھینٹے جس اذیت

سے گزارے تھے یہ ضرداب ہی جانتا تھا۔۔۔!!

جب لاعلم تھا تب تک وہ غصے سے پاگل ہوتے اسے ڈھونڈ رہا تھا یہ چند پل کی دوری ضرداب کی اپنے حواسوں سے بے خبر کر گئی تھی۔۔۔!!!

ذرہ سے دور ہوتے اسے لگا جیسے اس کا اپنی سانسوں پر اختیار کم ہو گیا ہو۔۔۔۔!!

وہ سارا غوبار اب شریفوں دین پر نکل رہا تھا۔۔۔۔!!

اس کی فولادی جسامت شریفوں دین کو پل میں دھول چٹا چکی تھی۔۔۔!!

وہ غصے سے پاگل ہوتا اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔۔!!!

لالا جان بس کر دے مر جائے گا وہ اس کا باقی حساب پولیس کر لے گئی۔۔۔۔۔!!!

وہ جانے اسے کتنا مارتا ذرہ کی دوری نے اسے بے قابو کر دیا تھا اگر عامل اسے نہ پکڑتا تو شاید اج 13 سال پہلے والا الزام سچ ہو جاتا۔۔۔۔۔۔!!!

www.classicurdumaterial.com

چھوڑے اسے لالا جان-----!!!

عامل بے چارے سے ضرداب کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا-----!!!!!!!!

لالا جان پلیز سنبھالے خود کو----!!!

بھابھی کو تو ڈھونڈے اسے یہ سب دیکھ لے گئے---!!

عامل نے اس بپھرے ہوئے شیر کو قابو نہ ہوتے دیکھ کر اس کی سوچ کا رخ ذرہ کی طرف دلواتے چاروں طرف پھیلے پولیس والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا---!

جو کامیاب رہی تھی---!

ضرداب اک پل میں اسے چھوڑ کر اندر کی طرف بھاگا ہی تھا---!!!

جب امان کی باہوں میں خوف سے سہمی ہوئی ذرہ آتے ہوئے دیکھی تھی----!!

اپنے سے کچھ فاصلے پر کھڑے ضرداب شاہ کو دیکھ کر ذرہ کے مرجھائے ہوئے چہرے پر زندگی کی لہر دوڑ گئی تھی---!!

وہ امان کی باہوں کے حصار کو توڑتی ضرداب کی طرف لپکی تھی---!

وہ کسی پیاسے مسافر کی طرح بھاگتی ہوئی ضرداب کے سینے سے جا لگی---!!!

ضرداب جو کسی جوار کی طرح بھڑک رہا تھا اک پل میں شانت ہو گیا----!!

اس نے ذرہ کو کسی قیمتی حیات کی طرح اپنی باہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔!!!

ش۔۔ش۔۔ششش۔۔۔شاہ ۔۔۔۔ج۔ج۔ج۔۔جی۔۔۔!!

ذرہ کے لبوں سے اس کا نام ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہو رہا تھا۔۔۔۔!!

ضرداب کی شرٹ پر اس کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی تھی جس سے اس کے خوف کا اندازہ ضرداب اچھی طرح لگا رہا تھا۔۔۔۔!!

ابھی ضرداب نے اسے خود میں بھینچنے کا سوچ ہی رہا تھا۔۔۔!!!

شاہ جی۔۔۔۔!!

جب ذرہ نے پوری قوت سے ضرداب کو خود سے دور دھکیلا تھا وہ سنبھلتے سنبھلتے دور جا گرا تھا۔۔۔۔!!!!!

اس سے پہلے ضرداب کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی کچھ سمجھتے ضرداب کو اک زور دار دھماکہ سنائی دیا تھا۔۔۔۔!

ضرداب نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا۔۔۔!!

ساتھ ہی اک نسوانی چیخ پر اس نے دوبارہ سے چیخ کے تعاقب میں گردن موڑی تو اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئی تھی۔۔۔!!

شریفوں دین کے ہاتھوں نے ریوالور کا ٹریگل دبا دیا تھا۔۔۔۔!!!!!

گولی سیدھا ذرہ کے کندھے کو چھید گئی تھی---- دوسری گولی ذرہ کے بازو پر داغی گئی تھی----!!!

اس سے پہلے تیسری گولی اس کے سینے کے آر پار ہوتی ----

ضرواب اس کی طرف بڑھا تھا---!!!

جس سے تیسری گولی ضرواب کے کندھے پر جا لگی تھی----!!!!!!!

♥♥

یہ لے پانی پیئے بڑی ماما----!!!

علینہ نے پانی کا گلاس سماہرہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا----!!!

وہ کچن میں کام کر رہی تھی----!!!

سماہرہ فریزر سے دھنیا نکالنے کے لیے مڑی تھی جب زور سے آنے والے چکر نے انہیں سنبھلنے نہیں دیا تھا----!!

اور وہ فرش پر گر پڑی---!!!

ماما----ماما---- علینہ پانی پینے کے لیے کچن میں آئی تھی --- سماہرہ کو زمین پر گرتے ہوئے دیکھا تو چیخ اٹھی تھی----!!!!!!!!!

علینہ اور عاصمہ نے انہیں بڑی مشکل سے کرسی پر بیٹھایا تھا----!!

کیا ہوا بڑی ماما کیسے گری اپ یہاں ----!!!

علینہ نے ان کے ہاتھوں سے گلاس واپس لیتے ہوئے کہا تھا-----!!!

پتہ نہیں عالی -

سماہرہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا---!!

آپ رو کیوں رہی ہو بھابھی ---؟؟؟

عاصمہ نے پریشانی سے پوچھا تھا---!

پتہ نہیں عاصمہ دل بہت گھبرا رہا ہے جانے کیا ہونے والا ------!!!!!!

اللہ پاک خیر کریں بھابھی ایسا کیوں سوچ رہے ہو اپ -----اب تو سب ٹھیک ہو رہا ہے نا بھائی صاحب گئے ہوئے ہیں بچوں کے ساتھ ہمارے زری کو لینے دیکھے گا اپ ہمارا گھر پھر سے پہلے جیسا ہو جائے گا -----!!!

عاصمہ نے انہیں دلاسا دیتے ہوئے کہا تھا---!!

پتہ نہیں عاصمہ اج نہیں یہ کل سے مجھے سکون نہیں ا رہا کچھ بھی اچھا نہیں لگرہا دل کو پنکھ لگے ہوئے عاصمہ میرے دل کو سکون نہیں مل رہا۔۔۔۔!!!

سماہرہ بیگم کے رونے کی آواز پر بے بو جان بھی ا گئی تھی۔۔۔۔!!

کیا ہوا سماہرہ پتر یا اللہ خیر میرے بچوں کی کیا ہوا عاصمہ کچھ مجھ بوڑھی کو بھی تو بتا دو۔۔۔۔!!!

بے بو جان پریشانی سے بولتی ہوئی سماہرہ تک آئی تھی۔۔۔!!!!

پتہ نہیں بے بو جان بڑی ماما ایسے ہی پریشانی ہو رہی دیکھے بڑی ماما اپ کے رونے سے بے بو جان بھی پریشانہو رہی ہے پلیز چپ کریں ۔۔۔۔!

علینہ نے سماہرہ کے گرد اپنے بازووں حمائل کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔!!!

بے بو جان کچھ تو ہوا ہے مجاہد۔۔مجاہد۔۔۔مجاہد سے کہو زری کے بابا کو کال کریں مجھے کچھ ہو جائے گا بے جان۔۔۔۔!!!

سماہرہ بیگم کا حال بن پانی کی طرح تڑپتی مچھلی کے جیسے تھا۔۔۔۔!!

دل قابو سے باہر ہو رہا تھا بے چینی سی بے چینی تھی۔۔۔۔!!!

اوکے اوکے اپ ریلکس کریں میں کال کرتی ہوں بڑے بابا کو۔۔۔!

ماما اپ بڑی ماما کو ان کے کمرے میں لے کر جائیں میں پاپا سے اور بڑے بابا سے بات کرتی ہوں ----!!!

علینہ نے ماں کو ہدایت دیتے ہوئے کہا تھا اور خود لاؤنج کی طرف چل دی کیونکہ اس کا موبائل وہی پڑھا تھا---!!

نہیں عاصمہ مجھے بھی لاؤنج میں ہی لے چلو کمرے میں سکون نہیں آئے گا مجھے ------!!!!!!

سماہرہ بیگم نے پریشانی سے کہا اور عاصمہ کے ساتھ لاؤنج میں ا گئی----!!

لے بڑی ماما سب ٹھیک ہے بڑے بابا داد بخش انکل کے ساتھ ہیں شاہی بھی وہی ہے--- !!

علینہ نے سماہرہ کو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا---!

لاو میری بات کرواو تم---!

سماہرہ بیگم نے علینہ کے ہاتھ سے موبائل لیتے ہوئے کہا تھا----!!!

جی مجاز سب ٹھیک تو ہے نا--- ؟؟

زری کہاں ہے وہ--وہ----؟؟؟

ٹھیک تو ہے نا---؟

میری بات کروائیں اس سے عامل کہاں ہے---؟؟؟

www.classicurdumaterial.com

سماہرہ بیگم بے تابی سے پوچھتی جا رہی تھی---!!

ان کے پریشان لہجے پر مجاز شاہ مسکرا اٹھے تھے---!!

سب ٹھیک ہے سماہرہ تم کیوں پریشان ہو رہی ہو---!!

مجاز شاہ نے اسے نرمی سے سمجھایا تھا---!!

نہیں مجاز آپ سمجھ نہیں رہے ---!!

اچھا اچھا بابا بس میں آ رہا ہوں گھر آ کر بات کرتے ہیں ----!!

مجاز شاہ نے بتاتے ہوئے کال اف کر دی ---!!

علینہ عرش کی طبیعت کیسی ہے---!

سماہرہ نے صوفے کی بیگ پر سر رکھتے ہوئے پوچھا تھا---!!

جی بڑی ماما اب تو کچھ ٹھیک ہے ---!!

کیا ہوا بڑی ماما اپ کہ طبیعت تو ٹھیک ہے ----؟؟

معاز ابھی گھر آیا تھا سماہرہ کو نڈھال لیٹے دیکھا تو فکرمندی سے پوچھا تھا----!!!

www.classicurdumaterial.com

جی معاز بھائی بڑی ماما یوہی پریشان ہو رہی تھی----!!!

کیوں کیا ہوا ہے---!!

معاز آٹھ کر سماہرہ کے پاس ا بیٹھا تھا----!

بڑی ماما کیوں ہو رہی پریشان اپ---!؟

معاز دل بہت گھبرا رہا ہے جانے کیا ہونے والا ہے---!!

سماہرہ کی آنکھیں بھر آئی تھی---!

افوو ماما یوں رونے سے اچھا ہے اپ نماز پڑھ لے دعا کرے اللہ پاک اپنی رحمت کرے سب پر ایسے رونے سے بھی کبھی مسلے حل ہوئے ہیں ---!!

معاز نے ان کو پیار سے گلے لگاتے ہوئے کہا تھا----!!!

ہاں سماہرہ مت رو میری بچی میرا خود کا دل ہول رہا ہے---!!

بے بو جان نے بھی سماہرہ کو ڈانٹا تو وہ سر ہلاتی آٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دی تاکہ جا کر اپنے رب کے حضور کھڑی ہو کر اس کی رحمت کی طلب گار بنے---!!

راوی کے ابو اج بہت اداس ہو اپ -------سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟؟؟

ناصرہ کچن کے کاموں سے فارغ ہو کر آئی تو اکرم علی کو سوچ کی دنیا میں گھوم دیکھ کر پوچھ لیا ----!!!

ہاں سب ٹھیک ہے ناصرہ بس اج اک عجیب سا واقعہ ہوا سٹور پر ----!!!

اکرم علی نے ناصرہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا---!!

کیا ہوا جی کون سا واقعہ ہوا اللہ پاک خیر کرے---!!

ناصر پریشان ہو کر اکرم کی چارپائی پر بیٹھ گئی تھی ------!!!

آج دوپہر سے تھوڑا پہلے بالا اور یوسف اک لڑکی کو اٹھا کر لائے تھے---!!

مجھے معاملہ کچھ ٹھیک نہ لگا تو میں نے کاظم پائی سے پوچھ لیا اس بارے میں---!!

تو کیا کہا پائی جان نے سب خیر تو تھی کیوں لائے تھے اسے وہ لوگ راوی کے ابا آپ پولیس کو بتانا تھا اس بچی کی عزت کا سوال تھا----!!

ناصرہ کاظم پائی نے کہا اکرم اسے لوگوں کے منہ نہیں لگتے ان کی ہاں میں ہاں ملانے میں ہی عافیت ہوتی ہیں تم بھی چپ کرو اسے ہو جاو جیسے کچھ دیکھا ہی نہیں ----!!

اکرم کی بات پر ناصرہ کا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل کے مقام پر ٹھہرا تھا---!!

نا راوی کے ابا وہ بچی بھی ہماری راوی کی طرح کسی کی بیٹی ہو گئی اپ چلو ابھی پولیس کے پاس ----!!

ناصرہ نے پریشانی سے کہتے ہوئے اکرم کو اٹھنے کے لیے کہا تھا----!!!

روک ناصرہ میں پولیس کو فون کر آیا ہو ابھی تک تو ہو سکتا پولیس وہاں پہنچ چکی ہو گئی----!!!

ہاں راوی کے ابو یہ بہت اچھا کیا اپ نے--- !!

کل سے کام پر بھی جانے کی ضرورت نہیں ہمیں ایسا حرام کا رزق نہیں چاہیے جو کسی کی جان مال کے بدلے میں ملے ہم بھوکے رہ لے گئے ----!!

ناصرہ نے اکرم کو کام پر نہ جانے کے لیے راضی کرتے ہوئے کہا تھا---!!

ہاں میرا خود جی اٹھ گیا ایسے کام سے اللہ پاک سب کی بیٹیوں کی عزت کی حفاظت کریں

امین------!!!

یہ راوی کہا ہے آج مجھ سے ملنے نہیں آئی ----!!

اکرم نے اللہ پاک سے دعا کرتے ہوئے راوی کا پوچھا تھا ---!!!

وہ اپنی دوست نادیہ سے بات کر رہی ہے بھولا کر لاتی ہوں ----!!!

ناصرہ نے مسکرا کر کہا اور اٹھ کر راوی کو بلانے چل دی----!!!!

❤❤

ضرداب کو گولی لگتے دیکھ عامل کی جان ہی نکل گئی تھی---!!

وہ تو ابھی ذرہ کو لگنے والی گولیوں کے شاک سے ہی نہیں نکلا تھا----!!

ضرداب شاہ کو لگنے والی گولی نے عامل کی روح کھینچ لی تھی---!!!

یہی حال ضرداب کا تھا---!!

ذرہ کو کسی کٹی ہوئی پتنگ کی طرح لہرا کر گرتے دیکھ کر وہ اپنے حواس کھو بیٹھا تھا----!!!

وجاہت نے سب سے پہلے ذرہ کے بے جان ہوتے وجود کو اپنی باہوں میں بھرا تھا۔۔۔!!!

م۔۔م۔۔۔مانو میری شہزادی ۔۔۔۔!!!

امان نے وجاہت کی گود میں آتے دیکھ کر چیختے ہوئے بیتابی سے اسے ہوش میں لانا چاہا تھا۔۔۔۔۔!!!!

وجاہت نے آگے بڑھ کر اسے اٹھانا چاہا مگر ضرداب شاہ نے جھپٹ کر ذرہ کو اپنی گرفت میں بھر لیا تھا۔۔۔۔!

چھوڑوں اسے ۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔یہ صرف ضرداب شاہ کی ہے سمجھے تم۔۔۔۔!

ضرداب نے غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!!

اسے کوئی مجھ سے الگ نہیں کر سکتا ۔۔۔۔یہ میری ہے۔۔۔صرف میری

ضرداب اسے اپنے سینے سے لگائے پاگلوں کی طرح بولے جا رہا تھا۔۔۔۔۔!

ضرداب چھوڑو اسے وہ مر جائے گئی۔۔۔۔۔!!

امان حلق کے بل چیخا تھا۔۔۔۔۔!!!!!!

ضرداب شاہ چھوڑو مانو کو اسے ہوسپٹل لے کر جانا پلیز ضرداب وہ مر جائے گئی خدا کے لیے چھوڑ دو۔۔۔۔۔!!!!

وجاہت نے روتے ہوئے ضرداب سے ذرہ کو الگ کرنا چاہا مگر اس کی گرفت مضبوط تھی وجاہت بہت زور لگا کر بھی ذرہ کو اس سے الگ نہیں کر پایا تھا----!!

ن-ن-نہیں یہ میری ہے ------صرف میری ------!!

اوکے لالا یہ اپ کی ہی ہے مگر کیا اپ تھوڑی دیر کے کیے مجھے دے گئے ان کو-----!

عامل نے اس کے جنون زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے پیار سے کہا -----!!!

لالا جان پلیز دے مجھے -----!!

عامل نے اسے لینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے تھے----!!

اس بار ضرداب نے اسے بنا کوئی غصہ کیے ذرہ کے گرد اپنی گرفت ڈھیلی کر دی تھی-------!!

امان نے اسی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ذرہ کو اپنی باہوں میں بھر کر اپنی گاڑی کی طرف تیزی سے بھاگا تھا------!!!

ضرداب وہی بیٹھا اسے خود سے دور جاتا دیکھتا رہا-----!!!!!!!!

اسے اس وقت کچھ بھی سمجھ نہیں ا رہا تھا ذرہ کا خون سے لال وجود ضرداب کی جان لے گیا تھا-----------!

www.classicurdumaterial.com

وہ اپنے حواس کھو بیٹھا تھا اس نے بہت کوشش کی وہ روئے چیخیں زور زور سے چلائے سب کو بتائیں کے میں نہیں رہ سکتا اس لڑکی سے دور----!!

ضرواب شاہ زندہ ہی اس کی سانسوں کی وجہ سے تھا-------!!!

لالا پلیز اٹھے لالا جان دیکھے کتنا خون بہہ رہا ہے

معاز بھائی جلدی آئیں پلیز دیکھے میرے لالا کا حال وہ کچھ بول بھی تو نہیں رہے--------!!!

عامل نے جلدی سے معاز کو کال ملائی تھی----!!!

عامی

ابھی م--م---میں اتنا بھی گیا گزرا نہیں کے چل نہ سکوں----!!

وہ بولتا ہوا لڑکھڑایا تھا-------!!!

لالا جان پلیز سنبھالے خود کو اٹھے یہاں سے -------!!

عامل نے سہارا دے کر اسے اٹھایا تھا-------!

گاڑی تک آتے ہوئے ضرواب کی آنکھوں کے گرد اندھیرا چھا گیا تھا----!!

اس نے اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی بہت کوشش کی تھی مگر اگلے ہی پل وہ زمین بوس ہو چکا تھا-----!!

❤❤

مجاز شاہ داد بخش کی خیریت معلوم کر لے گھر کے لیے نکل ہی رہے تھے---!

جب راہداری سے گزارتے یونہی ان کی نظر سامنے سے آتے عامل اور معاز پر پڑھی----!!

ان دونوں سے ہوتے ہوئے ان کی نظر اسٹریچر پر پڑھی جسے وہ دونوں لیے جلدی جلدی آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ رہے تھے ----!!!

مجاز شاہ ابھی دونوں سے پوچھنے ہی والے تھے کہ تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو مگر اس تیسرے شخص نے ان کو ساکت و جامد کر دیا تھا-------!!!!!!

خون سے لیتھپتھ وہ ان کا شہزادہ تھا وہی شہزادہ جو کبھی ان کی جان ہوا کرتا تھا----!!

مجاز شاہ کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا----!!

وہ اپنی جگہ سے ہل نہ پا رہے تھے----!!

عامل پریشانی سے موڑا تھا ------!!

جب اپنے سے کچھ فاصلے پر مجاز شاہ کو کھڑے پاہ کر وہ ان کی طرف بھاگا تھا-----!

بابا جان لالا بلکل ٹھیک ہے----!!!!

عامل نے مجاز شاہ کی کیفیت جانتے ہوئے کہا تھا----!!!

عامل کیا ہوا ہے اسے----؟؟؟

مجاز شاہ نے اپنی آنکھیں جھپکا کر ان میں بھرنے والا پانی اپنے اندر اتارتے ہوئے پوچھا تھا-------؟؟

عامل ان کو شروع سے آخر تک بتاتے ہوئے ان کے پاس ہی بیٹھ گیا----!!!

گولی بس چھو کر گئی ہے زیادہ پریشانی والی بات نہیں اپ پریشان مت ہو-----!!

بابا کیسے ہیں لالا جان شاریب اور کاشی نے آتے ہی پوچھا تھا---!!

آپریشن تھیٹر میں ابھی ان کو روم میں شفٹ کر دے گئے پھر مل لینا تم لوگ----!!

عامل ان کے ساتھ ہی آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ گیا----!!!

شاہ کو ابھی ہوش نہیں آیا تھا--!!

میں صدقے جاو میرا شہزادہ میری جان------میں نہ کہتی تھی بے بو جان کچھ ہوا میرے دل کو سکون نہیں

سماہرہ اور بے بو جان کچھ دیر پہلے ہی کاشی کے ساتھ ہوسپٹل آئی تھی----!!

سماہرہ کو جب سے پتہ چلا تھا کہ ضرداب کو گولی لگی انہوں نے رو رو کر خود کی حالت خراب کر لی تھی-----!!

مجاز شاہ کے کہنے پر کاشی کے ساتھ بے بو جان اور سماہرہ آئی تھی ہوسپٹل----!!

سماہرہ بیگم جب سے آئی تھی ضرداب کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی جانے کیا کیا پڑھ کر پھونکتی جا رہی تھی ----!!

بس کرو سماہرہ کتنا رو گئی وہ ٹھیک ہے اب انشاءاللہ ہوش آنے کی دیر ہے بس-----!!!

مجاز شاہ نے روتی ہوئی سماہرہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا------!!!

مجاز میرا شاہ-----!!!

سماہرہ نے روتے ہوئے مجاز کی طرف دیکھا تھا-----!!!

حوصلہ رکھوں سماہرہ بیگم تم ایسے کرو گئی تو بچوں کو کون سنبھالے گا------!!

عامل شاریب کاشی دیکھو کتنے پریشان ہے تم یوں روتی رہوں گئی تو ان سب کو کون سنبھالے گا-----------!!!

مجاز نے کھولے دروازہ کے سامنے نظر آتے کاشی شاریب اور عامل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا -----!!!

www.classicurdumaterial.com

شاریب کاشی کے کندھے پر سر رکھے آنکھوں موندے ہوئے تھا۔۔۔۔!

عامل کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی سماہرہ اٹھ کر ان کی طرف بڑھی تھی ۔۔!!

اماں۔۔۔ عامل نے اپنی طرف آتی سماہرہ کو دیکھ کر کہا ۔۔۔۔!

اماں وہ ذرہ اپی ۔۔۔۔۔!!!

عامل نے اپنے آنسوؤں پر بند باندھ کر سماہرہ کو ذرہ کے بارے میں بتانا چاہا۔۔۔۔!!

کیا ہوا ذرہ کو عامل ۔۔۔۔!!!

اماں وہ ۔۔۔۔۔؟؟

کیا ہوا عامل کیا ہوا اس بچی کو۔۔۔۔!!!

عامل کی آواز پر مجاز شاہ نے آتے ہی پوچھا تھا ۔۔۔۔۔۔!!!

اماں ذرہ اپی کی وجہ سے لالا کو کوئی ذیادہ نقصان نہیں ہوا ورنہ۔۔۔۔۔!!!

عامل تمہارا دماغ تو خراب نہیں تم ۔۔۔۔۔ تم اب بتا رہے ہو ۔۔۔۔۔!!

بے بو جان نے غصے سے عامل کو دھکا دیتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔۔ !!!

سوری بے بو جان وہ لالا جان کی ایسی حالت دیکھ کر میرے ذہین سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔!!!

www.classicurdumaterial.com

عامل نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا تھا---!!

مجاز کال کرو طارق کو پتہ تو چلے میری بچی کس حالت میں ہے---!!

یا اللہ خیر میرے مولا میرے بچوں کو اس مشکل کی گھڑی سے نکال دے----!!

بے بو جان نے روتے ہوئے دعائیں مانگنی تھی--!!

❤❤

یار مہوش تم تو چپ کرو ایسے تو مجھے رونا چاہتے جیسے تم رو رہی ہو----!!!

ذرہ کو ہوسپٹل لانے کے بعد وجاہت نے طارق اور مہوش کو کال کر کے ساری صورتحال بتائی تھی----!!

مہوش طارق کے ساتھ جب سے آئی تھی روئے جا رہی تھی------!!!

ڈاکٹر ذرہ کو آپریشن تھیٹر لے کر جا چکے تھے--!

امان مہوش کو چپ کرواتے ہوئے کہا تھا----!!!

امان یہ سب ہماری مانو کے ساتھ ہی کیوں ہو رہا----!

مہوش نے بھیگی آنکھوں سے امان کو دیکھا جس کے چہرے پر اس وقت عجیب سے تاثرات تھے۔۔۔!!

کیاآپ کو نہیں ہو رہا دکھ رہا اسے اس حالت میں دیکھ کر۔۔۔۔۔!!!

مہوش نے الٹا اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔!

ہاں ہو رہا لیکن کم ہو رہا ہے ۔۔۔!!!

مہوش نے امان کی طرف ایسے دیکھا جیسے اسے اس کی دماغی حالت پر شک ہو۔۔۔۔!

کم کیوں اپ کی تو جان تھی نہ اس میں پھر ۔۔۔۔؟

مہوش نے بڑے غور سے امان کے چہرے پر کچھ ڈھونڈ نا چاہا تھا۔۔۔!

ہاں ہے اب بھی ہے۔۔مگر اب کوئی اور بھی ہے جو اسے مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہے ۔۔۔۔ !

مجھ سے زیادہ چاہتا اسے۔۔

خود سے زیادہ وہ میری مانو سے محبت کرتا ہے میں جانتا ہوں وہ اسے کہی جانے نہیں دے گا۔۔۔۔۔!

ڈاکٹر صاحب ا۔۔اب کیسی ہے میری بہن ۔۔۔۔؟؟؟

آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر کو باہر نکلتے دیکھ کر وجاہت بےتابی سے ان کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔!!!

مہوش اور امان نے چونکہ کر ڈاکڑ کو دیکھا تھا ۔۔۔!

دیکھے ینگ مین ہم گولیاں تو نکال چکے ہیں۔۔۔مگر بلڈ بہت ضائع ہو چکا ہے۔۔۔۔۔!!

اپ لوگ دعا کریں اللہ پاک بہتر کرنے والا۔۔۔!!

ڈاکٹر کے بتا کر جانے پر طارق صاحب واپس چیئر پر ڈھے گئے تھے۔۔۔۔!!

پاپا اپ پریشان نہ ہو ہماری مانو کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔!!!

وجاہت کے تسلی بھرے دلاسے بھی طارق صاحب کو پرسکون نہ کر سکے

ابھی تھوڑے دن پہلے ہی تو انھوں نے اس زخم کی تکلیف کو برداشت کیا تھا۔۔

اب دوبارہ وہی زخم انہیں اندر سے خوف زدہ کر رہا تھا۔۔۔۔!!

انسان کو جب زخم بار بار اک ہی جگہ پر لگے تو اس کا دل خوفزدہ ہو ہی جاتا ہے کہی دوبارہ سے اسے اسی تکلیف سے نہ گزارنہ پڑھ جائے۔۔۔!!!

اسے ہی طارق صاحب کے دل میں بھی یہی خوف کنڈلی مار کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔!

ہاں وجی میں بھی یہی چاہتا ہوں کے ہماری مانو کو کچھ نہ ہو ورنہ مجھ بوڑھے میں اتنی ہمت نہیں کے اک اور جنازہ اٹھا سکوں۔۔۔۔!!

ان کے الفاظ وجی کے دل کو چیر گئے تھے۔۔۔!

اللہ نہ کریں پاپا۔۔۔آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ۔۔۔۔دیکھے گا مانو کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔!!!

www.classicurdumaterial.com

وجاہت نے تڑپ کر کہا تھا----!!!----

اللہ سے دعا کرو وہ ہمیں معاف کر دے

اس نے معاف نہ کیا تو اسے ہی آزمائشیں ہمارا مقدر بنتی رہے گئی----!!!

طارق صاحب بول وجاہت سے رہے تھے مگر دیکھ امان کی طرف رہے تھے---!!

امان بنا دیکھے ان کی آنکھوں میں جھلکتی شکایت کو محسوس کر سکتا تھا-----!!!!

وہ ویسے ہی سر جھکائے اپنی جگہ پر بیٹھا رہا---!!

وجی جاو مہوش کو گھر چھوڑ آو پری رو نہ رہی ہو---!

طارق صاحب نے اپنے قدموں میں بیٹھے وجاہت کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا کر اٹھ کر امان اور مہوش کی طرف بڑھ گیا---!!

❤❤

ماما اپ ہی چپ کروائیں اسے پہلے ہی طبیعت خراب ہے اس کی اب رو رو کے اور کر لے گئی یہ----!!

علینہ کب سے اسے چپ کروا رہی تھی---

جب چپ نہ ہوئی تو وہ عاصمہ کو بلا لائی تھی---!

دیکھو بیٹی سب اس وقت پریشان ہے تم کیوں اپنی طبیعت خراب کرنے پر تلی ہوئی ہو چپ کرو اور سو جاو ٹائم دیکھو کتنا یو چکا ہے---!

عاصمہ نے اسے ڈانٹا تھا---عرش سر ہلا کر بیڈ پر لیٹ گئی عاصمہ علینہ کو اس کا خیال رکھنے کی ہدایت دے کر کمرے سے نکل آئی ---!!

اس نے بہت کوشش کی سونے کی مگر باوجود کوشش کے اسے نیند ہی نہیں آئی اس سے پیچھے موڑ کر دیکھا علینہ گہری نیند سو رہی تھی----!

وہ دھیرے سے اُٹھی اور آہستہ سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکل آئی لاؤنج سے ہوتی ہوئی وہ بار لان میں اگئی----

جھولے پر بیٹھی اسے وقت کا احساس ہی نہیں ہوا

سوچوں کا محور اک بار پھر معاز کی باتوں کے گرد گھومنے لگا تھا---!!

اس کی باتوں سے عرش کا دل دکھا تھا۔

اپنی تذلیل کے خیال نے عرش کی آنکھیں بھر ائی تھی۔

تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو---؟

معاز ابھی ہوسپٹل سے واپس گھر آیا تھا

ضراب کے پاس عامل اور کاشی تھے سماہرہ مجاز اور بے بو جان ذرہ کی عیادت کرنے چلے گئے تھے معاز انہیں وہی چھوڑ کر آیا تھا---!

عرش یوں آدھی رات کو لان میں بیٹھا دیکھ کر بول اٹھا تھا---!

میں تم سے پوچھ رہا ہوں یہاں کر رہی ہو اتنی رات میں ----؟؟

عرش نے اسے دیکھا ان دیکھا کیا تھا جس پر معاز بھڑک اٹھا تھا---!

میں یہاں کیوں ہوں اپ کو بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی اوکے جائے اندر---!!

معاز اس وقت بہت تھکا ہوا تھا اس کے بے ترتیب بال عرش کا دل دھڑکا گئے تھے اس نے بڑی مشکل سے اس کے چہرے سے نظریں ہٹائی اور چہرہ موڑ گئی--!!!

تمہاری سمجھ میں لگتا میری بات نہیں آئی تھی----!!!

معاز نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے سختی سے کہا تھا----!

میری سمجھ میں آئی کہ نہیں آئی یہ الگ بات ہے -----مگر مجھے لگتا ہے اپ کی سمجھ میں میری بات نہیں آئی تھی ------!!!

میں یہاں آپ کی محبت میں جوگ لے کر نہیں بیٹھی اپ مجھ پر اپنا قیمتی وقت ضائع مت کریں ---!

معاز کو اس پر شدید غصہ آیا تھا اس وقت مگر وہ چپ چاپ اٹھ کر اندر چلا گیا----!

کمرے میں اکر معاز نے کپڑے بدلے اور اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا---!

کچھ دیر کام کرنے کے بعد وہ اکتا گیا تھا اس کا دھیان بھٹک کر باہر بیٹھی عرش پر جا رہا تھا۔

اس نے غصے سے لیپ ٹاپ بند کیا اور اٹھ کر کھڑکی میں اگیا معاز اور ضرداب کے کمرے ساتھ ساتھ تھے جن کی کھڑکی باہر لان کی طرف کھولتی تھی----!!!!!!

اس کے دل میں عجیب سے احساسات ابھر رہے تھے معاز کو جب سے عرش کی خود میں دلچسپی محسوس ہوئی تھی تب سے معاز پوری کوشش کرتا تھا اس کا عرش سے سامنہ نہ ہو ایسا ہوا بھی کام کے بہانے معاز نے گھر سے باہر رہنا شروع کر دیا----

وہ گھر تب تک نہ جاتا جب تک یہ یقین نہ ہو جاتا کے سب سو گئے ہیں ----!

جب کبھی عرش سے سامنا ہوتا وہ کنی کترا کر گزار جاتا تھا-----!!!

ہر طرح سے کوشش کرنے کے بعد وہ تھک ہار کر اپنی روٹین پر واپس لوٹ آیا تھا--!

جس کا اسے یہ نقصان ہوا تھا کہ عرش ہر پل اس کے حواسوں پر سوار رہنے لگی تھی---!

اس کی بیماری نے اسے پریشان کر رکھا تھا۔

www.classicurdumaterial.com

وہ کبھی کبھی تو گھبرا جاتا کے کہی سچ میں تو اسے عرش سے محبت نہیں ہو گئی۔

اس دن جب مجاز شاہ سے اپنی شادی کی بات کرنے گیا تھا۔۔!

اس دن اس لے کر اب تک اک ان دیکھی الجھن میں الجھا ہوا تھا۔۔۔۔۔!!!

دل بار بار اسے عرش کی طرف متوجہ کروا رہا تھا۔

اوپر سے تابی شادی کے لیے زور ڈال رہی تھی۔

وہ معاز کی پرانی دوست تھی جس کو معاز نے عرش کی ضد میں پرپوز کیا تھا۔

مگر اب اپنی اس جلد بازی پر پچھتا رہا تھا۔۔

اٹھو یہاں سے اندر چلو۔۔۔!!!

معاز کافی دیر اسے یوں ٹھنڈ میں بیٹھے دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔۔۔!!!!!

جب صبر جواب دے گیا تو غصے سے کھڑکی کے پٹ زور سے بند کرتا لان میں ا کر اسے اندر جانے کے لیے کہا تھا۔۔۔۔!!!!

اگر تم اگلے پانچ منٹ میں اندر نہ گئی تو اٹھا کر تمہارے کمرے میں پھینک او گا۔۔۔۔۔!

اک تو پہلے اس کی طبیعت خراب تھی اوپر سے اتنی ٹھنڈ میں وہ بیٹھی ہوئی تھی ۔۔۔۔ !!!!!!

اسے یوں غصہ سے اپنی طرف اتے دیکھ عرش گھبرا کر اٹھی تھی اور بنا اسے دیکھے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی---------!!!

اسے ایسے گھبرا کر اندر جاتے دیکھ کر معاز کے اندر سکون سا اتر گیا وہ بھی مطمئن ہوتا دوبارہ اپنے کمرے میں اگیا---!!!

❤❤

ضرداب کو جب ہوش آیا اس وقت تقریبا فجر کا ٹائم تھا---!!!!

وہ ہوش میں آنے کے بعد کچھ دیر ایسے ہی لیٹا اپنے زندہ ہونے کا یقین کر رہا تھا یا پھر اس بات کا کہ وہ پڑا کہا ہوا ہے---!

اس کا ذہین اس وقت بلکل صاف تھا

کورے کاغذ کی طرح --

جہاں صرف اک نام اپنی پوری اب وتاب سے چمک رہا تھا

اور وہ نام تھا ذرہ شاہ ----!

کچھ دیر اس نے اپنے ذہین پر زور ڈال کر یہ یاد کرنا چاہا کہ وہ اس وقت کہاں ہو گئی۔۔۔۔۔۔!!!!!!

اس نے گردن موڑ کر اپنی دائی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عامل پر نظر پڑھتے ہی ضرداب کے ذہین میں اک چھماکا ہوا تھا۔۔۔۔!!!

جس نے اس کی روح تک کھینچ لی تھی۔

وہ اک جھٹکے سے آٹھ بیٹھا تھا خود پر پڑھی چادر اس نے اٹھا کر پرے پھینکی۔۔۔۔!

اٹھتے ہوئے ضرداب کو اپنے بائیں بازو پر کھچاو محسوس ہوا تھا۔

مگر وہ نظرانداز کرتا آٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔!

یہ یہ کیا کر رہے ہیں اپ سر اپ کا زحم ابھی کچا ہے پلیز رکے کہا جا رہے ہیں اپ۔۔۔۔!!

اسے اٹھتا دیکھ کر سسٹر مریم جو اسی وقت ضرداب کے روم میں آئی تھی۔

اس نے ضرداب کو روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اس کی تیز آواز پر قریب ہی اونگھتا عامل ہڑبڑا کر اٹھ گیا تھا۔

لالا جان کہاں جا رہے ہیں اپ روکے پلیز۔۔

عامل نے ضرداب کو روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

مگر ضرداب ان دونوں کی سنے بنا اپنے روم سے باہر نکل آیا۔۔۔!!!

ذرہ کہاں ہے عامل ----؟؟؟

ضرواب نے اپنے ساتھ چلتے عامل سے بے تاثر لہجے میں پوچھا----!

لالا جان آپ کی طبیعت ----!۔

طبعیت گئی بھاڑ میں عامل جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاو--!

ضرواب غصے سے دھاڑا تھا۔

بتاو کہاں ہے وہ---؟؟؟

عامل کا جواب سنے بنا ضرواب اک بار پھر دھاڑا تھا۔

عامل اس کا پاگل پن دیکھتا بنا بولے اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا-----!!

عامل کو اس کے چہرے کے تاثرات سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ اس کے اندر کون سا حشر برپا ہو گا۔

عامل وہ ٹھیک تو ہے نہ------؟؟

ضرواب نے گاڑی کی سیٹ کی پشت پر اپنا سر رکھتے ہوئے پوچھا تھا---!!!

اس کی آواز میں لرزش تھی جو عامل کے دل کو مٹھی میں بھیچ گئی

اس نے گاڑی روک کر اپنے ساتھ بیٹھے اپنے اس دل و جان سے ذیادہ عزیز بھائی کو دیکھا----!!

www.classicurdumaterial.com

اک ہی رات میں وہ صدیوں کا مریض لگ رہا تھا۔

سوکھے لب-- خوبصورت آنکھوں کی جوت بجھی ہوئی تھی---خوبصورت چہرے پر اس وقت دنیا جہاں کی اذیت رقم تھی----!!!

آئے لالا جان ---!

عامل نے گہرا سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کیے پڑے ضرداب کو آواز دی---!!

نہیں عامل ابھی مجھ میں اتنی ہمت تو ہے کے میں تم لوگوں کے اسرے کے بنا چل سکوں

جب ہمت ٹوٹ جائے تو بے شک اپنے کندھوں پر اٹھا لینا---!!!

وہ گاڑی سے اتر کر آگے بڑھنے کو تھا جب عامل سہارے کے لیے اس کی طرف بھاگا تھا-----------!!!!

مگر ضرداب نے اس کا سہارا لینے کے بجائے خود آگے بڑھتے ہوئے کہا تھا---!

ہم سب اچھی طرح جانتے آپ کو ہمارے سہارا نہیں چاہیے-----!!

مگر اک بات میری اچھے سے سن لے ہمیں آپ کی بھی ضرورت ہے اور اپ کے سہارے کی بھی----!

یہ میں آپ کے لیے نہیں خود کے لیے کر رہا ہوں ----!!

عامل نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے ضراب کی کمر کے گرد اپنا بازو پھیلا دیا

ضراب بنا کچھ بولے اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

ضراب تم پاگل ہو گیا اس حالت میں یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔!!!

طارق صاحب اور امان ابھی فجر کی نماز پڑھ کر لوٹے تھے۔۔۔۔۔!!

ضراب اور عامل کو دیکھ کر طارق صاحب غصے سے بولے تھے۔۔!

مگر ضراب بولے بنا آگے بڑھ گیا۔۔!

امان نے ضراب کے ساتھ چلتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔۔۔!!!

جس کا ہاتھ تھاما ہوا ہے میں جانتا ہوں وہ مجھے گرنے نہیں دے گا۔۔۔۔!!

ضراب کے سرد لہجے نے اک پل کے لیے امان کا سر جھکا دیا تھا۔۔۔!!

زری تم ۔۔۔۔میری جان یہ اس حالت میں کیوں ا گئے تم۔۔۔۔!!!

سماہرہ بیگم نے ضراب کے زخمی کندھے کو دیکھ کر روہانسے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔!!!!!

اماں آپ ۔۔۔۔۔۔سماہرہ کو دیکھ کر ضراب نے بڑی نرمی سے انہیں اپنے دوسرے بازو کے حلقے میں لیا۔۔۔۔!!!تم کیوں آئے زری تمہاری حالت ۔۔۔۔!

ذرہ کیسی ہے اماں ۔۔۔؟

ضرداب نے بڑی امید سے پوچھا تھا۔۔۔۔!

ڈاکٹروں نے کہا ہے دعا کریں خون بہت بہہ گیا ہوا اس کا۔۔۔۔۔۔!!!

کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔!!

ضرداب کو ذرہ کے روم کی طرف بڑھتے دیکھ کر سماہرہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔!!!

اسے جانے دے انٹی۔۔۔۔۔وہ اب کسی کی نہیں مانے گا۔۔۔۔۔!!!!

امان نے ضرداب کو آپریشن تھیٹر کی طرف جانے کا اشارہ کیا تو وہ تقریبا بھاگتا ہوا اس طرف بڑھا تھا۔۔۔۔!!!

❤❤

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔!

دل کو چیر دینے والی خاموشی تھی۔ جانے وہ کہاں تھی اس نے بہت کوشش کی کے اس کی آنکھیں اس اندھیرے سے مانوس ہو جائے اور وہ یہ دیکھ پائے کے جہاں وہ تھی وہ جگہ کیوں سی تھی۔۔۔!!

مگر اندھیرا اتنا گہرا اور ہیبت ناک تھا کے وہ جہاں تھی وہی کھڑی رہی۔۔!

کچھ پل انتظار کے بعد اس نے چلنا شروع کیا تھا۔۔۔۔!

اک قدم پھر دوسرا قدم تیسرا مگر جب چوتھا قدم رکھنے والی تھی اس کے پاوں نے کسی نرم سے چیز کو چھوا تھا۔۔۔!!!

اس چیز کے خیال نے ہی اس کی روح ہلا دی تھی وہ حلق کے بل چیختے ہوئے اس نے اپنی مخالفت سمت میں بھاگنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔!!!

جانے وہ کتنا اور بھاگتی جب اسے ٹھوکر لگی تو وہ زمین بوس ہو گئی ۔۔!

نیچے زمین پر گرتے ہی اسے محسوس ہوا جیسے وہ زمین پر نہیں کسی کے سینے پر سر رکھے لیٹی تھی۔۔۔۔۔!!

کہاں بھاگ رہی تھی۔۔۔؟میں نے کہا تھا نا میری اجازت کے بنا تم کہی نہیں جا سکتی ۔۔۔۔۔

پھر بنا میری اجازت کے تم اس جنگل سے نکل جانے کی کوشش کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟

اسے اپنے کان کے قریب غصے سے پر سرگوشی سنائی دی تو وہ گھبرا کر دو قدم پیچھے کو ہوئی ۔۔۔۔!!

ن۔ن۔نہیں تو۔۔۔۔۔م۔۔م۔میں ب ۔ب۔بھاگ تو نہیں رہی ت۔تھی

وہاں کوئی تھا م۔میرے پاوں کے پ۔پاس

اس نے ڈر کر وضاحت دی۔

تمہیں کہا تھا نہ تم میری بات مانوں گئی پھر بنا میری اجازت کے تم نے مجھ سے دور جانے کا سوچا بھی کیسے----!!

وہ غصے سے چیختا اس کے نزدیک آیا تھا۔

ضرواب کی آواز اسے کہی دور سے آتی ہوئی سنائی دی تھی-----!!!

مگر وہ ابھی بھی اپنے خواب میں ہی ڈوبی ہوئی تھی----!!

جانتی نہیں تم میری سانسوں میں روکاوٹ بن جاتے وہ پل جو تم سے دوری کا سبب بنتے ہیں ----!!!

وہ اس کے قریب ا کر بولا تھا----!!

چلو میرے ساتھ تم واپس نہیں پلٹ سکتی مجھے چھوڑ کے--- !!

گھپ اندھیرے سے کوئی آہستہ سے چلتا اس کے قریب آیا تھا---!!!

م---م-مگر----مجھے تو ش-ش-ش-شاہ -----ج-جی بھولا ر-- رہے ہیں م-مجھے ا-ان کے پ-پاس-----جانا-

اس کی آواز کپکپاہٹ کا شکار تھی اسے کچھ سمجھ نہیں ا رہا تھا-

وی کہا جائے ----*؟

کون شاہ جی یہ دیکھو میں ہی ہوں تمہارا شاہ ۔

چلو میرے ساتھ ----- وہ شاہ نہیں وہ تمہیں مجھ سے دور کرنے کے لیے آوازیں دے رہا ہے-----!!!

سامنے کھڑے ہولے نے اپنی بانہیں پھیلائی تھی جس کے نتیجے میں روشنی کا اک آنکھوں کو چندیاں دینے والا دھماکا ہوا تھا--

اس نے بے اختیار اپنی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے------!!!!!

روسانی اتنی تیز اور چمکدار تھی کے اس آنکھیں دکھنے لگی تھی----!

اس نے بڑی مشکل سے اپنی آنکھیں کھول کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا تھا----!

اس کا حیرت سے منہ کھول گیا تھا وہ واقعی ہی ضرداب شاہ ہی تھا----!!

ذرہ میں جانتا ہوں تم میری آواز سن رہی ہو----!

تم جی لو گئی میرے بنا میں جانتا ہوں ---- لیکن میں ------میں نہیں جی پاو گا تمہارے بنا پلیز مجھے مت چھوڑنا پلیز ذرہ میں مر جاو گا تمہارے بنا-----!!!!!!!!!!!

ضرداب نے اپنا سر ذرہ کے دوسرے کندھے پر رکھتے ہوئے بڑی مشکل سے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا وہ رو رو کے ساری دنیا کو اکٹھا کر لے سب کو بتائے کے وہ اس لڑکی سے کتنی محبت کرتا ہے--- !!!

وہ جو خوش ہو کر اپنے سامنے نظر آتے ہولے کی طرف بڑھ رہی تھی--

کہی دور سے آتی اس آواز نے اسے اپنی جگہ پر جما دیا تھا۔۔۔!!!

تبھی اسے اپنی گرد پر کسی کی گرم گرم سانسیں محسوس ہوئی تو وہ اس کی طرف جانے کے بجائے اپنے پیچھے سے آتی اس آواز کے تاقب میں بھاگئی تھی۔۔۔!

دیکھو وہ جھوٹ بول رہا ہے میں ضرداب شاہ ہوں میں کرتا ہوں پیار تم سے روکو مت جاو واپس میرے ساتھ چلو اس جنگل میں ا جاو روکو مت جاو۔۔۔!!!

اس واپسی کے لیے پلٹتا دیکھ کر وہ ہولا چیخ اٹھا تھا۔۔۔۔۔!!!!!!

دیکھو ذرہ میں کب سے تمہیں کچھ بتانا چاہتا تھا ۔۔۔۔ !!!

سوچا تھا گھر ا کر بتاو گا مگر اب سن لو اس کے بعد بھی اگر تم واپس نہ آنا چاہوں تو تمہاری مرضی ۔۔۔۔۔

ذرہ ہاں میں عتراف کرتا ہوں میں ضرداب عالم شاہ ذرہ شاہ سے عشق کرتا ہوں ۔۔!

بے انتہا بے پناہ محبت کرتا ہوں تمہارا وجود مجھے جینے کی چاہ بخشتا ہے ۔۔۔

ذرہ میرا وعدہ ہے میں تمہیں کبھی خود سے الگ نہیں کرو گا بس اک بار لوٹ او۔۔۔۔۔!

کبھی بھی تمھیں خود سے دور نہیں جانے دو گا۔۔۔!!

اک بار بس اک بار لوٹ او۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

ضرداب کی آنکھیں بھیگتی جا رہی تھی۔۔۔۔!!

www.classicurdumaterial.com

دل الگ دھڑکنے سے انکاری تھا۔۔۔!!

اسے لگ رہا تھا جیسے جیسے وقت گزار رہا تھا ویسے ویسے ضرداب کو لگ رہا تھا اس کی سانسوں کی رفتار مدم ہوتی جا رہی تھی۔۔۔!!

اک پورا دن گزار چکا تھا مگر ذرہ کو ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!!!

سب ہی پریشان تھے سماہرہ بیگم کے ہزاروں بار کہنے پر بھی ضرداب نے گھر جانے سے انکار کر چکا تھا۔۔۔۔۔!!

مجاز شاہ نے بہت کوشش کی تھی ضرداب سے بات کرنے کی مگر وہ کسی سے بھی بات کرنے کی پوزیشن میں تھا ہی کب۔۔۔!

❤❤

کیسی ہے میری شہزادی میری جان زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔!!!

ٹھیک ہوں۔۔۔۔اس نے اہستگی سے جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!!

www.classicurdumaterial.com

ذرہ کو تقریباً تین دن بعد ہوش آیا تھا اسے ہوش آنے کی دیر تھی سب کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے تھے طارق صاحب تو صدقہ خیرات کرتے تھک نہیں رہے تھے---!

امان وجاہت کا بھی یہی حال تھا سب خوشی سے پاگل ہوتے جا رہے تھے---!!

ذرہ نے جب آنکھوں کھولی تو سب سے پہلے طارق ملک پر نظر پڑھی تھی----!!

پانچ چھ مہینوں بعد

وہ اپنے اپنوں سے مل رہی تھی----!

طارق صاحب نے بڑے پیار سے اس کے ماتھے پر پیار کیا تھا----!!

کیا ہوا لالا جان آپ کہا جا رہے شاید آپ نے ٹھیک سے سنا نہیں ذرہ اپی کو ہوش آگیا ہے----!!!

عامل جو مجاز شاہ اور بے بو جان کے ساتھ ابھی ہوسپٹل پہنچا تھا----!!

ضرداب کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تو اس کی طرف بھاگا تھا----!!

اس کے ہوش میں آنے کی خبر نے ضرداب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ چھوڑا---!!

وہ جو اس کے ہوش میں آنے کے انتظار میں بیٹھا تھا اسے یوں اپنوں میں گھوم دیکھ کر وہی سے لوٹ آیا تھا---!!!

www.classicurdumaterial.com

عامل فلحال میری طبیعت ٹھیک نہیں میں گھر جا رہا ہوں بائے۔۔۔۔!!!

ضرواب کا سرد لہجہ عامل کو سن کر گیا۔

عامل سمجھنے سے قاصر تھا آخر ایسا کیا ہوا ہے جس نے

ضرواب شاہ کا رویہ اس حد تک روڈ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

سب اس سے مل رہے تھے مگر اس کی آنکھوں دروازے پر جمی ہوئی تھی۔

ہر اہٹ پر دل خوش گمان کو گمان گزراتا تھا کے شاہد وہ آیا ہو جیسے۔۔۔۔۔!!

پورا دن گزار چکا تھا مگر جیسے دیکھنے کے لیے دل بے تاب پچھلے پانچ دنوں سے تڑپ رہا تھا وہ نہ آیا۔۔۔۔!

کس کا انتظار ہے مانو۔۔۔؟

اس کا بار بار دروازے کی طرف دیکھنا امان بہت دیر سے نوٹ کر رہا تھا۔

وہ اچھے سے جانتا تھا وہ کس کا انتظار کر رہی تھی مگر اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔!!!!!

وہ بابا جانی ش۔۔۔۔۔شاہ جی ٹھیک تو ہے ۔۔۔۔؟؟

اس نے ہچکچا تے ہوئے پوچھا تھا ۔۔۔۔؟؟

جی بلکل ٹھیک ہیں اپ کے شاہ جی بھی اور۔۔۔۔۔۔۔؟

عامل کی آواز پر دونوں نے اپنے چہرے کا رخ دروازے کی طرف موڑا تھا۔۔۔!!

عامل کو دیکھا ذرہ کا مارے حیرت کے منہ کھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔!!!

اس کی آنکھیں بلکل ضرداب جیسی تھی ۔

چہرے کے کافی نقوش ضرداب سے میل کھاتے تھے۔۔۔!!

کیا ہوا اپی مجھے دیکھ کر حیرت ہوئی نہ ہوں نہ سیم لالا جان جیسا۔۔۔۔۔!!!

لالا۔۔۔۔ذرہ نے ذیرے لب اس کا لالا کہنا دہرایا تھا۔۔۔۔!

جی جی چلے میں اپ سے اپنا تعارف کرواتا ہوں ۔۔۔؟

مائی سیلف عامل ۔۔۔۔عامل شاہ اینڈ ڈس مائے پیرینٹس ۔۔۔۔۔!!!!!!!!!

ضرداب شاہ میرے لالا جان ہے یعنی بڑے بھائی۔۔

عامل نوں سٹاپ بولتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔!!!

ارے رکوں برخوردار تھوڑا ہم بھی اپنا انٹروڈکشن دے لے۔۔۔۔ !!!

اب کیسے ہیں اپ بیٹا جی ۔۔۔۔۔۔!!!

مجاز شاہ نے عامل کی پھرکی کی طرح گھومتی زبان کو روکتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔۔!!!!

انھوں نے آگے بڑھ کر ذرہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا----!!!

ذرہ تو حیرت سے اور دوسرا یوں لپٹے رہنے پر جزبز سی ہو گئی تھی----!!!

شاہ کے ماں باپ کا سنتے ہی اس کا چہرہ مارے شرمندگی سے سرخ ہو گیا تھا-----!!!

شاہ جی نے تو کبھی بتایا ہی نہیں اپ لوگوں کے بارے میں ------!!!

ذرہ نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھالتے پوچھا تھا-------!!!

اس نے تو اور بھی کچھ نہیں بتایا ہو گا-----!!

سماہرہ نے مسکرا کر کہتے ہوئے اس کا ماتھا چوم لیا--------!!

سماہرہ بیگم کے اتنے پیار پر اس کی آنکھوں بھر ائی تھی---!!!

اس نے چونک کر اماں کو دیکھا تھا---!!

چلو بابا ماما کہاں ہے وہ کیوں نہیں آئی میرے پاس----؟؟؟

ذرہ نے اماں کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا----!

وہاں کھڑے سب لوگوں کو سانپ سونگھ گیا تھا---!!

کوئی بھی بولنے کے قابل نہیں رہا۔

کیا ہوا ماما ٹھیک تو ہے نا بابا----!!!

ذرہ نے بےتابی سے پوچھا تو امان کے ساتھ باقی سب کے چہرے کا رنگ بڑی تیزی سے بدلا تھا---!

ج۔جی بلکل ٹھیک ہے پھوپھو جان وہ ان کی طبیعت تھوڑی سی ناساز تھی اس لیے نہیں آئی اپ کے پاس --!!

عامل نے آگے بڑھ کر بات سنبھالی تھی---!!

پھوپھو کیوں ----؟؟

ذرہ نے عامل کی طرف بنا دیکھے کہا تھا کیونکہ اسے دیکھ کر اسے ضرداب یاد ا رہا تھا آنکھیں بھر رہی تھی-----!!

آپ کی ماما میرے بابا کی بہن ہوئی نہ اس لیے میری پھوپھو ہی ہوئی نہ---!!

عامل کی بات پر وہ سر جھکا گئی----!!

دل میں ہزاروں سوالات تھے مگر ابھی پوچھنے کی پوزیشن میں نہیں تھی اس لیے خاموش ہو گئی تھی چپ چاپ ان کی باتوں پر غور کرتی رہی مگر اسے ضرداب کا انتظار کرتی رہی مگر اسے نہیں انا تھا نہیں ایا----!!!

www.classicurdumaterial.com

#_3_ماہ_بعد

ذرہ پتر یہ لو جوس تمہارے لیے اسے ختم کر کے جلدی سے تیار ہو جاو سب شاپنگ کے لیے جا رہے ہیں تم بھی ساتھ چلی جاو تھوڑا موڈ چینج ہو جائے گا گھر بیٹھے بیٹھے بھی انسان اکتا جاتا ہے-----!!!

سماہرہ بیگم نے جوس کا گلاس اس کے سامنے رکھتے ہوئے اسے تیار ہونے کی ہدایت دی اور الماری سے اس کے لیے کپڑے نکالنے لگی ----!!

اماں آپ رہنے دیں میں خود کر لو گئی---!

ذرہ نے ان کو یوں اپنے کام کرتے دیکھا تو شرمندہ ہوتے ہوئے کہا تھا---!

کیوں میں تمہاری ماں نہیں ہوں کیا جو ایسے بول رہی ہو---؟؟

میرے ساتھ تو دو تین رشتے ہیں تمہارے ---!

اک ممانی پھر تمہاری مما کی کزن اور اب ساس-----!!

سماہرہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

نہیں اماں یہ بات نہیں اپ میرے کام کرتے ہو مجھے اچھا نہیں لگتا----!!

ذرہ نے ان کے ہاتھ سے اپنے کپڑے لے کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا تھا----!!!

اگر ماما کے کرنے پر عتراض ہے تو آج سے آپ کے سارے کام میں کرو گئی---!!

کمرے میں آتے ہی عرش اور علینہ دونوں نے یک زبان میں کہا تھا----!!

چلو اب یہ کام تم دیکھ لو میں کچن دیکھ لوں عاصمہ اکیلی لگی ہوئی صبح سے سماہرہ بیگم مسکراتے ہوئے کہا اور باہر نکل گئی-----!!

چلے ہم اپ کو تیار کرتے ہیں پھر سب مل کر شاپنگ کے لیے چلے گئے---!

علینہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا----!!

عرش خاموشی سے ذرہ کے بغل میں بیٹھ گئی تھی۔

جب سے ذرہ اس گھر میں آئی تھی عرش ہر پل اس کے ساتھ رہتی تھی---

عامل شاریب کاشی سب ہی عامل اور معاز کی شادی کی تیاری میں بزی تھے----!!!

عرش کی خاموشی کسی نے بھی نوٹ نہیں کی جس پر عرش نے سکون کا سانس لیا تھا-----!!

سب یہی سمجھ رہے تھے بیمار ہونے کی وجہ سے چپ چپ رہنے لگئی ہے-----!!

اس لیے کسی نے بھی اسے مزید تنگ نہیں کیا تھا جس کام میں دلچسپی لیتی سب خوشی سے اس کا ساتھ دیتے جس سے وہ ہاتھ کھینچ لیتی کوئی فرد اسے زیادہ فورس نہ کرتا وہ کام کرنے کے لیے------!!!

اس وقت بھی وہ خاموشی سے بیٹھی تھی اور علینہ بولے جا رہی تھی----!!

اپی یہ اچھا لگے گا اپ پر----!!

علینہ نے اس کی الماری سے بلیک فراک نکال کر بیڈ پر رکھتے ہوئے کہا----!!!

یہ کمرا ضرداب شاہ کا تھا جس میں وہ پچھلے دو ماہ سے رہ رہی تھی----!!

ذرہ اپی کاشی بتا رہا تھا شاہ بھائی کی طبیعت خراب تھی وہ گیا تھا کل بڑے

ذرہ کو لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا ہو----!!

ک۔کیا ہوا شاہ جی کو---!!

ذرہ کی آنکھیں جھلک گئی تھی--!

پتہ نہیں کاشی بتا رہا تھا---!!! علینہ اس کے رونے سے گھبرا گئی تھی۔

آپ روئے نہ اپی پلیز میں ماما سے کہتی ہوں وہ آپ کو لے جائے گئے لالا کے پاس---!!!

عرش بھی ذرہ کے رونے سے گھبرا گئی تھی----!!

نہیں وہ-----وہ مجھ سے ناراض ہے عرش وہ مجھ سے بات نہیں کریں گئے-----!!

مجھے ڈر لگتا ہے اب شاہ جی سے کہی انہوں نے مجھے اپنے گھر سے نکال دیا تو-------!!

ذرہ کا دل اسی خوف سے بیٹھا جا رہا تھا---!!

آپ کا دماغی طوازن تو ٹھیک ہے اپ کو ان سے ناراض ہونا چاہیے انہوں نے آپ کو آپکی ماما کا آخری بار چہرہ دیکھنے نہیں دیا الٹا آپ کو لالا جان کی ناراضگی کی پڑی ہوئی عجیب ہو اپ بھی----!!!

عرش نے ذرہ کو نرمی سے ڈانٹا تھا۔

عرش نے علینہ کو اشارہ کرتے ہوئے کچھ کہا تھا---!!

جسے وہ فوران سمجھ گئی تھی--!

جی اپی عرش ٹھیک کہہ رہی ہے اپ کو ناراض ہونا چاہیے تھا انہوں نے اپ کے ساتھ کتنا غلط کیا ۔اب خود بنا کسی وجہ کے ناراض ہو کر بیٹھ گئے ہوئے-----!!!!

علینہ بھی عرش کی بات سے متفق تھی---!

علینہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کام ہونے کا یقین دلایا اور ذرہ کی طرف رخ موڑ گئی----!!!

ہاں ہوئی تھی غصہ میں بھی بہت کوشش کی خود کو شاہ جی سے دور کرنے کی مگر نہیں کر پائی ایسا-----!!

جانتی ہوں سب کلیئر ہو چکا مجھے جو بتایا گیا وہ صرف وہ سچ تھا جو اپ سب لوگوں نے دیکھا۔ مگر مجھے شاہ جی کے منہ سے سننا ہے سچ وہ چار سالوں کی تکلیف -----!!

جو شاہ جی نے جیل میں گزارے ان چار سالوں کی اذیت کے بارے میں جو انہوں نے محسوس کیا---!

وہ تکلیف صرف شاہ جی نے سہی----!!

میرے ساتھ تو انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا---!

ہاں بس اک یہی شکایت ہے مجھے ان سے

www.classicurdumaterial.com

میری ماما سے مجھے ملنے نہیں دیا

ذرہ کو اک بار پھر روشن ارا سے جدائی کا دکھ رولا گیا تھا۔۔۔۔۔!!!!!!

آپ پلیز چپ کریں روئے نہیں ورنہ ماما ہمیں ڈانٹے گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

عرش نے اس کے آنسوؤں سے بھرے چہرے کو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

میری ماما بھی میرا انتظار کرتی ہو گئی نہ۔۔۔ذرہ کے زخم پھر سے ہرے ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔!!!!!!

تین مہینے پہلے جب اسے امان نے ساری حقیقت سے آگاہ کیا تھا تب بھی اس کی حالت یونہی خراب ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

ضراب کی ناراضگی وہ بھول گئی تھی اسے صرف روشن ارا سے جدائی کا دکھ رولا رہا تھا امان نے بڑی مشکل سے اسے سنبھالا تھا۔۔۔۔!!!

وہ ہوسپٹل سے سیدھا ملک ہاوس آئی تھی ۔۔۔!

سماہرہ بیگم اور مجاز شاہ اس دوران دو بار اسے شاہ ہاؤس واپس لے جانے آئے تھے۔۔۔

واپس لینے آئے تھے۔

مگر طارق ملک نے اسے بھیجنے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔!!

بھائی آپ نے کیا فیصلہ کیا پھر۔۔۔!!

مجاز شاہ ہوتا کون میری بیٹی کو لے جانے والا امان اور تم کیسے بول سکتے ہو ذرہ کو بھیجنے کے لیے۔۔!!

امان آج بھی عامل سے بات کر کے آیا تھا اس کا کہنا تھا وہ لوگ ذرہ کو جتنا اپنے پاس رکھے گئے ۔۔ضراب اور ذرہ میں اتنی ہی غلط فہمیاں بڑے گئی باقی اپ سمجھ دار ہے بابا ماما اج ا رہے اپ کی طرف آپ پلیز اپی کو بھیج دیں لالا کو ہم خود سمجھا لے گئے۔۔۔۔۔!!!

وہ ذرہ اپی سے ناراض ہے اپ تو جانتے ہیں نا وہ بہت ضدی ہیں----!!

شاید وہ اپ کی وجہ سے نہ ناراض ہو۔

اس لیے بس اپ اپی کو بھیج دیں ---!!

عامل نے امان کو وجہ بتاتے ہوئے کہا تو وہ چپ سا ہو گیا---!!

اب طارق صاحب سے بات کی تو وہ

غصے سے بھڑک اٹھے تھے---!!

بھائی اپ سمجھ نہیں رہے مانو بیوی ہے ضرداب شاہ کی اسے یہاں نہیں وہاں ہونا چاہیے

!!!!!!!-----

امان کی بات پر طارق صاحب غصے سے اس کی طرف بڑھے تھے ----!!

امان تم جانتے ہو کیا بکواس کر رہے ہو ضرداب شاہ کی بیوی میری ذرہ ----!!

جی بھائی اگر اپ کو مجھ پر یقین نہیں توآپ ذرہ سے پوچھ لے ---!

امان کی باتوں پر طارق صاحب اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے---!

مطلب میں ڈر ---ڈر نہیں تھا سچ تھا اس نے تم سے بدلا لینے کے لیے میری بچی کو نشانہ بنایا

!!!-----

وہ غصے سے دھاڑے تھے---!

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا امان تم کھا گئے میرا گھر----!!!

دفع ہو جاو میری نظروں کے سامنے سے آج جو بھی صورت حال ہے یہ سب تمہاری وجہ سے ہیں نہ تم

گواہی دینے سے مکرتے نہ یہ سب ہوتا چلے جاو یہاں سے----!!!

www.classicurdumaterial.com

انہوں نے چیختے ہوئے اسے کمرے سے باہر دھکیل دیا اور دروازہ زور سے بند کر دیا تھا----!!

وہ دھندلی آنکھیں صاف کرتا پلٹا تھا سامنے کھڑی مہوش کو دیکھ کر وہ بنا اسے کچھ بولے وہاں سے نکل گیا---!!

کیا ہوا اماں کچھ بتائیں گئے کس بات پر بڑے بھائی صاحب نے ایسا بولا تمہیں ----!!!؟؟؟

وہ سیدھا ذرہ کے کمرے میں آیا تھا جو باہر سے آتی مہوش کی آواز کو بہت اچھی طرح سن چکی تھی----!!

کیسی ہے میری شہزادی ---!!

اماں نے بڑی ادا سے خود پر بیتتی تکلیف پر مسکراہٹ کا پردا ڈالا تھا----!!

میں ٹھیک ہوں بابا لگتا اپ اور انٹی جی ٹھیک نہیں ---!!

ذرہ کو ہوسپٹل سے طارق صاحب ضد کر کے گھر لائے تھے آدھے سے ذیادہ ہوسپٹل انہوں نے گھر پر ہی سیٹ کروا دیا ہوا تھا----!!

ذرہ کے زخم اہستہ آہستہ بھر رہے تھے ---!

اس دوران ضرداب نے نہ تو کوئی کال کی تھی اور نہ ہی خود آیا تھا ملنے ---!

داد بخش اس دوران دو بار ملنے آیا تھا ---!

اک بار جب وہ ہوسپٹل سے ڈسچارج ہوا تھا اور دوسری بار جب وہ اپنے کورٹھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا رہا تھا---!!!

ذرہ نے اس سے بھی ضرداب کے بارے میں پوچھا تھا مگر انہوں نے مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتہ کہہ کر بات ختم کر دی تھی-----!!!

مانو جان میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں ---!!

بیٹھو یہاں ---! امان نے مہوش کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھا لیا---!!

جانتاہوں سچ جانے کے بعد تم دونوں مجھے غلط سمجھو گئی

مگر میں اپنے دل کا بوجھ کم کرنا چاہتا ہوں ---!!

امان نے ذرہ کو تکیوں کے سہارے بیٹھاتے ہوئے کہا تھا----!!!

بابا میں بھی جاننا چاہتی ہوں ایسی کون سی مجبوری تھی جو اپ نے شاہ جی کو اتنی بڑی سزا دی----!!!

ذرہ کے طنزیہ لہجے پر امان کا دل ڈھوب کے ابھرا تھا---!

امان نے سر جھکا کر بتانا شروع کیا جسے مہوش اور ذرہ دم سادھے سنے جا رہی تھی---!!

♥♥

#ماضی__________

اپنی بکواس بند کرو ورنہ منہ توڑ دو گا تمہارا

گھٹیا انسان ڈوب مرو کہی بے غیرت نہ ہو تو----!!!

عاشر ان دونوں کو بتانے آیا تھا ---!

کے ضرداب کے چاچا چاچی کی ڈیتھ کے بارے میں وہ تھوڑی دیر پہلے ہی ضرداب کو ائیرپورٹ چھوڑ کر آیا تھا-------!!!!!

اپنے ہوٹل سے تو وہ دونوں رات سے ہی غائب تھے---!

جمشید نے اسے بھی وہاں آنے کا کہا تھا مگر وہ انکار کرتا اکر ضرداب کے ساتھ اپنے ہوٹل میں ہی سویا

تھا۔۔۔!!

ضرداب کو ائیرپورٹ چھوڑ کر وہ اپنی تیاری میں لگ گیا کیونکہ اسے ابھی امریکہ کے لیے نکلنا تھا وہاں اس کی ماں کی طبیعت خراب تھی ۔۔۔۔۔۔!!

اس لیے عاشر کے والد نے اسے جلدی پہنچنے کے لیے کہا تھا۔۔۔۔۔۔!!!

اس لیے عاشر انہیں بتانے آیا تھا کے وہ یہی سے امریکہ کے لیے روانہ ہو رہا ہے۔۔۔!!

مگر ان کے روم میں آتے ہی اس کے غصے کا لیول اک دم بڑا تھا۔۔۔!!!

جمشید پریشانی سے کمرے کے چکر لگا رہا تھا۔۔!

جب کے امان اس کے سامنے بیٹھا کسی سوچ میں گھوم تھا۔۔۔!!

کیا ہوا تم دونوں ایسے پریشان کیوں بیٹھے ہوئے ہو یار میں تمہیں بتان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ے۔۔۔ !!

وہ اپنی دھن میں بولتا ہوا پلٹا ہی تھا ۔۔۔۔!!

بیڈ پر پڑا وجود عاشر کی زبان کو لاک لگا گیا۔۔۔۔!!

یہ۔۔۔یہ۔۔۔کون ہے۔۔۔۔؟

عاشر کے دماغ میں جو جواب کلیک ہوا تھا اس نے اسے بولنے کے قابل نہ چھوڑا تھا۔۔۔!!

وہ غصے سے بولتا جمشید پر برس پڑا تھا۔۔۔!!

ت۔۔تم بھی اس کے ساتھ تھے امان ۔۔۔۔!!

عاشر کا رخ اب امان کی طرف تھا۔۔۔!

فارگاد سیک عاشر تمہیں میں ایسا لگتا ہوں ۔۔۔۔!!

ویسے بھی تم جانتے ہو میں مہوش سے محبت کرتا ہوں ۔۔۔۔!!!!

یہ جو بھی ہوا اس کی اور اس کے دوستوں کی کارستانی ہے---!!!

امان اس کے الزام پر تڑپ کر بولا تھا---!

تو کیا یہ مر چکی ہے---؟؟

عاشر کا مارے حیرت سے برا حال تھا---!!

نہیں یار ابھی تو نہیں مگر کچھ کہا نہیں جا سکتا---!!

مجھے تو سمجھ نہیں ا رہی کیا کرو----!!

جمشید پریشانی سے امان اور عاشر کی طرف بڑھا تھا---!!!

میں تمہارا منہ توڑ دو گا گھٹیا انسان ڈوب مرو کہی بے غیرت نہ ہو تو---!!

ابھی پولیس کو کال کرو اور سب بتاو اور اس سے بھی پہلے اسے ہوسپٹل لے کر جاو یہ بھی کسی کی بہن بیٹی ہے تمہیں خدا کا خوف نہیں آیا ایسا کرتے----!!

عاشر چیختے ہوئے جمشید کی طرف بڑھا تھا--!!

دیکھو عاشر پلیز یوں شور مت کرو کوئی ا گیا تو---!!

امان نے عاشر کو غصے سے بے قابو ہوتے دیکھا تو اسے آرام سے سمجھایا تھا---@!

مگر عاشر کسی طرح بھی قابو نہ آیا---

اوکے تم جاو تمہاری فلیٹ ہے نہ دیکھو ٹائم کم ہے میں سب سنبھال لوں گا ابھی پولیس کو کال کرتا ہوں----!!

امان نے عاشر کو غصے سے چیختے دیکھا تو سب سے پہلے اسے وہاں سے نکالنا چاہا تھا جس میں وہ کامیاب بھی رہا-----!!!

عاشر جاو یار میں سنبھال لوں گا یقین کرو میرا۔۔۔۔!!

اسے ایسے ہی کھڑا جمشید کو غورتے دیکھ کر امان نے اسے جانے کے لیے کہا تھا جس پر وہ سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔!!!!!

عاشر کے جاتے ہی امان نے اور جمشید نے سکون کی سانس لی تھی۔۔۔!!

ہیلو امان میں پولیس کو کال کر دی ہے باقی جمشید کو کہو جو کیا ہے اس کی سزا بھگتنے کے لیے تیار رہے۔۔۔ !!!

تقریبا اک گھینٹے بعد عاشر نے کال کر کے امان کے سر پر بم پھوڑا تھا جس سنتے ہی دونوں حواس باحطا ہو گئے تھے۔۔۔۔!!!!!!

اب ۔۔۔۔اب کیا ہو گا امان پلیز امان خدا کے لیے مجھے بچا لے دیکھ میں تیرا بچپن کا دوست ہو ۔۔۔۔! امان پلیز کچھ کرو مجھے بچالو

جمشید تو پولیس کے خوف سے کانپ اٹھا تھا ۔۔۔!!!

ہاتھ جوڑتا وہ امان کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔۔

امان پلیز میں توبہ کرتا ہوں دوبارہ ایسا نہیں کرو گا پلیز اس بار بچالو۔۔۔۔!!

جمشید روتے ہوئے اس کے پاوں پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔!!

چھوڑ جمشید یہ کیا کر رہے ہو ۔۔۔۔۔چھوڑو میرے پاوں

امان نے اس کے ہاتھوں سے اپنے پاوں چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

جمشید یہ تو تمہیں پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔!

سب اک بار بچا لو تم تو جانتے ہو میرے آگے پیچھے کوئی نہیں اگر جیل چلا گیا تو کون مجھے چھوڑوائے

گا۔۔۔۔!!

جمشید نے روتے ہوئے امان کی منت کی تھی۔۔۔!!

اوکے روکوں ۔۔۔۔۔!!

تم ایسا کرو اپنے ہوٹل جاو وہاں سے جو کچھ ملے لے آو

امان نے اسے سامنے ہوٹل کی طرف دوڑایا تھا۔۔۔۔!!!

جمشید جلدی سے اپنے ہوٹل کی طرف بھاگا تھا جہاں وہ چاروں روکے ہوئے تھے۔۔۔!!

روم میں آتے جمشید نے سارا کمرا چھان ڈالا مگر اسے کچھ نہ ملا پریشانی سے واپسی کے لیے بھاگا تھا جب اس کی نظر کالین پر خون سے بھری روئی کے پھالے نظر آئے۔۔۔ اس نے کچھ سوچتے وہ اٹھائے ساتھ ٹوٹا ہوا ناخن بیڈ پر بڑی شرٹ اٹھا کر وہ واپس اسی چھوٹے سے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔!!!

یہ کیا لائے ہو تم جمشید ۔۔۔۔؟؟؟

وہاں کچھ تھا ہی نہیں تو لاتا کیا یہی ملا تھا مجھے ۔۔۔ !!!

جمشید نے امان سے نظر بچا کر روئی کا پھالا بیڈ کے قریب پھیکا شرٹ صوفے پر پھینکتے ہوئے وہ دونوں باہر نکلنے کو تھے جب باہر سے آتے شور پر دونوں کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔!!

چلو جلدی کرو۔۔۔۔۔!

امان نے کھڑکی کھول کر باہر کودتے ہوئے جمشید سے کہا تھا ۔۔۔!!!

یہ ہوٹل کا پیچھے کا حصہ تھا جہاں سے وہ دونوں آرام سے وہاں سے نکل کر اپنے ہوٹل پہنچے تھے۔۔۔۔!!

♥♥

تمہاری قسم مانو میں ---میں نہیں جانتا تھا وہ شرٹ ضرداب شاہ کی تھی---!!

مجھے بعد میں پتہ چلا تھا کے وہ خون کے سیمپل جمشید نے وہاں پھینکے تھے---!!!!!

امان آخر میں سر جھکائے بولا تھا----!!

جھوٹ بابا اپ جھوٹ بول رہے ہے---!!

آپ کو پتہ تھا وہ شرٹ شاہ جی کی ہے اپ نے جان بوجھ کر اسے وہاں ایزا اوڈنس وہاں پھینکی تھی---!!!

سوری مانو میرا مقصد صرف جمشید کی ہلپ کرنا تھا بس---!!!!

امان شرمندگی سے بولا تھا-------!!

کیوں بابا کیوں کیا اپ نے میرے شاہ جی کے ساتھ ایسا---!!

مجھے لگا تھا انھوں نے مجھ کو میری ماما سے دور کر کے مجھ پر ظلم کیا ہے مگر نہیں ----- ظلم تو ان پر ہوا -------!!

ذرہ پھوٹ پھوٹ کے روتے بولی تھی غصے سے اس نے امان کا ہاتھ دور جھٹکا تھا---!!

آپ کی وجہ سے شاہ جی نے جانے کیسی کیسی اذیتیں سہی ہو گئی بابا------!!!

ذرہ کے دل کو جیسے کسی نے جلتے کوئلوں پر پھینک دیا تھا---!!

بابا اب مجھے سمجھ ا رہی ہے شاہ جی کیوں چاہتے ہیں میرا اپ لوگوں سے کوئی تعلق نہ ہو کیوں انہوں نے مجھے ماما کو آخری بار دیکھنے نہیں دیا-----!!!!!!

------ بابا----بابا----مجھے لگتا تھا اپ کبھی غلط نہیں ہو گئے---- مگر آپ نے مجھے غلط ثابت کر دیا----!!

ذرہ روتے ہوئے بولی تھی---!!

اگر اپ نے ضرداب شاہ کے ساتھ غلط کیا تھا تو اسے سہی بھی کرنا چاہیے تھا امان------ مجھے تو خود یقین نہیں ا رہا کہ آپ کسی کو اس حد تک تکلیف پہنچا سکتے ہے----!!

مہوش کے لہجے میں ہلکا سا غصہ گوند آیا تھا----!!

آپ سے تو اچھا عاشر نکلا کم سے کم اس نے سچ کا ساتھ تو دیا---!!

مہوش طنزیہ اس کو دیکھ کر اٹھ کر چلی گئی تھی----!

ذرہ بھی رخ موڑ گئی تھی----!!!

اگلے دن ذرہ ضد کر کے شاہ ہاؤس ا گئی تھی ---!!

طارق صاحب غصے سے اس سے ملنے بھی نہ آئے تھے ۔

ذرہ کو دکھ ہوا تھا بہت مگر وہ شاہ کے لیے یہ گھونٹ بھی پی گئی----!!!

❤❤

کیا ہوا اپی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ----؟؟؟

بتائے کیا اپ کو پین ہو رہی ہے----!!

اسے اپنے بازو کو زور سے دباتے دیکھ کر کاشی اور شاریب اس کی طرف دوڑے تھے ----!!!

ذرہ کے رونے سے وہ سب پریشان ہوگئے------!!!

وہ سب کے ساتھ شاپنگ کے لیے آئی تھی ----!!

آہستہ سے چلتی وہ مال میں انٹر ہوئی۔

www.classicurdumaterial.com

بلیک فراک میں وہ مرجھائی ہوئی کلی لگ رہی تھی ۔۔۔۔۔!! اگلے میں پڑے کور میں بازو جکڑا ہوا

تھا۔۔۔۔۔!!!

اپنے دھیان چلتی وہ اگے بڑھ رہی تھی جب سامنے سے آتی چھوٹی سی بچی سے ٹکرا گئی۔۔۔۔!!

بچتے بچتے بھی وہ گر گئی تھی۔۔۔۔!

گرنے کی وجہ بچی نہیں بلکہ سامنے کھڑا وہ شخص تھا جسے دیکھنے کے لیے وہ تین مہینے ترسی تھی۔۔۔۔!

دل نے ہر پل اس شخص کی آمد کا انتظار کیا تھا۔

مگر وہ سنگ دل اک بار بھی نہیں آیا۔

وہ سامنے کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا۔

کاشی اور شاریب دونوں ہی گھبرا گئے تھے۔

کیونکہ ذرہ کے کندھے سے خون نکل رہا تھا۔۔

او شٹ اپی خون نکل رہا چلے اٹھے جلدی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں ۔۔۔۔!!!

علینہ کی آواز اتنی تیز تھی کہ پاس کھڑے ضرداب نے چونک کر اس ہجوم کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔!!

ذرہ کو مال میں آتے وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔!!

اس کے گرنے پر وہ گھبرا کر اس کی طرف موڑا تھا مگر پھر جانے کیا سوچ کر واپس اسی پوزیشن میں

کھڑا ہو گیا سیگریٹ لبوں سے لگاتے اس نے بڑی دقت سے خود کو روکا تھا۔۔۔۔!!

مگر علینہ کی آواز نے صبر کے سارے بند توڑ دیئے تھے۔۔۔!!

شاریب نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دینا چاہا تھا مگر کاشی نے اسے واپس کھینچ لیا

کیا ہے۔۔۔؟؟

کہاں مر رہے ہو وہ دیکھو ----!!!

اس سے پہلے ہی ضرداب نے آگے بڑھ کر اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا-----!!!!!

ضرداب شاہ اسے لیے اپنی

گاڑی کی طرف بڑھا تھا---------!!!!!!

ہائے یار کتنا پیارا کپل ہے دیکھو تو---!!

ان کے قریب سے گزارتے منچلی لڑکوں کے ٹوکے میں سے اک نے کہا----!

یار لڑکے کی پسنیلیٹی تو نوٹ کرو--ا

اک نے دوسرے کی توجہ ضرداب کی طرف دلوائی تھی---!

ارے یار اففف کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے----!!!

علینہ کے پاس کھڑی لڑکی نے تبصرہ کیا تھا---!

کیا یہ دونوں کپل تھے----؟؟؟

اسی لڑکی نے علینہ سے پوچھا تو وی سر اثبات میں ہلاتی مسکرا دی----!!

اور مال سے باہر نکلتے شاریب اور کاشی کے پیچھے بھاگئی تھی----!!

شرم تو نہیں آتی یہ ساری پلاننگ میری تھی اور تم دونوں مجھے ہی چھوڑ کر آگے ---!!

علینہ نے ان تک آتے ہی کاشی کے کندھے پر مکا جڑتے ہوئے کہا تھا----!

افففففف کیا کھاتی ہو موٹی توڑ دیا کندھا میرا---!!

کاشی نے اپنے کندھے کو مسلتے ہوئے غصے سے کہا---!!

شکر کرو وہی چھوڑ کر آئے تھے ورنہ میرا ارادہ کسی زو میں چھورنے کا تھا---!

کاشی کے جوابی حملے پر علینہ تپ گئی تھی---!!

چلے شاہی بھائی کسی زو ہی لے چلے اب تو----!!

کیوں بھئی زو اب کیا کرنے جانا----!!

شاریب نے علینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا----!

میں سوچ رہی ہوں اسے کسی شیر چیتے کے پنجرے میں بند کر آو تاکہ راوی بھابھی کی بھی جان چھوٹے

ان سے---!

اپنا منہ بند کر لے ورنہ توڑ دینا میں ---- !

راوی کو بیچ میں مت لا یار پہلے ہی بابا میرا سیاپا پا ائے ہیں ----- !

کاشی نے غصے سے کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ زور دار آواز کے ساتھ بند کیا----- !

اووو بھائی یہ میری کار ہے توڑے گا کیا----؟ ارام سے نہیں تھا بیٹھ سکتا تو---؟

حد اے جگڑ تم دونوں رہے ہو اور نقصان میرا---- !

اس کے اتنی زور سے دروازہ بند کرنے پر بچارا شاریب تڑپ ہی تو اٹھا تھا----- !

یار شاہی پلیز کچھ کرنا بابا کو بول عامل کے ساتھ ہی میری بھی شادی کر دے نا--- !

کاشی نے گاڑی میں بیٹھتے ہی شاریب کی منتں کرنی شروع کر دی----؟؟

کیونکہ شاریب کے کہنے پر ہی مجاہد شاہ راوی کے گھر رشتہ لے کر گئے تھے----- !

مجاز شاہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا اس لیے بنا کسی رکاوٹ کے یہ فرض بھی ادا کر دیا گیا---- !

مگر شادی مجاہد شاہ نے دو سال بعد کرنے کو کہا تھا---- ! !

وجہ کاشی کی پڑھائی تھی جس میں ابھی اک سال اور تھا--- !

اک سال کے بعد دوسرا سال اس کے سیٹل ہونے نوکری کرنے کے لیے اڈ کیا گیا تھا جس پر سب ہی راضی تھے ما سوائے کاشی کے اسے لگتا تھا۔۔۔ !

اسے لگتا تھا راوی اسے پسند نہیں کرتی اگر زیادہ دیر ہوئی تو وہ مکر بھی سکتی ہے۔۔۔۔۔ ! ! ! !

جس کا شاریب اور عامل مل کر خوب ریکارڈ لگاتے تھے۔۔ !

بچارا کرتا بھی کیا دل مسور کر رہ جاتا۔۔۔۔۔ !

چل چمپینزی اپنی انجینئرنگ تو کمپلیٹ کر لے فیئر شادی بھی کر لینا۔۔۔ !

علینہ نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دفع ہو اللہ کرے عامل شادی سے انکار کردے مرے تو بھی میری طرح۔۔۔ !

کاشی کی بددعا پر علینہ نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔۔۔ !

اب لڑنا بند کرو گئے تو گھر چلے وہاں بھی ابھی بہت سے کام پڑے ہوئے۔۔۔؟

معاز بھائی تو اپنی بیوی کو لے کر ورلڈ ٹور پر نکل گئے تاکہ کام نہ کرنا پڑے۔۔۔۔؟؟

شاریب نے منہ بناتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی کاشی نے بھی گردن زور زور سے ہلا کر اس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔ ! !

♥♥

وہ اسے لے کر سیدھا ضرداب مینشن ایا تھا۔۔۔۔۔ ! ! !

ضرداب اسے گود میں اٹھائے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ !

اس دوران ذرہ کی نگاہیں ضرداب کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔ !

www.classicurdumaterial.com

وہ کتنا ترسی تھی اس چہرے کو دیکھنے کے لیے---- !

تین مہینے اس نے پل پل اس چہرے کو دیکھنے کے لیے دل کو تڑپایا تھا۔

ہر پل ہر اہٹ پر دل خوشی سے جھوم اٹھتا تھا کہ شاہد وہ ایا ہو---

ضراب نے اسے اہستہ سے بیڈ پر بیٹھایا اور خود پلٹ کر الماری. سے اک بکس نکال لایا--

ذرہ اب بھی اسے یوہی دیوانہ وار تکی جا رہی تھی---- !

اس دوران ضراب شاہ نے ایک بار بھی اس کی طرف دیکھنا مناسب نہ سمجھا---- !

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ اپنے لبوں میں دبائی اور ذرہ کے قریب بیٹھ گیا--- !

ضراب نے اس کے گلے میں پڑے ڈوپٹے کو اتار کر اک طرف پھینکا---- !

بازو کو کور سے آزاد کروایا اس دوران وہ اس کے قریب اچکا تھا------ !

شاہ جی اپ ناراض ہیں مجھ سے۔

ضراب کی ساری توجہ اس کا زخم صاف کرنے میں تھی ----- !

اس نے ذرہ کی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور چپ چاپ اپنے کام میں لگا رہا--

شاہ جی----- !

ذرہ نے دوسری بار پھر اس کا نام پکارہ تھا مگر اس بار بھی جواب ندارد ہی ٹھرا---- !

اس کا زخم صاف کرتے ضراب کے چہرے پر اتے جاتے رنگوں کو ذرہ بڑی دیر سے دیکھ رہی تھی

--- !

شاہ جی---- !

ذرہ نے تیسری بار اس کا نام پکارا تھا جس کا جواب بس ہوں میں ایا تھا۔

ذرہ نے اس کے لبوں میں دبی سیگریٹ کو نکال لیا---- !

اپ ناراض ہے مجھ سے ----؟

ذرہ نے سیگریٹ فرش پر پھیکتے ہوئے اپنا سوال پھر سے دوہرایا---- ! !

ضرداب اس کی فراک کندھے سے اوپر کرنے کے لیے جھکا تھا---- ! مگر

ذرہ کی انکھوں میں انسو چمکتے دیکھ کر وہی رک گیا---- ! !

سوری میں اپ کی اجازت کے بنا یہاں سے باہر گئ----

اس نے اپنے بائیں ہاتھ سے کان پکڑتے ہوئے کہا تھا----- !

اوکے چپ کرو---- !

ضرداب نے اس کا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے اس کے انسو صاف کیے--- !

اس کا خوبصورت چہرا اس وقت زرد ہوا وا تھا---

ضرداب کا دل بند سا ہو رہا تھا وہ بہت کوشش کر رہا تھا اس سے دور رہنے کی مگر جانے کون سی کشش اسے ذرہ کی اور کھینچ رہی تھی---- !

وہ جانتا تھا وہ بھی اسے چاہنے لگی تھی --- !

مگر اس نے فیصلہ کیا تھا اب وہ ذرہ سے دور رہے گا پہلے ہی وہ اسے اپنی وجہ سے بہت ساری تکلیفیں دے چکا تھا---- ! ! ! !

اس دن ہوش میں انے کے بعد جس طرح وہ اپنے اپنوں سے مل رہی تھی

ضرداب کو جھنجوڑ گئی تھی اس کی ترٹپ -

اس نے اسی دن فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ذرہ سے دور رہے گا جتنا ہو سکا اس نے خود کو روکا تھا--- !

اپ بات کیوں نہیں کر رہے مجھ سے----؟

ہیلو وجاہت اپنی بہن کو یہاں سے لے کر جاو--- !

ذرہ نے روتے ہوئے چونک کر اسے دیکھا جو موبائل کان سے لگائے اس سے دور کھڑا تھا----- !

میرے خیال ہے وہ اپ کی بیوی بھی ہے اس لیے اسے وہی چھوڑ او جہاں سے لائے ہو نہ کے مجھے کال کر کے ڈسٹرب کرو----- !

وجاہت نے اپنے سامنے کھولی فائل کو کھولتے ہوئے کہا--- ! !

شاہ ہاوس وہ پچھلے دو تین ماہ سے وہی ہے --- !

وجاہت نے مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا وہ جانتا تھا ضرداب کو نہیں پتہ کے ذرہ شاہ ہاوس رہ رہی ہے --- !

سر بیٹی شادی کے بعد اپنے سسرال میں ہی اچھی لگتی ہے --- ؟؟

وجاہت کی بات پر اس نے پلٹ کر ذرہ کو دیکھا جو ابھی بھی رونے میں مصروف تھی ---- ! ! ! !

اج پہلی بار وجاہت کے الفاظ اسے دلی سکون عطا کر گئے تھے --- !

شاہ نے گہری سانس لیتے ہوئے روتی ہوئی ذرہ کو دیکھا۔

کیا تم شاہ ہاوس تھی پچھلے تین ماہ سے----؟؟

ضرداب نے موبائل بند کرتے ہوئے پوچھا تھا---- !

اس نے روتے ہوئے اثباب میں سر ہلا دیا--- !

ضرداب کے لب بے ساختہ مسکرا اٹھے تھے اک سکون سا اتر گیا تھا دل میں یہ جان کر کے وہ اس

کے اپنوں میں تھی---- !

تم وہاں کیا کرنے گئی تھی پاگل ہو گیا---- !

ضرداب نے مسکراتے ہوئے اپنا نچلا لب دانتوں میں دبایا اور مصنوعی غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا--- !

حالہ کے اسے ذرہ پر ڈھیر سارا پیار ا رہا تھا----دل کہہ رہا تھا بس بہت رہ لیا دور اب اور نہیں -- !

مگر ضرداب نے اپنے دل کی خواہش پر بند باندھ کر اک بار پھر مصنوعی غصہ دیکھایا----- !

اور رح موڑ کر کھولی ہوئی کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

کیوں نہ جاو وہاں ہاں----؟؟

اس کے غصے پر وہ رونا بھول کر اپنا بائیاں ہاتھ کمر پر رکھے اسی کے انداز میں بولی تھی

---- ! ! !

دیکھے شاہ جی اپ نے ہی مجھے واپس بلوایا تھا اچھا میں کوئی شوق سے نہیں تھی ائی----- ! ! !

ذرہ کو بھی غصہ گوند کر ایا تھا جس کے نتیجے میں وہ اپنے لا شعور میں چھپی باتیں ضرداب کے منہ پر بول گئی تھی --- ! !

اچھا میں نے کب بلایا تمہیں ---- ! ؟؟؟

ضرداب نے چونک کر اسے دیکھا اور اہستہ سے اس کی طرف بڑھا تھا----- !

ذرہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی یہ تو اسے بعد میں یاد ایا تھا کہ اس نے تو ایسا کچھ کہا ہی نہیں تھا

---- ! !

اس کے علاوہ بھی میں نے کچھ کہا تھا وہ بھی یاد ہو گا---؟؟

ذرہ پیچھے ہوتی واشروم کی دیوار سے جا لگی تھی ۔

ضرداب نے اس کے قریب اتے ہوئے پوچھا تھا --- !

م۔م۔م۔مجھے تو کچھ نہیں تھا کہا اپ نے ---- !

ذرہ نے ڈرتے ہوئے جلدی سے کہا--- !

پھر یہ کیسے کہا کہ میں نے تمہیں بلایا تھا---بولو کب بلایا تھا ----؟

ضرداب نے مدہوشی سے کہتے ہوئے اس کے دائیں بائیں دیوار پر اپنے مضبوط ہاتھ جماتے اپنی باہوں کا گھیرا بناتے ہوئے پوچھا تھا ---- !

اپ ناراض تھے تو ایسے ہی میرے منہ سے نکل ایا---- !

ذرہ نے اسے اپنے قریب اتے دیکھ کر پریشانی سے کہا------------- ! !

---ش-----ششششش

خود پر لگے ہزاروں پہروں کو توڑتے اس گھیرا اور تنگ کیا تھا ----- ! ! !

ضرداب کے اس اقدام پر دونوں میں دوری نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی ۔

جب یہ یاد ہے میں نے تمہیں واپس انے کا کہا تھا ۔

تو میرا اقرار بھی یاد ہو گا اس کا جواب بھی دے دو------- ! ! !

ضرداب کی شرگوشی نے ذرہ کے دل کی دھڑکنیں تیز کر دی تھی ----- !

شاہ جی اپ نے کہا لوٹ او میں لوٹ ائی پھر بھی اپ نے مجھے چھوڑ دیا نہ--- !

ضبط کرتے کرتے بھی ذرہ کی غلافی آنکھیں بھر ائی تھی --- !

ا---اپ --م---- مجھ سے دور رہنا چ--چاہتے ہیں

ذرہ کے لبوں سے نکلتی سسکی نے ضرداب کے دل پر ضرب لگائی تھی ---

کس نے کہا میں تم سے دور رہنا چاہتا ہوں ہاں

تم سے دور کون کافر رہنا چاہتا ہے میری جان---- !

اس نے نرمی سے اسے اپنی باہوں کے گھیرے میں لے لیا---- !

اپ کو بابا سے بدلہ لینا تھا وہ پورا ہو گیا ہو گا نہ اس لیے اب مجھے خود سے دور کرنا چاہتے ہیں

------- !

ضرداب کی قربت نے

ذرہ کی رونے کی رفتار تیز کر دی تھی ---- !

ششششش--چپ بلکل چپ----

کون سا بدلہ لیا میں تمہارے چاچو سے----؟؟؟

ضرداب نے اسے خود سے الگ کرتے اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے کہا تھا--- !

بولوں کیا میں نے تمہارے چاچو پر کوئی گھٹیا سا الزام لگا کر اسے جیل بھجوایا----؟؟

یا پھر اسے دنیا کے سامنے زلیل کروایا---؟

کیا میں نے اسے اس کے اپنوں سے دور کیا ہے----؟؟؟؟

بولو کون سا بدلہ لیا میں نے اس سے---؟

ضرداب نے ہلکے سے غصے سے کہا تھا اس کا غصہ بس چند منٹ کا تھا--------- !

اک دو منٹ کے بعد وہ پہلے کی طرح نارمل ہو چکا تھا---- !

میں نے اس سے کوئی بدلہ نہیں لیا میری جان۔

ضرداب نے یہ کہتے ہوئے اپنے لب ذرہ کے لبوں پر رکھی ہوئی انگلی پر رکھ دیئے---- !

یہ سب اتنی چانک کیا تھا اس نے کے ذرہ سمجھ ہی نہ پائی تھی کچھ--- !

میں نے بدلہ لینے کی کوشش کی تھی بس مگر تم بیچ میں اگئی اس لیے میں نے اس سے بدلہ لینے کی بات اپنے زہین سے نکال دی ہے -

جانتی ہو کیوں ----؟

ضرداب نے نرمی سے کہتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا--- ! ! !

اس سے بدلہ لیے بنا جی سکتا ہوں مگر تم سے الگ رہ کر جینا تھوڑا مشکل ہے اب میرے لیے----- !

ضرداب نے ذرہ کے خوبصورت چہرے کو اپنے ہاتھوں کے کٹورے میں بھرتے ہوئے کہا----- !

جھوٹ اگر سچ میں اپ نے بابا کو معاف کر دیا ہوتا تو اپ تین مہینے مجھے خود سے دور نہ رکھتے---- !

ضرداب نے اس کی بات سنے بنا اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ تک لایا تھا---- !

پہلی بات میں نے اسے معاف نہیں کیا-------بس اپنا ارادہ بدلا ہے --- !

اس نے ذرہ کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے کہا تھا---- !

اس کا مطلب اپ پھر سے مجھے چھوڑ دے گئے ------ !

ذرہ کا زہین پر ابھی بھی چھوڑنے والی بات سوار تھی --- !

شاہ جی ---اپ-----؟

ذرہ ابھی کچھ اور کہنے والی تھی ---مگر ضرداب نے اس کے سارے الفاظ سارے اندیشے اپنے لبوں سے چن لیے تھے------- ! ! !

♥♥

جس دن مجاز شاہ اور کاشی ان سے ملنے گئے تھے ۔
اسی دن اس کی میٹنگ تھی دبئ میں داد بخش بھی نہیں تھا تو سب کچھ اسے اور عاشر کو ہی سنبھالنا پڑھ رہا تھا ----- !
جتنا بھی بدتمیز وہ ہوتا مگر نافرمان بیٹا بلکل بھی نہیں تھا -- !
اسے بعد میں پتہ چلا تھا مجاز شاہ اور کاشی عامل کی شادی کا کارڈ دینے ائیں تھے ---- !
وہ ابھی میٹنگ سے فری ہو کر نکلا ہی تھا ---- !

ہاں عامی جان کیا ہوا کوئی کام تھا ---؟
عامل کی کال نے اسے ہوٹل کے اندر نے سے روک دیا اس نے کال یس کرتے ہوئے کہا تھا .... !
لالا جان اپ کہا ہے اپ ا کیوں نہیں گھر---؟
عامی تم جانتے ہو میں کہا تھا او گا تو او گا یار ایسے ہائپر مت ہو جایا کرو--- !
تو پھر اپ بابا سے کیوں نہیں ملے-- ! ؟
کیا شاہ صاحب گھر ائے تھے ---- !
عامل کی بات پر اس نے چونک کر کہا تھا جب کے اس کے شاہ صاحب کہنے پر پاس بیٹھے مجاز شاہ کا دل ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا ----- !
سوری عامل میں اس وقت دبئ میں ہوں اکر بات کرتے ہیں یار ابھی بہت تھکاوٹ ہے

www.classicurdumaterial.com

اس نے کال بند کرتے، ہوئے موبائل کوٹ کی پاکٹ میں ڈالا اور پلٹ کے ہوٹل میں داخل ہو گیا۔۔۔ ! ! !

♥♥

ضرداب کو دبئی سے لوٹے ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی ۔۔۔۔۔ !

ذرہ سے دوری نے اسے بے زار کے دیا تھا ۔

وہی بات بات پر طوفان اٹھانے والا ضرداب اب ہر وقت شانت رہنے لگا تھا کھویا کھویا سا ضرداب اس کے سٹاف کو بلکل اچھا نہیں لگتا تھا ۔

ہر دوسرا بندہ اپنے بوس پر ہونے والے حملے پر افسوس زدہ تھا ۔۔۔۔ !

وہ بیڈ پر لیٹا اب بھی ذرہ کے بارے میں سوچ رہا تھا ۔

تین مہینے اس نے کیسے گزارے یہ وہی جانتا تھا ۔

اسے ذرہ سے دور رہنے کے لیے اپنی ہی غلطی نے مجبور کیا تھا ۔۔۔

اس کے دل میں یہ بات کنڈلی مار کر بیٹھا ہوا تھا کے وہ اپنوں سے مل گئی تھی تو اسے اپنی ماں کی موت کا بھی پتہ چلنا ہی تھا ۔

یہ جان کر وہ اس سے نفرت نہ کرنے لگ جائے کہ اس نے اسے اس کی ماں کو اخری بار دیکھنے نہیں دیا تھا ۔۔۔۔ !

وہ اسی ڈھیر پن میں الجھا ہوا تھا ۔

جب اس کے موبائل پر علینہ کا نمبر جگمگایا تھا ۔

ضرداب نے تھکے ہوئے لہجے میں ہیلو کہنا چاہا تھا مگر وہاں سے اتی اس آواز نے اس پاگل سا کر دیا تھا---

وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا------ !

ہاں ہوئی تھی غصہ میں بھی ---خود کو شاہ جی سے دور کرنے کی کوشش بھی کی تھی مگر نہیں کر پائی

خود کو شا جی سے دور--- !

ذرہ کے لفظوں نے ضرداب کے اندر اک نئی روح پھونک دی تھی اس کے سارے اندیشے اک لمحے میں ہوا ہو گئے تھے------ !

وہ ہلکا پھلکا سا ہوتا واپس بیڈ پر لیٹ گیا۔

اس بار اس کی تھکن کہی دور جا سوئی تھی ---- !

♥♥

عرش کیا تم معاز بھائی کو بھولا نہیں سکتی---؟

علینہ عرش کے لیے جوس لائی تھی ۔

کیونکہ کل رات سے اس کی طبعیت پھر سے خراب ہو گئی تھی----- !

سماہرہ صبح سے اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی ----- !

سماہرہ اس کی گرتی صحت پر پریشانی سے ادھی ہو گئی تھی --- !

مجاز میری عرش ایسی کیوں ہو گئی ہے ۔

کیوں اس کو بار بار بخار ہو رہا ہے۔

سماہرہ نے روتے ہوئے مجاز شاہ کے کندھے پر سر رکھا۔۔۔۔ ! !

سمی موسم بدل رہا ہے نہ بس اس لیے ہو رہا ہے ڈاکٹر کا بھی یہی کہنا ہے ۔

تم فکر مت کرو جاو میرے لیے چائے بنا کر لاو ۔

مجاز شاہ نے مسکراتے ہوئے سماہرہ کو چپ کروایا۔

کل بیٹے کی مہندی اور ان کو دیکھے بابا۔۔۔ رو تو ایسے رہی ہے اپ کی بیگم جیسے بیٹی کو رخصت کرنا ہو۔۔۔ ! !

ان کی باتوں سے عرش کی انکھ کھول گئی تھی ۔

اس نے زبردستی مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجاتے ہوئے سماہرہ کو چھیڑا ۔

اس کے مسکرانے پر مجاز اور سماہرہ کے دل میں سکون سا اتر گیا ۔

شیطان ہو پوری۔۔۔ !

سماہرہ اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارتے مجاز شاہ کے لیے چائے بنانے اٹھ گئی۔۔۔۔ ! ! چلو اپ ارام کرو میرا بیٹا۔۔۔۔ ! ! !

مجاز شاہ نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور سماہرہ کے ساتھ ہی باہر نکل گئے ۔۔۔۔ !

ہاک ہا ماما اپ کو کیا پتہ اپ کی بیٹی کو کون سا روگ لگ گیا ہے۔۔۔ !

عرش نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے سوچا تھا ۔۔۔۔

وہ تو مجھے ایسے چھوڑ گئے ماما جیسے میں اور میری محبت ان کے لیے سدہ سے بوجھ تھی ۔۔۔ !

www.classicurdumaterial.com

وہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی سوچ میں گھوم تھی۔ جب علینہ جوس لیئے ائی تھی ---- !

اگر یہ میرے بس میں ہوتا تو ضرور بھول جاتی عالی----- !

عرش نے جوس کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے نم آواز میں کہا تھا--- !

معاز کو گئے ہوئے تین دن سے زیادہ ہو چکے مگر عرش ابھی بھی بے یقینی سے اس لمحے میں قید تھی

--

جب معاز نے خود کو کسی اور کے نام کر دیا تھا----- !

عرشی وہ کون سا تم سے محبت کرتے ہیں۔

پھر تم کیوں لاحاصل کے پیچھے خود کو ہلکان کر رہی ہو---- ! ! !

کیوں اک شخص کی محبت میں تم باقی سب کو تکلیف دے رہی ہو------ !

علینہ نے اس کی برستی انکھوں کو پیار سے صاف کرتے ہوئے کہا تھا---- !

م--میں جانتی ہوں عالی وہ مجھے نہیں چاہتے میں بہت کوشش کرتی ہوں کے ان کے بارے میں نہ سوچو نہ یاد کرو ان کو مگر نہیں --- نہیں ہو پا رہا مجھ سے----

عرش نے غصے سے کمبل ہٹا کر دور پھینک دیا۔

وہ اس وقت کسی پاگل سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

وہ تو اپنی زندگی شروع کر چکے ہیں۔

مجھے ٹھکرا کر------

عرش پر جلالی روپ وارد ہو رہا تھا۔

خود کو ٹھکرائے جانا اسے نیم پاگل کر گیا۔

اس نے کمرے کی اک اک چیز اٹھا کر پھینکنے شروع کر دی----! !

علینہ اس رد عمل کے لیے بلکل تیار نہیں تھی۔

وہ گھبرا کر اس کی طرف بھاگی ----!

عرشی پلیز خود کو سنبھالو یہ تم کیا کر رہی ہو---------!

علینہ نے بھاگتے ہوئے اس کے ہاتھ پکڑے تھے ---!

دیکھو عالی وہ مجھے چھوڑ گئے وہ کہتے میں ان کے لائک نہیں -----

نہیں ہوں میں ان کے لائک-------میں بہت بری ہوں ----بہت بری ہوں میں ---

دور رہو تم بھی مجھ سے-----میں اچھی نہیں ہوں -------! ! !

عرش نے تڑپ تڑپ کر روتے ہوئے کہا تھا-----!

خدا کے لیے عرشی چپ کر جاو---تم بری نہیں ہو میری جان ----

معاز بھائی نہیں جانتے انہوں نے کتنا غلط کیا ہے پلیز تم سنبھالو اپنے آپ کو-------!

اگر گھر میں کسی کو پتہ چل گیا تو جانتی ہو نا کیا ہو گا ضرداب بھائی جان لے لیے گے معاز بھائی کی-----!

اس لیے اگر چاہتی ہو کہ معاز زندہ رہے تو خود کو نارمل رکھو پلیز ---!

علینہ نے اپنے ڈوپٹے کے پلو سے اس کا زرد چہرہ صاف کرتے ہوئے اسے سمجھایا تھا -------! !

وہ روتے ہوئے وہی ٹھنڈے فرش پر بیٹھ گئی۔

عرشی مت رو اس کے لیے جسے تمہاری قدر نہیں ----

www.classicurdumaterial.com

نہ تمہاری اور نہ تمہاری محبت کی۔

ہاں تم۔تم ٹھیک ---ٹھیک ---کہتی---کہتی ہو---میں کیوں ---میں کیوں رو ان کے لیے ----ان کو----

ان کے نزدیک میں ----اک بچی ---اک بچی ہوں ----

مجھے محبت کے معنی نہیں پتہ---

عرش نے جلدی سے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ صاف کیا---

عرش کے منہ سے لفظوں کی ٹوٹ پھوٹ نے علینہ کا دل مٹھی جکڑ لیا تھا--- ! ! ،

رونے سے اس کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی جو علینہ کے ہاتھ پاوں پھلا گئی تھی -------- ! !

علینہ نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل سے جوس کا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا تھا--- !

اسے پیو عرشی---- ! !

اس کی حالت پر علینہ کی انکھ بار بار بھرتی جا رہی تھی جسے وہ بار بار اپنی قمیض کے کف سے صاف کرتی جا رہی تھی ------ ! ! !

اللہ پوچھے معاز بھائی اپ کو ---علینہ نے عرش کو سہارا دے کر بیڈ پر لیٹاتے ہوئے دل میں معاز کو کوسا------ ! ! !

اللہ کرے اپ کبھی خوش نہ رہے جو اپ نے میری عرش کے ساتھ کیا----اللہ کرے اپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو--------

علینہ نے نیم بے ہوش عرش کا ماتھا چومتے ہوئے معاز کو بددعائیں دی----

♥♥

کیا ہے کیوں بار بار کال کر رہے ہو تم---- !

راوی ابھی کالج سے لوٹی تھی---کپڑے بدل کر وہ کچن کی طرف جارنے کا ارادہ لیے موڑی ہی تھی

جب بیڈ پر پڑا موبائل گنگنا اٹھا--- !

کاشی کی اواز نے اسے اگ ہی لگا دی تھی ------ !

بھاڑ میں جانے کا ارادہ کر رہا ہوں چلو گئی میرے ساتھ ----؟؟؟

اس کے غصہ کرنے پر کاشی کے لب مسکرا اٹھے تھے -------- ! ! !

تو جاو تم ویسے بھی وہی جگہ ڈزوو کرتے ہو ------

میں تو کہتی ہوں واپس مت انا وہاں سے۔

راوی کو جانے کیوں اس کی اواز سنتے ہی الرجی سی ہوتی تھی ---- ! !

ہاں جان بات تو تمہاری ٹھیک ہے ہم دونوں وہاں ارام سے رہے گئے ---

تم ساتھ ہو گئی تو واپس انے کو کس کافر کا دل چاہیئے گا------- ! !

کاشی نے اسے چھیڑتے ہوئے بڑی مشکسے اپنی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹا ہوا تھا---- !

وہ جانتا تھا وہ جتنا اسے چھیڑے گا جتنا اسے غصہ دلائے گا وہ اتنی ہی زیادہ لمبی بات کرے گئی

اس لیے وہ اسے غصہ دلانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑ رہا تھا ---- !

میری جائے جوتی میں کیوں جاو تم جیسے چھچھورے کے ساتھ ۔

راوی کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا --

چلو کوئی نہ جوتی کے ساتھ ساتھ تم بھی تو او گئی نہ -------- !

www.classicurdumaterial.com

کاشی نے مہندی کے لیے سٹیج سیٹ کرتے لڑکوں کو اشارے سے پاس بھلاتے ہوئے کہا

------ ! ! !

میں ---میں نہ ابھی ابو کو بتا رہی ہوں کے مجھے تم جیسے چھچھورے سے شادی کرنی ہی نہیں ---- !

راوی پیر پٹختی کال کاٹ کر موبائل بیڈ پر پھینک کر باہر نکل گئ ----؛

امی اپ نے میرا رشتہ کیوں کیا وہاں ---- !

وہ کمرے سے نکل کر سیدھی ناصرہ کے پاس چلی ائی جو کچن میں دوپہر کا کھانے سے فارغ ہو. کر رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی ---- ! !

کیوں پتر ایسا کیوں بول رہی ہو شکر ادا کرو اللہ پاک نے تیرا نصیب تیری ماں جیسا نہیں بنایا۔-

اسے بول کر ناشکری نہ کر میری دھی رانی----- !

ناصرہ نے اس کی باتوں پر اسے ڈانٹ دیا

نہیں امی ناشکری نہیں کر رہی اللہ جی کی-------- !

امی اپ بھی تو سمجھے نہ کہاں وہ اتنے بڑے لوگ

اور کہاں ہم جنئے دو وقت کی روٹی کے لیے خوار ہونا پڑتا ہے----- !

امی مجھے عجیب لگتا ہے سب----- اپ کو نہیں لگتا ایسا---- ! !

اس نے ناصرہ کو عجیب سی نظروں سے دیکھا۔

کیا عجیب لگتا تم کو پتر---- اتنے اچھے لوگوں میں جا رہی ہو تم فکر مت کرو کچھ الٹا سیدھا مت سوچوں

جو ہوا ٹھیک ہوا اگے جو ہو گا انشاء اللہ اچھا ہو گا مجھے میرے رب پر پورا بھروسہ ہے----

تم بھی اپنا دل اچھے کی طرف لگا بری باتیں مت سوچ کے دل برا ہو تیرا---- !

ناصرہ نے اس کے چہرے پر پریشانی کے اثار دیکھ کر بڑے پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔۔۔۔ ! ! !

چل شاباش میرا پتر روٹی کھاو پھر میرے ساتھ چل رضیہ کو تیرا جوڑا سلوانے کے لیے دے کر ائی تھی وہ دیکھ اٹھیک سیلائی کر رہی فٹینک شیٹنگ چیک کر لی فیر ٹائم نہیں ملنا پتر کل مہندی تیرے جیٹھ کی اچھے سے تیار ہو کے جانا۔۔۔۔ ! !

ناصرہ نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ !

وہ جو کھانا کھانے لگی تھی اس نے چونک کر ماں کی طرف دیکھ۔۔۔۔ !

میرا سوٹ کون سا میرا سوٹ امی۔۔۔ !

راوی اٹھ کر ناصرہ کے پاس ائی تھی ۔۔ !

وہ۔۔وہ ہی پتر جو تیرا منگنی پر ایا تھا۔۔۔۔ !

اتنے بڑے لوگ ہیں وہ۔۔۔۔اتنے امیر امیر لوگ ہو گے شادی پر اس لیے میں تیرا وہ سوٹ رضیہ کو دے ائی سیلائی واسطے ۔۔۔۔ ! !

ناصرہ نے ڈرتے ڈرتے بتایا تھا وہ پہلے ہی جانتی تھی ۔۔۔۔ !

راوی نہیں مانے گئی وہ اپنے باپ کی طرح بہت خودار تھی ۔۔۔۔

مگر ناصرہ بھی کیا کرتی سوچ تو اس کی بھی ٹھیک ہی تھی انسان دوسرے انسان کو اس کے جوتے کپڑوں سے ہی پہچانتا ہے ۔۔۔۔ ! !

امی اپ بھی حد کرتی ہیں اپ بھی اب کیا ان کے دیئے ہوئے کپڑے پہن کر ان کے ہی گھر جاو گئی میں ۔۔۔۔ !

راوی ناصرہ کے سر چڑھ دوڑی تھی ۔۔ !

www.classicurdumaterial.com

اپ ہی بتائیں کیا اچھا لگے گا یہ وہ لوگ ہزار اچھے سہی امی مگر کوئی پوچھے گا نہیں وہاں مجھ سے یہ سوٹ تم نے کس کا پہنا ہوا ہے ---- !

وہ بچاری رونی والی صورت لیے ناصرہ کے پیچھے لپکی تھی جو سبزی کی ٹوکری اٹھا کر باہر صحن میں پچھی چار پائی میں ا بیٹھی تھی ----- ! !

جب کوئی پوچھے تو کہہ دینا میرے سسرال والوں کی طرف سے ایا تھا --- !

تم اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی ڈرا رہی ہو---

جاو یہاں سے جا کر تیاری کرو کل کی ---- !

اس کی ساری باتیں ناصرہ نے ناک سے مکھی کی طرح اڑائی اور سبزی کاٹنے میں لگ گئی ---- !

ٹھیک ہے پھر امی میں کہی نہیں جاو گئی --

جانا ہے تو اپ لوگ چلے جانا مجھے مت کہے گا جانے کے لیے --- !

وہ پیر پٹختی اندر چلی گئی -----

ہائے

اللہ کیا کرو میں اس لڑکی کا------

اس کے جاتے ہی ناصرہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی--- !

اب کیا ہونا تھا جانا تو ان دونوں کو ہی پڑتا تھا --- !

راوی جس اندیشوں میں گری ہوئی تھی

وہ اندیشے اسے اتنے پیارے رشتوں سے کہی دور نہ کر دے جانئے گا کہانی کے Next پاٹ

مِلالِ یارَ کا موسَم --------میں

♥♥

وہ ابھی عرش کو دیکھ کر کچن کی طرف بڑھ رہی تھی تاکہ اسے کچھ کھانے کے لیے دے سکے رات کا کھانا بھی اس نے نہیں کھایا تھا اس لیے عاصمہ نے بھیجا تھا-----

کھانا نہ سہی دودھ یا جوس ہی پیلا دے

عرش کا حال دیکھ کر اس کی انکھیں نم ہوتی جا رہی تھی -----. !

عرش کا دکھ اسے اپنی خوشی میں خوش ہونے نہیں دے رہا تھا--- !

اصولہ تو میرا رونا بنتا ہے یہ تم کس خوشی میں روتی پھیر رہی ہو مائی ڈئیر وائف--- !

اب بھی وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے سے عامل کی آواز چونکا گئی موڑنے کے چکر میں سارا جوش عامل پر----- !

حد ہو گئی یار یہ تم کاشی جیسی حرکتیں مت کیا کرو

عامل اونچا بولتا اس سے دو قدم پیچھے ہٹا تھا------ ! ! ! !

ا-ا-ایم س-سوری میں نے دیکھا نہیں اپ کو-

علینہ گھبرا سی گئی کیونکہ اک تو بے بو جان نے ان دونوں پر پابندی لگا رکھی تھی ----

کہ جب تک نکاح نہیں ہوتا یہ دونوں نہیں ملے گئے ---- !

اوپر سے عامل بول بھی اتنا اونچا رہا تھا---- ! !

پپپ پلیز اہستہ بولے بے بو جان سن لے گئی ------ !

علینہ نے اسے بولنے کے لیے منہ کھولتے دیکھ کر کہا----- !

اوکے اوکے تم یہ بتاو رو کیوں رہی تھی ----- !

عامل نے اس کے نزدیک اتے ہوئے سرگوشی میں پوچھا---

اب اتنا بھی اہستہ بولنے کے لئے نہیں کہا تھا------ !

علینہ اسے سرگوشی میں بات کرتا دیکھ اپنی ہنسی دبا کر بولی تھی ------ !

اچھا روکو اب بتاو کیسے بات کرو---- !

عامل نے اس کے راستے میں اتے ہوئے اپنا دائیاں ہاتھ شیلف پر رکھے پوچھا----- !

اسے اپنے نزدیک اتے دیکھ کر علینہ گھبرا کر شیلف کے ساتھ لگ گئی ---- !

ا---اپ یہ ٹھیک نہیں کر رہے ہیٹے پلیز کوئی ا جائے گا----- !

عامل کی قربت سے علینہ کا دل بے ربط دھک دھک کی سداوں سے گونج اٹھا تھا------ !

دوبارہ مجھے روتی ہوئی ملی نہ تو اٹھا کر اپنے کمرے میں پھینک دو گا------ !

کل کا دن ہے پھر تو میرے کمرے میں ہی پھینکی جاو گئی----- !

عامل کے مزاح پر اس کے گال مارے شرم سے لال ہو گئے تھے ----

اچھا یہ بتاو ذرہ اپی کہاں ہے گھر دیکھائی نہیں دی اج ------؟؟؟

اس کی حالت پر عامل ترس کھاتے اس سے دور ہوتے پوچھا---- !

ض--ضرداب بھائی کے پاس------ !

علینہ نے اپنا رح واپس شیلف کی طرف موڑتے ہوئے بتایا---- ! !

شاریب اور کاشی اسے سب بتا چکے تھے ----

پھر بھی وہ پوچھ رہا تھا تاکہ وہ کچھ دیر اور اس سے باتیں کر سکے مگر وہ بول کر ٹرے اٹھا کر کچن سے باہر نکل گئی ----- ! !

عامل ارے رکو سنو ہی کرتا رہ گیا وہ بنا پیچھے دیکھے عرش کے کمرے کی طرح بھاگ گئی ---- !

ہائے ربا کتنی مشکل سے یہاں تک ایا تھا اور یہ لڑکی روکی بھی نہیں ---- عامل نے کرسی پر بیٹھتے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے سوچا ------ ! ! ! ! !

❤❤

کچھ تو ہوا بھی سرد تھی ' کچھ تھا تیرا جمال بھی

دل کو خوشی کے ساتھ ساتھ ہوتا رہا ملال بھی

شاہ جی ------

ذرہ کی انکھ کھولی تو اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھ کر ضرداب کو پکارہ جو اس کے پاس نہیں تھا ------ !

اس ٹائم پر نظر ڈالی تو 10 بج رہے تھے مطلب

ذرہ کی انکھ بہت دیر سے کھولی تھی------ !

اس نے بیڈ سے اتر کر اپنا ڈوپٹہ اٹھا کر کندھے پر رکھا جوتے پہنے اور کمرے سے باہر نکل گئی --- ! ! !

وہ حال میں ائی تو کچن سے اتی آواز پر وہ اسی طرف چلی ائی------- !

وہ بھی ٹھیک ہے --- تم کیسی ہو اب ------ !

ضرداب بولتا ہوا شیلف کے اس طرف اس طرف گھوم رہا تھا ---- !

لو اگئی ذرہ بھی تم خود بات کر کے دیکھ لو وہ کیسی ہے ------ ! !

ضرداب نے ذرہ کو کچن میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر موبائل اس کے کان سے لگا کر اسے اپنے حصار میں قید کر لیا------ ! ! !

اسلام علیکم اپی کیسی ہو اپ ستارہ اپا کیسی ہے ------ ! ! ! !

سب ٹھیک ہے میری گڑیا تم کیسی ہو--- !

شاہ صاحب تمہارا خیال تو رکھ رہے ہیں نا------ !

لالی نے ذرہ کی آواز سے ہی اندازہ لگا لیا تھا وہ اس کا کتنا خیال رکھ رہا ہو گا----- !

بات کے شروع میں ہی وہ بتا چکا تھا کہ وہ ذرہ کے لئے ناشتہ بنا رہا تھا----- !

جی رکھ رہے ہیں ---- !

ٹھیک ہے پری تم ناشتہ کرو میں پھر بات کرو گئی ---- !

اوکے لاریب صاحبہ اپ کا کام ہو جائے گا اس لیے پریشان ہونے کی قط ضرورت نہیں ----- !

ضرداب نے کال اف کرتے موبائل اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ڈالا------ !

جی تو بیگم صاحبہ کیا کھانا پسند کریں گی اپ ناشتے میں ---- ! ؟

ضرداب نے ذرہ کے بکھرے بال اپنی انگلی سے اس کے کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے پوچھا--- !

شاہ جی----- !

ذرہ نے ضرداب کے چہرے کو بڑی محویت سے تکتے ہوئے پکارا---- !

جی جان شاہ-----

ضرداب نے اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے جواب دیا---- ! !

شاہ جی اپ سچ میں مجھے خود سے دور تو نہیں کرے گئے نہ ------- !

ذرہ کے ہاتھ نے اس کی شرٹ کو شدت سے جکڑ لیا تھا --- !

ذرہ کے دل سے جانے کیوں یہ خوف نکل ہی نہیں رہا تھا ----- !

تین ماہ کی دوری نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا ---- ! ! ! !

پھر سماہرہ اور باقی سب کی باتوں نے اسے اور زیادہ ڈرا دیا تھا -----

بہت ضدی ہے میرا شاہ جو سوچ لیتا ہے وہ تو اس نے کرنا ہی کرنا ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے
----- !

جتنا مرضی منا کرو مگر اس کی سوئی وہی اسی کام میں اٹکی رہتی تھی جس سے اسے منا کیا گیا
ہو----- !

سماہرہ کچن میں ناشتہ بناتے ہوئے ذرہ کو ضراب کی بچپن کی باتیں بتا رہی تھی ----- !

اگر ان کو پیار سے منا کرو تو ہو جاتے تھے ----- ! !

ذرہ نے ڈرتے ہوئے سماہرہ کی طرف دیکھ کر پوچھا ----

ہاں منا تو ہو جاتا تھا کام بھی چھوڑ دیتا جسے نا کرنے کے لیے کہو مگر------- صرف وقتی طور پر بعد میں
وہی کام کرتا تھا ------ !

جواب سماہرہ کی بجائے بے بو جان نے دیا تھا ----- !

اب یہی دیکھ لو کہتا ہے کسی سے ناراض نہیں مگر مجھے دیکھ کر اب بھی راستہ بدل لیتا ہے----- !

مجاز شاہ نے چائے کا کپ منہ سے لگاتے اپنی انکھوں کی نمی چھپاتے ہوئے کہا ---- !

جب وہ اپنوں کو چھوڑ سکتا تو ذرہ کون تھی ان کے اگے----

پھر جب وہ تین ماہ اس سے دور رہ سکتا تھا تو---------- !

یہ تو---ذرہ کی جان لے رہا تھا---- !

جان شاہ اک بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لو----- !

تمہاری یہ چلتی ہوئی سانسیں ضرداب شاہ کی زندگی کی علامت ہیں ---- !

ضرداب نے اپنے لب اس کے لبوں کے قریب کرتے ہوئے کہا------- ! !

انہیں خود سے الگ کر کے کیا میں زندہ رہ پاو گا----- !

ضرداب نے اپنے لب اس کے ماتھے پر سجاتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا------ !

ا---اپ نے بابا کو معاف بھی نہیں کیا-----؟؟

مجھے مامی نے بھی بتایا تھا اپ اپنی ضد نہیں چھوڑتے اس لیے اپ اب بھی بابا سے بدلا لینا------- ! !

شٹ اپ ---اب اک لفظ بھی نکلا نہ تمہارے منہ سے تو اٹھا کر باہر پھینک او گا------ ! !

ضرداب نے غصے سے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا----- ! ! !

یار ذرہ کیوں میرا موڈ خراب کرنے پر تلی ہوئی ہو----- !

میں نے تمہیں رات کو بھی بتایا تھا کہ میں نے اس سے کوئی بدلا نہیں لیا------!

اسے چھوڑا ہے معاف نہیں کیا---کیوں کے یہ میرے بس میں نہیں ہے --- !

فارگاڈ سیک ذرہ تم مجھے دوبارہ فلیش بیگ میں مت لے کر جاو---- !

ائی کانٹ یار---میں نہیں کر پاو گا وہ تکلیفیں وہ اذیتیں وہ تزلیل نہیں بھولتی مجھے شکر کرو میں

اسے چھوڑ رہا ہوں گولی نہیں مار رہا------ !

اور یہ سب میں صرف تمہارے لیے کیا ہے------ !

ضرداب نے اسے دونوں بازوں سے پکڑ کر اک بار پھر سے اپنے قریب کیا------ !

اس سے تمہیں سمجھ لینا چاہیے کے تم میرے لیے کتنا ضروری ہو میری جان ----- !

اس نے اس کے بھیگے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے کٹورے میں بھرتے ہوئے اس پر اپنی محبت کی شدتیں لٹاتے ہوئے کہا تھا ---- ! !

ذرہ اس کی شدتیں لٹاتے انداز پر سب بھول کر مسکرا دی اور اپنا ہاتھ اس کی گردن کے گرد حمائل کر دیا---- ! !

اگر ایسی بات ہے تو چلے گھر چلتے ہیں پتہ ہے نہ اپ کو اج مہندی ہے عامل بھائی کی ----- !

ذرہ نے چہرہ ضرداب کندھے سے رگڑ کر صاف کرتے ہوئے کہا ----- !

ہوں جانتا ہوں گندی بچی میری کپڑے خراب کر دیئے---- !

ضرداب اسے اپنی گود میں اٹھا کر کمرے کی طرح بڑھتا ہوا بولا تھا ----- !

یہ کیا کر رہے ہیں اپ گھر چلتے ہیں نیچے اتارے مجھے ----- ! ! !

ذرہ نے اس کی جزبے لوٹاتی انکھوں سے نظر چراتے ہوئے کہا ----- !

ہوں چلے گئے مگر ابھی نہیں ------ !

ذرہ اسے خود پر جھکے دیکھ کر اس کے کندھے پر سر رکھے انکھیں موند گئی ----- ! ! ! !

ضرداب اس کے خود سپردگی کے انداز پر نہال ہو گیا تھا ---- ! !

دل کے اندر ڈھیر سارا اطمنان اتر گیا تھا۔

اس نے شدت سے اسے اپنی باہوں میں بھیچ کیا تھا کبھی نہ خود سے الگ کرنے کیے---- !

ذرہ کے دل سے اندیشوں کی دھند چھٹنے پر محبت دور کھڑی مسکرائے جا رہی تھی --- ! !

سدا خوش رہو تم دونوں -----ضرداب کی بڑھتی ہو جسارتوں پر محبت دل سے ان دونوں کو دعائیں دیتی منہ چھپا کر غائب ہو گئی تھی ----

کسی اور دیس کسی اور محبت سے دور بھاگنے والے کو اپنے حصار میں جکڑنے کے لیے----- ! !

دیدار یار ہو پھر اقرار ہو_____

دل کو جس سے محبت ہو وہی پاس ہو کبھی نہ ملال یار ہو_________ !

♥♥

بڑی ماما------بڑی ماما

کہاں ہیں اپ بڑے بابا------ ! ! ! !

ہر طرف شور تھا لوگوں کا ہجوم جیسے امڈ کر شاہ ہاوس میں نکل ایا تھا---- !

پورے کا پورا شاہ ہاوس کسی دُلہن کی طرح سجا ہوا تھا---- !

مہندی کا فکشن گھر ہی میں رکھا گیا تھا------ !

حوایلی کے پچھلے حصے کو کسی مہنگے حال کی طرح سجا دیا گیا تھا------ !

بے بو جان کے کہنے پر ہی مہندی اور شادی کا فکشن گھر ہی میں رکھا ہوا تھا جس نے ہر دوسرے شحص کو پاگل کرا ہوا تھا----- ! !

سالے شادی خود کروا رہا اور تیرے سیاپے میں کیوں کرو چل نکل جا کر سب کو کولڈرنک پیش کر جا

کے------ !

کاشی صبح سے بچارہ راوی کی راہ تکنے کے چکر میں سب کام کر رہا تھا مگر اب اکرم اور ناصرہ اکیلے اتے دیکھ وہ سارے کام چھوڑ چھاڑ کر تیار ہونے عامل کے کمرے میں ایا تھا اسے بیڈ پر بڑے ارام سے لیٹا دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا تھا----- !

چل جا نہ میرا بھائی نہیں میں بھی تو ابھی ایا ہوں

عامل نے اس کی منت کرتے ہوئے کہا مگر وہ پیر پھسار کر بیٹھ گیا جانا ہے تو جا نہیں تو پڑا رہ---- !

کاشی نے ناک سے مکھی اڑائی----

اس سے پہلے کے عامل جوابی کارروائی کرتا رانی کے زور زور سے بولنے کی اواز پر وہ دونوں تیزی سے باہر نکلے تھے ----- ! ! !

کیا ہوا رانی ایسے کیوں بلا رہی ہو اماں کو------ !

عامل ابھی منہ کھولنے کچھ پوچھانا ہی چاہتا تھا----

جب اس کے پیچھے گونجی اوار پر وہ دونوں ہی دنگ رہ گئے تھے---- !

ل--لالا جان ا---اپ-------

کاشی مجھے کاٹنا-----

عامل نے اپنا بازو کاشی کے سامنے کرتے ہوئے کہا----- !

کاشی نے بھی موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنی اگلی پچھلی ساری کسر نکال لی تھی ----- !

نتیجہ عامل کی چیخ پورے حال کو ہلا گئی تھی ------ !

ابے سالے اتنی زور سے تھوڑی کہا تھا ---- !

عامل ضرداب کو بھول کر کاشی کی طرف لپکا تھا --- !

بچائے بھائی ----- !

کاشی بھاگ کر ضرداب کے پیچھے جا چھپا ---- !

یار بس بھی کرو اس طرح ویکم کرنا میرا اگر اسی طرح کرنا تو جا رہا ہوں واپس ------ ! !

ضرداب نے اپنی خوبصورت انکھوں سے اپنے ان پیاروں کو دیکھا ---

لالا جان---- وہ موڑا تو سبھی اس کے سامنے کھڑے دیکھ کر وہ ساکت ہی تو ہو گیا تھا ---- !

کون اسے ملا کون کون اسے کیا کیا بول رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا۔

اس کی نظر تو سامنے کھڑی سماہرہ بیگم پر جمی ہوئی تھی ------ !

وہ دھیرے سے چلتا سماہرہ بیگم تک ایا تھا ----- !

اماں دیکھے نہ اماں لالا ائیں ہیں ---- !

عرش بھاگتے ضرداب کے سینے سے لگ گئی تھی --- !

اماں ضرداب نے عرش کو اک بازو کے حصار میں لیتے ہوئے دوسری بازو سماہرہ بیگم کے لے وار کیے تھے --- !

دونوں ماں بیٹی ضرداب کے سینے سے لگی الگ الگ غموں سے نڈھال ہوئی جا رہی تھی ----- !

کیا ہو گیا تم دونوں کو ادھر سب مہمان جمع ہوئے وے ہیں ادھر تم دونوں نے نحوست پھیلائی ہوئی

چلو چپ کرو میرا بچہ اتنے عرصے بعد گھر ایا یہ نہیں کہ کوئی چائے پانی پوچھ لیا جائے ---- ! !

رونے پر زور ڈالا ہوا ہے چلو ہٹو یہاں سے---- !

بے بو جان خود کانپ رہی تھی --- !

ان کا شہزادہ ان کا زری لوٹ ایا تھا بے بو جان کا وجود ہی نہیں آواز بھی کپکپا رہی تھی

------ ! !

سماہرہ نے ضرداب کا ماتھا چومتے ہوئے اسے خود سے الگ کیا مگر ضرداب نے ابھی بھی سماہرہ کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا ---- ! ! !

وہ کسی چھوٹے سے بچے کی طرح سماہرہ کا پلو پکڑے ہوئے تھا ----- !

زری بے بو جان سے بھی مل لو دیکھو کیسے رو رہی ہے وہ---- ! !

سماہرہ بیگم نے کپکپاتی بے بو جان کی طرف اشارہ کیا تو وہ مسکراتا ہوا بے بو جان کے قدموں میں بیٹھ گیا----- !

دادو اپ تو بلکل بھی نہیں بدلے اسے لگ رہا پھر سے جوان ہو گئے ہو اپ--- !

ضرداب نے ان نحف کپکپاتے ہاتھوں کو چومتے ہوئے شرارت سے کہا۔

میرا شہزادہ آگیا نہ اب میں جوان ہو جا مر جاو مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں زری---- ! !

بے بو جان نے اسے کے خوبصورت وجیہہ چہرہ پیار سے تکتے ہوئے نم آواز میں کہا تو ضرداب انہیں اپنی باہوں میں لیتے مسکرا دیا----- ! !

اللہ کریں اپ کو ہماری بھی عمر لگ جائے دادو اپ کو کچھ نہیں ہو گا اس لیے ائندہ اسی باتیں نہیں کرے گی اپ ورنہ دوبارہ سے ناراض ہو جاو گا------- ! ! !

ضرداب نے بے بو جان کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہا تھا--- ! !

اب یہ رونے دھونے والا سین بند کریں اور مہمانوں کو بھی دیکھ لے-----

www.classicurdumaterial.com

ضرداب شاریب عامل اور کاشی کے اک ساتھ گلے لگتے ہوئے بولا تو سب مسکرا کر وہاں سے چلے گئے تھے--- !

اپ کیسے ہو چاچی----ضرداب نے مسکرا کر عاصمہ کے سامنے سر جھکاتے پوچھا تو وہ نہال سی ہو گئی---- !

اللہ پاک کا شکر ہے زری ماشاءاللہ بہت ہینڈسم ہو گئے ہو اللہ بری نظر سے بچائیں---- ! !

عاصمہ نے شفقت سے اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا--- !

زری اب تو نہیں جاو گئے نہ------ !

سماہرہ اب بھی بے یقین سی تھی--

نہیں اماں اب نہیں جاو گا اپ جاو مہمانوں کو دیکھو میں تیار ہو کے اتا ہوں------ !

ضرداب نے ان کے گرد اپنے مضبوط بازو پھیلاتے ہوئے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا تھا--- !

وہ اثبات میں سر ہلاتی حال سے باہر نکل گئی----- !

ضرداب مسکراتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا--- !

13سال کا عرصہ اس نے اس حویلی کے لیے تڑپ کر گزارہ تھا----- !

ہر لمحہ اسے اس حویلی رو رو کے بسر کیا تھا---

وہ اہستہ سے چلتا ہوا اپنے کمرے میں ایا

اس کمرے کی درو دیوار سے اس کی بہت ساری یادیں جوڑی ہوئی تھی----- !

بچپن سے جوانی تک ہر پل وہ اپنوں کے پیار میں پلا تھا----- ! !

یہ کمرا اکثر اسے سمیرا کی یاد دلاتا تھا--- !

www.classicurdumaterial.com

کیا ہوا زری خوش ہے میرا شہزادہ میری جان ----   !   !   !   !

سمیرا کی اواز اسے کسی اور جہاں میں لے گئی تھی -----   !   !

اماں مجھے یہی کمرا لینا دیکھے یہاں سے لان بھی نظر اتا ہے ----   !

اس کے لب مسکرا دیئے یہ سوچ کر کے سمیرا سے زیادہ پیار تو اسے اب میں مل رہا تھا -----   !   !

جی اماں بہت زیادہ ----اس نے ماں کو خیالوں میں مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا ----   !

کپڑوں کی الماری کھولنے پر اس کے مسکراتے لب اور پھیل گئے اپنے اندازے کی درستگی پر------   !   !

وہ بنا کپڑے بدلے باہر نکل ایا

چلوچو بابا آپ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے آئے نیچے چلتے ہیں----

ذرہ ابھی ابھی چھت پر آئی تھی علینہ کے کہنے پر کے اسے کوئی ضروری بات کرنی تھی اب اسے چھوڑ کر جانے کہاں چلی گئی تھی---!!!

وہ واپس موڑنے کو تھی جب اس کی نظر سامنے کھڑے امان پر پڑی وہ بھاگتی ان کے پاس ائی تھی---!!

نہیں مانو نیچے ضرداب ہے میں نہیں چاہتا میری وجہ سے اسے کوئی تکلیف ہو میں پہلے ہی اسے بہت دکھ دے چکا ہوں اور نہیں دینا چاہتا----

امان کے سنجیدہ لہجے میں شرمندگی کی واضح جھلک تھی--••

امان کو نیچے جانے کے لیے تیار کرتی ذرہ نے آرام سے ان کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی---

امان نے دل میں اس کی نظر اتاری وہ لگ بھی تو بہت پیاری رہی تھی----

تم نے لال رنگ کیوں پہنا ذرہ ----؟؟؟

شاہ جی اپ کو چھت پر شاریب بھائی بولا رہے ہیں جی--

ضرداب کسی سے بات کرتا حال میں ٹہل رہا تھا

جب رانی بھاگتی ہوئی آئی---

کیوں خیریت وہ چھت پر کیا کر رہا ----؟

ضرداب بولتا چھت کی طرف بڑھ گیا ابھی اس نے آخری سیڑھی پر پاوں رکھا ہی تھا جب امان کی آواز نے ضرداب کے پاوں روک لیے تھے---!!

کیوں چاچو بابا اچھی نہیں لگ رہی اس رنگ میں----؟؟؟؟ مجھے یہ رنگ ممانی جان نے دلوایا ہے مہندی کی مناسبت سے تو کافی بھاری ہے نہ پھر بھی اچھا ہے ---!!

ذرہ بچوں کی طرح خوشی سے بتا رہی تھی---

امان مسکرا دیا----

اس لیے بول رہا ہوں کے ضرداب کو لال رنگ بلکل نہیں پسند وہ پہلے تم سے ناراض ہیں اس رنگ میں دیکھے گا تو اور ناراض ہو جائے گا---!!

امان کی بات پر ذرہ دھیرے سے مسکرا دی

شاہ جی ایسے ہی ہیں چاچو ناراض اور وہ بھی مجھ سے کبھی بھی نہیں ----

ذرہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا---!!

ذرہ بہت محبت کرتی ہوں ضرداب سے---!!

امان کی بات پر ضرداب نے اپنی سانس روک لی ---

جیسے دل کی گہرائیوں سے وہ اس جواب کا منتظر تھا----

نہیں چاچو بابا میں محبت نہیں کرتی شاہ جی سے----

ذرہ کے الفاظ پر ضرداب کا غصہ گوند آیا تھا--- !

ماتھے کی رگیں تن گئی تھی وہ واپس پلٹا کر دو سیڑھیاں اترا تھا جب ذرہ کی آواز اسے پھر سے اپنی جگہ جما گئی تھی---!!!!!

میں اتنی نہیں کرتی جتنی شاہ جی مجھ سے کرتے ہیں ---

پتہ چاچو بابا شاہ جی مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں -----

نے نم آنکھیں امان کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے پوچھا تھا ---

اس کے سر ہلانے پر وہ آٹھ کھڑی ہوئی تھی ----!!!

اس آسمان سے بھی ذیادہ ستاروں سے بھی ذیادہ ---

اتنی اتنی زیادہ ---اس نے اپنی ساری باہیں کھول کر ہوا میں لہرا دی---- !

مجھے ساری دنیا چھوڑ دے بابا مگر شاہ جی کبھی نہیں چھوڑے گے

اس لیے اپ پریشان نہیں ہو وہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گئے بابا---- !

چلے اپ جلدی سے نیچے ا جائے رسم شروع ہونے والی ہے میں شاہ جی کو بلا لاؤ سب رستہ دیکھ رہے ان کا---- !

ذرہ مسکرتی نیچے کی طرف بھاگی تو امان کے دل سے اس کی خوشیوں کی دعا کی تھی --- ! !

♥♥

چہرہ اک پھول کی طرح شاداب تھا

چہرہ اس کا تھا یا کوئی مہتاب تھا۔۔

اپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے سب ویٹ کر رہے اپ کا۔۔۔ !

وہ گنگناتا ہوا واش روم سے فریش ہو کر نکلا ہی تھا۔۔۔۔۔۔ ! !

جب ذرہ بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ !

کرنے دو۔۔۔اس نے ہاتھ بڑا کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

شاہ جی سب راستہ دیکھ رہے اپ کا۔۔۔

ذرہ کی پشت ضراب کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔۔

کیا کہہ رہی تھی تم اپنے چاچو سے کہ میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے ۔۔۔ !

ضراب کے ہاتھ ذرہ کی کمر کے گرد پھیل گئے تھے۔۔۔ ! ! ! ! !

ضراب کے بالوں سے ٹپکتا پانی ذرہ کی گردن بھگو رہا تھا۔۔۔ !

حسن جاناں کی تعریف ممکن نہیں

افری افری

ضراب کی گنگناہٹ ابھی بھی جاری تھی۔۔۔۔ !

تو کیا نہیں کرتے اپ------؟

ذرہ کا دل بے ساختہ دھڑک اٹھا تھا-- !

وہ جتنا اس کی گرفت سے نکلنا چاہ رہی تھی ضرداب اتنا ہی زیادہ اسے گرفت مضبوط کرتا جا رہا تھا۔

کرتا ہوں مگر اتنی نہیں جتنی تم بتا رہی تھی--

اس کے لبوں نے ذرہ کی گردن پر اپنی محبت کے نشان چھوڑے تو وہ کسمسا کر اس سے دور ہوئی۔

س--سب اپ کا انتظار کر رہے ہیں----- !

افففف اوکے یار---ضرداب نے اس کے خوبصورت سراپے کو اپنی انکھوں سے دل میں اتارتے ہوئے کہا----

اوکے اک شرط پر چھوڑوں گا--- !

ضرداب نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا--- !

ذرہ نے بمشکل نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کیا----- !

اج میرے ساتھ ضرداب مینشن چلو گئی یہاں نہیں رکو گئی---- !

اس کی سرگوشی پر وہ گھبرا گئی--- !

سب کو برا لگے گا نا---- !

وہ گہری گہری سانسیں لیتی بڑی دقت سے بول رہی تھی------- !

تم کہو گئی سب کو کہ میرے ساتھ جانا چاہتی ہو تو کوئی کچھ نہیں کہے گا------- !

ضرداب اس کے چہرے پر جھکتا بولا تو وہ بے ساختہ سر ہلا گئی--- !

اسے اپنے سامنے بیٹھا کر وہ تیار ہوتا اس کے ساتھ باہر نکل ایا--- ! !

www.classicurdumaterial.com

♥♥

وہ سارے ہجوم سے الگ اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی سب کے خوشی سے دہمکتے چہرے دیکھ رہی تھی ---------- ! !

سب خوش تھے سب اپنی اپنی مستی میں مست تھے.......... !

اک وہی تھی جو اکیلی کھڑی تھی ------- !

علینہ ابھی اس کے کمرے سے تیار ہو کر گئی تھی اس وعدے کے ساتھ کے تم بھی ساتھ او گئی------- ! ! !

او گئی یار میں کہاں جانا پھر فکر مت کرو میں ٹھیک ہوں------ !

اج کے دن بھی میرے لیے پریشان مت ہو عالی میں ٹھیک ہوں ------ !

عرش کے لیے مسکرانا اک عذاب تھا مگر پھر بھی وہ علینہ کا دل رکھنے کے لیے مسکرا دی----- ! !

بس اپ تو ٹھیک ہے نہ----- ! ! !

عرش نے مسکرا کر اسے دیکھ تو علینہ ہلکے سے سر ہلا کر لڑکیوں کے ساتھ باہر نکل گئی ----- !

علینہ اچھے سے جانتی تھی اس کے اندر کیا حشر برپا تھا وہ بس سب کو دیکھانے کے لیے مسکرا رہی تھی ------ !

علینہ کے جانے کے بعد وہ باہر جانے کے بجائے وہی کھڑکی میں اکر کھڑی ہو گئی------ !

سب کے ہستے مسکراتے چہرے اسے رولا رہے تھے ----- !

دل چاہ رہا تھا سب کو چیخ چیخ کر بتائیں کے میں خوش نہیں ہو

میرا دل اب بھی معاز دانش شاہ کے پاس ہے -

کوئی لا دے میرا دل واپس اس سنگ دل سے تا کہ میں بھی اپ لوگوں کی طرح ہسنا چاہتی ہوں اپ سب کے ساتھ خوش ہونا چاہتی ہوں ----- !

کوئی مجھے بھی کوئی ایسا تعویز دم کروا دو کے مجھے صبر ا جائے
میرا دل بھی ٹھہر جائے مجھے بھی سکون مل جائے ------- ! ! !
اس کا رو رو کر برا حال تھا ---- !
سارا کاجل پھیل کر اس کا خوبصورت چہرہ کالا کر دیا تھا --- !
لبوں پر لگا لپ گلو صاف ہو چکا تھا ----- !
بکھرے بال کسی اجڑی ہوئی بستی کا سا منظر پیش کر رہے تھے --- !
اس نے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ کر اپنے سسکیوں کا گلہ گھونٹا تھا ------ !
اس سے دور سٹیج پر بیٹھی علینہ کا دل رو رہا تھا ---- ! ! !
وہ جانتی تھی عرش اپنے کمرے میں بیٹھی رو رہی ہے گئی ---- ! !
اسے کچھ سمجھ نہیں ا رہی تھی کیا کرے کیسے اسے اس ازیت دیتے لمھوں سے نکال لے ----- !
کیا ہوا عالی تم ٹھیک تو ہو----- !

کچھ سوچ کر اس نے عامل کی طرف اپنا رخ موڑا اور اسے اشارے سے پاس بلایا----- ! ! !
اس کے چہرے کے سنجیدہ تاثرات سے عامل پریشان ہوتا اس کی طرف کھسکا تھا ----- ! !
و---وہ عرشی کہا ہے ابھی تک ائی نہیں - !

اس کی بات پر عامل چونک گیا تھا۔

اس نے اٹھ کر سارے ہجوم میں نظر دوڑائی مگر عرش اسے کہی بھی نہ ملی--- !

کسے ڈھونڈھ رہے ہو عامی جان--- ! !

اس سے کچھ فاصلے پر ذرہ کے ساتھ باتیں کرتا ضرداب اسے کسی کو ڈونڈھتے دیکھ کر اس کے پاس پہنچا تھا

لالا جان عرشی نہیں ائی ابھی تک

اسے تو سب سے پہلے انا چاہیے تھا اس کی طبیعت نہ خراب ہو گئ ہو---- !

او دیکھتے ہیں ------؟

ضرداب پریشانی سے اندر کی طرف بھاگا تھا---- !

عامل اور اس کے پیچھے شاریب حویلی کے اندرونی حصے کی طرف نھاگے تو علینہ کا سانس روک گیا------ !

وہ تو سوچ رہی تھی عامل اکیلا جائے گا---- !

اب اگر ضرداب نے اس کو ایسی اجڑی بکھری حالت میں دیکھ لیا تو قیامت ا جانی تھی ------ !

یااللہ مدد فرما یہ مجھ سے کیا ہو گیا----- !

علینہ نے پریشانی سے اللہ کے حصور دعا کی---- !

عرشی -----عرش-----عرشی------ !

ضرداب نے اتتے ہی دروازے کو ہلا ڈالا تھا---- !

عامل اور شاریب تو باقاعدہ رونے کو تھے ---- !

دونوں اپنی اپنی جگہ خود کو کوس رہے تھے کہ وہ کاموں میں اپنی عزیز و جان سے پیاری بہن کو کیسے بھول گئے ---- !

عرشی دروازہ کھولوں ورنہ توڑ دو گا میں ---- !

ضرداب نے چیخ کر کہا تھا ---- !

ضرداب کی حالت بھی ان دونوں سے الگ نہیں تھی ----- ! ! !

کیا مصیبت ہے اب کیا میں ارام سے تیار بھی نہ ہوں -----؟

میرے بھائی کی شادی ہو رہی ہے کوئی مزاح تھوڑی ہے----- ! ! !

عرش نے دروازہ کھول کے اپنے کمر پر ہاتھ رکھ کر غصے سے کہا تو تینوں کی جان میں جان ائی تھی ----- !

ٹھیک ہے میرا بچہ------ !

ضرداب نے اگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا ---- ! !

ج--ج---ج--جی میں ٹھیک ہوں ---- !

عرش کی آنکھیں پھر سے بھر رہی تھی --- !

پتہ یار ہمیں ڈرا دیا چوہیا نے --- !

شاریب نے اگے بڑھ کر اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے کہا تو عرش چیخ کے ضرداب کی طرف موڑی----- ! ! !

دیکھ رہے لالا جان اپ کے سامنے مجھے مار رہے شاہی بھائی ----- ! !

اپ تو پیار ہی نہیں کرتے مجھ سے------ !

عرش ناراض ہوتی بیڈ پر بیٹھ گئی --- !

اچھا اسے بعد میں بتادے گئے چلو سب رسم کے لیے رکے ہوئے ---- !

ضراب نے اس کے ماتھے پر لگے ٹیکے کو ٹھیک کرتے ہوئے اسے چھوٹی سی بچی کی طرح پچکارتے ہوئے کہا ---- !

اور ہاں میں سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں تم سے ان دونوں کا مجھے پتہ نہیں

------- ! ! ! ! !

ضراب کی شرارت پر تینوں ہی مسکرا اٹھے تھے ----- !

عرش نے اپنے ساتھ بیٹھے ضراب کو بہت عرصے ب اس روپ میں دیکھا تھا ----- !

وہ تینوں اس وقت اک جیسے کپڑوں میں ملبوس تھے ---- ! !

خوبصورت آنکھیں ---- براوں بالوں کو اپنے مخصوص اسٹائل پونی میں جکڑے براون داڑھی کسرتی وجود وہ سچ میں قدرت کا شہکار تھا ---- !

عرش نے دل ہی دل میں اپنے وجیہہ بھائی کی نظر اتاری---- ! ! !

لالا سے زیادہ ہیڈسیم اور چارمنگ میں لگ رہا ہوں یار اور نظر تم لالا کی اتار رہی ہو ---- ! !

لالا جان کے اتنے تم نے پارٹی بدل لی عرشی ----- !

عامل اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر ناراضگی سے بولا----- !

عرش اس کی ناراضگی پر کھلکھلا کر ہنس دی

جی نہیں ہیڈسیم تو لالا ہی لگ رہے ہیں ---- ! !

ضراب کے لب بھی مسکرا اٹھے --- !

ان دونوں سے زیادہ میں چارمنگ ہوں لڑکی میری بھی نظر اتار لو۔۔۔۔۔ !

شاریب کہاپیچھے رہنے والے تھا۔۔۔۔ !

کیوں اب رسم کے لئے دیر نہیں ہو رہی اپ کو۔۔۔۔۔ !

عرشکو ضرداب کی گہری نظریں اپنے اندر تک اترتی محسوس ہوئی تو گھبرا کر بولی ساتھ ہی اٹھ کر باہر کی طرح بڑھ گئی ۔۔۔۔ !

میں جاری ہوں اپ کی بیگم کو جلانے کے اپ ان سے کم اور مجھے سے زیادہ پیار کرتے ہیں لالا جان ۔۔۔اج تو اپ دونوں کا جھگڑا پکا

عرش شرارت سے کہتی بھاگ گئی ۔۔۔۔ !

ارے رکوں لڑکی پہلے اتنی مشکل سے راضی کیا ہے تم پھر سے ۔۔۔۔۔۔ !

ضرداب اسے ذرہ کی طرف بڑھتا دیکھ کر ان دونوں کو وہی چھوڑ کر عرشی کو روکنے بھاگا

۔۔۔۔۔

نہیں معاز اپ کی محبت کے ملال کے پیچھے میں اپنے اپنوں کو کبھی تکلیف پہچنے نہیں دو گئی ۔۔۔۔۔ !

ہاں مجھے ملال رہے گا ہمیشہ اس بات کا ملال رہے گا کہ میں اپ کی محبت کے پیچھے اپنے اتنے پیارے رشتوں سے دور ہو گئی ۔۔۔۔۔ !

میری دل سے دعا ہے اپ کو کبھی بھی ملال یار کا دکھ نہ سہنا پڑے ۔۔۔۔ !

خوش رہے ۔۔۔

اس نے بھاگتے ہوئے

دل میں معاز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا ---- ! ! !

محبت بھی عجیب ہوتی ہے نہ جیسے مل جائے اس کے لیے ساری دنیا اس کی مٹھی میں قید ہو جاتی ہے اور جیسے نہ ملے اسے خود اپنی مٹھی میں قید کر لیتی ہے ----- !

جسے ملے اس کے لیے سارے نظارے خوش رنگ بہارے تتلیاں پھول ہر موسم اس کے دل میں پھول کھلا دیتا ہے---یوں لگتا ہے سارے رنگوں پر پھولوں پر سارے موسموں پر صرف اسی کا حق ہو--- !

اور جیسے نہ ملے اس کے لیے یہ سارے لفظ صرف تین چار لفظوں میں سمو جاتے ہیں اور وہ لفظ ہے---- !

دکھ_تکلیف_ازیت_ملال

(ختم شدہ)